علم النبی صلی اللہ علیہ وسلم
محمد کریم سلطانی
مکتبہ صبح نور
پیپلز کالونی فیصل آباد پاکستان

علم النبی
صلی اللہ علیہ والہ وسلم
جلداول
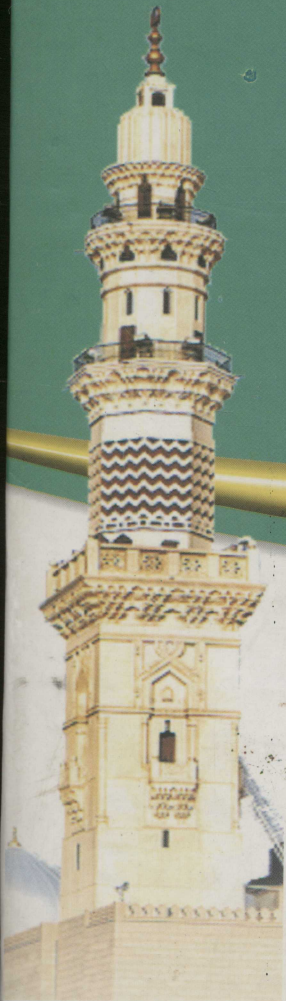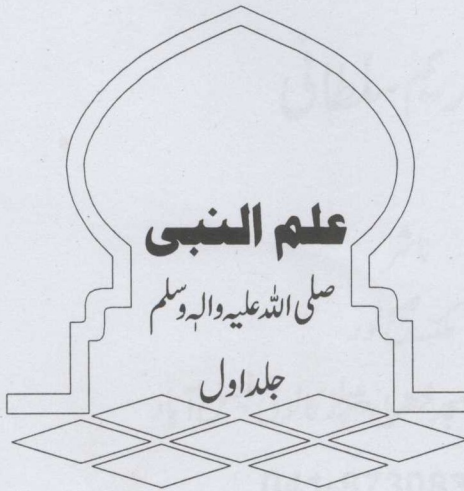
بسم اللہ الرحمن الرحیم

عِلمُ النّبِی

-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم-

جلد اول

ترتیب

محمد کریم سلطانی

ناشر

مکتبہ صبح نور

جامعہ ریاض العلوم مسجد خضراء پیپلز کالونی فیصل آباد

فون:041-8730834

نام کتاب	علم النبی-صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم- جلد اول
ترتیب	محمد کریم سلطانی
ایڈیشن	اول ۲۰۱۳ء
کمپوزنگ	صبح نور کمپیوٹر
ناشر	مکتبہ صبح نور
تعداد	
قیمت	

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡم

مَنۡ يُّطِعِ الرَّسُوۡلَ فَقَدۡ اَطَاعَ اللّٰهَ وَمَنۡ تَوَلّٰى فَمَاۤ اَرۡسَلۡنٰكَ عَلَيۡهِمۡ حَفِيۡظًا ۝ [1]

ترجمہ:

جس نے اطاعت کی رسول کی تو یقیناً اس نے اطاعت کی اللہ کی اور جس نے منہ پھیرا تو نہیں بھیجا ہم نے آپ کو ان کا پاسبان بنا کر۔

☆

(۱) سورۃ النساء: ۸۰/۴

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡم

قَالَ الْاِمَامُ مَالِکٌ -رَحِمَهُ اللّٰهُ :

کُلُّ اَحَدٍ یُوۡخَذُ مِنۡ قَوۡلِهٖ وَیُتۡرَکُ،اِلَّاصَاحِبَ هٰذَاالۡقَبۡرِ اَوۡهٰذِهِ الرَّوۡضَةِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ .

ترجمہ:

حضرت امام مالک-رضی اللہ عنہ-نے فرمایا:

ہر ایک کا قول لیا بھی جا سکتا ہے اور رد بھی کیا جا سکتا ہے سوائے اس مکین گنبد خضراء-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کے ارشاد مبارک کے کہ اسے کسی صورت میں رد نہیں کیا جا سکتا۔

-☆-

(۱) صلاح الامۃ:۲/۱۸۲

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اس کتاب میں قرآنِ کریم، احادیثِ مبارکہ ہیں اور ضمناً سلفِ صالحین کے اقوال وافعالِ مبارکہ درج ہیں۔ اس میں جو صحیح وحق ہے وہ اللہ۔جل جلالہ۔اور اسکے رسول۔صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم۔ کی طرف سے ہے۔

آیاتِ مبارکہ یا احادیثِ مبارکہ کا ترجمہ کرتے وقت اس کے ترجمہ میں یا تعبیر میں کہیں کوئی غلطی ہوئی ہے یا حق کا دامن چھوٹا ہے تو وہ میری طرف سے ہے میرے نفس کا دھوکہ ہے اللہ۔جل جلالہ۔اور اسکے رسول۔صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم۔اس سے بری ہیں۔

-☆-

محمد کریم سلطانی

علم النبی
-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم-

علم النبی
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
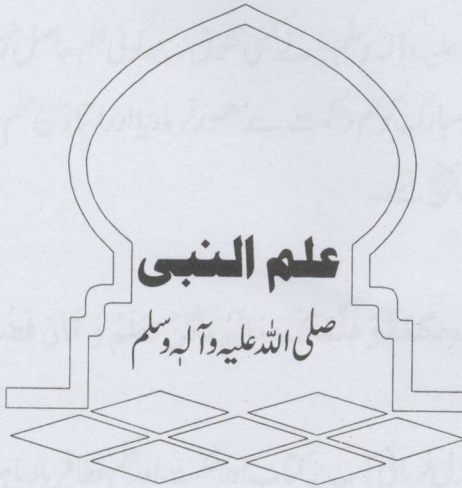
بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ ط

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰهِ رَبِّ الۡعَالَمِيۡنَ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الۡاَنۡبِيَاءِ وَالۡمُرۡسَلِيۡنَ وَعَلٰى آلِهٖ وَاَصۡحَابِهٖ اَجۡمَعِيۡنَ.

امابعد! ایمانیات کے باب میں جیسے حضور-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم-کو اللہ کا نبی ماننا ضروری ہے اور حضور-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم-کو خاتم النبین یعنی سب سے آخری نبی ماننا ضروری ہے اسی طرح اس بات پر بھی ایمان لانا ضروری ہے کہ

اگرچہ حضور سیدنا نبی کریم-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم-نے کسی مخلوق سے کوئی علم حاصل نہیں کیا اس کے باوجود اللہ تعالیٰ نے آپ کے سینہ مبارک کو علم وحکمت سے معمور فرمادیا اور اتنا وسیع علم عطا فرمایا کہ مخلوق کی کیا مجال کہ اس علم کی گہرائی تک پہنچ سکے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَاَنۡزَلَ اللّٰهُ عَلَيۡكَ الۡكِتٰبَ وَالۡحِكۡمَةَ وَعَلَّمَكَ مَالَمۡ تَكُنۡ تَعۡلَمُ وَكَانَ فَضۡلُ اللّٰهِ عَلَيۡكَ عَظِيۡمًا ۝[1]

اور-اے حبیب!-اللہ تعالیٰ نے نازل فرمائی آپ پر کتاب اور حکمت اور علم عطا فرمادیا ہر

(۱) النساء - ۱۱۳

اس کا جسے آپ نہ جانتے تھے اور اللہ تعالیٰ کا یہ آپ پر بہت بڑا فضل ہے۔

اللہ تعالیٰ کی عطا و بخشش کا کوئی کنارہ نہیں وہ جب دینے پر آتا ہے تو بے حساب دیتا ہے۔ اللہ کی کرم نوازیوں کے سامنے انسانی عقل و خرد بے بس نظر آتی ہے۔ اس آیت کریمہ میں بھی اللہ تعالیٰ کی عطا کا جوبن ملاحظہ ہو:

وَاَنۡزَلَ اللّٰہُ عَلَیۡکَ الۡکِتٰبَ وَالۡحِکۡمَۃَ۔(۱)

اور-اے حبیب!-اللہ نے آپ پر کتاب و حکمت کو نازل فرمایا۔

الکتاب میں جو علوم ہیں اس کا اندازہ کون لگا سکتا ہے۔ خود خالق کائنات ارشاد فرماتا ہے۔

وَنَزَّلۡنَا عَلَیۡکَ الۡکِتٰبَ تِبۡیَانًا لِّکُلِّ شَیۡءٍ وَّهُدًی وَّرَحۡمَۃً وَّبُشۡرٰی لِلۡمُسۡلِمِیۡنَ ﴿۲﴾

اور-اے حبیب!-نازل کیا ہم نے آپ پر الکتاب کو اس میں بیان ہے ہر چیز کا اور یہ ہدایت اور رحمت-بھی-ہے اور بشارت ہے مسلمانوں کیلئے۔

ہر علمی کتاب میں کچھ نہ کچھ علم تو ہوتا ہی ہے لیکن پھر بھی افادہ اور استفادہ کیلئے معلم -پڑھانے والا-اور متعلم-پڑھنے والا-کی قابلیت کا بڑا دخل ہوتا ہے۔

سبحان اللہ! وہ کتاب جسے تِبۡیَانًا لِّکُلِّ شَیۡءٍ -ہر چیز کا بیان-اللہ قرار دے اور اس کتاب کی تعلیم دینے والا خود رب العالمین ہو اور اس علم کو اخذ کرنے والے رحمۃ العالمین-صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم-ہوں تو اس علم کی وسعت اور گہرائی کا اندازہ کون لگا سکتا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے الکتاب پر ہی بس نہ کیا بلکہ الحکمۃ سے بھی نوازا اس الحکمۃ میں کیا کچھ علوم و معارف دیئے اسے سوائے اللہ اور مصطفیٰ-صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم-کے اور کون جان سکتا ہے؟

(۱) النساء-۴/۱۱۳

(۲) النحل - ۱۶/۸۹

اے میرے اللہ! جب تو دیتا ہے تو تیرے دینے کی وسعت کو دیکھ کر انسانی عقل درماندہ ہو جاتی ہے۔ جب تیری کرم نوازی کا بادل برستا ہے تو تیرے کرم کو دیکھ کر انسانی سوچ و خرد کے سب پیمانے ٹوٹتے نظر آتے ہیں بھلا دو تین انچ کا دماغ تیری عطاو بخشش کے جوبن کا اندازہ کیسے لگا سکتا ہے۔

اے میرے اللہ! جب تو نے اپنے حبیب-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کے سینہ میں علم کے دریا انڈیلے تو کتاب وحکمت پر اکتفا نہ کیا بلکہ فرمایا:

وَعَلَّمَکَ مَا لَمْ تَکُنْ تَعلَمُ .

اور-اے حبیب!-آپ کے رب نے جو کچھ بھی آپ نہ جانتے تھے ہر اس کا علم آپ کو عطا فرما دیا۔

وَكَانَ فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْکَ عَظِيْماً .

اور یہ اللہ کا آپ پر بہت بڑا فضل و کرم ہوا ہے۔

علامہ ابن جریر طبری اسی آیت کریمہ کی تفسیر لکھتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں:

وَمِنْ فَضْلِ اللّٰهِ عَلَيْکَ يَا مُحَمَّدُ مَعَ سَائِرِ مَا تُفَضِّلَ بِهٖ عَلَيْکَ مِنْ نِعَمِهٖ اَنَّه' اَنْزَلَ عَلَيْکَ الْكِتَابَ وَهُوَ الْقُرآنُ الَّذِیْ فِيْهِ بَيَانٌ لِكُلِّ شَيْءٍ وَهُدًی وَمَوْعِظَةٌ وَاَنْزَلَ عَلَيْکَ مَعَ الْكِتَابِ الْحِكْمَةَ وَهِیَ مَا كَانَ فِی الْكِتَابِ مُجْمَلاً ، ذِكْرَه' مِنْ حَلَالِهٖ وَحَرَامِهٖ وَاَمْرِهٖ وَنَهْيِهٖ وَاَحْكَامِهٖ وَوَعْدِهٖ وَوَعِيْدِهٖ وَعَلَّمَکَ مَالَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ مِنْ خَبْرِ الْاَوَّلِيْنَ وَالْاٰخِرِيْنَ وَمَا كَانَ وَمَا هُوَ كَائِنٌ.[1]

یعنی اے مصطفیٰ-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم-! اللہ تعالیٰ نے اپنے بے پایاں احسانات سے آپ پر یہ بھی خاص احسان فرمایا کہ آپ کو قرآن جیسی کتاب سے نوازا جس میں ہر چیز کا بیان ہے نیز اس میں ہدایت کا نور بھی ہے اور پند و نصیحت بھی۔ ایسی جامع کتاب کے ساتھ حکمت نازل فرمائی یعنی

(۱) ضیاء القرآن تفسیر ابن جریر طبری ۵/۱۷۷

قرآن کے حلال وحرام اور امر ونواہی اور احکام اور وعدہ وعید نیز آپ کو ان امور کا علم عطا فرمایا جن کا پہلے آپ کو علم نہ تھا۔

یعنی گزرے ہوئے اور آنے والے لوگوں کی خبروں کا علم جو کچھ ہوا —مَا کَانَ— اور جو کچھ ہونے والا —وَمَا هُوَ كَائِنٌ— ہے اس کا علم بھی عنایت فرمایا۔

-☆-

اللہ تعالیٰ نے حضور سیدنا نبی کریم ۔صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم۔ کو شاہد بنا کر بھیجا

یٰٓاَیُّھَا النَّبِیُّ اِنَّآ اَرْسَلْنٰکَ شَاھِداً وَّمُبَشِّراً وَّنَذِیْراً وَّدَاعِیاً اِلَی اللّٰہِ بِاِذْنِہٖ وَسِرَاجاً مُّنِیراًO[1]

اے نبی کریم! بے شک ہم نے آپ کو بھیجا ہے گواہ بنا کر، بشارتیں دینے والا، غضب الٰہی سے خبردار کرنے والا، اللہ کے اذن سے داعی الی اللہ اور ایسا آفتاب بنا کر بھیجا ہے جو دوسروں کو منور فرمانے والا ہے۔

اس آیت کریمہ میں لفظ ''شاہد'' پر غور کیجئے۔

علامہ راغب صاحب المفردات لکھتے ہیں:

اَلشَّھَادَۃُ وَالشُّھُوْدُ : اَلْحَضُوْرُ مَعَ الْمُشَاھَدَۃِ اِمَّا بِالْبَصَرِ اَوِ الْبَصِیْرَۃِ .[2]

یعنی شہادت وہ ہوتی ہے کہ انسان وہاں موجود بھی ہو اور اسے دیکھے بھی خواہ آنکھوں کی

(۱) سورہ الاحزاب:

(۲) المفردات

بینائی سے یا نور بصیرت سے۔

اِنَّآ اَرْسَلْنٰکَ شَاهِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِيْرًا لِتُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَتُعَزِّرُوْهُ وَتُوَقِّرُوْهُ وَتُسَبِّحُوْهُ بُكْرَةً وَّ اَصِيْلًا ۝ [۱]

بے شک ہم نے آپ کو بھیجا ہے گواہ بنا کر بشارتیں دینے والا اور عذاب الٰہی سے خبردار کرنے والا بنا کر تا کہ-اے لوگو!-تم ایمان لاؤ اللہ پر اور اسکے رسول-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم-پر اور تم ان کی مدد کرو اور دل سے ان کی تعظیم کرو اور تسبیح بیان کرو اللہ کی صبح اور شام۔

اِنَّآ اَرْسَلْنَآ اِلَيْكُمْ رَسُوْلًا شَاهِدًا عَلَيْكُمْ كَمَآ اَرْسَلْنَآ اِلٰى فِرْعَوْنَ رَسُوْلًا . [۲]

بے شک ہم نے بھیجا ہے تمہاری طرف ایک عظیم الشان رسول تم پر گواہ بنا کر جیسے ہم نے فرعون کی طرف ایک عظمت والا رسول بھیجا تھا۔

فَكَيْفَ اِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ اُمَّةٍ بِشَهِيْدٍ وَّجِئْنَا بِكَ عَلٰى هٰٓؤُلَآءِ شَهِيْدًا . [۳]

تو کیا حال ہوگا ان کا جب ہم لے آئیں گے ہر امت سے ایک گواہ اور-اے حبیب!-ہم لے آئیں آپ کو ان سب پر گواہ۔

وَيَوْمَ نَبْعَثُ فِيْ كُلِّ اُمَّةٍ شَهِيْدًا عَلَيْهِمْ مِّنْ اَنْفُسِهِمْ وَجِئْنَا بِكَ شَهِيْدًا عَلٰى هٰٓؤُلَآءِ وَنَزَّلْنَا عَلَيْكَ الْكِتٰبَ تِبْيَانًا لِّكُلِّ شَيْءٍ وَّهُدًى وَّرَحْمَةً وَّبُشْرٰى لِلْمُسْلِمِيْنَ ۝ [۴]

اور اس دن جب ہم اٹھائیں گے ہر امت سے ایک گواہ ان پر انہیں میں سے اور ہم لے آئیں گے آپ کو بطور گواہ ان سب پر اور ہم نے اتاری ہے آپ پر کتاب اس میں بیان ہے ہر چیز کا اور یہ سراپا ہدایت ورحمت ہے اور خوش خبری ہے اہل اسلام کیلئے۔

(۱) سورۃ الفتح :۹

(۲) سورۃ المزمل - ۱۵

(۳) سورۃ النساء - ۴۱

(۴) سورۃ النحل - ۸۹/۱۶

وَکَذٰلِکَ جَعَلْنٰکُمْ اُمَّۃً وَّسَطاً لِّتَکُوْنُوْا شُھَدَآءَ عَلَی النَّاسِ وَیَکُوْنَ الرَّسُوْلُ عَلَیْکُمْ شَھِیْدًا۝ (۱)

-اے اہل اسلام- اور اسی طرح ہم نے تمہیں بہترین امت بنایا ہے تا کہ تم گواہ بنو لوگوں پر اور ہمارا رسول کریم تم پر گواہ ہو۔

ان آیات کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب کریم -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کو شاہد اور شہید فرمایا ہے۔

آیئے ان کے معنی پر غور کریں۔ اللہ تعالیٰ ہر کلمہ گو کو حق پہچاننے کی سعادت عطا فرمائے۔

صاحب المنجد لکھتے ہیں۔

شَھِیْداً، شُھُوْداً المَجلِسَ : حَضرہ وَشَھِدَ الشَّیْءَ عَایَنَہٗ اطَّلَعَ عَلَیْہ. (المنجد)

شھیدا، شھودا : اس کا معنی مجلس میں حاضر ہونا ہے کسی چیز کا معائنہ کرنا اور اس پر مطلع ہونا ہے۔

اَلشَّھِیْد: اَلَّذِیْ لَا یَغِیْبُ شَیْءٌ عَنْ عِلْمِہٖ.

شہید وہ ہے جس کے علم سے کوئی چیز غائب نہ ہو۔

صاحب المصباح المنیر لکھتے ہیں:

شَھِدْتُ الشَّیْءَ : اطلَعْتُ عَلَیْہِ عَایَنْتُہٗ

شَھِدْتُ الشَّیْءَ کا معنی ہے بس اس پر مطلع ہوا اور میں نے اس کا معائنہ کیا۔

اس کے بعد الشاھد کا معنی لکھتے ہیں۔

اَلشَّاھِدُ یَرٰی مَالَا یَرَی الْغَائِبُ اَیِ الْحَاضِرُ یَعْلَمُ مَالَا یَعْلَمُہُ الْغَائِبُ.

شاہد اس چیز کو دیکھتا ہے جو غائب نہیں دیکھتا۔ یعنی شاہد حاضر ہے اور اسے اس چیز کا علم ہے

(۱) البقرہ - ۱۴۳/۲

جس کا غائب کو علم نہیں۔

الرائد میں اس کا معنی لکھا ہے:

شَہِدَ ، شُہُوداً:

۱- اَلْمَجلِسَ اَوِ الْقِتَالَ : حَضرَہ‘

۲- اَلشَّیْیءَ : عَایَنَہ‘

۳- اَلشَّیْیءَ : اطلَعَ عَلَیْہِ - الرائد

۱- شَہِدَ شہُوداً الْمُجلِسَ اَوِالْقِتَالَ

کے معنی ہیں حاضر ہونا۔

۲- الشئَ: معائنہ کرنا

۳- الشئَ: مطلع کرنا

علامہ راغب اصفہانی لکھتے ہیں:

اَلشَّھَادَۃُ وَالشُّھُودُ : اَلْحَضُوْرُ مَعَ الْمُشَاھَدَۃِ اِمَّا بالْبَصْرِ اَوِ الْبَصِیْرَۃِ . المفردات

شہادت اور شہود کا معنی ہے مشاہدہ کے ساتھ حاضر ہونا وہ مشاہدہ نور بصر سے ہو یا نور بصیرت سے۔

درج بالا نگارشات سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب۔صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔کو مشاہدہ فرمانے والا معائنہ فرمانے والا بنا کر بھیجا ہے۔

علامہ قرطبی رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

شَاھِداً قَالَ سَعِیْدٌ عَنْ قَتَادَۃَ :

شَاھِداً عَلٰی اُمَّتِہٖ بالتَّبْلِیْغِ وَعَلٰی سَائِرِ الاُمَمِ بِتَبْلِیْغِ اَنْبِیَائِھِمْ وَنَحْوِ ذَالِکَ. [۱]

(۱) القرطبی۔۱۴/۲۰۰

حضرت قتادہ فرماتے ہیں:

اللہ نے آپ کو اپنی امت پر شاہد بنا کر بھیجا کہ آپ نے ان تک اللہ کا پیغام پہنچا دیا اور باقی تمام امتوں پر بھی شاہد بنا کر بھیجا کہ انکے انبیاء نے اللہ کے پیغامات ان تک پہنچا دیئے۔

علامہ بیضاوی رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

شَاهِداً : عَلٰی مَنْ بُعِثْتَ اِلَیْهِمْ بِتَصْدِیْقِهِمْ وَتَکْذِیْبِهِمْ وَنَجَاتِهِمْ وَضَلَالِهِمْ.[1]

آپ کو شاہد بنا کر بھیجا ان پر جن کی طرف آپ کو مبعوث فرمایا گیا ہے آپ شاہد ہیں انکی تصدیق وتکذیب کے اور نجات وضلال کے۔

علامہ ابوالحسن علی الماوردی رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ :

شَاهِداً عَلٰی اُمَّتِکَ.[2]

مفسر قرآن سیدنا عبداللہ بن عباس-رضی اللہ عنہ-فرماتے ہیں:

ہم نے آپ کو آپکی امت کا شاہد بنا کر بھیجا۔

محی السنۃ امام بغوی لکھتے ہیں:

اَیْ شَاهِداً لِلرُّسُلِ بِالتَّبْلِیْغِ.[3]

ہم نے آپ کو شاہد بنا کر بھیجا ہے تمام رسولان کرام علیھم الصلوٰۃ والسلام کا کہ انہوں نے اپنی اپنی امت کو پیغام حق پہنچا دیا۔

علامہ ابن کثیر لکھتے ہیں:

شَاهِداً عَلَی اللّٰهِ بِالْوَحْدَانِیَّةِ وَاَنَّهُ لَا اِلٰهَ غَیْرُه، وَعَلَی النَّاسِ بِاَعْمَالِهِمْ یَوْمَ

(۱) البیضاوی ۲/۲۴۸

(۲) الماوردی - ۴/۴۱۰

(۳) معالم التنزیل از بغوی - ۳/۵۳۵

الْقِيَامَةِ. ۱؎

ہم نے اپ کو اللہ کی وحدانیت کا شاہد بنا کر بھیجا اور یہ کہ اس وحدہ لاشریک کے علاوہ کوئی الہ نہیں اور آپ کو شاہد بنا کر بھیجا لوگوں کے اعمال پر تا کہ قیامت کے دن آپ ان کے اعمال کی گواہی دیں۔

احمد مصطفیٰ المراغی لکھتے ہیں:

يَا اَيُّها الرَّسُوْلُ اِنَّا بَعَثْنَاكَ شَاهِداً عَلَى مَنْ بُعِثْتُ اِلَيْهِمْ تُرَاقِبُ اَحْوَالَهُمْ وَتَرىٰ اَعْمَالَهُمْ وَتَتَحَمَّلُ الشَّهَادَةَ بِمَا صَدَرَ مِنْهُمْ مِنْ تَصْدِيْقٍ وَتَكْذِيْبٍ وَسَائِرِ مَا يَفْعَلُوْنَ مِنَ الْهُدىٰ وَالضَّلَالِ وَتُؤَدِّي ذَالِكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ. ۲؎

اے رسول معظم! ہم نے آپ کو مبعوث فرمایا ہے شاہد بنا کر ان پر جن کی طرف آپ کو بھیجا گیا ہے آپ ان کے احوال کی نگرانی کرتے ہیں اوران کے اعمال کو دیکھتے ہیں جو کچھ ان سے صادر ہو رہا ہے تصدیق وتکذیب سے اور ہدایت وگمراہی میں سے جو کچھ وہ کرتے ہیں آپ سب کو بطور شہادت اٹھائے ہوئے ہیں اور اسے قیامت کے دن ادا فرمائیں گے۔

علامہ آلوسی بغدادی لکھتے ہیں:

شَاهِداً عَلَى مَنْ بُعِثْتَ اِلَيْهِمْ تُرَاقِبُ اَحْوَالَهُمْ وَتُشَاهِدُ اَعْمَالَهُمْ وَتُؤَدِّيْهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَقْبُوْلاً.

اے حبیب! ہم نے آپ کو ان لوگوں پر شاہد بنا کر بھیجا جن کی طرف آپ کو مبعوث فرمایا گیا آپ انکے احوال کی نگرانی فرماتے ہیں اور انکے اعمال کا مشاہدہ فرماتے ہیں۔

علامہ نیسا پوری لکھتے ہیں:

اِنَّ للّٰهُ تَعَالَى جَعَلَ النَّبِيَّ – صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ – شَاهِداً عَلَى

(۳) تفسیر ابن کثیر – ۳/۸۹۱

(۱) تفسیر المراغی – ۱۲/۲۲

وُجُوْدِہٖ بَلْ عَلٰی وَحْدَانِیَّتِہٖ.[1]

اللہ تعالٰی نے حضور سیدنا نبی کریم-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم-کو اپنے وجود بلکہ اپنی وحدانیت کا گواہ بنا کر بھیجا۔

وَالْحَاصِلُ اَنَّہٗ شَاھِدا فِی الدُّنیَا بِاَحْوَالِ الآخِرَۃِ مِنَ الْجَنَّۃِ وَالنَّارِ وَالْمِیزَانِ وَالصِّرَاطِ وَشَاھِدٌ فِی الآخِرَۃِ بِاَحْوَالِ الْحَاصِلِ الدُّنیَا مِنَ الطَّاعَۃِ وَالمَعْصِیَّۃِ وَالصَّلاَحِ وَالْفَسَادِ.[2]

نبی کریم-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم-دنیا میں احوال آخرت کے یعنی جنت جہنم میزان اور پل صراط کے گواہ ہیں۔

آخرت میں احوال دنیا کے یعنی اطاعت ومعصیت اور صلاح وفساد کے-کون اطاعت کرتا رہا اور کون معصیت کرتا رہا اور کس نے صلاح کی کوشش کی اور کون فساد پھیلاتا رہا-۔

اللہ کے مقرر کئے ہوئے اس ''شاہد'' -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کی شان شہادت کے بارے میں عمدۃ المحدثین حضرت شاہ عبد العزیز محدث دہلوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

باشد رسول شما بر شما گواہ زیرانکہ او مطلع است بنور نبوت بر رتبہ ہر متدین بدین خود کہ در کدام درجہ دین من رسیدہ وحقیقت ایمان او چیست وحجابے کہ بداں ازترقی محجوب ماندہ است کرام است پس او می شناسد گناھاں شمارا و درجات ایمان شمارا و اعمال نیک وبد شمارا واخلاص ونفاق شمارا.[3]

(۱) تفسیر نیساپوری - ۲۲/۲۲

(۲) تفسیر نیشاپوری ۲۲/۲۲

(۳) تفسیر ضیاء القرآن ۱/۱۰۱ بحوالہ تفسیر فتح العزیز

ترجمہ:

تمہارے رسول تم پر گواہی دیں گے کیونکہ وہ جانتے ہیں اپنی نبوت کے نور سے اپنے دین کے ہر ماننے والے کے رتبہ کو کہ میرے دین میں اس کا کیا درجہ ہے اور اس کے ایمان کی حقیقت کیا ہے اور وہ کونسا پردہ ہے جس سے اس کی ترقی رکی ہوئی ہے۔ پس وہ تمہارے گناہوں کو بھی پہچانتے ہیں تمہارے ایمان کے درجوں کو، تمہارے نیک و بد سارے اعمال کو اور تمہارے اخلاص اور نفاق کو بھی خوب پہچانتے ہیں۔

-☆-

وسعتِ نگاہ نبوت

حضور-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- اپنے ہر امتی پر شاہد ہیں، اس کے تمام اعمال کا مشاہدہ فرما رہے ہیں اور گزشتہ انبیاء کرام-علیھم الصلاۃ والسلام- کی تمام امتوں پر بھی شاہد ہیں، آپ انکے تمام اعمال کا معائنہ بھی فرما رہے ہیں۔

گزشتہ امتوں کے شاہد تب ہی بن سکتے ہیں جب آپ کا وجود مسعود اس وقت بھی موجود ہو۔ حضور سیدنا نبی کریم-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- اپنی امت کے اعمال کا مشاہدہ بھی فرماتے ہیں اس لئے وصال مبارک کے بعد آپ کے جسد اطہر کو اللہ تعالی نے محفوظ رکھا۔

حدیث پاک ملاحظہ ہو:

عَنْ اَوْسِ بْنِ أَوْسٍ - رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ - قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ - صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ و آلہٖ وَسَلَّمَ -:

إِنَّ مِنْ أَفْضَلِ أَیَّامِکُمْ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ ، فِیْہِ خُلِقَ آدَمُ ، وَفِیْہِ النَّفْخَۃُ ، وَفِیْہِ الصَّعْقَۃُ ، فَأَکْثِرُوْا عَلَیَّ مِنَ الصَّلَاۃِ فِیْہِ ، فَإِنَّ صَلَاتَکُمْ مَعْرُوْضَۃٌ عَلَیَّ . فَقَالَ رَجُلٌ :

يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ! كَيْفَ تُعْرَضُ صَلَاتُنَا عَلَيْكَ وَقَدْ أَرَمْتَ ؟ يَعْنِي : بَلَيْتَ فَقَالَ : إِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ قَدْ حَرَّمَ عَلَى الْأَرْضِ أَنْ تَأْكُلَ أَجْسَادَ الْأَنْبِيَاءِ .

مشکاۃ المصابیح	رقم الحدیث (۱۳۱۰)	جلد۲	صفحہ۹۴
قال الالبانی:	واسنادہ صحیح، وقد صححہ جماعۃ		
سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۱۰۸۵)	جلد۲	صفحہ۱۷
قال محمود محمد محمود:	الحدیث صحیح		
صحیح سنن النسائی	رقم الحدیث (۱۳۷۳)	جلد۱	صفحہ۴۴۳
قال الالبانی:	صحیح		
صحیح سنن ابوداؤد	رقم الحدیث (۱۵۳۱)	جلد۱	صفحہ۴۱۹
قال الالبانی:	صحیح		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۹۱۰)	جلد۳	صفحہ۱۹۰
قال شعیب الارنووط:	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۶۱۰۷)	جلد۱۲	صفحہ۴۷۴
قال حمزہ احمد الزین:	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۶۱۶۲)	جلد۲۶	صفحہ۸۴
قال شعیب الارنووط:	اسنادہ صحیح، رجالہ رجال الصحیح غیر صحابیہ فمن رجال اصحاب السنن		
صحیح سنن ابوداؤد	رقم الحدیث (۱۰۴۷)	جلد۱	صفحہ۲۹۰
قال الالبانی:	صحیح		
المستدرک للحاکم		جلد۱	صفحہ۲۷۸
قال الحاکم:	ھذا حدیث صحیح علی شرط البخاری		
صحیح سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۸۹۶)	جلد۱	صفحہ۳۲۱
قال الالبانی:	صحیح		
سنن النسائی	رقم الحدیث (۱۳۷۰)	جلد۳	صفحہ۸۹
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۹۰۷)	جلد۲	صفحہ۲۵۸
قال الالبانی:	صحیح		
التلخیص بذیل المستدرک		جلد۱	صفحہ۲۷۸
قال الذھبی	علی شرط البخاری		
سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۱۶۳۶)	جلد۲	صفحہ۳۰۳
قال محمود محمد محمود:	الحدیث: صحیح		
سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۱۶۳۶)	جلد۲	صفحہ۵۵۶
قال شعیب الارنووط	صحیح لغیرہ		

ترجمة الحديث:

سیدنا اوس بن اوس-رضی اللہ عنہ-سے روایت ہے کہ حضور سیدنا نبی کریم-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم-نے ارشادفرمایا:

تمہارے دنوں میں سب سے فضیلت والا جمعہ کا دن ہے۔اسی دن حضرت آدم علیہ الصلاۃ والسلام کی تخلیق ہوئی اور اسی دن قیامت کیلئے پہلا صور پھونکا جائے گا اور اسی دن قیامت کی کڑک وگرج ہوگی۔پس اس جمعہ کے دن مجھ پر درود پاک کی کثرت کرو تمہارے درود پاک میرے پاس پیش ہوتے ہیں۔ایک آدمی نے عرض کی:

یارسول اللہ! آپ پر درود پاک کیسے پیش ہوگا حالانکہ وصال مبارک کے بعد آپ کا جسم بوسیدہ ہو چکا ہوگا۔حضور-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم-نے ارشادفرمایا:

بے شک اللہ تعالیٰ نے زمین پر حرام قرار دیا ہے کہ وہ انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کے اجسام مبارکہ کو کھائے۔

-☆-

بلکہ انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کے اجسام مبارکہ کی شان ہی نرالی ہے انکے اجسام مبارکہ حفاظت الٰہیہ میں آنے کے بعد اللہ ذوالجلال کی عبادت میں مصروف رہتے ہیں۔

ملاحظہ ہو

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ – رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ – : اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ – صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ – قَالَ:

اَلْاَنْبِيَاءُ اَحْيَاءٌ فِىْ قُبُوْرِهِمْ يُصَلُّوْنَ .

سلسلة الاحاديث الصحيحة	رقم الحديث (٦٢١)	جلد٢	صفحہ١٨٧
مسند ابی یعلی الموصلی	رقم الحديث (٦٧٠)	جلد٦	صفحہ١٤٧
قال حسين سليم اسد:	اسناده صحيح=		

ترجمة الحديث:

سیدنا انس بن مالک-رضی اللہ عنہ- سے روایت ہے کہ حضور سیدنا رسول اللہ-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے ارشاد فرمایا:

انبیاء کرام زندہ ہیں اور اپنے اپنے مزارات میں صلوات-نمازیں-ادا فرماتے ہیں۔

-☆-

انبیاء کرام علیھم الصلوٰۃ والسلام کو عبادت سے محبت ہے، صلاۃ-نماز- سے لگاؤ ہے، دنیا تو دنیا رہی عالم برزخ میں بھی عبادات میں مگن رہتے ہیں۔ وجہ واضح ہے صلاۃ کے ذریعے انہیں مزید قرب الٰہی نصیب ہوتا ہے اور وہ نادر کیفیت طاری ہوتی ہے جو صرف حالت صلاۃ سے وابستہ ہے اس لئے تجلیات الٰہیہ کا مزہ لینے کیلئے وہ اپنے اپنے مزارات میں بھی صلاۃ-نماز- میں مشغول رہتے ہیں۔

حضور-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے واضح الفاظ میں ارشاد فرمایا:

عَنْ أَبِیْ هُرَیْرَةَ – رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ – أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ – صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ – قَالَ:

هَلْ تَرَوْنَ قِبْلَتِیْ هٰهُنَا ؟ وَاللّٰهِ مَا یَخْفٰى عَلَیَّ رُکُوْعُکُمْ وَلَا خُشُوْعُکُمْ ، وَإِنِّیْ لَأَرَاکُمْ مِنْ وَرَاءَ ظَهْرِیْ .[1]

=مجمع الزوائد	رقم الحدیث (۱۳۸۱۲)	جلد ۸	صفحہ ۳۸۶
قال الھیثمی:	رواہ ابو یعلیٰ والبزار ورجال ابی یعلیٰ ثقات		
مسند ابی یعلیٰ الموصلی	رقم الحدیث (۳۴۲۵)	جلد ۶	صفحہ ۱۴۷
قال حسین سلیم اسد:	اسنادہ صحیح		

(۱) صحیح البخاری	رقم الحدیث (۴۱۸)	جلد ۱	صفحہ ۱۴۹
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۷۴۱)	جلد ۱	صفحہ ۲۳۰
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۴۲۴)	جلد ۱	صفحہ ۴۰۴
شرح السنہ للبغوی	رقم الحدیث (۳۷۱۲)	جلد ۱۳	صفحہ ۲۸۹
قال المحقق:	ھذا حدیث متفق علی صحتہ		

ترجمۃ الحدیث:

سیدنا ابو ہریرہ- رضی اللہ عنہ- سے روایت ہے کہ حضور سیدنا رسول اللہ- صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے ارشاد فرمایا:

کیا تم میرا چہرہ صرف ادھر قبلہ کی طرف دیکھتے ہو اللہ کی قسم مجھ پر تمہارا رکوع اور تمہارا خشوع پوشیدہ نہیں ہے اور میں تمہیں پیٹھ پیچھے بھی دیکھتا ہوں۔

مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۸۰۱۱)		جلد ۸	صفحہ ۱۲۷
قال احمد محمد شاکر:	اسنادہ صحیح			
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۶۳۳۷)		جلد ۱۴	صفحہ ۲۵۰
قال شعیب الارنووط:	اسنادہ صحیح علی شرط الشیخین			
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۶۳۳۸)		جلد ۱۴	صفحہ ۲۵۰
قال شعیب الارنووط:	اسنادہ حسن	بالفاظ مختلفۃ		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۶۳۰۳)		جلد ۹	صفحہ ۱۳۱
قال الالبانی	صحیح			
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۶۳۰۴)		جلد ۹	صفحہ ۱۳۲
قال الالبانی	صحیح	بالفاظ مختلفۃ		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۷۱۹۹)		جلد ۱۲	صفحہ ۱۲۷
قال شعیب الارنووط:	حدیث صحیح، وھذا اسناد حسن، رجالہ ثقات رجال الصحیح غیر عجلان- وھو المدنی مولی المشمعل ولیس ھو والد محمد- فقد روی لہ النسائی	بالفاظ مختلفۃ		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۸۰۲۴)		جلد ۱۳	صفحہ ۳۹۴
قال شعیب الارنووط:	اسنادہ صحیح علی شرط الشیخین			
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۸۲۵۵)		جلد ۱۴	صفحہ ۸
قال شعیب الارنووط:	حدیث صحیح، وھذا اسناد حسن	بالفاظ مختلفۃ		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۸۷۷۱)		جلد ۱۴	صفحہ ۳۸۰
قال شعیب الارنووط:	اسنادہ صحیح علی شرط الشیخین			
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۸۸۷۷)		جلد ۱۴	صفحہ ۴۶۳
قال شعیب الارنووط:	اسنادہ صحیح علی شرط مسلم			
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۰۵۶۵)		جلد ۱۶	صفحہ ۳۳۳
قال شعیب الارنووط:	حدیث صحیح، وھذا اسناد حسن	بالفاظ مختلفۃ		

رکوع تو رکوع رہا حضور سیدنا نبی کریم -صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم- نمازیوں کے دلوں کی کیفیت سے بھی واقف ہیں۔ حضور -صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم- اپنے روضہ اقدس میں بکثرت صلوات -نمازیں- ادا فرماتے ہیں کیونکہ صلاۃ -نماز- میں اس کیفیت میں مزید نکھار آ جاتا ہے۔

اللہ کے پیارے حبیب -صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم- تمام امت کے اعمال کا مشاہدہ فرماتے ہیں اور قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اپنے مشاہدہ کے مطابق شہادت دیں گے اس لئے آپ نے فرمایا:

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ - رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ - ، عَنِ النَّبِيِّ - صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ - قَالَ :

أَقِيْمُوا الرُّكُوعَ وَالسُّجُودَ ، فَوَاللّٰهِ إِنِّي لَأَرَاكُمْ مِنْ بَعْدِي - وَ رُبَّمَا قَالَ : مِنْ بَعْدِ ظَهْرِي - إِذَا رَكَعْتُمْ وَسَجَدْتُمْ .

صحیح مسلم	رقم الحدیث (۴۲۵)	جلد۱	صفحہ۴۰۴
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۷۴۲)	جلد۱	صفحہ۲۳۰
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۴۲۵)	جلد۱	صفحہ۳۸۸
جامع الاصول	رقم الحدیث (۳۴۹۰)	جلد۴	صفحہ۵۶۵
مصابیح السنہ	رقم الحدیث (۶۱۴)	جلد۱	صفحہ۳۳۶
قال المحقق:	متفق علیہ		
مشکاۃ المصابیح	رقم الحدیث (۸۶۸)	جلد۱	صفحہ۲۷۵
قال الالبانی:	متفق علیہ		
صحیح سنن النسائی	رقم الحدیث (۱۱۱۶)	جلد۱	صفحہ۳۶۱
قال الالبانی	صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۲۱۴۸)	جلد۱۹	صفحہ۱۹۳
قال شعیب الارؤوط	اسنادہ صحیح علی شرط الشیخین		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۲۳۱)	جلد۱۹	صفحہ۳۲۹
قال شعیب الارؤوط	اسنادہ صحیح علی شرط الشیخین		

ترجمة الحديث:

سیدنا انس بن مالک-رضی اللہ عنہ-سے روایت ہے کہ حضور سیدنا نبی کریم-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم-نے ارشاد فرمایا:

-اے اہل ایمان!-جب تم رکوع کرو اور سجود کرو تو رکوع و سجود کو پورے حقوق کے ساتھ ادا کیا کرو۔ پس اللہ کی قسم! میں یقیناً تمہیں دیکھ رہا ہوں اپنے بعد اور بسا اوقات فرماتے ہیں تمہیں دیکھ رہا ہوں اپنے پشت پیچھے جب تم رکوع اور سجدہ کرتے ہو۔

-☆-

حضور-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم-شاھد بن کر اس عالم رنگ و بو میں تشریف لائے آپ اپنی قیامت تک آنے والی امت کے شاھد ہیں اس لئے آپ نے فرمایا:

فَوَاللّٰهِ اِنِّیْ لَأَرَاكُمْ مِنْ بَعْدِیْ.

اللہ کی قسم! میں تمہیں اپنے بعد بھی دیکھ رہا ہوں۔

اللہ وحدہ لاشریک نے جب حضور-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم-کو شاھد بنایا تو اس کا مکمل انتظام بھی فرمایا۔

مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۲۷۳۳)	جلد ۲۰	صفحہ ۱۴۸
قال شعیب الارنؤوط	اسنادہ صحیح رجالہ ثقات رجال الشیخین غیر الخفاف-وھو عبد الوھاب بن عطاء-فمن رجال مسلم		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۲۸۲۱)	جلد ۲۰	صفحہ ۲۰۷
قال شعیب الارنؤوط	اسنادہ صحیح علی شرط الشیخین		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۳۴۵۳)	جلد ۲۱	صفحہ ۱۲۲
قال شعیب الارنؤوط	حدیث صحیح وھذا اسناد قوی علی شرط مسلم		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۳۸۴۲)	جلد ۲۱	صفحہ ۳۳۶
قال شعیب الارنؤوط	اسنادہ صحیح علی شرط الشیخین		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۳۸۹۵)	جلد ۲۱	صفحہ ۳۶۰
قال شعیب الارنؤوط	اسنادہ صحیحان علی شرط الشیخین		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۳۹۷۳)	جلد ۲۱	صفحہ ۳۹۴

حضور سیدنا نبی کریم -صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم- نے خواب میں اللہ تعالیٰ کو احسن صورت میں دیکھا اس نے اپنا ہاتھ آپ کے کندھوں کے درمیان رکھا تو آپ نے اس کی ٹھنڈک اپنے سینے میں پائی جس سے آپ کو آسمان وزمین کے درمیان ہر چیز کا علم ہوگیا اللہ تعالیٰ نے پوچھا مَلَاِ اعلیٰ کس چیز میں بحث ومباحثہ کررہے ہیں تو آپ نے عرض کی: کفارات ودرجات میں، باجماعت نماز کیلئے چل کر جانا، نماز ادا کرنے کے بعد مسجد میں بیٹھ جانا، نفس پر شاق گزرنے والے لمحات میں خوش دلی سے وضو کرنا کفارات ہیں جو ایسا کرے گا خیر سے زندہ رہے گا اور ایمان لیکر دنیا سے جائے گا اور اپنی پیدائش کے دن کی طرح گناہوں سے پاک ہوگا، کھانا کھلانا، السلام علیکم کہنا، رات نمازِ تہجد ادا کرنا درجات ہیں

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَآئِشٍ - رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ - قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ - :

رَاَیۡتُ رَبِّی – تَبارَکَ وَتَعالٰی – فِی اَحۡسَنِ صُوۡرَۃٍ ، فَقالَ : فِیۡمَ یَخۡتَصِمُ الۡمَلَأُ الۡاَعۡلَی یَا مُحَمَّدُ ؟ قُلۡتُ : اَنۡتَ اَعۡلَمُ اَیۡ رَبِّ ! – مَرَّتَیۡنِ – قَالَ : فَوَضَعَ کَفَّہٗ بَیۡنَ کَتِفَيَّ ، فَوَجَدۡتُ بَرۡدَھَا بَیۡنَ ثَدۡیَيَّ فَعَلِمۡتُ مَا فِی السَّمَاءِ وَالۡاَرۡضِ –ثُمَّ تَلَا ھٰذِہِ الۡاٰیَۃَ :

وَکَذٰلِکَ نُرِي اِبۡرَاھِیۡمَ مَلَکُوۡتَ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ وَلِیَکُوۡنَ مِنَ الۡمُوۡقِنِیۡنَ ٥

ثُمَّ قَالَ : فِیۡمَ یَخۡتَصِمُ الۡمَلَأُ الۡاَعۡلٰی یَا مُحَمَّدُ ؟! قُلۡتُ : فِی الۡکَفَّارَاتِ وَالدَّرَجَاتِ ، قَالَ : وَمَا ھُنَّ ؟ قُلۡتُ : الۡمَشۡیُ عَلَی الۡاَقۡدَامِ اِلٰی الۡجَمَاعَاتِ ، وَالۡجُلُوۡسُ فِی الۡمَسَاجِدِ خَلۡفَ الصَّلَوَاتِ ، وَاِبۡلَاغُ الۡوُضُوۡءِ اَمَاکِنَہٗ فِی الۡمَکَارِہِ ، وَمَنۡ یَفۡعَلۡ ذٰلِکَ یَعِشۡ بِخَیۡرٍ وَیَمُتۡ بِخَیۡرٍ ، وَیَکُوۡنَ مِنۡ خَطِیۡئَتِہٖ کَیَوۡمِ وَلَدَتۡہُ اُمُّہٗ ، وَمِنَ الدَّرَجَاتِ :

اِطۡعَامُ الطَّعَامِ ، وَبَذۡلُ السَّلَامِ ، وَاَنۡ یَقُوۡمَ بِاللَّیۡلِ وَالنَّاسُ نِیَامٌ ، قَالَ : قُلِ اللّٰھُمَّ اِنِّی اَسۡئَلُکَ الطَّیِّبَاتِ ، وَتَرۡکَ الۡمُنۡکَرَاتِ وَحُبَّ الۡمَسَاکِیۡنَ ، وَاَنۡ تَغۡفِرَ لِیۡ خَطِیۡئَتِيۡ وَتَرۡحَمَنِيۡ ، تَتُوۡبَ عَلَيَّ ، وَاِذَا اَرَدۡتَ فِتۡنَۃً فِیۡ قَوۡمٍ ؛ فَتَوَفَّنِيۡ غَیۡرَ مَفۡتُوۡنٍ .

ترجمۃ الحدیث:

سیدنا عبدالرحمٰن بن عائش –رضی اللہ عنہ– نے فرمایا:

حضور سیدنا رسول اللہ –صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم– نے ارشاد فرمایا:

میں نے اپنے رب تبارک وتعالیٰ کا احسن صورت میں دیدار کیا اس نے مجھ سے پوچھا: یا محمد! ملاءاعلیٰ کے فرشتے کس چیز کے بارے میں جھگڑ رہے ہیں –بحث ومباحثہ کر رہے ہیں–؟ میں نے عرض

صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۳۲۳۵)	جلد ۳	صفحہ ۳۱۹
قال الالبانی	صحیح تحت الحدیث معاذ بن جبل		
مشکوٰۃ المصابیح	رقم الحدیث (۶۹۳)	جلد ۱	صفحہ ۳۳۹
شرح السنۃ للبغوی	رقم الحدیث (۹۱۹)	جلد ۲	صفحہ ۴۵۹
قال المحقق	ھذا حدیث حسن		

کی: اے میرے رب! تو بہتر جانتا ہے- اللہ تعالیٰ نے دو مرتبہ مجھ سے یہ سوال کیا- حضور- صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے فرمایا:

پس اللہ تعالیٰ نے اپنا ہاتھ میرے دونوں کندھوں کے درمیان رکھا تو میں نے اس کی ٹھنڈک اپنے سینے میں محسوس کی پس جو کچھ بھی آسمانوں اور زمین میں تھا مجھے اس کا علم ہوگیا- یہ بیان فرما کر حضور سیدنا نبی کریم- صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے- پھر یہ آیت کریمہ تلاوت فرمائی:

وَكَذٰلِكَ نُرِيْٓ اِبْرَاهِيْمَ مَلَكُوْتَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَلِيَكُوْنَ مِنَ الْمُوْقِنِيْنَ۝

اور ایسے ہی ہم نے مشاہدہ کروایا ابراہیم- علیہ الصلاۃ والسلام- کو ملکوت السموات والارض کا تاکہ وہ یقین کرنے والوں میں سے ہو جائے۔

پھر اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

یا محمد! مَلإِ اعلیٰ- مقرب فرشتے- کس چیز میں جھگڑ رہے ہیں؟ میں نے عرض کی: کفارات میں اور درجات میں۔ ارشاد فرمایا: وہ- کفارات اور درجات- کیا ہیں؟ میں نے عرض کی:

باجماعت نمازوں کی طرف پیدل چل کر جانا، اور نمازیں ادا کرنے کے بعد مساجد میں بیٹھ جانا، اور جن اوقات میں طبیعت پر گراں گزرے خوش دلی سے وضو مکمل کرنا ہے اور جس نے ایسا کیا وہ خیر سے زندہ رہے گا اور خیر سے دنیا سے رخصت ہوگا اور گناہوں سے اس دن کی طرح پاک ہوگا جس دن اس کی ماں نے اسے جنا تھا۔

اور درجات میں سے: کھانا کھلانا، السلام علیکم کی اشاعت کرنا، رات کو قیام کرنا- نماز تہجد ادا کرنا- جبکہ لوگ سوئے ہوئے ہوں۔ رب تعالیٰ نے فرمایا:

مانگئے- میری بارگاہ میں عرض کیجئے-۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّی اَسْئَلُکَ الطَّيِّبَاتِ، وَتَرْکَ الْمُنْکَرَاتِ، وَحُبَّ الْمَسَاکِيْنَ، وَاَنْ

تَغفِرَلِی خَطِیْئَتِي وَتَرْحَمَنِي ، وَتَتُوبَ عَلَيَّ ، وَاِذَا اَرَدْتَ فِتْنَةً فِي قَوْمٍ ؛ فَتَوَفَّنِي غَيرَ مَفتُونٍ.

اے اللہ! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں نیک کام کرنے کا، برے کاموں سے رک جانے کا اور مساکین کی محبت کا اور یہ کہ تو میری مغفرت فرمادے اور مجھ پر رحم فرمادے اور میری طرف نظرِ رحمت فرما، اور جب تو کسی قوم کے بارے میں فتنہ وآزمائش کا ارادہ کرے تو مجھے فتنہ میں مبتلا کیے بغیر وفات دے دینا۔

-☆-

اس حدیث پاک میں غور کیجئے جتنا غور ہوگا اتنا ہی کیف نصیب ہوگا۔ نبی کریم-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کیلئے یقیناً وہ لمحات بہت قیمتی ہیں جب ان کے پروردگار کا انہیں دیدار نصیب ہوا۔

وہ معبود حقیقی جس کی خاطر غار حرا کی خلوتوں میں مناجات کے کیف بکھیرے اسی جبل نور پر دعاہائے نیم شبی کا طویل سلسلہ ہوا جس اللہ کیلئے آپ نے اپنا آرام چھوڑا نرم وگداز بستر کو خیر باد کہا گھر چھوڑ کر پہاڑ کی چوٹی میں قیام کیا۔

جس معبود حقیقی کیلئے مکہ کو خیر باد کہہ کر مدینہ طیبہ میں سکونت اختیار کی پھر مدینہ منورہ کی دس سالہ زندگی بھی آرام وسکون کی زندگی نہیں بلکہ وہ زندگی گھوڑوں کی پیٹھ پر اور تلوار کی چھاؤں میں بسر کی۔ پیٹ پر پتھر باندھ کر اور پیوند والے کپڑے پہن کر وقت گزارا، کیوں اور کس لئے فقط اس لئے کہ یہ آپ کے معبود کا حکم تھا اور اس اللہ کے فرمان کی تعمیل تھی۔

آج وہی اللہ احسن صورت میں جلوہ گر ہے اس وقت مازاغی نگاہوں کا کیا عالم ہوگا جب سامنے جلوہ الٰہی ہوگا اور پھر اللہ آج دریائے جودوسخا بہانے پر ہے اپنا قدرت کا ہاتھ اپنے حبیب-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کے کندھوں کے درمیان رکھا اس خزانے لٹانے والے اللہ نے اس حالت میں اپنے حبیب-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کو کیا دیا ہوگا اس کی ماوشما کو کیا خبر۔ رحمت دوعالم-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے صرف اتنا فرمایا کہ مجھے اس کی ٹھنڈک اپنے سینے میں محسوس ہوئی۔ اس ٹھنڈک پر زندگی کی

ساری بہاریں قربان جائیں بلکہ عالم بالا و پست کی ہر نعمت نثار جائے تب بھی اس کا حق ادا نہیں ہوسکتا۔زبان مصطفیٰ-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم-کھلی اور صرف اتنا بیان کیا کہ

مجھے آسمانوں اور زمین کی ہر چیز کا علم ہو گیا۔

جب معلم خود اللہ ہو علم و حکمت سے لبریز کرنے والا خود خالق مالک ہو تو اس علم کی وسعت گہرائی کا اندازہ کون لگا سکتا ہے۔

اللہ رب العزت اپنا قدرت کا ہاتھ جس کے کندھوں میں رکھے اور اس کی ٹھنڈک سینے میں محسوس ہو۔اور جو خود کہہ دے اللہ کی اس عطا سے مجھے آسمانوں اور زمین کی ہر چیز کا علم ہو گیا۔اس ذات اقدس کے علم وعرفان کا اندازہ کون لگا سکتا ہے اور اس کی شان سخاوت کا مقام کیا ہوگا۔

حضور سیدنا نبی کریم-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم-کے معائنہ ومشاھدہ کا اندازہ ان ارشادات گرامی سے لگایئے:

حضور سیدنا نبی کریم-صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم-نے ایک مرتبہ نماز فجر سے لے کر غروب آفتاب تک خطبہ ارشاد فرمایا، اس خطبہ میں ما کان جو ہو چکا اور ما ھو کائن اور جو ہونے والا ہے کی خبر دے دی

حَدَّثَنِي أَبُوْ زَيْدٍ – رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ – قَالَ :

صَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ – صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ – الْفَجْرَ ، وَصَعِدَ الْمِنْبَرِ فَخَطَبَنَا حَتّٰى حَضَرَتِ الظُّهْرُ ، فَنَزَلَ ، فَصَلّٰى ثُمَّ صَعِدَ الْمِنْبَرَ فَخَطَبَنَا حَتّٰى حَضَرَتِ الْعَصْرُ ، ثُمَّ نَزَلَ ، فَصَلّٰى ثُمَّ صَعِدَ الْمِنْبَرَ فَخَطَبَنَا حَتّٰى غَرَبَتِ الشَّمْسُ ، فَأَخْبَرَنَا بِمَا كَانَ ، وَبِمَا هُوَ كَائِنٌ ، فَأَعْلَمُنَا اَحْفَظُنَا .

صحیح مسلم	رقم الحدیث (۲۸۹۲)	جلد ۵	صفحہ ۴۱۱
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۲۸۹۲/۲۵)	جلد ۴	صفحہ ۶۴۵
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۶۶۳۸)	جلد ۱۵	صفحہ ۹
قال شعیب الارنووط:	اسنادہ صحیح		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۶۶۰۴)	جلد ۹	صفحہ ۳۳۸
قال الالبانی	صحیح		

ترجمة الحديث:

سیدنا ابوزید-رضی اللہ عنہ-بیان فرماتے ہیں کہ:

حضور سیدنا رسول اللہ-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے ہمیں صلاۃ الفجر پڑھائی اور منبر پر جلوہ افروز ہوئے۔ پھر آپ نے ہمیں خطبہ ارشاد فرمایا یہاں تک کہ صلاۃ الظہر آ گئی۔ پس آپ منبر سے نیچے تشریف لائے اور صلاۃ-نماز-پڑھائی۔ پھر منبر پر جلوہ افروز ہوئے پس آپ نے ہمیں خطبہ ارشاد فرمایا یہاں تک صلوٰۃ العصر آ گئی۔ پھر آپ منبر سے نیچے تشریف لائے اور صلوٰۃ العصر پڑھائی۔ پھر منبر پر جلوہ افروز ہوئے اور آپ نے ہمیں خطبہ ارشاد فرمایا یہاں تک کہ سورج غروب ہو گیا۔

پس آپ نے جو کچھ ہو چکا اور جو کچھ ہونے والا-مَا كَانَ اور مَا هُوَ كَائِنٌ- کی ہمیں خبر دی پس جو ہم میں-اس خطبہ مبارکہ کو-زیادہ یاد رکھنے والا تھا وہ ہم میں زیادہ عالم بن گیا۔

-☆-

مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۲۲۷۸۶)	جلد ۱۶	صفحہ ۴۵۷
قال حمزہ احمد الزین:	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۲۲۸۸۸)	جلد ۳۷	صفحہ ۵۲۵
قال شعیب الارنووط:	اسنادہ صحیح علی شرط مسلم، رجالہ ثقات رجال الشیخین غیر علباء ابن احمر، فمن رجال مسلم		
المستدرک الحاکم	رقم الحدیث (۸۵۵۴)	جلد ۵	صفحہ ۶۸۵
قال الحاکم:	ھذا حدیث صحیح الاسناد ولم یخرجاہ		

حضور سیدنا نبی کریم -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے خطبہ ارشاد فرمایا تو اس وقت سے لے کر قیامت تک جو کچھ ہونے والا تھا سب کچھ بتادیا

عَنْ حُذَیْفَةَ – رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ – قَالَ :

قَـامَ فِینَـا رَسُولُ الـلّٰـهِ – صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ – مَقَاماً مَا تَرَکَ شَیْئاً یَـکُوْنُ فِی مَقَامِهِ ذَالِکَ إِلٰی قِیَامِ السَّاعَةِ إِلَّا حَدَّثَ بِهِ ، حَفِظَهُ مَنْ حَفِظَهُ ، وَنَسِیَهُ مَنْ نَسِیَـهُ ، قَدْ عَلِمَهُ أَصْحَابِی هٰؤُلَاءِ ، وَإِنَّـهُ لَیَـکُوْنُ مِنْهُ الشَّیْئُ قَدْ نَسِیْتُهُ ، فَأَرَاهُ فَأَذْکُرُهُ کَمَا یَذْکُرُ الرَّجُلُ وَجْهَ الرَّجُلِ إِذَا غَابَ عَنْهُ ، ثُمَّ إِذَا رَآهُ عَرَفَهُ .

صحیح مسلم — رقم الحدیث (۲۸۹۱/۲۳) — جلد ۵ — صفحہ ۴۱۰
صحیح مسلم — رقم الحدیث (۲۸۹۱/۲۳) — جلد ۴ — صفحہ ۶۴۴
صحیح ابن حبان — رقم الحدیث (۶۶۳۶) — جلد ۱۵ — صفحہ ۵
قال شعیب الارنووط: اسنادہ صحیح علی شرطھما
صحیح ابن حبان — رقم الحدیث (۶۶۰۲) — جلد ۹ — صفحہ ۳۳۷
قال الالبانی — صحیح
صحیح سنن ابی داؤد — رقم الحدیث (۴۲۴۰) — جلد ۳ — صفحہ ۵
قال الالبانی: صحیح

ترجمة الحديث:

سیدنا حذیفہ-رضی اللہ عنہ-نے فرمایا:

ایک مرتبہ حضور سیدنا رسول اللہ-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم-ہمارے درمیان ایک جگہ کھڑے ہوئے تو حضور-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم-نے اس وقت سے لے کر قیامت کے وقوع تک ہونے والی ہر چیز کا ذکر کر دیا اور کسی کو ترک نہیں فرمایا۔ جس کے مقدر میں اسے یاد رکھنا تھا اس نے اسے یاد رکھا اور جس کے مقدر میں اسے بھول جانا تھا اس نے اسے بھلا دیا۔ میرے یہ اصحاب اس واقعہ کو خوب جانتے ہیں۔ ان میں سے بعض چیزوں کو بھول گیا تھا لیکن جب میں انکو دیکھتا ہوں تو یاد آ جاتی ہیں جس طرح کوئی شخص کسی کا چہرہ دیکھ کر بھول جاتا ہے پھر اسے دیکھے تو پہچان لیتا ہے۔

-☆-

صحیح مسلم میں مروی یہ احادیث مقدسہ بتاتی ہیں کہ

اللہ کے مقرر کئے ہوئے "شاھد"-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم-کیلئے قیامت تک تمام عالم آئینہ کی طرح رکھ دیا گیا ہے اس کائنات کی کوئی چیز نبی کریم-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم-کی نگاہ پاک سے پوشیدہ نظر نہیں آتی۔

صحیح البخاری	رقم الحدیث (۶۶۰۴)		جلد۴	صفحہ۲۰۶۵ (الفاظ مختلف)
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۲۳۱۶۷)		جلد۱۶	صفحہ۵۷۵
قال حمزہ احمد الزین:	اسنادہ صحیح			
شرح السنہ للبغوی	رقم الحدیث (۴۲۱۵)		جلد۱۵	صفحہ۳
قال المحقق:	ھذا حدیث صحیح			
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۲۳۲۷۴)		جلد۳۸	صفحہ۳۰۷
قال شعیب الارنووط:	اسنادہ صحیح علی شرط الشیخین			
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۲۳۳۰۹)		جلد۳۸	صفحہ۳۳۸
قال شعیب الارنووط:	اسنادہ صحیح علی شرط الشیخین			
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۲۳۴۰۵)		جلد۳۸	صفحہ۴۱۱
قال شعیب الارنووط:	اسنادہ صحیح علی شرط الشیخین	مختصراً		

حضور سیدنا نبی کریم-صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم-نے ایک مرتبہ ابتداءِ مخلوق سے لے کر جنتیوں کے جنت جانے اور جہنمیوں کے جہنم جانے تک سب کچھ بتا دیا

عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ قَالَ : سَمِعْتُ عُمَرَ - رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ - يَقُوْلُ : قَامَ فِيْنَا النَّبِىُّ - صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ - مَقَاماً ، فَاَخْبَرَنَا عَنْ بَدْءِ الْخَلْقِ حَتّٰى دَخَلَ اَهْلُ الْجَنَّةِ مَنَازِلَهُمْ وَاَهْلُ النَّارِ مَنَازِلَهُمْ ، حَفِظَ ذَالِکَ مَنْ حَفِظَهُ وَنَسِيَهُ مَنْ نَسِيَهُ .

صحیح البخاری	رقم الحدیث (۳۱۹۲)	جلد۲	صفحہ۹۸۶
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۸۱۴۰)	جلد۱۴	صفحہ۱۰۸
قال حمزہ احمد الزین:	اسنادہ حسن		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۸۲۲۵)	جلد۳۰	صفحہ۱۶۲

قال شعیب الارنووط: حدیث صحیح لغیرہ، وھذا اسناد ضعیف لجھالۃ عمر بن ابراھیم بن محمد، لم یعرف بالروایۃ عند غیر ھاشم بن ھاشم-وھو ابن عتبۃ بن ابی وقاص-ولم یؤثر توثیقہ عن غیر ابن حبان، وقال العقیلی: لا یتابع فی حدیثہ

مصابیح السنہ	رقم الحدیث (۴۴۲۳)	جلد۴	صفحہ۱۷
مشکاۃ المصابیح	رقم الحدیث (۵۶۹۹)	جلد۳	صفحہ۱۵۸۸
جامع الاصول	رقم الحدیث (۱۹۹۰)	جلد۳	صفحہ۳۰۴
تحفۃ الاشراف	رقم الحدیث (۱۰۴۷۰)	جلد۸	صفحہ۳۱

ترجمۃ الحدیث:

طارق بن شہاب بیان کرتے ہیں کہ میں نے سنا امیر المومنین سیدنا عمر فاروق-رضی اللہ عنہ-بیان فرمارہے تھے:

حضور سیدنا نبی کریم-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم-ہم میں ایک جگہ کھڑے ہوئے تھے پس حضور-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم-نے ابتداء خلق سے لے کر اہلِ جنت کے اپنی جنتوں میں داخل ہونے اور اہلِ نار کے اپنی منازل میں وارد ہونے تک ہمیں بتادیا۔پس جس نے اسے یادرکھنا تھا اس نے یادرکھا اور جس کے مقدر میں اسے بھول جانا تھا وہ اسے بھول گیا۔

-☆-

ایک ہی مجلس میں یہ سب کیسے ممکن ہوا؟

اسے ہی تو معجزہ کہتے ہیں۔ایک نبی سے خرق عادت کا ظہور معجزہ کہلاتا ہے۔ہمارے آقا ومولیٰ حضور-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم-کی ذات اقدس سراپا معجزہ ہے اگر حیران ہونا ہو تو ان خوش قسمت افراد پر حیران ہوئیے جنہوں نے اسے یادرکھا۔نبی کریم کی شان مبارک تو وراء ہے۔آپ کے کتنے-اس مجلس میں شریک ہونے والے-ہی غلام ایسے ہونگے جو قیامت تو کیا قیامت کے بعد بھی جنتیوں کے جنت جانے تک ہر چیز کو جانتے ہیں۔

صاحب سر رسول اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت حذیفہ بن الیمان-رضی اللہ عنہ-کی زبانی بھی سماعت فرمائیے:

سیدنا حذیفہ بن الیمان-رضی اللہ عنہ-حضور سیدنا نبی کریم-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم-کے تعلیم دینے سے قیامت تک ہونے والے ہر فتنہ کو جانتے ہیں

قَالَ حُذَیْفَةُ بْنُ الْیَمَانِ - رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ - :

وَاللّٰهِ اِنِّیْ لَاَعْلَمُ النَّاسِ بِکُلِّ فِتْنَةٍ هِیَ کَائِنَةٌ فِیْمَا بَیْنِیْ وَبَیْنَ السَّاعَةِ ، وَمَا بِیْ اِلَّا اَنْ یَکُوْنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ - صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ - اَسَرَّ اِلَیَّ فِیْ ذَالِکَ شَیْئًا لَمْ یُحَدِّثْهُ غَیْرِیْ .

صحیح مسلم	رقم الحدیث (۲۸۹۱/۲۲)	جلد۵	صفحہ۴۱۰
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۲۸۹۱/۲۲)	جلد۴	صفحہ۶۴۴
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۲۳۱۸۴)	جلد۱۶	صفحہ۵۸۲
قال حمزہ احمد الزین:	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۲۳۳۵۲)	جلد۱۶	صفحہ۶۳۳
قال حمزہ احمد الزین:	اسنادہ صحیح		
المستدرک للحاکم	رقم الحدیث (۸۵۰۲)	جلد۵	صفحہ۶۶۶
قال الحاکم:	ھذا حدیث صحیح علی شرط الشیخین		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۲۳۲۹۱)	جلد۳۸	صفحہ۳۲۷
قال شعیب الارنووط:	اسنادہ صحیح علی شرط الشیخین ج		

ترجمة الحديث:

سیدنا حذیفہ بن الیمان-رضی اللہ عنہ-نے ارشاد فرمایا:

اللہ کی قسم! میں لوگوں میں سے سب سے زیادہ جاننے والا ہوں ہر اس فتنے کا جو میرے اور قیامت کے درمیان ہونے والا ہے۔اس علم کی وجہ بجز اس کے اور کچھ نہیں کہ حضور سیدنا رسول اللہ-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم-نے مجھے بطورِ راز وہ کچھ بتایا ہے جو کسی اور کو نہیں بتایا۔

-☆-

اللہ وحدہ لاشریک کے ''شاہد اعظم'' حضور سید العالمین-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم-قیامت تک ہونے والے ہر فتنہ سے باخبر ہیں اور اپنے خصوصی صحابہ کرام-رضی اللہ عنہ-کو اس کی خبر بھی دیتے ہیں۔

حضور سیدنا نبی کریم-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم-کو یہ مرتبہ دینے والا اللہ ہے۔اللہ وحدہ لاشریک نے جب یہ مرتبہ اپنے حبیب-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم-کو عنایت فرمایا تو پورے طور پر عنایت فرمایا اس سلسلہ میں جو عوارض لاحق ہو سکتے تھے ان کا بھی مداوا فرما دیا۔

جو انسان مشاہدہ کر رہا ہو اس کیلئے ضروری ہے کہ وہ بیدار ہو اگر وہ سویا ہوا ہو تو مشاہدہ کیسا؟

حضور سیدنا نبی کریم-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم-آرام بھی فرماتے تھے لیکن اللہ تعالیٰ کی خصوصی عنایت سے اس حالت میں بھی آپ کے مشاہدہ میں انقطاع نہیں ہوا۔

مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۲۳۲۹۲)	جلد ۳۸	صفحہ ۳۲۸
قال شعیب الارنووط:	اسنادہ صحیح علی شرط الشیخین		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۲۳۳۶۰)	جلد ۳۸	صفحہ ۴۴۷
قال شعیب الارنووط:	اسنادہ صحیح علی شرط الشیخین	مختصراً	

حضور سیدنا نبی کریم-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم-کے سوتے وقت آپ کی آنکھیں تو سو جاتی ہیں لیکن دلِ انور جاگ رہا ہوتا ہے

عَنْ اَبِی سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّهُ اَخْبَرَهُ :

اَنَّهُ سَاَلَ عَائِشَةَ – رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا – كَيْفَ كَانَتْ صَلَاةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ – صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ – فِی رَمَضَانَ ؟ فَقَالَتْ : مَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ – صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ – يَزِيْدُ فِی رَمَضَانَ وَلَا فِی غَيْرِهٖ اِحْدٰى عَشْرَةَ رَكْعَةً ، يُصَلِّیْ اَرْبَعاً ، فَلَا تَسَلْ عَنْ حُسْنِهِنَّ وَطُوْلِهِنَّ ، ثُمَّ يُصَلِّیْ اَرْبَعاً فَلَا تَسَلْ عَنْ حُسْنِهِنَّ وَطُوْلِهِنَّ ، ثُمَّ يُصَلِّیْ ثَلَاثاً . قَالَتْ عَائِشَةُ : فَقُلْتُ : يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ! اَتَنَامُ قَبْلَ اَنْ تُوْتِرَ ؟ قَالَ :

يَاعَائِشَةُ ! اِنَّ عَيْنَیَّ تَنَامَانِ وَلَا يَنَامُ قَلْبِی .

صحیح البخاری	رقم الحدیث (۱۱۴۷)	جلد ۱	صفحہ ۳۴۲
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۲۰۱۳)	جلد ۲	صفحہ ۵۹۶
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۳۵۶۹)	جلد ۳	صفحہ ۱۱۰۳
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۷۳۸)	جلد ۱	صفحہ ۶۳۳
سنن النسائی	رقم الحدیث (۱۶۹۳)	جلد ۳	صفحہ ۲۳۳

ترجمة الحديث:

حضرت ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن فرماتے ہیں کہ ا:

نہوں نے سیدہ عائشہ صدیقہ ام المومنین-رضی اللہ عنہا-سے حضور سیدنا رسول اللہ-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم-کی رمضان المبارک میں نماز تہجد کے بارے میں سوال کیا۔سیدہ عائشہ صدیقہ-رضی اللہ عنہا-نے فرمایا:

حضور سیدنا رسول اللہ-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم-نمازِ تہجد رمضان اور غیر رمضان میں گیارہ رکعت سے زائد نہیں پڑھتے تھے۔

حضور-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم-پہلے چار رکعت-نماز تہجد-ادا فرماتے ان کے حسن اور طوالت کے بارے میں مت پوچھئے۔پھر چار رکعت-صلاۃ التھجد-ادا فرماتے ان کے حسن اور طوالت کے بارے میں مت پوچھئے۔پھر آپ تین رکعت-نماز وتر-ادا فرماتے تھے۔

صحیح سنن النسائی	رقم الحدیث(۱۶۹۶)	جلد۱	صفحہ۵۴۷
قال الالبانی:	صحیح		
سنن الترمذی	رقم الحدیث(۴۳۹)	جلد۲	صفحہ۳۰۲
قال الترمذی:	ھذا حدیث حسن صحیح		
صحیح سنن ابی داؤد	رقم الحدیث(۱۳۴۱)	جلد۱	صفحہ۳۶۷
قال الالبانی:	صحیح		
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث(۴۳۹)	جلد۱	صفحہ۲۵۱
قال الالبانی	صحیح		
الجامع الکبیر للترمذی	رقم الحدیث(۴۳۹)	جلد۱	صفحہ۴۶۰
قال دکتور بشار عواد معروف	ھذا حدیث حسن صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث(۲۴۰۷۳)	جلد۴۰	صفحہ۸۳
قال شعیب الارنووط:	اسنادہ صحیح علی شرط الشیخین		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث(۲۴۴۴۶)	جلد۴۰	صفحہ۵۰۳
قال شعیب الارنووط:	اسنادہ صحیح علی شرط مسلم، اسحاق بن عیسی: وھو ابن الطباع من رجالہ، وبقیۃ رجالہ ثقات رجال الشیخین		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث(۲۴۷۳۲)	جلد۴۱	صفحہ۲۵۳
قال شعیب الارنووط:	اسنادہ صحیح علی شرط الشیخین		

سیدہ عائشہ صدیقہ-رضی اللہ عنہا-بیان فرماتی ہیں:

میں نے حضور سیدنا رسول اللہ-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم-سے پوچھا: کیا آپ وتر سے پہلے سو جاتے ہیں؟ اس پر حضور-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم-نے ارشاد فرمایا:

اے عائشہ! میری آنکھ سو جاتی ہے اور میرا دل نہیں سوتا۔

-☆-

انسان جب سوتا ہے اسے کسی چیز کی خبر نہیں رہتی لیکن حضور سیدنا رسول اللہ-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم-سوتے ضرور ہیں لیکن سونے میں بھی باخبر ہیں۔ آپ کا دل انور جاگ رہا ہوتا ہے اور جس ذات اقدس-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم-کا دل انور ہمیشہ جاگتا رہے ان کی شان شہادت اور ان کے علم وعرفان کا عالم کیا ہوگا۔

-☆-

صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۲۴۳۰)	جلد۶	صفحہ۱۸۶
قال شعیب الارنووط:	اسنادہ صحیح علی شرطھما		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۲۴۲۱)	جلد۴	صفحہ۱۴۸
قال الالبانی	صحیح		

ایک مقام پر کھڑے ہو کر حضور سیدنا نبی کریم -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے ہر چیز کا مشاہدہ فرمایا حتی کہ جنت اور جہنم کو بھی دیکھا

عَنْ عَائِشَةَ – رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا – قَالَتْ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ – صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ – :

إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللّٰهِ لَا يَخْسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهٖ، فَإِذَارَأَيْتُمُوْهُمَا فَصَلُّوا حَتّٰى يُفَرِّجَ عَنْكُمْ. وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ: رَاَيْتُ فِيْ مَقَامِيْ هٰذَا كُلَّ شَيْءٍ وُعِدْتُمْ ، حَتّٰى لَقَدْ رَأَيْتُنِي أُرِيْدُ اَنْ آخُذَ قِطْفًا مِنَ الْجَنَّةِ حِيْنَ رَأَيْتُمُوْنِي جَعَلْتُ اُقَدِّمُ ، وَلَقَدْ رَاَيْتُ جَهَنَّمَ يَحْطِمُ بَعْضُهَا بَعْضًا حِيْنَ رَأَيْتُمُوْنِي تَاَخَّرْتُ .

سنن النسائی	رقم الحدیث (۱۴۶۸)	جلد۳	صفحہ۱۳۰	
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۱۲۱۲)	جلد۱	صفحہ۳۶۱	طویل
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۳/۹۰۱)	جلد۲	صفحہ۵۸	طویل
سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۱۲۶۳)	جلد۲	صفحہ۱۱۰	
قال محمود محمد محمود:	الحدیث متفق علیہ			

ترجمة الحديث:

سیدہ عائشہ صدیقہ ام المؤمنین - رضی اللہ عنہا - نے فرمایا:

حضور رسول اللہ - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - نے ارشاد فرمایا:

بیشک سورج اور چاند اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں ان دونوں کو گرہن نہ کسی کی موت سے لگتا ہے اور نہ کسی کی حیات سے پس جب تم اس گرہن کو دیکھو تو نماز ادا کرو یہاں تک کہ تم سے گرہن دور کر دیا جائے اور حضور سیدنا رسول اللہ - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - نے ارشاد فرمایا:

میں نے اپنے اس مقام میں ہر اس چیز کو دیکھ لیا ہے جس کا تم سے وعدہ کیا گیا ہے تم نے مجھے دیکھا جب میں آگے بڑھا تو میں نے ارادہ کیا کہ جنت سے ایک گچھا پکڑ لوں اور جب تم نے مجھے دیکھا کہ میں پیچھے ہٹا تو میں نے جہنم کو دیکھا کہ اس کا بعض بعض کو کھائے جا رہا ہے۔

-☆-

صحیح سنن النسائی	رقم الحدیث (۱۴۷۱)	جلد ۲	صفحہ ۴۷۱
قال الالبانی	صحیح طویلا		
صحیح سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۱۰۵۱)	جلد ۱	صفحہ ۳۷۸
قال الالبانی:	صحیح		
تحفة الاشراف	رقم الحدیث (۱۶۶۹۲)	جلد ۱۲	صفحہ ۱۰۲
صحیح ابن خزیمة	رقم الحدیث (۱۳۸۰)	جلد ۲	صفحہ ۳۱۵
صحیح ابن خزیمة	رقم الحدیث (۱۳۷۹)	جلد ۲	صفحہ ۳۱۴
صحیح ابن خزیمة	رقم الحدیث (۱۳۸۷)	جلد ۲	صفحہ ۳۱۹
صحیح ابن خزیمة	رقم الحدیث (۱۳۹۸)	جلد ۲	صفحہ ۳۲۸
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۲۸۴۲)	جلد ۷	صفحہ ۸۴
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۲۸۴۵)	جلد ۷	صفحہ ۸۸
قال شعیب الارنووط:	اسنادہ صحیح علی شرط الشیخین		
شرح السنة للبغوی	رقم الحدیث (۱۱۴۲)	جلد ۴	صفحہ ۳۷۳
قال البغوی:	هذا حدیث متفق علی صحته		
شرح السنة البغوی	رقم الحدیث (۱۱۴۳)	جلد ۴	صفحہ ۳۷۵
قال البغوی:	هذا حدیث متفق علی صحته		

اس مقام میں کیا خصوصیت تھی اسے اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں۔ حضور سیدنا رسول اللہ-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کے یہ الفاظ مبارکہ

رَاَیْتُ فِیْ مَقَامِیْ هٰذَا کُلَّ شَیْءٍ وُعِدْتُمْ ،

میں نے اپنے اس مقام میں ہر اس چیز کا مشاہدہ کرلیا جس کا تم سے وعدہ کیا گیا تھا۔

بتاتے ہیں کہ یہ مشاہدہ کچھ خصوصیات رکھتا ہے جس ذات اقدس کی نگاہوں کے سامنے ہر چیز ہو اگر وہ کبھی ایسا فرمادے تو اس میں ضرور کوئی نہ کوئی حکمت ہے اور اللہ اور اسکے رسول-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کی حکمتوں سے ہر ایک کا واقف ہونا ضروری نہیں ہے۔

-☆-

اللہ تعالیٰ نے حضور سیدنا نبی کریم -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کیلئے زمین کو سکیڑ دیا تو آپ نے زمین کے مشارق ومغارب کو دیکھا حضور سیدنا نبی کریم -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کو دونوں خزانے سرخ وسفید -سونا چاندی- عطا کئے گئے یہ امت قحط سالی کے سبب ھلاک نہیں ہوگی یہ امت بیرونی دشمنوں کے سبب مکمل ھلاک نہیں ہوگی

عَنْ ثَوْبَانَ - رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ - قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ - صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ -:

اِنَّ اللّٰهَ زَوٰی لِیَ الْاَرْضَ - اَوْ قَالَ: اِنَّ رَبِّیْ زَوٰی لِیَ الْاَرْضَ - فَرَاَیْتُ مَشَارِقَهَا وَمَغَارِبَهَا، وَاِنَّ مُلْکَ اُمَّتِیْ سَیَبْلُغُ مَا زُوِیَ لِیْ مِنْهَا، وَاُعْطِیْتُ الْکَنْزَیْنِ الْاَحْمَرَ وَالْاَبْیَضَ، وَاِنِّیْ سَاَلْتُ رَبِّیْ لِاُمَّتِیْ اَنْ لَّا یُهْلِکَهَا بِسَنَةٍ بِعَامَّةٍ، وَلَا یُسَلِّطَ عَلَیْهِمْ عَدُوًّا مِنْ سِوٰی اَنْفُسِهِمْ، فَیَسْتَبِیْحَ بَیْضَتَهُمْ، وَاِنَّ رَبِّیْ قَالَ لِیْ:

یَا مُحَمَّدُ! اِنِّیْ اِذَا قَضَیْتُ قَضَاءً فَاِنَّهٗ لَا یُرَدُّ، وَلَا اُهْلِکُهُمْ بِسَنَةٍ بِعَامَّةٍ، وَلَا اُسَلِّطُ عَلَیْهِمْ عَدُوًّا مِنْ سِوٰی اَنْفُسِهِمْ فَیَسْتَبِیْحُ بَیْضَتَهُمْ، وَلَوِ اجْتَمَعَ عَلَیْهِمْ مِنْ بَیْنِ

اَقْطَارِهَا – اَوْ قَالَ : بِاَقْطَارِهَا – حَتّٰى يَكُوْنَ بَعْضُهُمْ يُهْلِكُ بَعْضًا ، وَحَتّٰى يَكُوْنَ بَعْضُهُمْ يَسْبِىْ بَعْضًا ؛ وَاِنَّمَا اَخَافُ عَلٰى اُمَّتِىْ الْاَئِمَّةَ الْمُضِلِّيْنَ ، وَاِذَا وُضِعَ السَّيْفُ فِىْ اُمَّتِىْ لَمْ يُرْفَعْ عَنْهَا اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ ، وَلَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تَلْحَقَ قَبَائِلُ مِنْ اُمَّتِىْ بِالْمُشْرِكِيْنَ ، وَحَتّٰى تَعْبُدَ قَبَائِلُ مِنْ اُمَّتِىْ الْاَوْثَانَ ، وَاِنَّهُ سَيَكُوْنُ فِىْ اُمَّتِىْ كَذَّابُوْنَ ثَلَاثُوْنَ كُلُّهُمْ يَزْعُمُ اَنَّهُ نَبِىٌّ ، وَاَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ ، لَا نَبِىَّ بَعْدِىْ ، وَلَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِنْ اُمَّتِىْ عَلَى الْحَقِّ ، ظَاهِرِيْنَ ، لَا يَضُرُّهُمْ مَنْ خَالَفَهُمْ حَتّٰى يَأْتِىَ اَمْرُ اللّٰهِ .

صحیح سنن ابوداؤد واللفظ لہ	رقم الحدیث (۴۲۵۲)	جلد ۳	صفحہ ۹
قال الالبانی	صحیح		
صحیح مسلم مختصراً	رقم الحدیث (۲۸۸۹)	جلد ۴	صفحہ ۲۲۱۵
صحیح مسلم مختصراً	رقم الحدیث (۷۲۵۸)	جلد ۴	صفحہ ۳۴۶
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۶۷۱۴)	جلد ۱۵	صفحہ ۱۰۹
قال شعیب الارنؤوط	اسنادہ صحیح علی شرط مسلم، رجالہ ثقات رجال الشیخین غیر ابی اسماء – وھو عمرو بن مرثد الرحبی – فمن رجال مسلم		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۷۲۳۸)	جلد ۱۶	صفحہ ۲۲۰
قال شعیب الارنؤوط	اسنادہ صحیح علی شرط مسلم		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۶۶۷۹)	جلد ۹	صفحہ ۳۸۹
قال الالبانی	صحیح		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۷۱۹۴)	جلد ۱۰	صفحہ ۲۹۲
قال الالبانی	صحیح		
المستدرک للحاکم	رقم الحدیث (۸۳۹۰)	جلد ۸	صفحہ ۲۹۸۱
قال الحاکم	ھذا حدیث صحیح علی شرط الشیخین ولم یخرجاہ		
سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۳۹۵۲)	جلد ۴	صفحہ ۳۶۸
قال محمود محمد محمود	الحدیث صحیح		
سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۳۹۵۲)	جلد ۵	صفحہ ۹۷
قال شعیب الارنؤوط	حدیث صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۲۲۲۹۴)	جلد ۱۶	صفحہ ۲۹۴
قال حمزۃ احمد الزین	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۲۲۳۹۵)	جلد ۳۷	صفحہ ۷۸
قال شعیب الارنؤوط	اسنادہ صحیح علی شرط مسلم		

ترجمة الحديث:

سیدنا ثوبان -رضی اللہ عنہ- سے روایت ہے کہ حضور سیدنا رسول اللہ -صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم- نے ارشاد فرمایا:

بے شک اللہ تعالیٰ نے میرے لئے زمین کو سکیڑ دیا یا فرمایا: بے شک میرے رب تعالیٰ نے میرے لئے زمین کو سکیڑ دیا تو میں نے زمین کے تمام مشارق اور تمام مغارب کو دیکھا اور میری امت کا مُلک وہاں تک پہنچے گا جہاں تک میرے لئے زمین کو سکیڑ دیا گیا۔ اور مجھے دو خزانے سرخ وسفید -سونا اور چاندی- عطا کیے گئے۔ اور میں نے اپنے رب تعالیٰ سے دعا مانگی کہ وہ میری امت کو ہلاک نہ کرے پھیل جانے والے قحط سے اور ان پر ان کے علاوہ کوئی دوسرا دشمن مسلط نہ فرمائے جو ان کی شان وشوکت کو مباح سمجھتے ہوئے ضائع کر دے تو میرے رب تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

اے محمد! جب میں کوئی فیصلہ کرتا ہوں تو اسے رد نہیں کیا جا سکتا میں ان کو -تیری امت کو- عام قحط سالی سے ہلاک نہیں کروں گا اور ان پر ان کے علاوہ کوئی دشمن مسلط نہیں کروں گا جو ان کی شان وشوکت کو ختم کر دے۔ اگرچہ وہ دشمن دنیا کے تمام اطراف سے جمع ہو جائیں حتی کہ یہ خود ایک دوسرے کو ہلاک کریں گے اور ایک دوسرے کو قیدی بنائیں گے۔

مسند الامام احمد — رقم الحديث (٢٢٣٥١) — جلد ١٦ — صفحہ ٣٠٩
قال حمزة احمد الزين — اسناده صحيح — مختصراً
مسند الامام احمد — رقم الحديث (٢٢٤٥٢) — جلد ٣٧ — صفحہ ١١٧
قال شعيب الارنؤوط — اسناده صحيح على شرط مسلم — مختصراً
صحيح سنن الترمذی — رقم الحديث (٢١٧٦) — جلد ٢ — صفحہ ٤٦٢
قال الالبانی — صحيح — مختصراً
الجامع الكبير للترمذی — رقم الحديث (٢٣١٧) — جلد ٥ — صفحہ ٢٤٧
قال شعيب الارنؤوط — حديث صحيح — مختصراً
مجمع الزوائد — رقم الحديث (١١٩٦٥) — جلد ٧ — صفحہ ٤٥١
مشكاة المصابيح — رقم الحديث (٥٦٨٣) — جلد ٥ — صفحہ ٢٥٨

اور مجھے اپنی امت پر گمراہ کرنے والے آئمہ -حکمرانوں- کا ڈر ہے، اور جب میری امت میں تلوار رکھ دی جائے گی تو ان سے قیامت تک نہ اٹھائی جائے گی۔ اور اس وقت تک قیامت قائم نہ ہوگی حتی کہ میری امت کے چند قبائل مشرکوں سے جاملیں گے اور حتی کہ میری امت کے چند قبائل بتوں کی عبادت کریں گے۔ اور میری امت میں تیس کذاب -بہت زیادہ جھوٹ بولنے والے- ہوں گے۔ ان میں سے ہر ایک گمان کرے گا کہ وہ نبی ہے حالانکہ میں خاتم النبیین -سب سے آخری نبی- ہوں اور میرے بعد کوئی نیا نبی نہیں ہے۔ میری امت کا ایک گروہ ہمیشہ حق پر رہے گا۔ جو ان کی مخالفت کرے گا انہیں ضرر نہ دے سکے گا حتی کہ اللہ کا فیصلہ آجائے -قیامت قائم ہو جائے-۔

-☆-

زمین کا خالق و مالک اللہ ہے اور اللہ تعالیٰ اس زمین میں جیسا تصرف چاہے کردے کسی کی کیا مجال کہ لب کشائی کر سکے۔

وَالْاَرْضَ فَرَشْنٰهَا فَنِعْمَ الْمٰهِدُوْنَ .

اور زمین کو ہم نے بچھایا ہے پس ہم بہت اچھے بچھانے والے ہیں۔

اس پھیلی ہوئی زمین کو اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کیلئے جمع بھی فرما دیا ہے اور آپ -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کی نگاہ پاک سے اس کا کوئی بھی گوشہ پوشیدہ نہیں۔

فَرَأَيْتُ مَشَارِقَهَا وَمَغَارِبَهَا.

حضور -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے اس کے مشرق و مغرب کا مشاہدہ بھی فرمایا یعنی کل زمین کا مشاہدہ فرمایا۔

فَرَأَيْتُ مَشْرِقَهَا وَمَغْرِبَهَا.

میں نے اس کے مشرق و مغرب کو دیکھ لیا ہے نہیں فرمایا بلکہ فرمایا:

فَرَأَيْتُ مَشَارِقَهَا وَمَغَارِبَهَا.

میں نے اس کے تمام مشرقوں اور مغربوں کا مشاہدہ کرلیا۔

ہر دن کے سورج کے نکلنے اور غروب ہونے کی جگہ کو دیکھ لیا جو نبی کریم -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم-اس باریک بینی کا خیال رکھے اس کے مشاہدہ کا عالم کیا ہوگا۔

اس حدیث پاک میں قیامت تک آنے والے مشارق ومغارب کا مشاہدہ بھی مراد ہوسکتا ہے۔یعنی اے میری امت! جب میں نے زمین کا مشاہدہ کیا تو فقط ایک لمحہ کیلئے مشاہدہ نہیں کیا قیامت تک آنے والا ہر دن اور آنے والی ہر رات میری نگاہوں کے سامنے ہے۔اس حدیث پاک میں الارض سے زمین ہی نہیں بلکہ زمین کے باسی بھی مراد ہوسکتے ہیں۔

یعنی اللہ تعالٰی نے میرے لیئے زمین کو سمیٹ دیا ہے پس میں نے اس زمین میں بسنے والی ہر قوم کے مشرق،عروج اور مغرب،زوال کو دیکھ لیا ہے کسی بھی قوم کا عروج وزوال میری نگاہ سے پوشیدہ نہیں۔

-☆-

اپنی حیات ظاہری میں
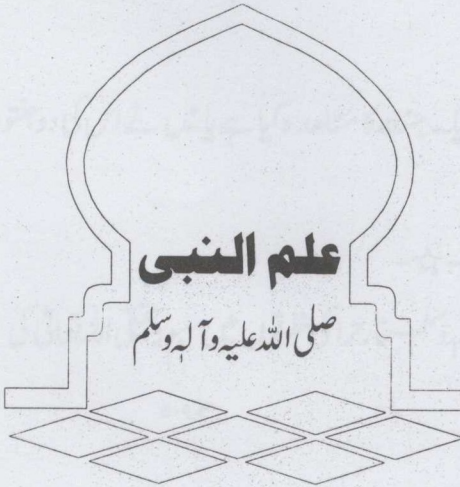
ورقہ بن نوفل کی جنت کا مشاہدہ

عَنْ عَائِشَةَ – رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا– اَنَّ النَّبِيَّ – صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ–قَالَ:
لَا تَسُبُّوا وَرَقَةَ فَاِنِّیْ رَاَيْتُ لَهٗ جَنَّةً اَوْ جَنَّتَيْنِ .

ترجمة الحديث:

سیدہ عائشہ صدیقہ ام المومنین-رضی اللہ عنہا-سے روایت ہے کہ حضور سیدنا نبی کریم-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم-نے ارشاد فرمایا:

ورقہ کو گالی نہ دو کیونکہ میں نے اسکی ایک جنت کا مشاہدہ کیا ہے یا میں نے اس کی دو جنتوں کو دیکھا ہے۔

-☆-

حضور سیدنا نبی کریم-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم-غار حرا کی خلوتوں میں معبودِ حقیقی اللہ تعالیٰ کی

المستدرک للحاکم رقم الحدیث (۴۲۶۷) جلد۳ صفحہ۵۰۹
قال الحاکم هذا حدیث صحیح علی شرط الشیخین ولم یخرجاه
المستدرک للحاکم رقم الحدیث (۴۲۱۱) جلد۴ صفحہ۱۵۷۶
قال الحاکم هذا حدیث صحیح علی شرط الشیخین ولم یخرجاه

عبادت میں مصروف تھے کہ آپ کے پاس حق آ گیا، جبریل علیہ الصلوٰۃ والسلام وحی الٰہی لے کر آئے۔

حضور-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم-اس وحی کو لے کر گھر آئے اور فرمایا:

زَمِّلُوْنِیْ ، زَمِّلُوْنِیْ .

مجھ پر چادر دے دو، مجھ پر چادر دے دو۔

افاقہ کے بعد حضور-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم-نے ام المومنین حضرت خدیجۃ الکبریٰ-رضی اللہ عنہا-سے تمام ماجرا بیان فرمایا۔

حضرت خدیجۃ الکبریٰ-رضی اللہ عنہا-نے جواباً فرمایا:

کَلَّا وَاللّٰہِ مَایُخْزِیْکَ اللّٰہُ اَبَداً اِنَّکَ لَتَصِلُ الرَّحِمَ وَتَحْمِلُ الْکَلَّ وَتَکْسِبُ الْمَعْدُوْمَ وَتَقْرِیءُ الضَّیْفَ وَتُعِیْنُ عَلٰی نَوَائِبِ الْحَقِّ .

اللہ کی قسم! اللہ تعالیٰ کبھی بھی آپ کو رسوا نہیں فرمائے گا۔آپ کا تو شیوہ صلہ رحمی ہے، ناداروں کا بوجھ برداشت کرتے ہیں، جن کے پاس کچھ نہ ہو آپ اپنے ہاتھ سے کما کر ان کی مدد کرتے ہیں، آپ مہمانوں کی خوب مہمان نوازی کرتے ہیں اور جن پر حق کی خاطر مصائب آئیں آپ ان کی اعانت و دستگیری کرتے ہیں۔

حضرت خدیجۃ الکبریٰ-رضی اللہ عنہا-آپ-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم-کی سیرتِ طیبہ کا صحیح نقشہ پیش کرنے کے بعد آپ کو ورقہ بن نوفل کے پاس لے گئیں۔

ورقہ موصوف حضرت خدیجہ-رضی اللہ عنہا-کے چچا زاد بھائی تھے اور زمانہ جاہلیت میں نصرانیت اختیار کر چکے تھے اس وقت یہ بہت بوڑھے ہو چکے تھے اور ان کی بینائی زائل ہو چکی تھی۔

حضرت خدیجۃ الکبریٰ-رضی اللہ عنہا-نے ان سے کہا حضور-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم-کی بات سنیے۔حضور سیدنا رسول اللہ-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم-نے تمام سرگزشت بیان فرما دی اس پر انہوں نے جواب دیا:

هَـذَا النَّـامُوسُ الَّذِیْ نَزَّلَ اللّٰهُ عَلٰی مُوسٰی یَالَیْتَنِیْ فِیها جزعاً یَالَیْتَنِیْ اَکُوْنُ حَیّاً اِذْ یُخْرِجکَ قَوْمُکَ .

یہ وہ وحی لانے والا مقدس فرشتہ ہے جسے اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام پر نازل فرمایا۔اے کاش میں جوان ہوتا،اے کاش میں اس وقت تک زندہ رہوں جب آپ کی قوم آپ کو مکہ سے نکال دے گی۔

حضور-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم-نے ان سے پوچھا:

کیا وہ مجھے مکہ سے نکال دیں گے؟اس پرانہوں نے جواب دیا:

ہاں وہ آپ کو مکہ سے نکال دیں گے۔کیونکہ جو آپ لے کر آئے ہیں ایسا جو بھی لایا ہے اس سے دشمنی روا رکھی گئی۔اگر میں وہ دن پاؤں تو آپ کی بھرپور مدد کرونگا۔اس واقعہ کے تھوڑی دیر بعد ہی ورقہ کا انتقال ہو گیا۔

اسی ورقہ بن نوفل کے بارے میں نبی کریم-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم-نے فرمایا:

لَا تَسُبُّوا وَرَقَةَ فِاِنِّی رَاَیْتُ لَهٗ جَنَّةً .

ورقہ کو گالی نہ دو میں نے اس کی جنت کا مشاہدہ کر لیا ہے۔

ورقہ بن نوفل نے حضور-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم-کے اعلان نبوت کا زمانہ نہیں پایا بلکہ اس سے پہلے ہی ان کا انتقال ہو گیا ان کے جنتی ہونے کی بشارت دی جارہی ہے بلکہ ان کی جنت کو دیکھا جارہا ہے ان میں یہی خوبی تھی کہ انہوں نے حضور سیدنا نبی کریم-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم-کو اچھے لفظوں سے یاد کیا اور آپ کے بارے میں بہتر گمان کیا۔

اے نبی کریم-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم-کے غلام اور آپ کے امتی!اگر تو بھی اپنے آقا و مولیٰ -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم-کو یاد کر لے،ان کی تعریف و توصیف سے اپنی زبان معطر کر لے،ان کی محبت وچاہت سے اپنا سینہ منور کر لے تو سن لے حضور سیدنا نبی کریم-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم-تجھ پر بھی

ضرور کرم کریں گے۔

اگر آپ نے ورقہ کی جنت کو دیکھا ہے تو تو بھی محروم نہیں ہوگا۔ بلکہ حضور سیدنا نبی کریم۔صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ تیری جنت کو بار بار محبت سے دیکھتے ہیں۔تمام اہل جنت کے نام مع ان کے آباء کے نام اوران کے قبیلوں کے نام جانتے ہیں۔

-☆-

موسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام کو قبر میں صلاۃ-نماز-پڑھتے ہوئے دیکھنا

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ – رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ – أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ – صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ – قَالَ :

أَتَيْتُ لَيْلَةَ اُسْرِيَ بِيْ عَلٰى مُوسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ عِنْدَ الْكَثِيْبِ الْأَحْمَرِ وَهُوَ قَائِمٌ يُصَلِّيْ فِيْ قَبْرِهٖ.

مسند الامام احمد — رقم الحدیث (۱۲۵۰۴) — جلد۱۹ — صفحہ۴۸۴
قال شعیب الارنووط: اسنادہ صحیح علی شرط مسلم
مسند الامام احمد — رقم الحدیث (۱۲۲۱۰) — جلد۱۹ — صفحہ۲۴۳
قال شعیب الارنووط: اسنادہ صحیح علی شرط الشیخین
مسند الامام احمد — رقم الحدیث (۱۲۵۹۳) — جلد۲۱ — صفحہ۲۱۵
قال شعیب الارنووط: اسنادہ صحیح علی شرط مسلم
صحیح مسلم — رقم الحدیث (۲۳۷۵) — جلد۴ — صفحہ۵۲۴
صحیح مسلم — رقم الحدیث (۲۳۷۵) — جلد۴ — صفحہ۱۸۲
صحیح ابن حبان — رقم الحدیث (۴۹) — جلد۱ — صفحہ۲۴۲
قال شعیب الارنووط: اسنادہ صحیح علی شرط البخاری.
صحیح ابن حبان — رقم الحدیث (۵۰) — جلد۱ — صفحہ۲۴۲
قال شعیب الارنووط: اسنادہ صحیح علی شرط مسلم

ترجمة الحدیث:

حضرت انس بن مالک -رضی اللہ عنہ- سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے ارشاد فرمایا:

جس رات مجھے سیر کروائی گئی -معراج کی رات- میں موسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام کے ہاں آیا کثیب احمر کے پاس وہ اپنی قبر میں کھڑے صلاۃ -نماز- ادا فرمارہے تھے۔

-☆-

حضور سیدنا نبی کریم -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کی نگاہ پاک کا کمال دیکھئے:

مصابیح السنہ　رقم الحدیث(۴۴۴۱)　جلد۴　صفحہ۴۴

صحیح ابن حبان　رقم الحدیث(۴۹)　جلد۱　صفحہ۱۷۸

قال الالبانی:　صحیح

صحیح ابن حبان　رقم الحدیث(۵۰)　جلد۱　صفحہ۱۷۸

قال الالبانی:　صحیح

سلسلۃ الاحادیث الصحیحۃ　رقم الحدیث(۲۶۲۷)　جلد۶　صفحہ۲۶۱

صحیح سنن النسائی　رقم الحدیث(۱۶۳۰)　جلد۱　صفحہ۵۳۰

قال الالبانی:　صحیح

صحیح سنن النسائی　رقم الحدیث(۱۶۳۱)　جلد۱　صفحہ۵۳۱

قال الالبانی:　صحیح

صحیح سنن النسائی　رقم الحدیث(۱۶۳۲)　جلد۱　صفحہ۵۳۱

قال الالبانی:　صحیح

صحیح سنن النسائی　رقم الحدیث(۱۶۳۳)　جلد۱　صفحہ۵۳۱

قال الالبانی:　صحیح

صحیح سنن النسائی　رقم الحدیث(۱۶۳۴)　جلد۱　صفحہ۵۳۱

قال الالبانی:　صحیح

صحیح سنن النسائی　رقم الحدیث(۱۶۳۵)　جلد۱　صفحہ۵۳۱

قال الالبانی:　صحیح

صحیح سنن النسائی　رقم الحدیث(۱۶۳۶)　جلد۱　صفحہ۵۳۲

قال الالبانی:　صحیح

حضرت موسیٰ -علیہ الصلاۃ والسلام- اپنے مزار کے اندر ہیں آپ ان کی جملہ کیفیات کا مشاہدہ فرما رہے ہیں۔ وہ صلاۃ -نماز- پڑھ رہے ہیں اس کا بھی مشاہدہ اور وہ حالت قیام میں ہیں اس کا بھی مشاہدہ ہے۔

اس حدیث پاک سے معلوم ہوتا ہے کہ انبیاء کرام علیہ الصلاۃ والسلام اپنے اپنے مزار مقدسہ میں زندہ ہیں اور جب چاہیں صلوات -نمازیں- بھی ادا فرماتے ہیں اور اسی حدیث پاک سے یہ بات بھی یہاں عیاں ہوتی ہے کہ بزرگانِ دین کے مزارات پر جانا خود حضور سیدنا نبی کریم -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کی سنت مبارکہ ہے۔

قبر میں کھڑے ہونے کی جگہ نہیں ہوتی لیکن حضور سیدنا نبی کریم -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے ارشاد فرمایا:

موسیٰ -علیہ الصلاۃ والسلام- اپنی قبر میں کھڑے نماز پڑھ رہے تھے۔

اس سے معلوم ہوا کہ ہر قبر ایک جیسی نہیں ہوتی کسی کی قبر بند پنجرہ ہوتی ہے لیکن انبیاء کرام علیھم الصلوٰۃ والسلام اور انکے طفیل خصوصی اطاعت گزاران کے مزارات جنت کے باغات ہوتے ہیں اور تا حد نگاہ کشادہ ہوتے ہیں۔

-☆-

حضور سیدنا نبی کریم-صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم- نے میدان بدر میں
ہاتھ کا اشارہ کرتے ہوئے فرمایا: یہ فلاں کے مرنے کی جگہ ہے،
یہ فلاں کے مرنے کی جگہ ہے اللہ کی قسم! ان مرنے والوں میں سے
ایک بھی آپ کے اشارہ کی جگہ سے ادھر ادھر نہ ہوا

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ – رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ – :

أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ – صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ – لَمَّا وَرَدَ بَدْرًا ، أَوْمَأَ فِيْهَا إِلَى الْأَرْضِ ، فَقَالَ :

هَـذَا مَصْرَعُ فُلَانٍ ، وَهَـذَا مَصْرَعُ فُلَانٍ . فَوَاللّٰهِ مَا أَمَاطَ وَاحِدٌ مِنْهُمْ عَنْ مَصْرَعِهِ .

صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۶۴۹۸)	جلد ۱۴	صفحہ ۴۲۳
قال شعیب الارؤوط	اسنادہ صحیح علی شرط مسلم		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۴۷۶۴)	جلد ۹	صفحہ ۲۲۶
قال الالبانی	صحیح	طویلا	

ترجمة الحديث:

سیدنا انس بن مالک-رضی اللہ عنہ-سے مروی ہے کہ:

حضور سیدنا رسول اللہ-صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم-جب-غزوہ بدر میں شرکت کیلئے-بدر تشریف لے گئے تو آپ نے اس میں زمین کی طرف اشارہ فرمایا اور ارشاد فرمایا:

یہ فلاں کے مرنے کی جگہ ہے، یہ فلاں کے مرنے کی جگہ ہے تو اللہ کی قسم! ان میں سے ایک بھی اپنے مرنے کی جگہ سے ادھر ادھر نہ ہو۔

-☆-

صحیح ابن حبان رقم الحدیث (۴۷۲۲) جلد ۱۱ صفحہ ۲۴
قال شعیب الارنووط اسنادہ صحیح علی شرط مسلم طویلا
صحیح ابن حبان رقم الحدیث (۴۷۰۲) جلد ۷ صفحہ ۱۱۱
قال الالبانی صحیح طویلا

جنت میں مسلمان ہی داخل ہوگا کافر ومنافق جنت نہیں جاسکیں گے

عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ – رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ – قَالَ :

شَهِدْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ – صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ – خَیْبَرَ ، فَقَالَ لِرَجُلٍ مِمَّنْ یَدَّعِی الْاِسْلَامَ :

هٰذَا مِنْ اَهْلِ النَّارِ ، فَلَمَّا حَضَرَ الْقِتَالُ قَاتَلَ الرَّجُلُ قِتَالًا شَدِیْدًا فَاَصَابَتْهُ جِرَاحَةٌ ، فَقِیْلَ : یَارَسُوْلَ اللّٰهِ ! الَّذِیْ قُلْتَ اِنَّهُ مِنْ اَهْلِ النَّارِ ، فَاِنَّهُ قَدْ قَاتَلَ الْیَوْمَ قِتَالًا شَدِیْدًا وَقَدْ مَاتَ ، فَقَالَ النَّبِیُّ – صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ – :

اِلَی النَّارِ ، قَالَ : فَكَادَ بَعْضُ النَّاسِ اَنْ یَرْتَابَ ، فَبَیْنَمَا هُمْ عَلٰی ذَالِكَ اِذْ قِیْلَ : اِنَّهُ لَمْ یَمُتْ ، وَلٰكِنَّ بِهٖ جِرَاحًا شَدِیْدًا ، فَلَمَّا كَانَ مِنَ اللَّیْلِ لَمْ یَصْبِرْ عَلَی الْجِرَاحِ فَقَتَلَ نَفْسَهُ ، فَاُخْبِرَ النَّبِیُّ – صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ – بِذَالِكَ فَقَالَ :

اَللّٰهُ اَكْبَرُ ، اَشْهَدُ اَنِّی عَبْدُاللّٰهِ وَرَسُوْلُهُ ، ثُمَّ اَمَرَ بِلَالًا فَنَادٰی بِالنَّاسِ :اِنَّهُ لَا یَدْخُلُ الْجَنَّةَ اِلَّا نَفْسٌ مُسْلِمَةٌ ، وَاِنَّ اللّٰهَ لَیُؤَیِّدُ هٰذَا الدِّیْنَ بِالرَّجُلِ الْفَاجِرِ .

صحیح البخاری رقم الحدیث(۳۰۶۲) جلد۲ صفحہ۹۴۱

ترجمة الحديث:

سیدنا ابو ہریرہ-رضی اللہ عنہ-نے فرمایا:

ہم حضور سیدنا رسول اللہ-صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم-کے ساتھ غزوہ خیبر میں شریک ہوئے تو حضور-صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم-نے ایک آدمی کے بارے میں فرمایا جو اسلام کا دعوی کرتا تھا کہ یہ اهل نار-جہنمیوں-میں سے ہے۔پس جب جنگ کا وقت آیا تو اس آدمی نے بہت شدت کے ساتھ جنگ میں حصہ لیا تو اسے زخم آ گیا۔عرض کی گئی:

یارسول اللہ! آپ نے جس کے بارے میں فرمایا کہ وہ اھلِ نار میں سے ہے اس نے تو بہت شدت کے ساتھ جہاد میں حصہ لیا ہے اور وہ-جہاد کرتے ہوئے-مر گیا ہے۔تو حضور سیدنا نبی کریم-صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم-نے ارشاد فرمایا:

وہ جہنم میں گیا ہے۔راوی کا بیان ہے کہ قریب تھا کہ کچھ لوگ وسوسوں میں مبتلا ہو جاتے۔ لوگ اسی حالت میں تھے کہ کہا گیا وہ-ابھی-مرا نہیں لیکن اسے سخت زخم آیا ہے۔جب رات کا وقت ہوا تو وہ زخم پر صبر نہ کر سکا تو اس نے خودکشی کر لی۔اس بات کی حضور سیدنا نبی کریم-صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم-کو خبر دی گئی تو آپ نے فرمایا:

اَللّٰهُ اَكْبَرُ ، اَشْهَدُ اَنِّی عَبْدُاللّٰهِ وَرَسُوْلُهُ ، اللہ سب سے بڑا ہے اور میں گواہی دیتا

صحیح البخاری	رقم الحدیث (۴۲۰۳)	جلد۲	صفحہ۱۲۷۹
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۶۶۰۶)	جلد۴	صفحہ۲۰۶۶
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۱۱۱/۱۷۸)	جلد۱	صفحہ۱۲۵
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۴۵۱۹)	جلد۱۰	صفحہ۳۷۸
قال شعیب الارنووط	حدیث صحیح		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۴۵۱۹)	جلد۶	صفحہ۴۸۶
قال الالبانی	صحیح .		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۸۰۹۰)	جلد۱۳	صفحہ۴۵۳
قال شعیب الارؤوط	اسنادہ صحیح علی شرط الشیخین		

ہوں کہ میں اللہ تعالیٰ کا بندہ اور اس کا رسول ہوں۔

پھر سیدنا بلال رضی اللہ عنہ کو حکم ارشاد فرمایا کہ لوگوں کو ندا دیں-لوگوں میں اعلان کریں-کہ جنت میں صرف مسلمان جان ہی جائے گی اور بے شک اللہ تعالیٰ-کبھی کبھی-اس دین کو رجل فاجر کے ذریعے تقویت پہنچاتا ہے۔

-☆-

حضور سیدنا نبی کریم -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے خواب میں مختلف قسم کے عذاب مشاہدہ کیے اور جنت میں اپنے مقام کا بھی مشاہدہ فرمایا

عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ - رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ - قَالَ :

كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ - صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّم مِمَّا يُكْثِرُ اَنْ يَّقُوْلَ لِاَصْحَابِهٖ : هَلْ رَاٰى اَحَدٌ مِّنْكُمْ مِنْ رُؤْيَا ؟ قَالَ . فَيَقُصُّ عَلَيْهِ مَنْ شَآءَ اللّٰهُ اَنْ يَقُصَّ ، وَاِنَّهٗ قَالَ ذَاتَ غَدَاةٍ :

اِنَّهٗ اَتَانِى اللَّيْلَةَ اٰتِيَانِ وَاِنَّهُمَا ابْتَعَثَانِىْ وَاِنَّهُمَا قَالَا لِىْ : انْطَلِقْ ، وَاِنِّىْ انْطَلَقْتُ مَعَهُمَا ، وَاِنَّا اَتَيْنَا عَلٰى رَجُلٍ مُّضْطَجِعٍ ، وَاِذَا اٰخَرُ قَآئِمٌ عَلَيْهِ بِصَخْرَةٍ ، وَاِذَا هُوَ يَهْوِىْ بِالصَّخْرَةِ لِرَاْسِهٖ فَيَثْلَغُ رَاْسَهٗ ، فَيَتَدَهْدَهُ الْحَجَرُ هَاهُنَا فَيَتْبَعُ الْحَجَرَ فَيَاْخُذُهٗ فَلَا يَرْجِعُ اِلَيْهِ حَتّٰى يَصِحَّ رَاْسُهٗ كَمَا كَانَ ثُمَّ يَعُوْدُ عَلَيْهِ فَيَفْعَلُ بِهٖ مِثْلَ مَا فَعَلَ بِهٖ مَرَّةَ الْاُوْلٰى قَالَ:

قُلْتُ لَهُمَا : سُبْحَانَ اللّٰهِ ! مَا هٰذَان ؟ قَالَ : قَالَا لِىْ : انْطَلِقْ انْطَلِقْ ، قَالَ : فَانْطَلَقْنَا فَاَتَيْنَا عَلٰى رَجُلٍ مُّسْتَلْقٍ لِقَفَاهُ ، وَاِذَا اٰخَرُ قَآئِمٌ عَلَيْهِ بِكَلُّوْبٍ مِّنْ حَدِيْدٍ ، وَاِذَا

هُوَ يَاْتِیْ اَحَدَ شِقَّیْ وَجْهِهٖ فَيُشَرْشِرُ شِدْقَهٗ اِلٰی قَفَاهُ ، وَمَنْخِرَهٗ اِلٰی قَفَاهُ ، وَعَيْنَهٗ اِلٰی قَفَاهُ – قَالَ : وَرُبَّمَا قَالَ اَبُوْ رَجَاءٍ : فَيَشُقُّ – قَالَ : ثُمَّ يَتَحَوَّلُ اِلَی الْجَانِبِ الْآخَرِ ، فَيَفْعَلُ بِهٖ مِثْلَ مَا فَعَلَ بِالْجَانِبِ الْاَوَّلِ ، فَمَا يَفْرُغُ مِنْ ذٰلِكَ الْجَانِبِ حَتّٰی يَصِحَّ ذٰلِكَ الْجَانِبُ كَمَا كَانَ ، ثُمَّ يَعُوْدُ عَلَيْهِ فَيَفْعَلُ مِثْلَ مَا فَعَلَ الْمَرَّةَ الْاُوْلٰی ، قَالَ :

قُلْتُ : سُبْحَانَ اللّٰهِ ! مَا هٰذَانِ ؟ قَالَ : قَالَا لِیْ : انْطَلِقْ انْطَلِقْ ، فَانْطَلَقْنَا ، فَاَتَيْنَا عَلٰی مِثْلِ التَّنُّوْرِ – قَالَ : وَاَحْسِبُ اَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ – : فَاِذَا فِيْهِ لَغَطٌ وَاَصْوَاتٌ ، قَالَ : فَاطَّلَعْنَا فِيْهِ ، فَاِذَا فِيْهِ رِجَالٌ وَّنِسَآءٌ عُرَاةٌ ، وَاِذَا هُمْ يَاْتِيْهِمْ لَهَبٌ مِنْ اَسْفَلَ مِنْهُمْ فَاِذَا اَتَاهُمْ ذٰلِكَ اللَّهَبُ ضَوْضَوْا . قَالَ : قُلْتُ لَهُمَا :

مَا هٰؤُلَاءِ ؟ قَالَ : قَالَا لِیْ : انْطَلِقْ انْطَلِقْ ، فَانْطَلَقْنَا فَاَتَيْنَا عَلٰی نَهْرٍ – حَسِبْتُ اَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ – اَحْمَرَ مِثْلَ الدَّمِ ، وَاِذَا فِی النَّهْرِ رَجُل سَابِحٌ يَسْبَحُ ، وَاِذَا عَلٰی شَطِّ النَّهْرِ رَجُلٌ قَدْ جَمَعَ عِنْدَهٗ حِجَارَةً كَثِيْرَةً ، وَاِذَا ذٰلِكَ السَّابِحُ يَسْبَحُ مَا يَسْبَحُ ، ثُمَّ يَاْتِیْ ذٰلِكَ الَّذِیْ قَدْ جَمَعَ عِنْدَهُ الْحِجَارَةَ ، فَيَفْغَرُ لَهٗ فَاهُ فَيُلْقِمُهٗ حَجَرًا فَيَنْطَلِقُ يَسْبَحُ ثُمَّ يَرْجِعُ اِلَيْهِ كُلَّمَا رَجَعَ اِلَيْهِ فَغَرَ لَهٗ فَاهُ فَاَلْقَمَهٗ حَجَرًا ، قَالَ :

قُلْتُ لَهُمَا : مَا هٰذَانِ ؟ قَالَ : قَالَا لِیْ : انْطَلِقْ انْطَلِقْ ، قَالَ : فَانْطَلَقْنَا ، فَاَتَيْنَا عَلٰی رَجُلٍ كَرِيْهِ الْمَرْآةِ ، كَاَكْرَهِ مَا اَنْتَ رَآءٍ رَجُلًا مَرْآةً ، وَاِذَا عِنْدَهٗ نَارٌ يَحُشُّهَا وَيَسْعٰی حَوْلَهَا ، قَالَ : قُلْتُ لَهُمَا : مَا هٰذَا ؟ قَالَ : قَالَا لِیْ : انْطَلِقْ انْطَلِقْ ، فَانْطَلَقْنَا فَاَتَيْنَا عَلٰی رَوْضَةٍ مُّعْتِمَةٍ فِيْهَا مِنْ كُلِّ لَوْنِ الرَّبِيْعِ ، وَاِذَا بَيْنَ ظَهْرَیِ الرَّوْضَةِ رَجُلٌ طَوِيْلٌ لَا اَكَادُ اَرٰی رَاْسَهٗ طُوْلًا فِی السَّمَآءِ ، وَاِذَا حَوْلَ الرَّجُلِ مِنْ اَكْثَرِ وِلْدَانٍ رَاَيْتُهُمْ قَطُّ ، قَالَ : قُلْتُ لَهُمَا :

مَا هٰذَا ؟ مَا هٰؤُلَاءِ ؟ قَالَا لِیْ : انْطَلِقْ انْطَلِقْ ، قَالَ : فَانْطَلَقْنَا فَانْتَهَيْنَا اِلٰی

رَوْضَةٍ عَظِيْمَةٍ ، لَمْ اَرَ رَوْضَةً قَطُّ اَعْظَمَ مِنْهَا وَلاَ اَحْسَنَ ، قَالَ : قَالاَ لِيْ : ارْقَ فِيْهَا ، قَالَ : فَارْتَقَيْنَا فِيْهَا فَانْتَهَيْنَا اِلٰى مَدِيْنَةٍ مَبْنِيَّةٍ بِلَبِنِ ذَهَبٍ وَّلَبِنِ فِضَّةٍ ، فَاَتَيْنَا بَابَ الْمَدِيْنَةِ فَاسْتَفْتَحْنَا فَفُتِحَ لَنَا فَدَخَلْنَاهَا ، فَتَلَقَّانَا فِيْهَا رِجَالٌ شَطْرٌ مِنْ خَلْقِهِمْ كَاَحْسَنِ مَا اَنْتَ رَآءٍ ، وَشَطْرٌ كَاَقْبَحِ مَا اَنْتَ رَآءٍ ، قَالَ : قَالاَ لَهُمْ : اِذْهَبُوْا فَقَعُوْا فِيْ ذٰلِكَ النَّهَرِ قَالَ : وَاِذَا نَهَرٌ مُعْتَرِضٌ يَجْرِيْ كَاَنَّ مَآءَهُ الْمَحْضُ فِي الْبَيَاضِ ، فَذَهَبُوْا فَوَقَعُوْا فِيْهِ ، ثُمَّ رَجَعُوْا اِلَيْنَا قَدْ ذَهَبَ ذٰلِكَ السُّوْءُ عَنْهُمْ ، فَصَارُوْ فِيْ اَحْسَنِ صُوْرَةٍ ، قَالَ :

قَالاَ لِيْ : هٰذِهٖ جَنَّةُ عَدْنٍ وَّهٰذَاكَ مَنْزِلُكَ ، قَالَ : فَسَمَا بَصَرِيْ صُعُدًا فَاِذَا قَصْرٌ مِثْلُ الرَّبَابَةِ الْبَيْضَاءِ ، قَالَ : قَالاَ لِيْ : هٰذَاكَ مَنْزِلُكَ ؟ قَالَ : قُلْتُ لَهُمَا بَارَكَ اللّٰهُ فِيْكُمَا ذَرَانِيْ فَاَدْخُلَهُ ، قَالاَ : اَمَّا الْاٰنَ فَلاَ ، وَاَنْتَ دَاخِلُهُ ، قَالَ : قُلْتُ لَهُمَا : فَاِنِّيْ قَدْ رَاَيْتُ مُنْذُ اللَّيْلَةِ عَجَبًا ؟ فَمَا هٰذَا الَّذِيْ رَاَيْتُ ؟ قَالَ : قَالاَ لِيْ : اَمَا اِنَّا سَنُخْبِرُكَ :

اَمَّا الرَّجُلُ الْاَوَّلُ الَّذِيْ اَتَيْتَ عَلَيْهِ يُثْلَغُ رَاْسُهُ بِالْحَجَرِ ، فَاِنَّهُ الرَّجُلُ يَاْخُذُ الْقُرْاٰنَ فَيَرْفُضُهُ ، وَيَنَامُ عَنِ الصَّلاَةِ الْمَكْتُوْبَةِ ، وَاَمَّا الرَّجُلُ الَّذِيْ اَتَيْتَ عَلَيْهِ ، يُشَرْشَرُ شِدْقُهُ اِلٰى قَفَاهُ ، وَمَنْخِرُهُ اِلٰى قَفَاهُ ، وَعَيْنُهُ اِلٰى قَفَاهُ ،فَاِنَّهُ الرَّجُلُ يَغْدُوْ مِنْ بَيْتِهٖ فَيَكْذِبُ الْكَذْبَةَ تَبْلُغُ الْاٰفَاقَ ، وَاَمَّا الرِّجَالُ وَالنِّسَآءُ الْعُرَاةُ الَّذِيْنَ فِيْ مِثْلِ بِنَآءِ التَّنُّوْرِ ، فَاِنَّهُمُ الزُّنَاةُ وَالزَّوَانِيْ ، وَاَمَّا الرَّجُلُ الَّذِيْ اَتَيْتَ عَلَيْهِ يَسْبَحُ فِي النَّهَرِ وَيُلْقَمُ الْحَجَرَ، فَاِنَّهٗ اٰكِلُ الرِّبَا ، وَاَمَّا الرَّجُلُ الْكَرِيْهُ الْمَرْآةِ الَّذِيْ عِنْدَ النَّارِ يَحُشُّهَا وَيَسْعٰى حَوْلَهَا فَاِنَّهٗ مَالِكٌ خَازِنُ جَهَنَّمَ ، وَاَمَّا الرَّجُلُ الطَّوِيْلُ الَّذِيْ فِي الرَّوْضَةِ فَاِنَّهٗ اِبْرَاهِيْمُ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم - وَاَمَّا الْوِلْدَانُ الَّذِيْنَ حَوْلَهٗ فَكُلُّ مَوْلُوْدٍ مَاتَ عَلَى الْفِطْرَةِ ، قَالَ : فَقَالَ بَعْضُ الْمُسْلِمِيْنَ : يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ! وَاَوْلاَدُ الْمُشْرِكِيْنَ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ - صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ - :

وَاَوْلَادُ الْمُشْرِكِينَ ، وَاَمَّا الْقَوْمُ الَّذِينَ كَانُوا شَطْرًا مِّنْهُمْ حَسَنًا وَّشَطْرًا مِّنْهُمْ قَبِيحًا ، فَاِنَّهُمْ قَوْمٌ خَلَطُوا عَمَلًا صَالِحًا وَّاٰخَرَ سَيِّئًا ، تَجَاوَزَ اللّٰهُ عَنْهُمْ .

ترجمة الحديث:

سیدنا سمرہ بن جندب-رضی اللہ عنہ-نے فرمایا:

حضور سیدنا رسول اللہ-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم-اکثر اپنے صحابہ کرام سے فرمایا کرتے تھے:

کیا تم میں سے کسی نے کوئی خواب دیکھا؟ تو-جس نے خواب دیکھا ہوتا-وہ آپ کے

صحیح البخاری رقم الحدیث (۱۳۸۶) جلد۱ صفحہ۴۱۰
صحیح البخاری واللفظ لہ رقم الحدیث (۷۰۴۷) جلد۴ صفحہ۲۲۰۵
صحیح مسلم رقم الحدیث (۲۹۲) جلد۱ صفحہ۲۴۰
مشکاۃ المصابیح رقم الحدیث (۴۵۴۴) جلد۴ صفحہ۳۰۳
مشکاۃ المصابیح رقم الحدیث (۴۵۴۹) جلد۴ صفحہ۳۰۷
صحیح ابن حبان رقم الحدیث (۶۵۵) جلد۲ صفحہ۴۲۷
قال شعیب الارؤوط اسنادہ صحیح
الترغیب والترھیب رقم الحدیث (۸۲۵) جلد۱ صفحہ۴۴۲
قال المحقق صحیح
صحیح الترغیب والترھیب رقم الحدیث (۵۷۸) جلد۱ صفحہ۳۷۱
قال الالبانی صحیح
السنن الکبریٰ رقم الحدیث (۷۶۱۱) جلد۷ صفحہ۱۱۹
مسند الامام احمد رقم الحدیث (۱۹۹۷۷) جلد۱۵ صفحہ۱۲۳
قال حمزۃ احمد الزین اسنادہ صحیح
مسند الامام احمد رقم الحدیث (۲۰۰۴۱) جلد۱۵ صفحہ۱۴۰
قال حمزۃ احمد الزین اسنادہ صحیح
جامع الاصول رقم الحدیث (۱۰۱۱) جلد۲ صفحہ۳۵۶
قال المحقق صحیح
المعجم الکبیر للطبرانی رقم الحدیث (۶۹۸۴) جلد۷ صفحہ۲۳۷
المعجم الکبیر للطبرانی رقم الحدیث (۶۹۸۵) جلد۷ صفحہ۲۳۹
المعجم الکبیر للطبرانی رقم الحدیث (۶۹۸۶) جلد۷ صفحہ۲۴۱
المعجم الکبیر للطبرانی رقم الحدیث (۶۹۹۰) جلد۷ صفحہ۲۴۲

سامنے جو کچھ اللہ کو منظور ہوتا بیان کر دیتا۔ آپ نے ایک دن ہم سے فرمایا:

آج رات میرے پاس دو آنے والے آئے اور انہوں نے مجھ سے کہا: چلیئے۔ میں ان کے ساتھ چل دیا۔ ہم ایک آدمی کے پاس پہنچے جو لیٹا ہوا تھا اور ایک اور آدمی اس کے سر کے پاس ایک چٹان لیکر کھڑا تھا۔ وہ چٹان اس کے سر پر دے مارتا جس سے اس کا سر کچلا جاتا اور وہ پتھر لڑھک کر دور جا گرتا۔ وہ کھڑا آدمی اس پتھر کے پیچھے جا کر اسے پکڑ لیتا۔ جب وہ پتھر لے کر آتا تو اس کا سر جیسے پہلے تھا ویسے ٹھیک ہو چکا ہوتا۔ پھر وہ اس سے وہی کرتا جو اس نے پہلی مرتبہ کیا تھا۔ حضور۔ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ نے فرمایا:

میں نے ان دونوں سے پوچھا: سبحان اللہ! یہ کیا ہے؟ انہوں نے مجھ سے کہا: چلیئے چلیئے، پھر ہم ایک آدمی کے پاس پہنچے جو اپنی گدی کے بل لیٹا ہوا تھا اور دوسرا آدمی لوہے کا ایک انکڑا لیے اس کے سر کے پاس کھڑا تھا۔ وہ اس کے چہرے کی ایک طرف بڑھتا اور اس کے جبڑے کو گدی تک چیر دیتا۔ وہ اس کے نتھنے کو بھی گدی تک چیر دیتا اور اس کی آنکھ کو بھی گدی تک چیر دیتا۔ پھر وہ اس آدمی کی دوسری جانب کی طرف مڑتا اور اس جانب کے ساتھ بھی وہی کچھ کرتا جو اس نے پہلی جانب کے ساتھ کیا تھا۔ وہ ابھی دوسری طرف سے فارغ نہ ہوتا تھا کہ پہلی جانب پہلے کی طرح صحیح ہو چکی ہوتی تھی اور وہ اس کی طرف مڑتا اور اسی عمل کو دوہراتا جو اس نے پہلی مرتبہ کیا تھا۔ حضور۔ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ نے ارشاد فرمایا:

میں نے کہا: سبحان اللہ! یہ دونوں کون ہیں؟ انہوں نے مجھ سے کہا: چلیئے چلیئے۔

ہم چل دیئے اور ہم ایک تنور کی سی چیز کے پاس پہنچے۔ راوی کہتے ہیں۔ میرا خیال ہے کہ آپ نے فرمایا: اس کے اندر شور و شغب تھا ہم نے اس میں جھانکا تو دیکھا کہ اس کے اندر عورتیں اور مرد تھے جو سب ننگے تھے۔ اور ان کے نیچے کی طرف سے ایک شعلہ ابھر کر ان کی طرف آتا تھا اور جب یہ شعلہ ان تک پہنچتا تو وہ شور و غوغا کرتے۔ میں نے کہا:

یہ کون ہیں؟ انہوں نے مجھ سے کہا: چلئے چلئے۔ ہم چل دیئے اور ایک نہر پر پہنچے-راوی کہتے ہیں-میرا گمان ہے کہ آپ فرماتے تھے: وہ نہر خون کی طرح سرخ تھی اور نہر کے اندر ایک آدمی تیر رہا تھا اور نہر کے کنارے ایک دوسرا آدمی تھا جس نے اپنے پاس بہت سے پتھر اکٹھے کر رکھے تھے۔ وہ تیرنے والا آدمی تیرتا رہتا اور پھر اس آدمی کی طرف آتا جس نے اپنے پاس پتھر اکھٹے کر رکھے تھے۔ وہ اس کے سامنے اپنا منہ کھولتا تو وہ آدمی اس کے منہ میں ایک پتھر پھینک دیتا۔

پھر وہ چلا جاتا اور تیرنے لگتا اور پھر اسی کی طرف لوٹتا۔ جب بھی وہ لوٹ کر اس کی طرف آتا تو منہ کھولتا اور وہ آدمی اس کے منہ میں ایک پتھر پھینک دیتا۔ میں نے ان دونوں سے پوچھا:

یہ دونوں کون ہیں؟ انہوں نے مجھ سے کہا: چلئے چلئے۔ ہم چل دیئے اور ایک مکروہ شکل آدمی کے پاس پہنچے۔ یا فرمایا: اتنا زیادہ مکروہ جتنا کہ آپ کسی آدمی کو دیکھیں۔ اس کے پاس آگ تھی وہ اسے بھڑکا رہا تھا اور اسکے اردگرد دوڑ رہا تھا۔ میں نے ان دونوں سے پوچھا:

یہ کیا ہے؟ انہوں نے مجھے کہا: چلئے چلئے۔ ہم چل دیئے اور ایک باغ کے پاس پہنچے جس میں موسم بہار کے ہر قسم کے پھول کھلے ہوئے تھے اور اس باغیچے کے درمیان ایک طویل قامت انسان کھڑا تھا۔ وہ اتنا لمبا تھا کہ قریب تھا کہ میں اس کا سر نہ دیکھ سکتا اور اس آدمی کے اردگرد اتنی زیادہ تعداد میں بچے تھے جتنے میں نے کبھی نہیں دیکھے۔ میں نے ان دونوں سے پوچھا:

یہ کیا اور یہ کون ہیں؟ انہوں نے مجھ سے کہا: چلئے چلئے۔ ہم چل دیئے اور ایک بڑے درخت کے پاس پہنچے اتنا بڑا درخت میں نے کبھی نہیں دیکھا تھا۔ انہوں نے مجھ سے کہا: اس پر چڑھیئے۔ ہم اس درخت پر چڑھے تو ایک شہر تک پہنچے جو سونے اور چاندی کی اینٹوں کا بنا ہوا تھا۔ ہم شہر کے دروازے پر گئے، ہم نے دروازہ کھولنے کیلئے کہا تو ہمارے لئے دروازہ کھولا گیا اور ہم اس میں داخل ہو گئے۔ ہمیں کچھ لوگ ملے جن کا کچھ حصہ تو بہت خوبصورت تھا اور کچھ حصہ بہت ہی بدصورت تھا۔ ان دونوں نے ان لوگوں سے کہا:

جاؤ اس نہر میں کود جاؤ۔ وہ ایک چوڑی نہر تھی جو بہہ رہی تھی اور اس کا پانی بہت سفید تھا۔ وہ لوگ گئے اور نہر میں کود گئے۔ پھر وہ لوٹ کر ہماری طرف آئے تو ان کی بدصورتی ختم ہو چکی تھی اور وہ بہت خوبصورت ہو گئے تھے۔ فرمایا؛

انہوں نے مجھ سے کہا: یہ جنت عدن ہے اور وہ آپ کی منزل ہے۔ میری نظر اوپر کی طرف اٹھی تو میں نے دیکھا کہ وہاں سفید بادل کی طرح کا ایک محل ہے۔ انہوں نے مجھ سے کہا: وہی آپ کی منزل ہے۔ میں نے ان سے کہا؛

اللہ تعالیٰ تمہیں برکت عطا فرمائے۔ مجھے چھوڑ دو تا کہ میں اس کے اندر داخل ہو جاؤں۔

انہوں نے کہا: ابھی تو نہیں البتہ آپ اس میں داخل ضرور ہوں گے۔ میں نے ان سے کہا:

آج رات میں نے بہت عجیب وغریب چیزیں دیکھی ہیں تو جو کچھ میں نے دیکھا وہ کیا تھا؟

انہوں نے مجھ سے کہا: ہاں، ہم آپ کو ضرور بتائیں گے۔

اور وہ پہلا آدمی جس کے پاس آپ گئے جس کا سر پتھر سے کچلا جا رہا تھا وہ، وہ آدمی تھا جس نے قرآنِ کریم کی تعلیم حاصل کی اور پھر اسے ترک کر دیا وہ فرض نماز پڑھے بغیر سو جاتا تھا۔

اور وہ آدمی جس کے پاس سے آپ گزرے جس کے جبڑے کو، اس کے نتھنے کو اور اس کی آنکھ کو گدی تک چیرا جا رہا تھا وہ ایسا آدمی تھا جو صبح گھر سے نکلتا تو جھوٹ بولتا تھا اور اس کا جھوٹ دنیا کے کناروں تک پھیل جاتا تھا۔

اور ننگے مرد اور عورتیں جو تنور جیسی عمارت میں تھے وہ زانی مرد اور عورتیں تھیں اور وہ آدمی جس کے پاس آپ گئے جو نہر میں تیر رہا تھا اور جس کے منہ میں پتھر پھینکے جا رہے تھے وہ سود خور آدمی تھا اور کریہہ شکل کا جو آدمی آگ کے پاس تھا اسے بھڑکا رہا تھا اور اس کے ارد گرد دوڑ رہا تھا وہ جہنم کا داروغہ مالک تھا۔

اور باغیچے میں جو طویل قامت آدمی تھا وہ حضرت ابراہیم علیہ السلام تھے اور ان کے گرد جو

بچے تھے وہ ایسے تمام بچے تھے جو فطرت پر فوت ہوئے۔ کسی مسلمان نے عرض کی: یا رسول اللہ - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم -! مشرکوں کے بچے بھی۔ حضور - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - نے ارشاد فرمایا:

ہاں مشرکوں کے بچے بھی اور وہ لوگ جن کا نصف حصہ خوبصورت اور نصف بدصورت تھا وہ ایسے لوگ تھے جنہوں نے اعمال حسنہ کے ساتھ بد اعمالیوں کو بھی ملا دیا تھا اور اللہ تعالیٰ نے ان کو معاف کر دیا۔

-☆-

فلاں کافر کہاں گر کر مرے گا

عَنْ اَنَسٍ – رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ – قَالَ :

كُنَّا مَعَ عُمَرَ – رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ – بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِيْنَةِ ، اَخَذَ يُحَدِّثُنَا عَنْ اَهْلِ بَدْرٍ ، فَقَالَ : اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ لَيُرِيْنَا مَصَارِعَهُمْ بِالْاَمْسِ قَالَ: هٰذَا مَصْرَعُ فُلَانٍ – اِنْ شَاءَ اللّٰهُ – غَداً ، قَالَ عُمَرُ – رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ –: وَالَّذِیْ بَعَثَهٗ بِالْحَقِّ مَا اَخْطَأُوْا تِيْكَ ، فَجُعِلُوْا فِیْ بِئْرٍ فَاَتَاهُمُ النَّبِیُّ – صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ – فَنَادٰی :

يَا فُلَانَ بْنَ فُلَانٍ ، يَا فُلَانَ بْنَ فُلَانٍ ! هَلْ وَجَدْتُمْ مَا وَعَدَ رَبُّكُمْ حَقّاً ؟ فَاِنِّیْ وَجَدْتُ مَا وَعَدَنِیَ اللّٰهُ حَقّاً ، فَقَالَ عُمَرُ – رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ – : تُكَلِّمُ اَجْسَادًا لَا اَرْوَاحَ فِيْهَا ؟ فَقَالَ :

مَا اَنْتُمْ بِاَسْمَعَ لِمَا اَقُوْلُ مِنْهُمْ .

صحیح مسلم	رقم الحدیث (۲۸۷۳)	جلد ۵	صفحہ ۳۹۴
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۲۸۷۳)	جلد ۴	صفحہ ۶۲۸

ترجمة الحديث:

سیدنا انس بن مالک-رضی اللہ عنہ-نے بیان فرمایا:

ہم امیر المومنین سیدنا عمر-رضی اللہ عنہ-کے ساتھ مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کے درمیان سفر کر رہے تھے آپ-سیدنا عمر-رضی اللہ عنہ-نے اہل بدر کے بارے میں باتیں بتانا شروع کر دیں۔ پس آپ نے ارشاد فرمایا:

حضور سیدنا رسول اللہ-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم-نے غزوہ بدر سے ایک دن قبل ہمیں کافروں کے گرنے کی جگہیں دکھادیں۔آپ-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم-ارشاد فرماتے تھے:

-انشاء اللہ-کل یہاں فلاں کافر گر کر مرے گا۔سیدنا عمر-رضی اللہ عنہ-نے فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس نے حضور-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم-کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا! مرنے والے کافر-آپ کی نشان والی جگہ سے-ذرا بھی اِدھر اُدھر گر کر نہ مرے-بلکہ عین اسی جگہ گر کر مرتے رہے-پس ان کافروں کو ایک کنویں میں ڈال دیا گیا۔پس حضور سیدنا نبی کریم-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم-ان کے پاس آئے پس آپ نے ندا دی:

اے فلاں بن فلاں! اے فلاں بن فلاں! جو تمہارے رب نے تم سے وعدہ کیا تھا کیا تم نے اسے حق پایا؟ مجھ سے تو جو میرے رب نے وعدہ فرمایا تھا میں نے تو اسے حق پایا۔سیدنا عمر-رضی اللہ عنہ-نے عرض کی: آپ ایسے جسموں سے گفتگو کر رہے ہیں جن میں ارواح نہیں ہیں۔حضور-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم-نے ارشاد فرمایا:

جو میں کہہ رہا ہوں تم اسے ان سے زیادہ نہیں سنتے۔

صحیح سنن النسائی	رقم الحدیث (۲۰۷۳)	جلد۲	صفحہ۷۹
قال الالبانی:	صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۸۲)	جلد۱	صفحہ۳۱۳
قال شعیب الارنووط	اسنادہ صحیح علی شرط الشیخین		

غزوہ بدر کی رات حضور - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - نے میدان بدر میں جا کر چند جگہوں کی نشان دہی کی کہ کل فلاں کافر یہاں گر کر مرے گا

عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ - صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ - قَالَ : ھٰذَا مَصْرَعُ فُلَانٍ . وَیَضَعُ یَدَہٗ عَلَی الْاَرْضِ ھٰھُنَا وَھٰھُنَا قَالَ : فَمَا مَاطَ اَحَدُھُمْ عَنْ مَوْضِعِ یَدِ رَسُوْلِ اللّٰہِ - صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ - .

صحیح مسلم	رقم الحدیث (۱۷۷۹/۸۳)	جلد۳	صفحہ۳۱۲
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۳۶۳۸)	جلد۱۱	صفحہ۲۵۲
قال حمزہ احمد الزین:	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۳۲۲۹)	جلد۱۱	صفحہ۱۳۹
قال حمزہ احمد الزین:	اسنادہ صحیح		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۴۷۲۲)	جلد۱۱	صفحہ۲۴
قال الارنؤوط:	اسنادہ صحیح علی شرط مسلم		
سنن ابی داؤد	رقم الحدیث (۲۶۸۱)	جلد۲	صفحہ۶۴
صحیح سنن ابوداؤد	رقم الحدیث (۲۶۸۱)	جلد۲	صفحہ۱۴۷
قال الالبانی:	صحیح		

ترجمة الحديث:

سیدنا انس بن مالک-رضی اللہ عنہ- سے روایت ہے کہ حضور سیدنا رسول اللہ-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے ارشاد فرمایا:

اس جگہ فلاں کافر گر کر مرے گا اور میدان بدر میں اپنا دست مبارک زمین پر یہاں اور وہاں رکھتے جاتے۔ سیدنا عمر-رضی اللہ عنہ- نے فرمایا:

حضور سیدنا رسول اللہ-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کے نشان سے ایک کافر بھی اِدھر اُدھر نہیں ہو کر گرا- بلکہ نشان کے اوپر گرا-۔

-☆-

کسے کیا خبر ہوتی ہے کہ کون کہاں مرے گا اور کب مرے گا لیکن حضور رسول اللہ-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کو اللہ تعالیٰ نے ایسا شاہد بنایا کہ آپ-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کی نگاہ سے اتنی بات بھی پوشیدہ نہ رہی بلکہ آپ نے اپنے ہاتھ سے نشان لگا لگا کر بتایا کہ یہاں فلاں مرے گا یہاں فلاں مرے گا یہاں سب علوم کی اہمیت اپنی جگہ مگر علم نبوت کا کوئی بھی مقابلہ نہیں کر سکتا۔

اس حدیث پاک سے یہ بات بھی عیاں ہوتی ہے کہ مردے سنتے ہیں۔

دیکھئے مکہ کے بدترین مشرک جنہوں نے حضور نبی کریم-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- سے جنگ کی آپ کے خلاف تلوار اٹھائی، حضور-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے ان کو سنانے کیلئے کلام فرمایا یہ الگ بات ہے کہ وہ جواب نہیں دے سکتے تو ایک مومن وموحد کی سماعت کا عالم کیا ہوگا۔ اللہ تعالیٰ کے کرم سے کوئی بعید نہیں کہ مومن کامل الایمان اپنی قبر میں قبر پر آنے والوں کے کلام کو سنے بھی اور اسکا جواب بھی دے۔

-☆-

اللہ تعالیٰ ماں کے پیٹ میں ہی لکھ دیتا ہے بچے کا
عمل،موت،رزق اور نیک بخت یا بد بخت ہونا

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ – رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ :

حَدَّثَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ – صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَهُوَ الصَّادِقُ الْمَصْدُوْقُ :

إِنَّ أَحَدَكُمْ يُجْمَعُ خَلْقُهُ فِىْ بَطْنِ أُمِّهٖ أَرْبَعِيْنَ يَوْمًا ، ثُمَّ يَكُوْنُ عَلَقَةً مِثْلَ ذَالِكَ ، ثُمَّ يَكُوْنُ مُضْغَةً مِثْلَ ذَالِكَ ، ثُمَّ يَبْعَثُ اللّٰهُ إِلَيْهِ مَلَكًا بِأَرْبَعِ كَلِمَاتٍ ، فَيُكْتَبُ عَمَلُهُ ، وَأَجَلُهُ ، وَرِزْقُهُ ، وَشَقِيٌّ أَوْ سَعِيْدٌ ، ثُمَّ يُنْفَخُ فِيْهِ الرُّوْحُ ، فَإِنَّ الرَّجُلَ لَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ النَّارِ ، حَتّٰى مَا يَكُوْنُ بَيْنَهُ وَبَيْنَهَا إِلَّا ذِرَاعٌ ، فَيَسْبِقُ عَلَيْهِ الْكِتَابُ ، فَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ الْجَنَّةِ ، فَيَدْخُلُ الْجَنَّةَ ، وَإِنَّ الرَّجُلَ لَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ الْجَنَّةِ ، حَتّٰى مَا يَكُوْنُ بَيْنَهُ وَبَيْنَهَا إِلَّا ذِرَاعٌ ، فَيَسْبِقُ عَلَيْهِ الْكِتَابُ ، فَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ النَّارِ ، فَيَدْخُلُ النَّارَ .

صحیح البخاری رقم الحدیث (۳۲۰۸) جلد۲ صفحہ۹۹۳

صحیح البخاری رقم الحدیث (۳۳۳۲) جلد۲ صفحہ۱۰۲۴

ترجمة الحديث:

سیدنا عبداللہ بن مسعود-رضی اللہ عنہ- سے روایت ہے کہ حضور سیدنا رسول اللہ-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے ہم سے یہ حدیث بیان فرمائی آپ-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم-صادق ہیں آپ کی زبانِ اقدس سے نکلنے والا ہر کلمہ حق اور سچ ہے-آپ اللہ تعالیٰ کی طرف سے تصدیق شدہ ہیں۔

بیشک تم میں سے ہر ایک کا مادہ ترکیب دیا جاتا ہے اس کی ماں کے رحم میں چالیس دن نطفہ کی

صحیح البخاری	رقم الحدیث (۶۵۹۴)	جلد۴	صفحہ۲۰۶۳
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۷۴۵۴)	جلد۴	صفحہ۲۳۲۸
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۲۶۴۳)	جلد۴	صفحہ۲۰۳۶
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۶۷۲۳)	جلد۴	صفحہ۱۱۲
صحیح سنن ابوداؤد	رقم الحدیث (۴۷۰۸)	جلد۳	صفحہ۱۵۱
قال الالبانی:	صحیح		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۶۱۷۴)	جلد۱۴	صفحہ۴۷
قال شعیب الارنووط	اسنادہ صحیح علی شرط الشیخین		
الجامع لشعب الایمان	رقم الحدیث (۱۸۴)	جلد۱	صفحہ۳۶۱
قال المحقق	اسنادہ رجالہ ثقات		
صحیح الجامع الصغیر	رقم الحدیث (۱۵۴۳)	جلد۱	صفحہ۳۲۱
قال الالبانی:	صحیح		
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۲۱۳۷)	جلد۲	صفحہ۴۴۱
قال الالبانی:	صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۳۶۲۴)	جلد۳	صفحہ۵۱۷
قال احمد محمد شاکر	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۳۹۳۴)	جلد۴	صفحہ۹۰
قال احمد محمد شاکر	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۴۰۹۱)	جلد۴	صفحہ۱۳۹
قال احمد محمد شاکر	اسنادہ صحیح		
سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۷۶)	جلد۱	صفحہ۶۸
قال محمود محمد محمود	الحدیث متفق علیہ		
السنن الکبری	رقم الحدیث (۱۱۱۸۲)	جلد۱۰	صفحہ۱۳۰

صورت میں پھر اسی طرح -چالیس روز- عَلَقہ کی صورت میں ہوتا ہے پھر اسی طرح -چالیس روز- مُضْغَہ کی صورت میں ہوتا ہے پھر اللہ تعالیٰ اس کی طرف فرشتہ بھیجتا ہے چار کلمات -اللہ کے فیصلوں- کے ساتھ۔ پس لکھا جاتا ہے اسکا عمل، اس کی موت، اس کا رزق اور اسکا نیک بخت یا بد بخت ہونا۔ پھر اس میں روح پھونک دی جاتی ہے۔

پس آدمی اھلِ نار کے سے عمل کرتا ہے یہاں تک کہ اس کے اور اس -جہنم- کے درمیان ایک ہاتھ کا فاصلہ رہ جاتا ہے تو تقدیر کا لکھا ہوا اس پر غالب آجاتا ہے پھر وہ اھل جنت کے عمل جیسے عمل کرتا ہے تو وہ جنت میں داخل ہو جاتا ہے۔

پس ایک آدمی اھل جنت کے سے عمل کرتا ہے یہاں تک کہ اس کے اور اس- جنت- کے درمیان ایک ہاتھ کا فاصلہ رہ جاتا ہے تو تقدیر کا لکھا ہوا اس پر غالب آجاتا ہے تو وہ اھل نار جیسے عمل کرتا ہے تو وہ جہنم کی آگ میں داخل ہو جاتا ہے۔

-☆-

قرآن کریم کی طرح حدیث پاک بھی مُنَزَّل مِنَ اللہ ہے

عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِيْكَرِبَ – رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ –قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ –صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ –:

أَلَا إِنِّي أُوْتِيْتُ الْقُرْآنَ وَمِثْلَهُ مَعَهُ ، أَلَا يُوْشِكُ رَجُلٌ شَبْعَانُ عَلَى أَرِيْكَتِهِ يَقُوْلُ : عَلَيْكُمْ بِهَذَا الْقُرْآنِ ! فَمَا وَجَدْتُّمْ فِيْهِ مِنْ حَلَالٍ فَأَحِلُّوْهُ ، وَمَا وَجَدْتُّمْ فِيْهِ مِنْ حَرَامٍ فَحَرِّمُوْهُ ، أَلَا لَا يَحِلُّ لَكُمْ لَحْمُ الْحِمَارُ الْأَهْلِيِّ ، وَلَا كُلُّ ذِي نَابٍ مِنَ السَّبُعِ ، وَلَا لُقَطَةُ مُعَاهِدٍ ؛ إِلَّا أَنْ يَّسْتَغْنِيَ عَنْهَا صَاحِبُهَا ، وَمَنْ نَزَلَ بِقَوْمٍ فَعَلَيْهِمْ أَنْ يَّقْرُوْهُ فَإِنْ لَّمْ يَقْرُوْهُ ؛ فَلَهُ أَنْ يُّعْقِبَهُمْ بِمِثْلِ قِرَاهُ .

مشکاۃ المصابیح	رقم الحدیث (۱۶۳)	جلد ۱	صفحہ ۱۲۹
سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۱۲)	جلد ۱	صفحہ ۳۱
قال محمد محمود	الحدیث صحیح		
سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۱۲)	جلد ۱	صفحہ ۲۱
قال الالبانی	صحیح		

ترجمة الحديث:

سیدنا مقدام ابن معدیکرب-رضی اللہ عنہ- سے روایت ہے کہ حضور سیدنا رسول اللہ-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے ارشاد فرمایا:

خبردار مجھے قرآن دیا گیا اور اس کے ساتھ اس کا مثل بھی، خبردار قریب ہے کہ ایک پیٹ بھرا اپنے پلنگ پر کہے کہ تم پر قرآن کی اتباع لازم ہے، اس میں جو حلال پاؤ اس کو حلال جانیے اور جو اس میں حرام پاؤ اس کو حرام جانیے۔ دیکھیے تمہارے لئے نہ تو گھریلو گدھا حلال ہے اور نہ کیلی والا درندہ جانور، نہ عہد والے کافر کی گمی ہوئی چیز۔ مگر جب اس کا مالک اس سے لاپرواہ ہو جائے اور جو کسی قوم کے پاس مہمان جائے ان پر اس کی مہمانی ہے اگر مہمانداری نہ کریں تو وہ اپنی مہمانی کے مقدار ان سے وصول کرلے۔

-☆-

صحیح الجامع الصغیر	رقم الحدیث (۲۶۴۳)	جلد ۱	صفحہ ۵۱۶
قال الالبانی	صحیح		
صحیح سنن ابی داؤد	رقم الحدیث (۴۶۰۴)	جلد ۳	صفحہ ۱۱۷
قال الالبانی	صحیح		

بندہ کہتا ہے: لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ اللہ تعالیٰ اس کی تصدیق کرتے ہوئے فرماتا ہے: لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنَا وَاَنَا اَكْبَرُ

بندہ کہتا ہے: لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنَا وَحْدِىْ لَا شَرِيْكَ لِىْ

بندہ کہتا ہے: لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنَا لِىَ الْمُلْكُ وَلِىَ الْحَمْدُ

بندہ کہتا ہے: لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ

اللہ فرماتا ہے: لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنَا وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِىْ

جس بیمار آدمی نے ان کلمات کو دورانِ بیماری ادا کیا پھر اس کا انتقال ہو گیا تو اسے جہنم کی آگ نہیں کھائے گی

عَنْ أَبِی سَعِیْدِ الْخُدْرِیّ ، وَاَبِی هُرَیْرَةَ – رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا – اَنَّهُمَا شَهِدَا عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ – صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ – اَنَّهٗ قَالَ :

مَنْ قَالَ : لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَکْبَرُ ، صَدَّقَهٗ رَبُّهٗ ، فَقَالَ : لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنَا وَاَنَا اَکْبَرُ وَاِذَا قَالَ : لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْکَ لَهٗ قَالَ : یَقُوْلُ :

لَا اِلٰـهَ اِلَّا اَنَا وَحْدِیْ لَا شَرِیْکَ لِیْ ، وَاِذَا قَالَ : لَا اِلٰـهَ اِلَّا الـلّٰهُ ، لَهُ الْمُلْکُ وَلَهُ الْحَمْدُ ، قَالَ :

لَا اِلٰـهَ اِلَّا اَنَـا لِیَ الْمُلْکُ وَلِیَ الْحَمْدُ ، وَاِذَا قَالَ : لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ ، وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ قَالَ : لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنَا ، وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِیْ .

وَکَانَ یَقُوْلُ : مَنْ قَالَهَا فِیْ مَرَضِهٖ ، ثُمَّ مَاتَ لَمْ تَطْعَمْهُ النَّارُ .

صحیح الجامع الصغیر	رقم الحدیث (۷۱۳)	جلد ۱	صفحہ ۱۸۳
قال الالبانی	صحیح		
الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۵۱۰۲)	جلد ۴	صفحہ ۲۱۹
قال المحقق	حسن		
صحیح الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۳۴۸۱)	جلد ۳	صفحہ ۳۶۱
قال الالبانی	صحیح		
سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۳۷۹۴)	جلد ۴	صفحہ ۲۸۱
قال محمود محمود محمود	الحدیث صحیح		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۸۵۱)	جلد ۳	صفحہ ۱۳۱
قال شعیب الارؤوط	اسنادہ صحیح علی شرط مسلم		
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۳۴۳۰)	جلد ۳	صفحہ ۴۱۲
قال الالبانی	صحیح		
السنن الکبری	رقم الحدیث (۹۷۷۴)	جلد ۹	صفحہ ۱۸
السنن الکبری	رقم الحدیث (۱۰۱۰۸)	جلد ۹	صفحہ ۱۳۷
مشکاۃ المصابیح	رقم الحدیث (۲۲۵۰)	جلد ۳	صفحہ ۴۳۶
جامع الاصول	رقم الحدیث (۲۴۲۶)	جلد ۴	صفحہ ۳۲۱
قال المحقق	صحیح		

ترجمة الحديث:

سیدنا ابوسعید خدری اور سیدنا ابو ہریرہ -رضی اللہ عنہما- سے روایت ہے، ان دونوں نے گواہی دی کہ حضور سیدنا رسول اللہ -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے ارشاد فرمایا:

جس آدمی نے کہا:

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ

اللہ کے علاوہ کوئی الٰہ -عبادت کے لائق- نہیں اور اللہ سب سے بڑا ہے۔ تو اس کا رب اس کی تصدیق کرتا ہے اور فرماتا ہے:

لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنَا وَاَنَا اَكْبَرُ

میرے علاوہ کوئی الٰہ -عبات کے لائق- نہیں اور میں سب سے بڑا ہوں۔ اور اگر بندہ کہے:

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ .

اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی الٰہ -عبادت کے لائق- نہیں وہ واحد ہے اس کا کوئی شریک نہیں تو حضور -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے فرمایا:

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنَا وَحْدِىْ لَا شَرِيْكَ لِىْ .

میرے علاوہ کوئی الٰہ -عبادت کے لائق- نہیں اور میں واحد ہوں میرا کوئی شریک نہیں اور اگر بندہ کہے:

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ .

کوئی الٰہ -عبادت کے لائق- نہیں سوائے اللہ کے بادشاہی اسی کی ہے اور اسی کے لئے تمام تعریفیں ہیں تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنَا ، لِىَ الْمُلْكُ ، وَلِىَ الْحَمْدُ

کوئی الٰہ ومعبودنہیں سوائے میرے میرے لئے ہی تمام بادشاہتیں ہیں اور میرے لئے ہی تمام تعریفیں ہیں اور جب بندہ کہتا ہے:

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ.

کوئی الٰہ ومعبودنہیں سوائے اللہ کے برائی سے پھرنا نہیں اور نیکی کی طاقت نہیں مگر اللہ کی توفیق سے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنَا وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِیْ.

کوئی الٰہ ومعبودنہیں سوائے میرے اور برائی سے پھرنا نہیں اور نیکی کی قوت وطاقت نہیں سوائے میری توفیق واعانت سے اور حضور-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم-فرمایا کرتے تھے:

جوآدمی حالت مرض میں یہ کلمات کہے اور پھر فوت ہو جائے تو اس کو آگ نہیں کھائے گی۔

-☆-

حضور سیدنا نبی کریم-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم-کی شفاعت اس کیلئے ہے جو اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہراتا

عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ الْاَشْجَعِيِّ - رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ - قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ - صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ - :

اَتَانِیْ آتٍ مِنْ عِنْدِ رَبِّی فَخَيَّرَنِیْ بَيْنَ اَنْ يُدْخِلَ نِصْفَ اُمَّتِی الْجَنَّةَ وَبَيْنَ الشَّفَاعَةِ ، فَاخْتَرْتُ الشَّفَاعَةَ ، وَهِیَ لِمَنْ مَاتَ لَا يُشْرِكُ بِاللّٰهِ شَيْئًا.

صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث(۲۴۴۱)	جلد۲	صفحہ۵۸۳
قال الالبانی	صحیح		
صحیح الجامع الصغیروزیادتہ	رقم الحدیث(۵۶)	جلد۱	صفحہ۷۲
قال الالبانی	صحیح		
مشکاۃ المصابیح	رقم الحدیث(۵۵۲۹)	جلد۵	صفحہ۱۹۴
قال الالبانی	قلت: وسکت علیہ، واسنادہ صحیح		
الجامع الکبیر للترمذی	رقم الحدیث(۲۴۴۱)	جلد۴	صفحہ۲۳۴
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث(۲۱۱)	جلد۱	صفحہ۴۴۲
قال شعیب الارنؤوط	اسنادہ صحیح، رجالہ رجال الشیخین	طویلا	

ترجمة الحديث:

سیدنا عوف بن مالک اشجعی - رضی اللہ عنہ - سے روایت ہے کہ حصور سیدنا رسول اللہ - صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم - نے ارشاد فرمایا:

میرے رب کے ہاں سے ایک آنے والا میرے پاس آیا اور مجھے اختیار دیا کہ میری نصف امت جنت داخل ہو جائے یا شفاعت لے لو۔ میں نے شفاعت کو اختیار کیا یہ ہر اس آدمی کیلئے ہے جو اس حالت میں مرا کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہراتا تھا۔

-☆-

صحیح ابن حبان رقم الحدیث (۶۴۶۳) جلد۱۴ صفحہ۳۷۶-
قال شعیب الارنؤوط اسنادہ صحیح، رجالہ رجال الشیخین طویلا
صحیح ابن حبان رقم الحدیث (۶۴۷۰) جلد۱۴ صفحہ۳۸۸
قال شعیب الارنؤوط اسنادہ صحیح علی شرط الشیخین طویلا
صحیح ابن حبان رقم الحدیث (۲۱۱) جلد۱ صفحہ۲۸۸
قال الالبانی صحیح طویلا
صحیح ابن حبان رقم الحدیث (۶۴۲۹) جلد۹ صفحہ۱۹۹
قال الالبانی صحیح طویلا
صحیح ابن حبان رقم الحدیث (۶۴۳۶) جلد۹ صفحہ۲۰۶
قال الالبانی صحیح طویلا

حضور سیدنا نبی کریم-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم-کی خدمتِ اقدس میں سیدنا جبریل-علیہ السلام-حاضرِ خدمت ہوئے اور عرض کی: آپ کے جس بھی امتی کو موت آئے جبکہ وہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراتا ہو جنت داخل ہوگا

عَنْ أَبِیْ ذَرٍّ – رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهُ – قَالَ :

كُنْتُ أَمْشِیْ مَعَ النَّبِیِّ – صَلَّى اللّٰہُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ – فِیْ حَرَّةِ الْمَدِیْنَةِ ، فَاسْتَقْبَلَنَا أُحُدٌ فَقَالَ :

یَا أَبَا ذَرٍّ ! قُلْتُ : لَبَّیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ ! فَقَالَ : مَا یَسُرُّنِیْ أَنَّ عِنْدِیْ مِثْلَ أُحُدٍ هٰذَا ذَهَبًا تَمْضِیْ عَلَیَّ ثَلَاثَةُ أَیَّامٍ وَعِنْدِیْ مِنْهُ دِیْنَارٌ ، إِلَّا شَیْئًا أَرْصُدُهُ لِدَیْنٍ ، إِلَّا أَنْ أَقُوْلَ بِهٖ فِیْ عِبَادِ اللّٰہِ هٰکَذَا وَهٰکَذَا وَهٰکَذَا ،عَنْ یَمِیْنِهٖ ، وَعَنْ شِمَالِهٖ ، وَمِنْ خَلْفِهٖ ، ثُمَّ سَارَ فَقَالَ :

إِنَّ الْأَكْثَرِیْنَ هُمُ الْأَقَلُّوْنَ یَوْمَ الْقِیَامَةِ ، إِلَّا مَنْ قَالَ بِالْمَالِ هٰکَذَا وَهٰکَذَا

وَهٰكَذَا – عَنْ يَمِيْنِهِ ، وَعَنْ شِمَالِهِ ، وَمِنْ خَلْفِهِ – وَقَلِيْلٌ مَا هُمْ . ثُمَّ قَالَ لِيْ :

مَكَانَكَ لَا تَبْرَحْ حَتّٰى آتِيَكَ . ثُمَّ انْطَلَقَ فِيْ سَوَادِ اللَّيْلِ حَتّٰى تَوَارٰى ، فَسَمِعْتُ صَوْتًا قَدِ ارْتَفَعَ ، فَتَخَوَّفْتُ أَنْ يَكُوْنَ أَحَدٌ عَرَضَ لِلنَّبِيِّ – صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ – فَأَرَدْتُّ أَنْ آتِيَهُ فَذَكَرْتُ قَوْلَهُ لِيْ :

لَا تَبْرَحْ حَتّٰى آتِيَكَ . فَلَمْ أَبْرَحْ حَتّٰى آتَانِيْ ، فَقُلْتُ : يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ! لَقَدْ سَمِعْتُ صَوْتًا تَخَوَّفْتُ مِنْهُ ، فَذَكَرْتُ لَهٗ ، فَقَالَ : وَهَلْ سَمِعْتَهُ ؟ قُلْتُ : نَعَمْ ، قَالَ : ذَاكَ جِبْرِيْلُ اَتَانِيْ ، فَقَالَ : مَنْ مَاتَ مِنْ أُمَّتِكَ لَا يُشْرِكُ بِاللّٰهِ شَيْئًا دَخَلَ الْجَنَّةَ ، قُلْتُ : وَإِنْ زَنٰى وَإِنْ سَرَقَ ؟ قَالَ : وَإِنْ زَنٰى وَإِنْ سَرَقَ .

صحیح مسلم	رقم الحدیث (۹۹۱/۹۴/۳۲)	جلد۲	صفحہ۶۸۷	
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۹۹۱/۹۴/۳۲)	جلد۲	صفحہ۱۴۰	
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۲۳۸۸)	جلد۲	صفحہ۷۱۲	
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۳۲۲۲)	جلد۲	صفحہ۹۹۶	مختصراً
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۶۴۴۴)	جلد۴	صفحہ۲۰۲۴	
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۶۲۶۸)	جلد۴	صفحہ۱۹۷۳	
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۶۴۴۳)	جلد۴	صفحہ۲۰۲۳	
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۳۳۲۶)	جلد۸	صفحہ۱۱۸	
قال شعیب الارنووط:	اسنادہ صحیح علیٰ شرط الشیخین			
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۲۱۲۱۹)	جلد۱۵	صفحہ۴۹۰	
قال حمزۃ احمد الزین	اسنادہ صحیح	بالفاظ مختلفۃ		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۲۱۳۴۷)	جلد۳۵	صفحہ۲۷۵	
قال شعیب الارنووط	اسنادہ صحیح علیٰ شرط الشیخین	بالفاظ مختلفۃ		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۲۱۲۲۶)	جلد۱۵	صفحہ۴۹۳	
قال حمزۃ احمد الزین	اسنادہ صحیح			
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۲۱۲۴۴)	جلد۱۵	صفحہ۴۹۹	
قال حمزۃ احمد الزین	اسنادہ صحیح			

ترجمة الحديث:

سیدنا ابوذر-رضی اللہ عنہ-نے فرمایا:

میں حضور سیدنا نبی کریم-صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم-کی معیت میں مدینہ طیبہ کی پتھریلی زمین پر چل رہا تھا کہ احد پہاڑ ہمارے سامنے آیا۔حضور-صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم-نے ارشاد فرمایا:

اے ابوذر!میں نے عرض کی:لبیک یارسول اللہ!ارشاد فرمایا:

مجھے یہ بات پسند نہیں کہ میرے پاس اس احد پہاڑ جتنا سونا ہو اور تین دن گزر جانے کے بعد میرے پاس اس میں سے ایک دینار بھی باقی رہے۔سوائے اس چیز کے جس کو میں اپنے قرض کی ادائیگی کے لئے روک لوں۔مگر یہ کہ میں اس کو اللہ کے بندوں میں اتنا اتنا اتنا دے کر خرچ کردوں اور آپ نے اپنے دائیں بائیں اور پیچھے اشارہ کیا۔پھر چل دیئے اور ارشاد فرمایا:

زیادہ مال و دولت والے قیامت کے دن کم دولت والے ہوں گے۔مگر جو اپنے مال سے اتنا اتنا دے اور آپ نے اپنے دائیں،بائیں اور پیچھے کی طرف اشارہ کیا اور ایسے لوگ بہت کم ہیں۔

پھر مجھ سے ارشاد فرمایا:

تم یہیں ٹھہرو جب تک میں تمہارے پاس نہ آجاؤں یہاں سے مت ہلنا۔پھر آپ رات کی تاریکی میں تشریف لے گئے حتی کہ آپ اوجھل ہو گئے۔میں نے ایک آواز سنی جو بلند ہوئی۔مجھے اندیشہ لاحق ہوا کہ کہیں کوئی حضور سیدنا نبی کریم-صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم-کو تکلیف نہ دے۔میں نے آپ کے پاس جانے کا ارادہ کیا پھر مجھے آپ کا یہ ارشاد یاد آگیا جب تک میں تیرے پاس نہ آجاؤں یہاں سے نہ ہلنا۔حتی کہ حضور-صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم-میرے پاس تشریف لائے۔

میں نے عرض کی:یارسول اللہ!میں نے ایک آواز سنی جس سے میں ڈر گیا۔پھر میں نے آپ سے اس کا ذکر کیا تو آپ نے ارشاد فرمایا:

کیا تو نے وہ آواز سنی ہے؟میں نے عرض کی:جی ہاں۔حضور-صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم-نے

ارشاد فرمایا:

یہ جبریل تھے، وہ میرے پاس آئے اور اللہ کا فرمان پہنچایا: آپ کی امت سے جو آدمی فوت ہو گیا اور وہ کسی کو اللہ تعالیٰ کا شریک نہیں ٹھہراتا تھا تو وہ جنت میں داخل ہوگا۔ میں نے عرض کی: اگر وہ بدکاری کرے اور چوری کرے؟ حضور-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے ارشاد فرمایا: اگرچہ وہ بدکاری کرے اور چوری کرے۔

-☆-

نزولِ بارش کے بعد جو یہ کہتا ہے کہ اللہ کے فضل وکرم اور رحمت سے بارش ہوئی ہے وہ مومن ہے اور جو یہ کہتا ہے کہ ستاروں کی وجہ سے بارش ہوئی ہے وہ کافر ہے

عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدِ الْجُهَنِيِّ – رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ – قَالَ :

صَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ – صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ – صَلَاةَ الصُّبْحِ بِالْحُدَيْبِيَّةِ فِيْ اِثْرِ السَّمَآءِ كَانَتْ مِنَ اللَّيْلِ ، فَلَمَّا انْصَرَفَ اَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ فَقَالَ : هَلْ تَدْرُوْنَ مَاذَا قَالَ رَبُّكُمْ ؟ قَالُوْا : اَللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ . قَالَ : قَالَ : اَصْبَحَ مِنْ عِبَادِىْ مُؤْمِنٌ بِىْ وَكَافِرٌ ، فَاَمَّا مَنْ قَالَ : مُطِرْنَا بِفَضْلِ اللّٰهِ وَرَحْمَتِهٖ فَذٰلِكَ مُؤْمِنٌ بِىْ كَافِرٌ بِالْكَوْكَبِ ، وَاَمَّا مَنْ قَالَ : مُطِرْنَا بِنَوْءِ كَذَا وَكَذَا فَذٰلِكَ كَافِرٌ بِىْ مُؤْمِنٌ بِالْكَوْكَبِ .

صحیح البخاری	رقم الحدیث (۸۴۶)	جلد ۱	صفحہ ۲۵۶
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۱۰۳۸)	جلد ۱	صفحہ ۳۱۰
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۴۱۴۷)	جلد ۳	صفحہ ۱۲۶۶

ترجمة الحديث:

سیدنا زید بن خالد جُہنی -رضی اللہ عنہ- نے فرمایا:

حضور سیدنا رسول اللہ-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے ہمیں حدیبیہ میں نمازِ فجر کی امامت فرمائی بارش ہو چکنے کے بعد جو رات کو ہوئی تھی۔ جب آپ نماز پڑھانے سے فارغ ہوئے تو لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے۔ آپ نے ارشاد فرمایا:

اے لوگو! کیا تم جانتے ہو کہ تمہارے رب تعالیٰ نے کیا فرمایا ہے؟ صحابہ کرام-رضی اللہ

صحیح مسلم	رقم الحدیث (۷۱/۱۲۵)	جلد۱	صفحہ۹۸
مشکاۃ المصابیح	رقم الحدیث (۴۵۲۰)	جلد۴	صفحہ۲۹۳
قال الالبانی	متفق علیہ		
صحیح الجامع الصغیر	رقم الحدیث (۷۰۲۸)	جلد۲	صفحہ۱۱۷۷
قال الالبانی	صحیح		
صحیح سنن ابوداؤد	رقم الحدیث (۳۹۰۶)	جلد۲	صفحہ۴۷۳
قال الالبانی	صحیح		
السنن الکبری	رقم الحدیث (۱۸۴۶)	جلد۲	صفحہ۳۲۶
السنن الکبری	رقم الحدیث (۱۰۶۹۵)	جلد۹	صفحہ۳۳۹
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۷۰۳۵)	جلد۲۸	صفحہ۲۶۵
قال شعیب الارنؤوط	اسنادہ صحیح علی شرط الشیخین		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۷۰۶۱)	جلد۲۸	صفحہ۲۹۳
قال شعیب الارنؤوط	اسنادہ صحیح علی شرط مسلم		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۱۸۸)	جلد۱	صفحہ۴۱۷
قال شعیب الارنؤوط	اسنادہ صحیح علی شرط الشیخین		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۶۱۳۲)	جلد۱۳	صفحہ۵۰۳
قال شعیب الارنؤوط	اسنادہ صحیح علی شرط الشیخین		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۱۸۶)	جلد۱	صفحہ۴۷۳
قال الالبانی	صحیح		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۶۰۹۹)	جلد۸	صفحہ۵۷۷
قال الالبانی	صحیح		

عنہم-نے عرض کی: اللہ اور اسکا رسول-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم-بہتر جانتے ہیں-آپ نے ارشاد فرمایا:

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

میرے بندوں میں سے کچھ نے صبح کی مجھ پر ایمان لاتے ہوئے اور کچھ نے صبح کی کفر کرتے ہوئے-بہر حال جس نے کہا کہ ہم پر بارش نازل ہوئی اللہ تعالیٰ کے فضل اور اسکی رحمت سے تو ایسا آدمی مجھ پر ایمان لانے والا ہے اور ستاروں کے تصرف کا انکار کرنے والا ہے-اور جس نے کہا کہ ہم پر بارش نازل ہوئی فلاں فلاں ستارے کی وجہ سے تو ایسا آدمی میرے ساتھ کفر کرنے والا ہے اور ستاروں-کے متصرفِ حقیقی ہونے-پر ایمان لانے والا ہے۔

-☆-

حاملین عرش میں سے ایک فرشتہ، کانوں کی لو سے کندھے تک فاصلہ سات سو سال مسافت ہے

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ – رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا – اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ – صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ – قَالَ :

اُذِنَ لِیْ اَنْ اُحَدِّثَ عَنْ مَلَکٍ مِنْ مَلَائِکَةِ اللّٰهِ – مِنْ حَمَلَةِ الْعَرْشِ – اِنَّ مَا بَیْنَ شَحْمَةِ اُذُنِهِ اِلٰی عَاتِقِهِ مَسِیْرَةُ سَبْعِ مِائَةِ عَامٍ .

صحیح سنن ابوداود	رقم الحدیث (۴۷۲۷)	جلد۳	صفحہ۱۵۵
قال الالبانی	صحیح		
جامع الاصول	رقم الحدیث (۱۹۹۳)	جلد۴	صفحہ۱۵
مشکاۃ المصابیح	رقم الحدیث (۵۶۶۱)	جلد۵	صفحہ۲۵۰
قال الالبانی:	اسنادہ صحیح		
مشکاۃ المصابیح	رقم الحدیث (۵۷۸۹)	جلد۵	صفحہ۲۹۸
صحیح الجامع الصغیر	رقم الحدیث (۸۵۴)	جلد۱	صفحہ۲۰۹
قال الالبانی:	صحیح		
صحیح الجامع الصغیر (۲)	رقم الحدیث (۹۰۶)	جلد۱	صفحہ۳۸۴
قال الالبانی:	صحیح		

ترجمة الحديث:

سیدنا جابر بن عبداللہ-رضی اللہ عنہ- سے روایت ہے کہ حضور سیدنا رسول اللہ-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے ارشادفرمایا:

مجھے کہا گیا ہے کہ میں تمہیں حاملین عرش میں سے ایک فرشتے کے متعلق بتاؤں۔ بے شک اس کے کانوں کی لو سے اس کے کندھے تک کا فاصلہ سات سو سال کے سفر کے برابر ہے۔

-☆-

سلسلة الاحاديث الصحيحة	رقم الحديث (١٥١)	جلد١	صفحہ٢٣٢
قال الالبانی:	اسنادہ صحیح		
مجمع الزوائد	رقم الحديث (٢٥٦)	جلد١	صفحہ٢٥٢
المعجم الاوسط	رقم الحديث (١٧٠٩)	جلد١	صفحہ٤٦٥
المعجم الاوسط	رقم الحديث (٤٤٢١)	جلد٣	صفحہ٢٢٩
قال طبرانی	اسنادہ صحیح		

آسمان میں چار انگل جگہ بھی خالی نہیں کیونکہ فرشتے اپنی پیشانی رکھے اللہ کو سجدہ کررہے ہیں

عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ : اِنِّی اَرٰی مَا لَا تَرَوْنَ ، وَاَسْمَعُ مَا لَا تَسْمَعُوْنَ ، اَطَّتِ السَّمَاءُ ؛ وَحُقَّ لَهَا اَنْ تَئِطَّ ، مَا فِیْهَا مَوْضِعُ اَرْبَعِ اَصَابِعَ ؛ اِلَّا وَمَلَکٌ وَاضِعٌ جَبْهَتَهٗ سَاجِدًا لِلّٰهِ ، وَاللّٰهِ لَوْ تَعْلَمُوْنَ مَا اَعْلَمُ ؛ لَضَحِکْتُمْ قَلِیْلًا ، وَلَبَکَیْتُمْ کَثِیْرًا ، وَمَا تَلَذَّذْتُمْ بِالنِّسَاءِ عَلَی الْفُرُشِ وَلَخَرَجْتُمْ اِلَی الصُّعُدَاتِ تَجْاَرُوْنَ اِلَی اللّٰهِ .

مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۲۱۴۰۸)	جلد۱۶	صفحہ۶
قال حمزۃ احمد الزین	اسنادہ صحیح		
سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۴۱۹۰)	جلد۴	صفحہ۵۰۵
قال محمود محمد محمود	الحدیث حسن		
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۲۳۱۲)	جلد۲	صفحہ۵۲۹
قال الالبانی	حسن		
صحیح الجامع الصغیر	رقم الحدیث (۲۴۴۹)	جلد۱	صفحہ۴۸۱
قال الالبانی	صحیح		

ترجمة الحديث:

سیدنا ابوذرغفاری-رضی اللہ عنہ-سے روایت ہے کہ حضور سیدنا رسول اللہ-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم-نے ارشادفرمایا:

میں وہ دیکھتاہوں جوتم نہیں دیکھتے، آسمان چرچراتاہےاوراسکاحق بنتاہےکہ وہ چرچرائے۔ اس میں چارانگل کی بھی ایسی جگہ نہیں کہ جہاں کوئی فرشتہ اپنی پیشانی رکھے اللہ کے حضور سجدہ نہ کر رہاہو۔

اللہ کی قسم! اگرتم جانتے وہ کچھ جومیں جانتاہوں توتم بہت کم ہنستے اور بہت زیادہ روتے اور -اپنی-عورتوں سے بستروں پر لطف اندوزنہ ہوتے اور اللہ تعالیٰ کی پناہ وحفاظت چاہتے ہوئے راستوں اورجنگلوں کی طرف نکل جاتے۔

-☆-

المستدرک للحاکم	رقم الحدیث (۸۶۳۳)	جلد۸	صفحہ۳۰۸۴
المستدرک للحاکم	رقم الحدیث (۸۷۲۴)	جلد۸	صفحہ۳۱۲۵
المستدرک للحاکم	رقم الحدیث (۸۷۲۶)	جلد۸	صفحہ۳۱۲۵
لجامع لشعب الایمان	رقم الحدیث (۷۶۴)	جلد۲	صفحہ۲۲۶
قال المحقق	اسنادہ حسن		
لجامع لشعب الایمان	رقم الحدیث (۷۶۵)	جلد۲	صفحہ۲۲۶
قال المحقق	اسنادہ حسن		
مشکاۃ المصابیح	رقم الحدیث (۵۲۷۷)	جلد۵	صفحہ۱۷
الترغیب والترہیب	رقم الحدیث (۴۹۴۸)	جلد۴	صفحہ۱۵۹
قال المحقق	حسن		
جامع الاصول	رقم الحدیث (۱۹۸۵)	جلد۴	صفحہ۱۱
قال المحقق	حسن		

سب سے افضل فرشتے غزوہ بدر میں شریک ہونے والے فرشتے ہیں

عَنْ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ الزُّرَقِيِّ – رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ – قَالَ :

جَآءَ جِبْرِيْلُ اِلَى النَّبِیِّ – صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ – فَقَالَ : مَا تَعُدُّوْنَ اَهْلَ بَدْرٍ فِيْكُمْ ؟ قَالَ :

مِنْ اَفْضَلِ الْمُسْلِمِيْنَ ، اَوْ كَلِمَةً نَحْوَهَا ، قَالَ : وَكَذٰلِکَ مَنْ شَهِدَ بَدْرًا مِنَ الْمَلَائِكَةِ .

صحیح البخاری	رقم الحدیث (۳۹۹۵)	جلد۳	صفحہ۱۲۱۹
سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۱۶۰)	جلد۱	صفحہ۱۰۵
قال محمود محمد محمود:	الحدیث صحیح		
صحیح سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۱۵۹)	جلد۱	صفحہ۷۰
قال الالبانی	صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۵۷۶۴)	جلد۱۲	صفحہ۳۳۲
قال حمزۃ احمد الزین:	اسنادہ صحیح		
مشکاۃ المصابیح	رقم الحدیث (۶۱۷۸)	جلد۵	صفحہ۴۷۹

ترجمة الحديث:

سیدنا رفاعہ بن رافع زرقی -رضی اللہ عنہ- نے فرمایا:

حضور سیدنا نبی کریم -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کے پاس حضرت جبریل امین -علیہ السلام- آئے اور دریافت کیا: آپ اہل بدر کو اپنے اندر کیسا شمار کرتے ہیں؟ حضور -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے ارشاد فرمایا:

سب مسلمانوں سے افضل -راوی کہتے ہیں کہ- یا اسی قسم کا کوئی کلمہ آپ نے ارشاد فرمایا تو حضرت جبریل -علیہ السلام- نے کہا:

ایسے ہی وہ فرشتے -افضل ہیں- جو بدر کی جنگ میں حاضر ہوئے۔

-☆-

جامع الاصول	رقم الحدیث (٦٧٣٦)	جلد ٩	صفحہ ١٤٠
قال المحقق	صحیح		
غاية الاحكام	رقم الحدیث (١١٧٨٤)	جلد ٦	صفحہ ١٨٤

حضور سیدنا نبی کریم-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم-نے جبریل امین-علیہ السلام-کو انکی اصلی صورت میں دیکھا جبریل امین-علیہ السلام-کے چھ سو-۶۰۰-پر ہیں

عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ - رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ - قَالَ :

رَاٰی رَسُوْلُ اللّٰـہِ - صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ - جِبْرِیْلَ فِیْ صُوْرَتِہٖ ، وَلَہٗ سِتُّمِائَۃِ جَنَاحٍ ، کُلُّ جَنَاحٍ مِنْہَا قَدْ سَدَّ الْاُفُقَ ، یَسْقُطُ مِنْ جَنَاحِہِ التَّھَاوِیْلُ مِنَ الدُّرَرِ وَالْیَوَاقِیْتِ .[1]

ترجمة الحديث:

سیدنا عبداللہ بن مسعود-رضی اللہ عنہ-نے فرمایا:

حضور سیدنا رسول اللہ-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم-نے حضرت جبریل امین-علیہ السلام-کو انکی اصلی صورت میں دیکھا۔ان کے چھ سو-۶۰۰-پر ہیں ان میں سے ہر پر افق-گوشہ آسمان-کو بھر دیتا ہے۔ان کے پر سے عجب رنگ برنگے موتی اور ہیرے جھڑ رہے تھے۔

-☆-

(۱) البدایۃ والنھایۃ :۱/۴۷

حضور سیدنا نبی کریم-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم-پر پہلی وحی جبریل امین-علیہ السلام-کے ذریعے

عَنْ عَائِشَةَ اُمُّ الْمُؤْمِنِیْنَ – رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا – قَالَتْ:

اَوَّلُ مَا بُدِیءَ بِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ – صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ –مِنَ الْوَحْیِ الرُّؤْیَا الصَّالِحَةُ فِی النَّوْمِ ، فَكَانَ لَا یَرَى رُؤْیَا اِلَّا جَاءَ تْ مِثْلَ فَلَقِ الصُّبْحِ ، ثُمَّ حُبِّبَ اِلَیْهِ الْخَلَاءُ ، وَكَانَ یَخْلُو بِغَارِ حِرَاءٍ ، فَیَتَحَنَّثُ فِیْهِ – وَهُوَ التَّعَبُّدُ – اللَّیَالِیَ ذَوَاتِ الْعَدَدِ قَبْلَ اَنْ یَنْزِعَ اِلَى اَهْلِهٖ ، وَیَتَزَوَّدُ لِذَالِكَ ، ثُمَّ یَرْجِعُ اِلَى خَدِیْجَةَ فَیَتَزَوَّدُ لِمِثْلِهَا ، حَتّٰى جَاءَ هُ الْحَقُّ وَهُوَ فِیْ غَارِ حِرَاءٍ ، فَجَاءَ هُ الْمَلَكُ فَقَالَ :

اِقْرَأْ ، قَالَ : مَا اَنَا بِقَارِیءٍ ، قَالَ : فَاَخَذَنِیْ فَغَطَّنِیْ حَتّٰى بَلَغَ مِنِّی الْجُهْدَ ، ثُمَّ اَرْسَلَنِیْ فَقَالَ : اِقْرَأْ ، قُلْتُ : مَا اَنَا بِقَارِیءٍ فَاَخَذَنِیْ فَغَطَّنِی الثَّانِیَةَ حَتّٰى بَلَغَ مِنِّی الْجُهْدَ ، ثُمَّ اَرْسَلَنِیْ فَقَالَ : اِقْرَأْ ، قُلْتُ : مَا اَنَا بِقَارِیءٍ ، فَاَخَذَنِیْ فَغَطَّنِی الثَّالِثَةَ ، ثُمَّ اَرْسَلَنِیْ فَقَالَ :

اقْـرَأْ بِـاسْـمِ رَبِّکَ الَّـذِی خَلَقَ ○ خَـلَـقَ الْإِنْسَـانَ مِنْ عَلَقٍ ○ اقْرَأْ وَرَبُّکَ الْاَکْرَمُ . سورہ علق:۱تا۳ فَـرَجَـعَ بِهَـا رَسُـوْلُ الـلّٰـهِ – صَـلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ – يَرْجُفُ فُؤَادُهُ ، فَدَخَلَ عَلَى خَدِيْجَةَ بِنْتِ خُوَيْلِدٍ – رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا – فَقَالَ :

زَمِّـلُوْنِی زَمِّلُوْنِی . فَزَمَّلُوْهُ حَتّٰی ذَهَبَ عَنْهُ الرَّوْعُ ، فَقَالَ لِخَدِيْجَةَ وَاَخْبَرَهَا الْـخَبَرَ : لَقَدْ خَشِيْتُ عَلَى نَفْسِی ، فَقَالَتْ خَدِيْجَةُ : کَلَّا وَاللّٰهِ مَا يُخْزِيْکَ اللّٰهُ اَبَدًا ، اِنَّکَ لَتَـصِـلُ الـرَّحِـمَ ، وَتَحْمِلُ الْکَلَّ وَتَکْسِبُ الْمَعْدُوْمَ ، وَتَقْرِی الضَّيْفَ ، وَتُعِيْنُ عَلَى نَوَائِبِ الْحَقِّ .

فَـانْـطَـلَـقَـتْ بِـهٖ خَدِيْجَةُ حَتّٰی اَتَتْ بِهٖ وَرَقَةَ بْنَ نَوْفَلِ بْنِ اَسَدِ بْنِ عَبْدِ الْعُزّٰی -ابْنَ عَمِّ خَـدِيْـجَـةَ – وَکَـانَ امْـرَءً تَـنَـصَّـرَ فِی الْجَاهِلِيَّةِ ، وَکَانَ يَکْتُبُ الْکِتَابَ الْـعِبْـرَانِیَّ ، فَيَکْتُبُ مِنَ الْاِنْجِيْلِ مَا شَاءَ اللّٰهُ اَنْ يَکْتُبَ ، وَکَانَ شَيْخًا کَبِيْرًا قَدْ عَمِیَ ، فَـقَـالَـتْ لَـهُ خَدِيْجَةُ : يَا ابْنَ عَمِّ ! اسْمَعْ مِنِ ابْنِ اَخِيْکَ ، فَقَالَ لَهُ وَرَقَةُ : يَا ابْنَ اَخِی مَـاذَا تَرَی ؟ فَاَخْبَرَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ – صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ – خَبَرَ مَارَاٰی ، فَقَالَ لَهُ وَرَقَةُ : هٰـذَا الـنَّـامُـوْسُ الَّذِی نَزَّلَ اللّٰهُ عَلَى مُوْسٰی ، يَالَيْتَنِی فِيْهَا جَذَعًا ، لَيْتَنِی اَکُوْنُ حَيًّا اِذْ يُخْرِجُکَ قَوْمُکَ ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ – صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ – :

اَوَ مُـخْرِجِیَّ هُمْ ؟ قَالَ : نَعَمْ ، لَمْ يَاْتِ رَجُلٌ قَطُّ بِمِثْلِ مَا جِئْتَ بِهٖ اِلَّا عُوْدِیَ وَاِنْ يُـدْرِکْـنِـی يَـوْمُکَ اَنْصُرْکَ نَصْرًا مُؤَزَّرًا . ثُمَّ لَمْ يَنْشَبْ وَرَقَةُ اَنْ تُوُفِّیَ ، وَفَتَرَ الْوَحْیُ .

صحیح البخاری	رقم الحدیث(۳)	جلد۱	صفحہ۲۲
صحیح البخاری مختصراً	رقم الحدیث(۳۳۹۲)	جلد۲	صفحہ۱۰۴۸
صحیح البخاری	رقم الحدیث(۴۹۵۳)	جلد۳	صفحہ۱۵۹۳
صحیح البخاری مختصراً	رقم الحدیث(۴۹۵۵)	جلد۳	صفحہ۱۵۹۴

ترجمة الحديث:

ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ -رضی اللہ عنہا- نے فرمایا:

حضور سیدنا رسول اللہ -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- پر وحی کی ابتداء نیند میں سچے خوابوں کی صورت میں ہوئی- آپ جو بھی خواب دیکھتے وہ صبح کی سفیدی کی طرح نمودار ہو جاتا- پھر آپ -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کیلئے اللہ تعالیٰ کی طرف سے خلوت کو محبوب بنادیا گیا تو آپ غارِ حراء میں خلوت اختیار فرماتے رہے اور تحنث فرماتے رہے- یعنی مسلسل کئی راتیں گھر تشریف لائے بغیر غار میں مصروف عبادت وبندگی رہے اور اس کیلئے گھر سے کھانے پینے کا سامان لے جاتے رہے- پھر آپ سیدہ خدیجہ -رضی اللہ عنہا- کے پاس تشریف لاتے پھر اتنا ہی کھانے پینے کا سامان ساتھ لے جاتے رہے-

یہاں تک کہ آپ غارِ حراء میں ہی تھے کہ حق آ گیا اللہ کا بھیجا ہوا فرشتہ حاضر ہوا- اس نے کہا:

اِقْرَأْ : پڑھیے- قَالَ: آپ نے فرمایا:

مَا اَنَا بِقَارِیءٍ . میں پڑھنے والا نہیں ہوں-

صحیح البخاری مختصراً	رقم الحدیث (۴۹۵۶)		جلد۳	صفحہ۱۵۹۵
صحیح البخاری مختصراً	رقم الحدیث (۴۹۵۷)		جلد۳	صفحہ۱۵۹۵
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۶۹۸۲)		جلد۴	صفحہ۱۲۸۵
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۱۶۰/۲۵۲)		جلد۱	صفحہ۱۳۹
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۱۶۰/۲۵۲)		جلد۱	صفحہ۱۶۶
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۳۳)		جلد۱	صفحہ۲۱۶
قال شعیب الارنؤوط	حدیث صحیح			
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۳۳)		جلد۱	صفحہ۱۶۳
قال الالبانی	صحیح			
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۲۵۸۶۵)		جلد۴۳	صفحہ۵۲
قال شعیب الارنؤوط	اسنادہ صحیح علی شرط الشیخین	مختصراً		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۲۵۹۵۹)		جلد۴۳	صفحہ۱۱۲
قال شعیب الارنؤوط	اسنادہ صحیح علی شرط الشیخین			

حضور-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم-نے فرمایا:

فرشتے نے مجھے پکڑا سینے سے لگا کر خوب دبایا یہاں تک کہ میں نڈھال ہو گیا پھر اس نے مجھے چھوڑ دیا اور کہا:

اِقْرَأْ پڑھیے۔میں نے جواباً کہا:

مَا اَنَا بِقَارِیءٍ . میں پڑھنے والا نہیں ہوں۔

فرشتے نے مجھے دوبارہ پکڑا سینے سے لگا کر خوب دبایا یہاں تک کہ میں نڈھال ہو گیا پھر اس نے مجھے چھوڑ دیا اور کہا:

اِقْرَأْ پڑھیے۔میں نے جواب دیا:

مَا اَنَا بِقَارِیءٍ . میں پڑھنے والا نہیں ہوں۔

اس فرشتے نے مجھے پھر پکڑا سینے سے لگا کر خوب دبایا پھر مجھے چھوڑ دیا اور کہا:

اِقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّکَ الَّذِی خَلَقَ o خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ o اِقْرَأْ وَرَبُّکَ الْاَکْرَمُ o

حضور سیدنا رسول اللہ-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم-ان آیات کریمہ کو لے کر گھر پلٹ آئے کہ آپ کا دل انور دھڑک رہا تھا تو آپ سیدہ خدیجہ بنت خویلد-رضی اللہ عنہا-کے پاس آئے اور کہا:

زَمِّلُوْنِی زَمِّلُوْنِی . مجھ پر چادر دے دو، مجھ پر چادر دے دو۔

گھر والوں نے آپ پر چادر دے دی یہاں تک کہ آپ سے ہیبت ورعب کی کیفیت جاتی رہی تو آپ نے سیدہ خدیجہ-رضی اللہ عنہا-سے فرمایا تو انہیں غار والی پوری بات بتا دی اور فرمایا:

مجھے اپنی جان کا خدشہ ہے۔سیدہ خدیجہ-رضی اللہ عنہا-نے عرض کی:

کَلَّا وَاللّٰہِ مَا یُخْزِیکَ اللّٰہُ اَبَدًا ، اِنَّکَ لَتَصِلُ الرَّحِمَ ، وَتَحْمِلُ الْکَلَّ ، وَتَکْسِبُ الْمَعْدُوْمَ ، وَتَقْرِی الضَّیْفَ ، وَتُعِیْنُ عَلٰی نَوَائِبِ الْحَقِّ .

ایسا نہیں ہو سکتا۔اللہ کی قسم! اللہ تعالیٰ آپ کو کبھی رسوا نہیں کرے گا۔کیونکہ

آپ صلہ رحمی کرتے ہیں، ناداروں کا بوجھ اٹھاتے ہیں، جس کے پاس کچھ نہیں-غرباء ومساکین-انہیں کما کر کھلاتے ہیں، مہمان نوازی کرتے ہیں اور حق کے سلسلہ میں پیش آنے والی مصیبتوں پر آپ مدد فرماتے ہیں۔

پھر سیدہ خدیجہ-رضی اللہ عنہا-آپ کو لے کر چلیں حتی کہ ورقہ بن نوفل بن اسد بن عبدالعزی-جو کہ آپ کے چچا کے بیٹے تھے-کے پاس پہنچ گئیں جو زمانہ جاہلیت میں نصرانیت اختیار کر چکے تھے اور وہ عبرانی زبان لکھا کرتے تھے اور وہ انجیل لکھا کرتے تھے جتنا اللہ تعالیٰ کو منظور ہوتا۔ وہ بوڑھے ہو چکے تھے اور ان کی بینائی بھی جاتی رہی تھی۔سیدہ خدیجہ-رضی اللہ عنہا-نے ان سے فرمایا:

اے میرے چچازاد بھائی! اپنے بھتیجے کی بات سنیے۔جناب ورقہ نے آپ سے فرمایا:

اے میرے بھتیجے! آپ کیا دیکھتے ہیں؟ حضور سیدنا رسول اللہ-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم-نے غارِ حراء میں جو دیکھا تھا اس کی انہیں خبر دے دی۔حضرت ورقہ نے فرمایا:

یہ وہ ناموس-وحی لانے والا فرشتہ-ہے جسے اللہ تعالیٰ نے حضرت موسی-علیہ السلام-پر نازل فرمایا تھا۔کاش! میں اس ساعت جوان وتوانا ہوتا۔کاش! میں اس وقت تک زندہ رہوں جب آپ کی قوم آپ کو شہر مکہ سے نکال دے گی۔حضور سیدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

کیا وہ میری قوم مجھے نکالنے والی ہے؟ انہوں نے کہا: ہاں، جب بھی کوئی آدمی وہ بات لایا جو آپ لائے ہیں تو اس سے عداوت ودشمنی روا رکھی گئی۔اگر مجھے آپ کا زمانہ-زمانہ اعلان نبوت-نصیب ہوا تو میں آپ کی بھرپور مدد کروں گا۔

اس کے بعد حضرت ورقہ تھوڑے دن ہی زندہ رہے اور وحی کے نزول کا سلسلہ کچھ وقت کیلئے رک گیا۔

-☆-

حضور سیدنا نبی کریم-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم-نے جبریلِ امین-علیہ السلام-کو آسمان وزمین کے درمیان کرسی پر دیکھا

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَنْصَارِیِّ - رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا - قَالَ :-وَهُوَ يُحَدِّثُ عَنْ فَتْرَةِ الْوَحْيِ - فَقَالَ فِی حَدِيْثِهِ :

بَيْنَا اَنَا اَمْشِی اِذْ سَمِعْتُ صَوْتًا مِنَ السَّمَاءِ ، فَرَفَعْتُ رَاسِی ، فَاِذَا الْمَلَکُ الَّذِیْ جَاءَ نِی بِحِرَاءٍ جَالِسٌ عَلٰی كُرْسِيٍّ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ ، فَرُعِبْتُ مِنْهُ فَرَجَعْتُ فَقُلْتُ : زَمِّلُوْنِی زَمِّلُوْنِی ، فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰی :

يٰٓاَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ o قُمْ فَاَنْذِرْ o وَرَبَّکَ فَكَبِّرْ o وَثِيَابَکَ فَطَهِّرْ o وَالرُّجْزَ فَاهْجُرْ

فَحَمِیَ الْوَحْیُ وَتَتَابَعَ .

صحیح البخاری	رقم الحدیث (۴)	جلد ۱	صفحہ ۲۲
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۳۲۳۸)	جلد ۲	صفحہ ۹۹۹
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۴۹۲۵)	جلد ۳	صفحہ ۱۵۷۵
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۴۹۲۶)	جلد ۳	صفحہ ۱۵۷۶
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۴۹۵۴)	جلد ۳	صفحہ ۱۵۹۴

ترجمة الحديث:

سیدنا جابر بن عبداللہ انصاری-رضی اللہ عنہ-نے فرمایا:

وہ حضور-صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم-کی حدیثِ پاک فترۃ الوحی-وہ زمانہ جب پہلی وحی کے بعد سلسلہ وحی رک گیا-کے بارے میں بیان کرتے ہیں: حضور-صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم-نے اپنی حدیثِ پاک میں بیان فرمایا:

میں چل رہا تھا کہ میں نے آسمان سے ایک آواز سنی، میں نے اپنا سر اوپر اٹھایا تو دیکھا کہ وہ فرشتہ جو میرے پاس غارِ حراء میں آیا آسمان وزمین کے درمیان ایک کرسی پر بیٹھا ہے۔اس منظر سے مجھ پر ہیبت طاری ہوگئی۔میں گھر واپس لوٹ آیا تو میں نے گھر والوں سے کہا:

مجھ پر چادر دے دو، مجھ پر چادر دے دو۔تو اللہ تعالیٰ نے وحی نازل فرمائی:

صحیح البخاری	رقم الحدیث (۶۲۱۴)	جلد۴	صفحہ۱۹۵۴
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۲۵۵/۱۶۱)	جلد۱	صفحہ۱۳۹
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۲۵۵/۱۶۱)	جلد۱	صفحہ۱۶۹
جامع الاصول	رقم الحدیث (۸۸۴۵)	جلد۱۱	صفحہ۲۸۰
قال المحقق	صحیح		
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۳۳۲۵)	جلد۳	صفحہ۳۶۱
قال الالبانی	صحیح		
کنز العمال	رقم الحدیث (۳۲۱۵۸)	جلد۱	صفحہ۱۱۶۸
السنن الکبری	رقم الحدیث (۱۱۵۶۷)	جلد۱۰	صفحہ۳۱۷
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۴۴۲۰)	جلد۱۱	صفحہ۴۶۱
قال حمزۃ احمد الزین	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۴۴۸۳)	جلد۲۲	صفحہ۳۶۸
قال شعیب الارنووط	اسنادہ صحیح علی شرط الشیخین		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۴۹۷۵)	جلد۱۲	صفحہ۵۹
قال حمزۃ احمد الزین	اسنادہ صحیح	بالفاظ مختلفۃ	
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۵۰۳۲)	جلد۲۳	صفحہ۲۸۰
قال شعیب الارنووط	حدیث صحیح، وھذا اسناد حسن من اجل محمد بن ابی حفصۃ وھو متابع		بالفاظ مختلفۃ

یٰۤاَیُّهَا الْمُدَّثِّرُo قُمْ فَاَنْذِرْ o وَرَبَّکَ فَکَبِّرْo وَثِیَابَکَ فَطَهِّرْ o وَالرُّجْزَ فَاهْجُرْ

اے چادر اوپر لینے والے! اٹھیے خبردار کیجئے عذاب الٰہی سے اور اپنے رب کی تکبیر بیان کیجئے۔اور اپنے کپڑوں کو پاک رکھئے اور حسب سابق بتوں سے دور رہیے۔

اس کے بعد نزول وحی میں تیزی آ گئی اور لگاتار نازل ہونے لگی۔

-☆-

حضرت جبریل امین-علیہ السلام-خوفِ خدا کی وجہ سے
حلس بالی-بوسیدہ کملی-کی طرح تھے

عَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ : مَـرَرْتُ لَیْـلَةَ اُسْـرِیَ بِیْ بِالْمَلَاِ الْاَعْلٰی ، وَجِبْرِیْلُ کَالْحَلْسِ الْبَالِیْ مِنْ خَشْیَةِ اللّٰهِ تَعَالٰی.

ترجمة الحدیث:

سیدنا جابر-رضی اللہ عنہ-نے فرمایا:

حضور سیدنا رسول اللہ-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم-نے ارشاد فرمایا:

میں معراج کی رات ملاء اعلیٰ سے گزرا تو میں نے حضرت جبریل-علیہ السلام-کو بوسیدہ حلس-کمبل-کی طرح دیکھا اللہ تعالیٰ کے خوف وخشیت کی وجہ سے۔

صحیح الجامع الصغیر	رقم الحدیث (۵۸۶۴)	جلد۲	صفحہ۱۰۲۱
قال الالبانی	صحیح		
صلاح الامۃ: ۱۹۴/۴	سلسلۃ الاحادیث الصحیحۃ	رقم الحدیث (۲۲۸۹)	

ایک رات سیدنا جبریل اور سیدنا میکائیل-علیہما السلام-

بارگاہِ مصطفیٰ-صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم-میں حاضر ہوئے اور کہا:

آگ-جہنم-کے منتظم فرشتے کا نام سیدنا مالک علیہ السلام ہے

عَن سَمُرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنهُ قَالَ : قَالَ النَّبِیُّ – صَلَّی اللّٰهُ عَلَیهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ – : رَاَیتُ اللَّیلَةَ رَجُلَینِ أَتَیَانِی ، قَالَا : اَلَّذِی یُوقِدُ النَّارَ مَالِکٌ خَازِنُ النَّارِ ، وَاَنَا جِبرِیلُ ، وَهٰذَا مِیکَائِیلُ .

ترجمة الحدیث:

سیدنا سمرہ-رضی اللہ عنہ-نے فرمایا:

حضور سیدنا نبی کریم-صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم-نے ارشاد فرمایا:

میں نے آج رات دو آدمیوں کو دیکھا جو میرے پاس آئے انہوں نے کہا:

جو فرشتہ آگ روشن کرتا ہے اس کا نام مالک-علیہ السلام-ہے وہ جہنم کا منتظم ہے اور میں جبریل-علیہ السلام-ہوں اور یہ میکائیل-علیہ السلام-ہیں۔

صحیح البخاری رقم الحدیث (۳۲۳۶) جلد۲ صفحہ۹۹۸

وحی کی کیفیت

عَنْ عَائِشَةَ اُمِّ الْمُؤْمِنِیْنَ – رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا – :

اَنَّ الْحَارِثَ بْنَ هِشَامٍ – رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ – سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ – صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ – فَقَالَ : یَارَسُوْلَ اللّٰهِ ! کَیْفَ یَاْتِیْکَ الْوَحْیُ ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ – صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ – :

اَحْیَانًا یَاْتِیْنِیْ مِثْلَ صَلْصَلَةِ الْجَرْسِ ، وَهُوَ اَشَدُّهُ عَلَیَّ ، فَیَفْصِمُ عَنِّیْ وَقَدْ وَعَیْتُ عَنْهُ مَا قَالَ ، وَاَحْیَانًا یَتَمَثَّلُ لِیَ الْمَلَکُ رَجُلًا ، فَیُکَلِّمُنِیْ فَاَعِیْ مَا یَقُوْلُ .

قَالَتْ عَائِشَةُ – رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا – : وَلَقَدْ رَاَیْتُهٗ یَنْزِلُ عَلَیْهِ الْوَحْیُ فِی الْیَوْمِ الشَّاتِیْ الشَّدِیْدِ الْبَرْدِ ، فَیَفْصِمُ عَنْهُ وَاِنَّ جَبِیْنَهٗ لَیَتَفَصَّدُ عَرَقًا .

صحیح البخاری	رقم الحدیث (۲)	جلد ۱	صفحہ ۲۱
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۳۲۱۵)	جلد ۲	صفحہ ۹۹۴
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۲۳۳۳)	جلد ۴	صفحہ ۱۸۱۶
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۶۰۵۹)	جلد ۴	صفحہ ۳۶
السنن الکبری	رقم الحدیث (۱۰۰۷)	جلد ۱	صفحہ ۴۸۰

ترجمة الحديث:

ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ-رضی اللہ عنہا- سے روایت ہے کہ:

حضرت حارث بن ہشام-رضی اللہ عنہ- نے حضور سیدنا رسول اللہ-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- سے پوچھا: یارسول اللہ-صلی اللہ علیک وسلم-! آپ پر وحی کیسے آتی ہے؟ تو حضور سیدنا رسول اللہ-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے ارشاد فرمایا:

کبھی کبھی مجھ پر وحی الٰہی نازل ہوتی ہے گھنٹی کی آواز کی طرح، وحی کی یہ حالت مجھ پر بہت بھاری ہوتی ہے۔ جب مجھ پر وحی کی یہ حالت ختم ہوتی ہے تو اس وحی کی حالت میں اللہ کا جو ارشاد ہوتا ہے میں اسے یاد کر چکا ہوتا ہوں اور کبھی کبھی وحی کا فرشتہ انسانی صورت میں مجھ پر ظاہر ہوتا ہے وہ مجھ سے کلام کرتا ہے تو وہ جو وحی لاتا ہے میں اسے یاد کر لیتا ہوں۔

سیدہ عائشہ صدیقہ-رضی اللہ عنہا- نے فرمایا:

میں نے دیکھا جب آپ پر سخت سردی کے دن وحی نازل ہو رہی تھی۔ جب وحی کا سلسلہ ختم ہوا تو آپ کی پیشانی مبارک سے پسینہ کے قطرات بہہ رہے تھے۔

-☆-

صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۳۶۳۴)	جلد۳	صفحہ۴۹۳
قال الالبانی	صحیح		
الجامع الکبیر للترمذی	رقم الحدیث (۳۶۳۴)	جلد۶	صفحہ۲۵
قال الدکتور بشار عواد معروف	ھذا حدیث حسن صحیح		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۳۸)	جلد۱	صفحہ۲۲۵
قال شعیب الارؤوط	اسنادہ صحیح علی شرط الشیخین		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۳۸)	جلد۱	صفحہ۱۶۸
قال الالبانی	صحیح		
صحیح الجامع الصغیر	رقم الحدیث (۲۱۳)	جلد۱	صفحہ۱۰۲
قال الالبانی:	صحیح		
السنن الکبری	رقم الحدیث (۱۰۰۸)	جلد۱	صفحہ۴۸۱

السنن الکبری	رقم الحدیث(۷۹۲۵)	جلد۷	صفحہ۲۴۲
السنن الکبری	رقم الحدیث(۱۱۰۶۳)	جلد۱۰	صفحہ۷۵
مسند الامام احمد	رقم الحدیث(۲۵۱۲۸)	جلد۱۷	صفحہ۵۵۲
قال حمزۃ احمد الزین	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث(۲۶۰۷۸)	جلد۱۸	صفحہ۱۵۹
قال حمزۃ احمد الزین	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث(۲۶۰۷۶)	جلد۱۸	صفحہ۱۵۸
قال حمزۃ احمد الزین	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث(۲۵۲۵۲)	جلد۴۲	صفحہ۱۳۶
قال شعیب الارؤوط	اسنادہ صحیح علی شرط الشیخین		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث(۲۵۲۵۳)	جلد۴۲	صفحہ۱۳۷
قال شعیب الارؤوط	حدیث صحیح، وھذا اسناد فیہ عامر بن صالح الزبیری، وھو متروک		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث(۲۵۳۰۳)	جلد۴۲	صفحہ۱۸۳
قال شعیب الارؤوط	اسنادہ صحیح علی شرط الشیخین		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث(۲۲۶۱۹۸)	جلد۴۳	صفحہ۲۶۸
قال شعیب الارؤوط	اسنادہ صحیح علی شرط الشیخین		
جامع الاصول	رقم الحدیث(۸۸۳۶)	جلد۱۱	صفحہ۲۸۱
قال المحقق	صحیح		
کنز العمال	رقم الحدیث(۳۲۱۵۱)	جلد۱	صفحہ۱۱۶۸
شرح السنۃ للبغوی	رقم الحدیث(۳۶۳۱)	جلد۷	صفحہ۸۶
قال البغوی	ھذا حدیث متفق علیہ صحتہ		

جبریل امین-علیہ السلام-نے حضور سیدنا نبی کریم-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم-کو اللہ کا حکم پہنچایا کہ تلبیہ کہتے ہوئے آواز کو بلند کیجئے

عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ – رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ – قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ – صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ – :

اَمَرَنِی جِبْرِیْلُ بِرَفْعِ الصَّوْتِ فِی الْاِهْلَالِ فَاِنَّهٗ مِنْ شِعَارِ الْحَجِّ .

صحیح الجامع الصغیر	رقم الحدیث (۱۳۰۴)	جلد ۱	صفحہ ۲۹۴
قال الالبانی	صحیح		
سلسلۃ الاحادیث الصحیحۃ	رقم الحدیث (۸۳۰)	جلد ۲	صفحہ ۴۸۲
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۸۲۹۷)	جلد ۸	صفحہ ۲۷۵
قال احمد محمد شاکر	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۸۳۱۴)	جلد ۱۴	صفحہ ۶۵
قال شعیب الارنووط	متن الحدیث صحیح		
المستدرک للحاکم	رقم حدیث (۱۶۵۴)	جلد ۲	صفحہ ۶۳۵
قال الحاکم	ھذا حدیث صحیح		
قال الذھبی	ھذہ صحاح لیس یعلل واحد منہا الاخر		

ترجمة الحديث:

سیدنا ابو ہریرہ-رضی اللہ عنہ- نے فرمایا:

حضور سیدنا رسول اللہ-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے ارشاد فرمایا:

جبریل-علیہ السلام- نے مجھے اللہ تعالیٰ کا حکم پہنچایا کہ میں اہلال-تلبیہ- کہتے وقت آواز بلند کروں کیونکہ یہ حج کے شعار میں سے ہے۔

-☆-

حضرت جبریل امین-علیہ السلام-نے حضور سیدنا نبی کریم-صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم-کو اللہ تعالیٰ کا حکم پہنچایا کہ اپنے صحابہ کو حکم دیں تلبیہ کہتے ہوئے آوازیں اونچی کریں

عَنْ خَلَّادِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ اَبِیْهِ – رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ – قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ -صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ - :

اَتَانِیْ جِبْرِیْلُ فَاَمَرَنِیْ اَنْ آمُرَ اَصْحَابِیْ وَمَنْ مَعِیَ اَنْ یَرْفَعُوْا اَصْوَاتَهُمْ بِالتَّلْبِیَةِ.

صحیح الجامع الصغیر	رقم الحدیث (٦٢)	جلد ١	صفحہ ٧٣
قال الالبانی	صحیح		
صحیح سنن النسائی	رقم الحدیث (٢٧٥٢)	جلد ٢	صفحہ ٢٧٤
قال الالبانی	صحیح		
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (٨٢٩)	جلد ١	صفحہ ٤٣٢
قال الالبانی	صحیح		
صحیح سنن ابوداؤد	رقم الحدیث (١٨١٤)	جلد ١	صفحہ ٥١٠
قال الالبانی	صحیح		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (٣٨٠٢)	جلد ٩	صفحہ ١١١
قال شعیب الارؤوط	اسنادہ صحیح		

ترجمة الحديث:

جناب خلاد بن سائب اپنے والد گرامی - رضی اللہ عنہ - سے روایت کرتے ہیں کہ حضور سیدنا رسول اللہ - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - نے ارشاد فرمایا:

میرے پاس جبریل امین - علیہ الصلاۃ والسلام - آئے تو انہوں نے مجھے - اللہ تعالیٰ کی طرف سے - حکم دیا کہ میں اپنے اصحاب کو ان کو جو میرے ساتھ ہیں حکم دوں کہ وہ تلبیہ کہتے ہوئے اپنی آوازیں بلند کریں۔

-☆-

سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۲۹۲۲)	جلد ۳	صفحہ ۴۲۶
قال محمود محمد محمود	الحدیث صحیح		
المستدرک للحاکم	رقم الحدیث (۱۶۵۲)	جلد ۲	صفحہ ۶۳۴
مشکاۃ المصابیح	رقم الحدیث (۲۴۸۲)	جلد ۳	صفحہ ۵۲
قال الالبانی	صحیح		
الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۱۷۰۲)	جلد ۲	صفحہ ۱۳۷
قال المحقق	صحیح		
صحیح الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۱۱۳۵)	جلد ۲	صفحہ ۲۳
قال الالبانی	صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۶۵۰۹)	جلد ۱۳	صفحہ ۶۲
قال حمزۃ احمد الزین	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۶۵۲۰)	جلد ۱۳	صفحہ ۶۶
قال حمزۃ احمد الزین	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۶۵۲۱)	جلد ۱۳	صفحہ ۶۶
قال حمزۃ احمد الزین	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۶۵۲۲)	جلد ۱۳	صفحہ ۶۶
قال حمزۃ احمد الزین	اسنادہ صحیح		

جبریلِ امین-علیہ السلام-حضور سیدنا نبی کریم-صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم-کی بارگاہِ اقدس میں جمعۃ المبارک لے کر آئے

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ - رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ - قَالَ :
عُرِضَتِ الْجُمُعَۃُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ - صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّمَ - جَاءَ ہُ بِھَا جِبْرِیْلُ عَلَیْہِ السَّلَامُ فِی کَفِّہٖ کَالْمِرْآۃِ الْبَیْضَاءِ ، فِی وَسَطِھَا کَالنُّکْتَۃِ السَّوْدَاءِ ، فَقَالَ : مَا ھٰذَا یَاجِبْرِیْلُ ؟ قَالَ : ھٰذِہِ الْجُمُعَۃُ یَعْرِضُھَا عَلَیْکَ رَبُّکَ لِتَکُوْنَ لَکَ عِیْدًا ، وَلِقَوْمِکَ مِنْ بَعْدِکَ ، وَلَکُمْ فِیْھَا خَیْرٌ ، تَکُوْنُ اَنْتَ الْاَوَّلَ ، وَیَکُوْنُ الْیَھُوْدُ وَالنَّصَارٰی مِنْ بَعْدِکَ ، وَفِیْھَا سَاعَۃٌ لَا یَدْعُوْ اَحَدٌ فِیْھَا رَبَّہٗ بِخَیْرٍ ھُوَ لَہٗ قُسِمَ اِلَّا اَعْطَاہُ ، اَوْ یَتَعَوَّذُ مِنْ شَرٍّ اِلَّا دَفَعَ عَنْہُ مَا ھُوَ اَعْظَمُ مِنْہُ ، وَنَحْنُ نَدْعُوْہُ فِی الْاٰخِرَۃِ یَوْمَ الْمَزِیْدِ .

صحیح الترغیب والترھیب	رقم الحدیث(۶۹۴)	جلد۱	صفحہ۴۳۵
قال الالبانی	صحیح		
مجمع الزوائد	رقم الحدیث(۲۹۹۶)	جلد۲	صفحہ۳۰۹

ترجمة الحديث:

سیدنا انس بن مالک-رضی اللہ عنہ-نے فرمایا:

حضور سیدنا رسول اللہ-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم-کے سامنے جمعہ پیش کیا گیا، حضرت جبریل-علیہ السلام-اسے اپنے ہاتھ میں لے کر آئے جیسے سفید آئینہ ہو اور اس کے درمیان جیسے سیاہ نقطہ ہو۔

حضور-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم-نے دریافت فرمایا:

جبریل! یہ کیا چیز ہے؟ انہوں نے عرض کی:

یہ جمعہ ہے جو آپ کے رب نے آپ پر پیش کیا ہے تاکہ یہ آپ کیلئے عید ہو اور آپ کی قوم کیلئے عید ہو جو آپ کے بعد آئے گی اور اس میں خیر ہی خیر ہے آپ سب-آپ اور آپ کی امت-کیلئے-آپ پہلے ہوں گے اور یہود و نصاری آپ کے بعد ہوں گے۔

اس جمعۃ المبارک میں ایک ایسی ساعت ہے اس میں بندہ جو بھی خیر اپنے رب سے مانگے گا وہ خیر اس کے مقدر میں ہو تو اللہ تعالیٰ اسے عطا فرمائے گا اور کسی شر سے پناہ مانگے تو اللہ تعالیٰ اس سے بڑے شر کو اس سے دور فرمائے گا۔ ہم اسے آخرت میں یوم المزید-زیادہ اجر دیئے جانے کا دن-کہتے ہیں۔

-☆-

الترغیب والترہیب رقم الحدیث (۱۰۲۷) جلد ۱ صفحہ ۵۴۷

قال المحقق ھذا حدیث حسن صحیح

حضورسیدنا نبی کریم۔صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔منبر پر جلوہ افروز ہوئے تو جبریلِ امین۔علیہ السلام۔نے تین دعائے قہر مانگیں جس پر حضورسیدنا نبی کریم۔صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔نے آمین کہا

عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ – رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ – قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ – صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ – :

احْضُرُوا الْمِنْبَرَ ، فَحَضَرْنَا ، فَلَمَّا ارْتَقٰى دَرَجَةً قَالَ : آمِيْنَ ، فَلَمَّا ارْتَقَى الدَّرَجَةَ الثَّانِيَةَ قَالَ : آمِيْنَ ، فَلَمَّا ارْتَقَى الدَّرَجَةَ الثَّالِثَةَ ، قَالَ : آمِيْنَ ، فَلَمَّا نَزَلَ ، قُلْنَا: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ! لَقَدْ سَمِعْنَا مِنْكَ الْيَوْمَ شَيْئًا مَا كُنَّا نَسْمَعُهُ ، قَالَ :

اِنَّ جِبْرِيْلَ – عَلَيْهِ السَّلَامُ – عَرَضَ لِيْ ، فَقَالَ : بَعُدَ مَنْ اَدْرَكَ رَمَضَانَ فَلَمْ يُغْفَرْ لَهُ . قُلْتُ : آمِيْنَ ، فَلَمَّا رَقِيْتُ الثَّانِيَةَ ، قَالَ : بَعُدَ مَنْ ذُكِرْتَ عِنْدَهُ فَلَمْ يُصَلِّ عَلَيْكَ ، فَقُلْتُ : آمِيْنَ ، فَلَمَّا رَقِيْتُ الثَّالِثَةَ ، قَالَ : بَعُدَ مَنْ اَدْرَكَ اَبَوَيْهِ الْكِبَرُ عِنْدَهُ اَوْ اَحَدَهُمَا ، فَلَمْ يُدْخِلَاهُ الْجَنَّةَ قُلْتُ : آمِيْنَ .

ترجمة الحديث:

سیدنا کعب بن عجرہ-رضی اللہ عنہ-نے فرمایا:

حضور سیدنا رسول اللہ-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم-نے ارشاد فرمایا:

منبر لاؤ۔ہم منبر لے کر حاضر ہوئے جب آپ اس کے ایک درجہ-سیڑھی-پر چڑھے تو ارشاد فرمایا: آمین، جب دوسرے درجے-سیڑھی-پر چڑھے تو فرمایا: آمین، جب تیسرے درجے-سیڑھی-پر پہنچے تو فرمایا:

آمین۔جب آپ منبر سے نیچے تشریف لائے تو ہم نے عرض کی: یارسول اللہ-صلی اللہ علیک وسلم-! آج ہم نے آپ سے وہ چیز سنی ہے جو ہم سنا نہ کرتے تھے۔حضور-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم-نے ارشاد فرمایا:

بے شک جبریلِ امین-علیہ السلام-میرے پاس حاضر ہوئے انہوں نے کہا: وہ آدمی برباد ہو جس نے رمضان کو پایا اور اس کی مغفرت نہ ہوئی میں نے کہا: آمین۔جب میں دوسرے درجے-سیڑھی-پر چڑھا تو جبریل نے کہا:

ہلاک ہو برباد ہو وہ آدمی جس کے پاس آپ کا ذکر کیا گیا اور اسنے آپ پر درود نہ پڑھا تو میں نے کہا: آمین، اور جب میں تیسرے درجے-سیڑھی-پر چڑھا تو جبریل نے کہا:

ہلاک ہو وہ آدمی جس کے ہاں اس کے ماں باپ دونوں کو یا ایک کو بوڑھاپے نے آلیا اور وہ دونوں اسے جنت نہ لے جاسکے-یعنی اس نے ماں باپ کی خدمت نہ کی-میں نے کہا: آمین۔

المستدرک للحاکم	رقم الحدیث (۷۲۵۶)	جلد ۷	صفحہ ۲۵۹۱
صحیح الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۹۹۵)	جلد ۱	صفحہ ۵۸۳
قال الالبانی	صحیح لغیرہ		
الدر المنثور فی التفسیر الماثور		جلد ۱	صفحہ ۳۳۷
الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۱۴۵۸)	جلد ۲	صفحہ ۲۱
قال المحقق	ھذا حدیث صحیح		

اللہ تعالیٰ جب کسی بندہ سے محبت فرماتا ہے تو جبریل کو بلا کر فرماتا ہے
میں اس سے محبت کرتا ہوں تو بھی محبت کر اور آسمان میں ندا دے دے
فلاں آدمی سے اللہ محبت فرماتا ہے اے اھل آسمان! تم بھی محبت کرو
پھر زمین میں اس کی مقبولیت رکھ دی جاتی ہے

عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ – رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ – قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ – صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ – :

اِنَّ اللّٰـهَ اِذَا اَحَبَّ عَبْدًا دَعَا جِبْرِیْلَ – عَلَیْهِ السَّلَامَ – فَقَالَ : اِنِّی اُحِبُّ فُلَانًا فَاَحِبَّهُ ، قَالَ : فَیُحِبُّهُ جِبْرِیْلُ – عَلَیْهِ السَّلَامُ – ثُمَّ یُنَادِیْ فِی السَّمَاءِ فَیَقُوْلُ : اِنَّ اللّٰهَ یُحِبُّ فُلَانًا فَاَحِبُّوْهُ ، فَیُحِبُّهُ اَهْلُ السَّمَاءِ ، قَالَ : ثُمَّ یُوْضَعُ لَهُ الْقَبُوْلُ فِی الْاَرْضِ .

شرح السنة	رقم الحدیث (۳۳۶۴)	جلد ۶	صفحہ ۴۵۹
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۲۶۳۷)	جلد ۴	صفحہ ۲۰۳۰
مشکاۃ المصابیح	رقم الحدیث (۴۹۳۳)	جلد ۴	صفحہ ۴۳۷
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۳۲۰۹)	جلد ۲	صفحہ ۹۹۳

ترجمة الحديث:

سیدنا ابو ہریرہ-رضی اللہ عنہ-سے روایت ہے کہ حضور سیدنا رسول اللہ-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم-نے ارشاد فرمایا:

اللہ تبارک وتعالیٰ جب کسی بندے سے محبت فرماتا ہے تو جبریل علیہ السلام کو بلاتا ہے پھر فرماتا ہے:

صحیح الجامع الصغیر وزیادتہ	رقم الحدیث(۱۷۰۵)	جلد۱	صفحہ۳۵۰
قال الالبانی	صحیح		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث(۳۶۴)	جلد۲	صفحہ۸۵
قال شعیب الارؤوط	اسنادہ صحیح علی شرط مسلم		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث(۳۶۵)	جلد۲	صفحہ۸۶
قال شعیب الارؤوط	اسنادہ صحیح علی شرط مسلم		
صحیح البخاری	رقم الحدیث(۷۴۸۵)	جلد۴	صفحہ۲۳۳۶
مسند الامام احمد	رقم الحدیث(۱۰۶۲۲)	جلد۹	صفحہ۵۳۳
قال حمزۃ احمد الزین	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث(۱۰۵۶۳)	جلد۹	صفحہ۵۱۷
قال حمزۃ احمد الزین	اسنادہ صحیح		
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث(۳۱۶۱)	جلد۳	صفحہ۲۸۱
قال الالبانی	صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث(۸۴۸۱)	جلد۸	صفحہ۳۳۱
قال احمد محمد شاکر	اسنادہ صحیح		
صحیح البخاری	رقم الحدیث(۶۰۴۰)	جلد۴	صفحہ۱۹۰۸
المعجم الاوسط	رقم الحدیث(۲۸۰۰)	جلد۲	صفحہ۱۳۹
المعجم الاوسط	رقم الحدیث(۵۰۰۱)	جلد۴	صفحہ۳
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث(۳۶۵)	جلد۱	صفحہ۳۸۹
قال الالبانی	صحیح		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث(۳۶۶)	جلد۱	صفحہ۳۹۰
قال الالبانی	صحیح		
صحیح مسلم	رقم الحدیث(۶۷۰۵)	جلد۴	صفحہ۲۰۸

میں فلاں آدمی سے محبت کرتا ہوں تم بھی اس سے محبت کرو۔ حضور-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے فرمایا:

پھر جبریل امین علیہ السلام اس بندے سے محبت کرتے ہیں۔ پھر جبریل علیہ السلام آسمان میں ندا دیتے ہیں تو کہتے ہیں:

اللہ تعالیٰ فلاں سے محبت فرماتا ہے-اے آسمان میں رہنے والو!-تو تم بھی اس سے محبت کرو، پھر آسمان والے اس سے محبت کرتے ہیں۔ حضور-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے ارشاد فرمایا:

اس کے بعد اس آدمی کیلئے زمین میں مقبولیت رکھ دی جاتی ہے۔

-☆-

سبحان اللہ! اللہ تعالیٰ جس سے محبت کرتا ہے اس کو کتنی ارفع و اعلیٰ عزت عطا فرماتا ہے۔ اھل السماء اس سے محبت کرتے ہیں خود جبریل امین علیہ الصلاۃ والسلام بھی اس سے محبت کرتے ہیں۔ اھل الارض میں اس کی مقبولیت رکھ دی جاتی ہے۔ زمین والوں کے دل اس کی جانب کھنچے چلے جاتے ہیں۔ دلوں میں اس کی محبت موجزن ہو جاتی ہے۔

جو مسجد کا رخ کرے اللہ کے گھر میں آئے تو اللہ تعالیٰ کا مہمان ٹھہرتا ہے اور اللہ تعالیٰ اپنے مہمان کو عزت و سرفرازی عطا فرماتا ہے۔ اس کی رحمت سے کچھ بعید نہیں کہ مسجد سے محبت کرنے والا اس میں صلاۃ ادا کرنے والا اللہ کا محبوب بن جائے اور جب وہ محبوب بنا تو پھر آسمان کی مخلوقات اس سے محبت کرنے لگے گی اور آسمان کی مخلوق میں جان نکالنے والا فرشتہ بھی ہے۔ جب وہ محبت کرے گا تو یقیناً اسکا خاتمہ بالخیر ہوگا اور جس کا خاتمہ بالخیر ہوگا وہی حقیقی عزت والا اور وہی کامیاب و کامران ہے۔

اھل زمین جب محبت کرتے ہیں تو اور کچھ نہ کر سکیں تو اسے دعاؤں سے نوازتے ہیں اور جس کے لیے دعا کرنے والے اللہ تعالیٰ کے نیک و صالح بندے ہوں تو اس کے بختوں پر قربان ہونا چاہیے۔

-☆-

فرشتہ نازل ہوا اور فاتحۃ الکتاب اور خواتیم سورۃ البقرہ کی بشارت دی

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ – رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهُمَا – قَالَ:

بَیْنَمَا جِبْرِیلُ – عَلَیْهِ السَّلَامَ – قَاعِدٌ عِنْدَ النَّبِیِّ – صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ – سَمِعَ نَقِیضًا مِنْ فَوْقِهٖ فَرَفَعَ رَأْسَهُ فَقَالَ:

هَذَا بَابٌ مِنَ السَّمَآءِ فُتِحَ الْیَوْمَ لَمْ یُفْتَحْ قَطُّ اِلَّا الْیَوْمَ فَنَزَلَ مِنْهُ مَلَکٌ فَقَالَ: هَذَا مَلَکٌ نَزَلَ اِلَی الْاَرْضِ لَمْ یَنْزِلْ قَطُّ اِلَّا الْیَوْمَ. فَسَلَّمَ وَقَالَ: أَبْشِرْ بِنُورَیْنِ أُوتِیتَهُمَا لَمْ یُؤْتَهُمَا نَبِیٌّ قَبْلَکَ: فَاتِحَةُ الْکِتَابِ، وَخَوَاتِیمُ سُورَةِ الْبَقَرَةِ، لَنْ تَقْرَأَ بِحَرْفٍ مِنْهُمَا اِلَّا أُعْطِیتَهُ.

صحیح مسلم	رقم الحدیث (۸۰۶)	جلد ۱	صفحہ ۶۹۰
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۱۸۷۷)	جلد ۱	صفحہ ۵۰۶
الترغیب والترہیب	رقم الحدیث (۲۱۵۳)	جلد ۲	صفحہ ۳۴۳
قال المحقق	صحیح		

ترجمة الحديث:

سیدنا عبداللہ ابن عباس-رضی اللہ عنہما-نے فرمایا:

ایک مرتبہ حضرت جبریل امین-علیہ السلام-حضور سیدنا نبی کریم-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم-کی خدمتِ اقدس میں بیٹھے ہوئے تھے کہ انہوں نے اپنے اوپر ایک آواز سنی تو اپنا سر اٹھایا اور عرض کی:

یہ آسمان کا ایک دروازہ ہے جسے آج کھولا گیا ہے، اس دروازہ کو کبھی بھی نہ کھولا گیا تھا سوائے آج کے۔اس دروازہ سے ایک فرشتہ نیچے اترا تو آپ نے فرمایا:

یہ فرشتہ ہے جو زمین کی طرف نازل ہوا یہ کبھی بھی نازل نہ ہوا سوائے آج کے تو اس فرشتہ نے سلام عرض کیا اور کہا: آپ کو مبارک ہو دو نوروں کی جو آپ کو عطا کیے گئے، وہ آپ سے پہلے کسی نبی کو عطا نہیں کیے گئے۔فاتحۃ الکتاب، خواتیم سورہ البقرہ۔ان دونوں میں سے جس بھی حرف کو پڑھیں گے وہ آپ کو عطا کر دیا جائے گا۔

الترغیب والترہیب رقم الحدیث (۲۱۵۷) جلد۲ صفحہ۳۴۵
قال المحقق صحیح
صحیح سنن النسائی رقم الحدیث (۹۱۱) جلد۱ صفحہ۳۰۲
قال الالبانی صحیح
صحیح الترغیب والترھیب رقم الحدیث (۱۴۵۶) جلد۲ صفحہ۱۸۰
قال الالبانی: صحیح
مشکاۃ المصابیح رقم الحدیث (۲۰۶۶) جلد۲ صفحہ۳۶۹
صحیح الترغیب والترھیب رقم الحدیث (۱۴۵۹) جلد۲ صفحہ۱۸۲
قال الالبانی: صحیح
السنن الکبری رقم الحدیث (۹۸۶) جلد۱ صفحہ۴۷۲
السنن الکبری رقم الحدیث (۷۹۶۰) (۷۹۶۷) جلد۷ صفحہ۲۶۰/۲۵۷
السنن الکبری رقم الحدیث (۱۰۴۹۰) جلد۹ صفحہ۲۶۶
جامع الاصول رقم الحدیث (۶۲۳۹) جلد۸ صفحہ۳۴۹
قال المحقق صحیح
صحیح ابن حبان رقم الحدیث (۷۷۸) جلد۳ صفحہ۵۷
قال شعیب الارنؤوط اسنادہ صحیح علی شرط مسلم

غزوہ احد کے موقع پر حضرت جبریل و حضرت میکائیل-علیہما السلام-سفید کپڑوں میں ملبوس حضور سیدنا نبی کریم-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم-کی طرف سے جہاد کر رہے تھے

عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِی وَقَّاصٍ – رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ – قَالَ :

رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ – صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ – یَوْمَ اُحُدٍ ، وَمَعَهُ رَجُلَانِ یُقَاتِلَانِ عَنْهُ ، عَلَیْهِمَا ثِیَابٌ بِیْضٌ ، کَاَشَدِّ الْقِتَالِ ، مَا رَاَیْتُهُمَا قَبْلُ وَلَا بَعْدُ یَعْنِی جِبْرِیْلَ وَمِیْکَائِیْلَ .

ترجمة الحدیث:

سیدنا سعد بن ابی وقاص-رضی اللہ عنہ-نے فرمایا:

میں نے حضور سیدنا رسول اللہ-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم-کو جنگِ احد کے دن دیکھا اور آپ کے ساتھ دو آدمی تھے جو آپ کی طرف سے دشمن سے لڑ رہے تھے۔ان پر سفید کپڑے تھے، بڑی بہادری و سختی سے لڑ رہے تھے۔نہ میں نے ان کو پہلے دیکھا اور نہ انہیں بعد میں دیکھا وہ جبرائیل و میکائیل-علیہما السلام-تھے۔

الملائکۃ عباد مکرمون: صفحہ ۷۶

جو بندہ اللہ تعالیٰ کو راضی کرتا رہتا ہے بالآخر اللہ تعالیٰ کی رحمت اس پر لازم ہوجاتی ہے۔ جبریلِ امین-علیہ السلام-اس پر رحمتِ الٰہی کا اعلان کرتے ہیں حملۃ العرش اور ان کے اردگرد فرشتے حتی کہ ساتوں آسمانوں والے فرشتے بھی یہی کہتے ہیں پھر اس کیلئے اللہ تعالیٰ کی رحمت زمین کی طرف اتر آتی ہے

عَنْ ثَوْبَانَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ : اِنَّ الْعَبْدَ لَیَلْتَمِسُ مَرْضَاةَ اللّٰهِ ، فَلَا یَزَالُ بِذَالِکَ ، فَیَقُوْلُ اللّٰهُ لِجِبْرِیْلَ : اِنَّ فُلَاناً عَبْدِیْ یَلْتَمِسُ اَنْ یُرْضِیَنِیْ ، اَلَا وَاِنَّ رَحْمَتِیْ عَلَیْهِ ، فَیَقُوْلُ جِبْرِیْلُ : رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلٰی فُلَانٍ ، وَیَقُوْلُهَا حَمَلَةُ الْعَرْشِ ، وَیَقُوْلُهَا مَنْ حَوْلَهُمْ ، حَتّٰی یَقُوْلَهَا اَهْلُ السَّمٰوَاتِ السَّبْعِ ، ثُمَّ تَهْبِطُ لَهُ اِلَی الْاَرْضِ .

مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۲۲۴۰۱)	جلد ۳۷	صفحہ ۸۷
قال شعیب الارناؤوط	اسنادہ حسن		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۲۲۳۰۰)	جلد ۱۶	صفحہ ۲۹۶
قال حمزۃ احمد الزین	اسنادہ صحیح		

ترجمة الحديث:

سیدنا ثوبان-رضی اللہ عنہ-سے روایت ہے کہ حضور سیدنا نبی کریم-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم-نے ارشاد فرمایا:

بے شک بندہ اللہ تعالیٰ کی رضا کا طلبگار رہتا ہے وہ مسلسل اللہ تعالیٰ کو راضی کرتا رہتا ہے حتی کہ اللہ عزوجل جبرائیل امین علیہ السلام سے فرماتا ہے:

بے شک فلاں میرا بندہ وہ مجھے راضی کرنے کیلئے مسلسل کوشش کر رہا ہے سن لیجئے! میری رحمت اس پر لازم ہو چکی ہے۔تو جبرائیل امین علیہ السلام کہتے ہیں:

فلاں آدمی پر اللہ تعالیٰ کی رحمت ہے۔یہی بات حاملین عرش کہتے ہیں اور یہی بات ان کے اردگرد فرشتے کہتے ہیں حتی کہ ساتوں آسمانوں والے کہتے ہیں۔پھر اللہ تعالیٰ کی رحمت اس بندہ کیلئے زمین پر اتر آتی ہے۔

-☆-

المعجم الاوسط للطبرانی	رقم الحديث (۱۲۴۰)	جلد۱	صفحہ۳۴۱
مشکاۃ المصابیح	رقم الحديث (۲۳۱۷)	جلد۲	صفحہ۴۶۴
من صحاح الاحاديث القدسية			صفحہ۳۷۳
مجمع الزوائد	رقم الحديث (۱۷۵۳۹)	جلد۱۰	صفحہ۳۳۵
مجمع الزوائد	رقم الحديث (۱۷۹۶۷)	جلد۱۰	صفحہ۴۸۱

جبریلِ امین-علیہ السلام-کا امامت کروانا

عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ – رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ – قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ – صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ – :

نَزَلَ جِبْرِیْلُ فَأَمَّنِیْ فَصَلَّیْتُ مَعَہُ ، ثُمَّ صَلَّیْتُ مَعَہُ ، ثُمَّ صَلَّیْتُ مَعَہُ ، ثُمَّ صَلَّیْتُ مَعَہُ ، ثُمَّ صَلَّیْتُ مَعَہُ . یَحْسُبُ بِأَصَابِعِہٖ خَمْسَ صَلَوَاتٍ .

صحیح البخاری	رقم الحدیث(۳۲۲۱)	جلد۲	صفحہ۹۹۵
صحیح البخاری	رقم الحدیث(۴۰۰۹)	جلد۳	صفحہ۱۲۲۲ بالفاظ مختلفۃ
صحیح مسلم	رقم الحدیث(٦١٠)	جلد١	صفحہ۵۲۴
مشکاۃ المصابیح	رقم الحدیث(۵۵٦)	جلد١	صفحہ۲۸۹
قال الالبانی	متفق علیہ		
صحیح سنن النسائی	رقم الحدیث(۴۹۳)	جلد١	صفحہ۱٦۷
قال الالبانی	صحیح		
السنن الکبری	رقم الحدیث(۱۴۹۴)	جلد۲	صفحہ۱۰۹
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث(۱۴۴۸)	جلد۴	صفحہ۲۹٦
قال شعیب الارؤوط	اسنادہ صحیح		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث(۱۴۴۹)	جلد۴	صفحہ۲۹۸
قال شعیب الارؤوط	اسنادہ قوی طویلا		

ترجمة الحديث:

سیدنا عبداللہ بن مسعود-رضی اللہ عنہ-نے فرمایا:

حضور سیدنا رسول اللہ-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم-نے ارشاد فرمایا:

جبریل امین-علیہ السلام-نازل ہوئے انہوں نے مجھے امامت کرائی۔ میں نے ان کے ساتھ-ایک-نماز ادا کی، پھر میں نے ان کے ساتھ-دوسری-نماز ادا کی، پھر میں نے ان کے ساتھ-تیسری-نماز ادا کی، پھر میں نے ان کے ساتھ-چوتھی-نماز ادا کی، پھر میں نے ان کے ساتھ-پانچویں-نماز ادا کی۔-حضور-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم-جب یہ بیان فرمار ہے تھے تو-اپنی انگلیوں کے ساتھ پانچ نمازیں گن رہے تھے۔

-☆-

صحیح ابن حبان	رقم الحدیث(۱۴۴۵)	جلد۳	صفحہ۱۰۵
قال الالبانی	صحیح		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث(۱۴۴۶)	جلد۳	صفحہ۱۰۵
قال الالبانی	صحیح طویلا		
صحیح الجامع الصغیر	رقم الحدیث(۶۷۵۷)	جلد۲	صفحہ۱۱۴۴
قال الالبانی	صحیح		
صحیح سنن ابی داؤد	رقم الحدیث(۳۹۴)	جلد۱	صفحہ۱۱۶
قال الالبانی	حسن طویلا		
سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث(۶۶۸)	جلد۱	صفحہ۳۶۴
قال محمود محمد محمود	الحدیث متفق علیہ		

سیدنا جبریلِ امین-علیہ الصلاۃ السلام-حضرت دِحیہ-رضی اللہ عنہ-کے زیادہ مشابہ تھے

عَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ : اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وآلهٖ وَسَلَّمَ قَالَ : عُرِضَ عَلَیَّ الْاَنْبِیَاءُ ، فَاِذَا مُوْسٰی ضَرْبٌ مِنَ الرِّجَالِ کَاَنَّهٗ مِنْ رِجَالِ شَنُوْءَ ةَ ، وَرَاَیْتُ عِیْسَی ابْنَ مَرْیَمَ عَلَیْهِ السَّلَامُ ، فَاِذَا اَقْرَبُ مَنْ رَاَیْتُ بِهٖ شَبَهًا عُرْوَةُ بْنُ مَسْعُوْدٍ وَرَاَیْتُ اِبْرَاهِیْمَ صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَیْهِ ، فَاِذَا اَقْرَبُ مَنْ رَاَیْتُ بِهٖ شَبَهًا صَاحِبُکُمْ – یَعْنِیْ نَفْسَهٗ – وَرَاَیْتُ جِبْرِیْلَ عَلَیْهِ السَّلَامُ ، فَاِذَا اَقْرَبُ مَنْ رَاَیْتُ بِهٖ شَبَهًا دِحْیَةُ .

صحیح مسلم	رقم الحدیث(۱۶۷)	جلد۱	صفحہ۱۸۱
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث(۳۶۴۹)	جلد۳	صفحہ۴۹۸
قال الالبانی	صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث(۱۴۵۸۹)	جلد۲۲	صفحہ۴۴۳
قال شعیب الارنؤوط	اسنادہ صحیح علی شرط مسلم		
صحیح الجامع الصغیر	رقم الحدیث(۴۰۰۴)	جلد۲	صفحہ۷۴۱
قال الالبانی	صحیح		
مشکاۃ المصابیح	رقم الحدیث(۵۶۴۷)	جلد۵	صفحہ۲۴۴

ترجمة الحديث:

سیدنا جابر بن عبد اللہ-رضی اللہ عنہ-سے روایت ہے کہ حضور سیدنا رسول اللہ-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم-نے ارشاد فرمایا:

مجھ پر حضرات انبیاء کرام-علیہم الصلاۃ والسلام-پیش کیے گئے تو سیدنا موسی-علیہ الصلاۃ والسلام-قبیلہ شنوءہ کے لوگوں کی طرح تھے اور میں نے سیدنا عیسیٰ-علیہ الصلاۃ والسلام-کو دیکھا وہ سیدنا عروہ بن مسعود-رضی اللہ عنہ-سے زیادہ مشابہ تھے اور میں نے حضرت ابراہیم-علیہ الصلاۃ والسلام-کو دیکھا تو ان سے تمہارے نبی-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم-زیادہ مشابہ تھے اور میں نے حضرت جبریل-علیہ السلام-کو دیکھا تو وہ دحیہ کلبی کے زیادہ مشابہ تھے۔

-☆-

صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۶۲۳۲)	جلد ۱۴	صفحہ ۱۲۳
قال شعیب الارنووط:	اسنادہ صحیح		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۶۱۹۹)	جلد ۹	صفحہ ۲۶
قال الالبانی	صحیح		
سنن الترمذی	رقم الحدیث (۳۶۴۹)	جلد ۵	صفحہ ۶۰۴
قال الترمذی:	ھذا حدیث حسن صحیح غریب		
سلسلۃ الاحادیث الصحیحۃ	رقم الحدیث (۱۱۱)	جلد ۳	صفحہ ۱۰۴
مختصر الشمائل المحمدیہ	رقم الحدیث (۱۱)	صفحہ ۲۸	
قال المحقق:	صحیح		
شرح السنۃ للبغوی	رقم الحدیث (۳۵۴۵)	جلد ۷	صفحہ ۲۶
قال البغوی:	ھذا حدیث صحیح اخرجہ مسلم		

سیدنا جبریلِ امین-علیہ الصلاۃ والسلام-نے بشارت دی کہ سیدہ خدیجہ-رضی اللہ عنہا-کیلئے جنت میں موتی کا بنا ہوا محل ہے

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ - رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ- قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ - صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ - :

اَتَانِیْ جِبْرِيْلُ فَقَالَ : يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ، هٰذِهٖ خَدِيْجَةُ قَدْ اَتَتْکَ مَعَهَا اِنَاءٌ فِيْهِ اِدَامٌ اَوْ طَعَامٌ اَوْ شَرَابٌ ، فَاِذَا هِیَ قَدْ اَتَتْکَ ، فَاقْرَأْ عَلَيْهَا السَّلَامَ مِنْ رَبِّهَا وَمِنِّیْ ، وَبَشِّرْهَا بِبَيْتٍ فِی الْجَنَّةِ مِنْ قَصَبٍ ، لَا صَخَبَ فِيْهِ وَلَا نَصَبَ .

صحیح البخاری	رقم الحدیث (۳۸۲۰)	جلد۲	صفحہ۱۱۶۸
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۷۴۹۷)	جلد۴	صفحہ۲۳۳۹
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۷۱۵۶)	جلد۱۲	صفحہ۱۷
قال شعیب الارنؤوط	اسنادہ صحیح علی شرط الشیخین		
مشکاۃ المصابیح	رقم الحدیث (۶۱۳۴۸)	جلد۵	صفحہ۴۶۴
قال الالبانی	متفق علیہ		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۷۰۰۹)	جلد۱۵	صفحہ۴۶۹
قال شعیب الارنؤوط	اسنادہ صحیح علی شرط الشیخین		

ترجمة الحديث:

سیدنا ابو ہریرہ - رضی اللہ عنہ - نے فرمایا:

حضور سیدنا رسول اللہ - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - نے ارشاد فرمایا:

میرے پاس جبریل امین - علیہ السلام - آئے تو انہوں نے کہا: یا رسول اللہ! یہ سیدہ خدیجہ - رضی اللہ عنہا - ہیں جو آپ کے پاس آ رہی ہیں - ان کے ساتھ برتن ہے جس میں سالن یا کھانا یا پانی ہے - جب یہ آپ کے پاس آئیں تو انہیں ان کے رب کی طرف سے سلام کہئے گا اور میری طرف سے - بھی - اور انہیں جنت کے ایک مکان کی بشارت دیجئے گا جو خولدار موتی کا بنا ہوا ہے - اس میں نہ شور و غل ہو گا اور نہ تھکاوٹ -

-☆-

سیدہ خدیجہ - رضی اللہ عنہا - حضور سیدنا نبی کریم - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - کی پہلی رفیقہ حیات ہیں اور حضور - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - کی تمام اولاد امجاد - رضی اللہ عنہم - انہیں کے بطن سے ہے سوائے سیدنا ابراہیم - رضی اللہ عنہ - کے جنکی والدہ ماجدہ کا نام سیدہ ماریہ قبطیہ - رضی اللہ عنہا - ہے -

عَنْ عَائِشَةَ - رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا - قَالَتْ:

بَشَّرَ رَسُولُ اللّٰهِ - صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وآلِهٖ وَسَلَّمَ - خَدِيْجَةَ - رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا - بِبَيْتٍ فِي الْجَنَّةِ.

صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۶۹۷۰)	جلد۱۰	صفحہ۱۲۰
قال الالبانی	صحیح		
صحیح مسلم	رقم حدیث (۲۴۳۲)	جلد۴	صفحہ۲۳۳
المستدرک للحاکم	رقم حدیث (۴۸۵۱)	جلد۵	صفحہ۱۸۱۸
قال الحاکم	هذا حدیث صحیح علی شرط الشیخین		
صحیح الجامع الصغیر	رقم الحدیث (۶۹)	جلد۱	صفحہ۷۵
قال الالبانی	صحیح		

ترجمة الحديث:

سیدہ عائشہ صدیقہ-رضی اللہ عنہا-نے بیان فرمایا:

حضور سیدنا رسول اللہ-صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم-نے سیدہ خدیجۃ الکبریٰ ام المؤمنین-رضی اللہ عنہا-کو جنت میں ایک گھر کی بشارت-خوشخبری-دی۔[1]

-☆-

(۱) صحیح البخاری	رقم الحدیث (۱۷۹۲)	جلد۱	صفحہ۵۲۹
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۳۸۱۹)	جلد۳	صفحہ۱۱۶۸
صحیح مسلم	رقم حدیث (۲۴۳۴)	جلد۴	صفحہ۲۳۵
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۶۲۷۷)	جلد۴	صفحہ۱۰۲
الکتاب المصنف	رقم الحدیث (۳۲۲۷۷)	جلد۶	صفحہ۳۹۳
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۶۹۶۵)	جلد۱۰	صفحہ۱۱۸
قال الالبانی	صحیح		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۶۹۶۶)	جلد۱۰	صفحہ۱۱۸
قال الالبانی	صحیح		
المستدرک للحاکم	رقم الحدیث (۴۸۴۸)	جلد۵	صفحہ۱۸۱۷
قال الحاکم	ھذا حدیث صحیح علی شرط مسلم ولم یخرجاہ		
المستدرک للحاکم	رقم الحدیث (۴۸۵۱)	جلد۵	صفحہ۱۸۱۸
قال الحاکم	ھذا حدیث صحیح علی شرط مسلم ولم یخرجاہ		
المستدرک للحاکم	رقم الحدیث (۴۸۵۴)	جلد۵	صفحہ۱۸۱۹
قال الحاکم	ھذا حدیث صحیح علی شرط مسلم ولم یخرجاہ		
سلسلۃ الاحادیث الصحیحۃ	رقم الحدیث (۱۵۵۴)	جلد۴	صفحہ۷۲
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۷۵۷)	جلد۲	صفحہ۳۷۰
قال احمد محمد شاکر	اسنادہ صحیح	عبداللہ بن ابی اوفی	بالفاظ مختلفۃ
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۹۳۰۱)	جلد۱۴	صفحہ۴۶۵
قال حمزۃ احمد الزین	اسنادہ صحیح	عبداللہ بن ابی اوفی	بالفاظ مختلفۃ
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۹۰۲۹)	جلد۱۴	صفحہ۳۹۱
قال حمزۃ احمد الزین	اسنادہ صحیح	عبداللہ بن ابی اوفی	بالفاظ مختلفۃ
الکتاب المصنف	رقم الحدیث (۳۲۲۷۸)	جلد۶	صفحہ۳۹۳=

عَنْ عَائِشَةَ – رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهَا – قَالَتْ:

مَـا غِرْتُ عَلٰی امْرَاَةٍ مَا غِرْتُ عَلٰی خَدِیْجَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهَا وَلَقَدْ هَلَکَتْ قَبْلَ اَنْ یَتَزَوَّجَنِیْ بِثَلَاثِ سِنِیْـنَ ، لِـمَـا کُـنْـتُ اَسْمَعُهٗ یَذْکُرُهَا وَلَقَدْ اَمَرَهٗ رَبُّهٗ عَزَّوَجَلَّ اَنْ یُبَشِّرَهَا بِبَیْتٍ مِنْ قَصَبٍ فِی الْجَنَّةِ ، وَاِنْ کَانَ لَیَذْبَحُ الشَّاةَ ثُمَّ یُهْدِیْهَا اِلٰی خَلَائِلِهَا [۱]

=مسند الامام احمد رقم الحدیث (۱۹۰۴۴) جلد ۱۴ صفحہ ۳۹۵
قال حمزۃ احمد الزین اسنادہ صحیح عبداللہ بن ابی اوفی بالفاظ مختلفۃ
مسند الامام احمد رقم الحدیث (۱۹۰۴۶) جلد ۱۴ صفحہ ۳۹۵
قال حمزۃ احمد الزین اسنادہ صحیح عبداللہ بن ابی اوفی بالفاظ مختلفۃ
مسند الامام احمد رقم الحدیث (۱۹۱۴۳) جلد ۳۱ صفحہ ۴۸۳
قال شعیب الارنؤوط حدیث صحیح، وبقیۃ رجالہ ثقات رجال الشیخین عبداللہ بن ابی اوفی
مسند الامام احمد رقم الحدیث (۱۹۱۴۵) جلد ۳۱ صفحہ ۴۸۳
قال شعیب الارنؤوط اسنادہ صحیح علی شرط الشیخین عبداللہ بن ابی اوفی بالفاظ مختلفۃ
مسند الامام احمد رقم الحدیث (۱۹۴۰۶) جلد ۳۲ صفحہ ۱۵۰
قال شعیب الارنؤوط اسنادہ صحیح علی شرط الشیخین عبداللہ بن ابی اوفی بالفاظ مختلفۃ
(۱) صحیح البخاری رقم الحدیث (۳۸۲۰) جلد ۳ صفحہ ۱۱۶۸
صحیح البخاری رقم الحدیث (۳۸۱۶) جلد ۳ صفحہ ۱۱۶۷
صحیح البخاری رقم الحدیث (۳۸۱۷) جلد ۳ صفحہ ۱۱۶۸
صحیح البخاری رقم الحدیث (۳۸۱۸) جلد ۳ صفحہ ۱۱۶۸ بالفاظ مختلفۃ
صحیح البخاری رقم الحدیث (۶۰۰۴) جلد ۴ صفحہ ۱۹۰۰
صحیح البخاری رقم الحدیث (۷۴۸۴) جلد ۴ صفحہ ۲۳۳۶ مختصراً
صحیح مسلم واللفظ لہ رقم حدیث (۲۴۳۵) جلد ۴ صفحہ ۲۳۵
صحیح سنن الترمذی رقم الحدیث (۲۰۱۷) جلد ۲ صفحہ ۳۸۴
قال الالبانی صحیح بالفاظ مختلفۃ
صحیح سنن الترمذی رقم الحدیث (۳۸۷۵) جلد ۳ صفحہ ۵۷۲
قال الالبانی صحیح بالفاظ مختلفۃ
صحیح سنن الترمذی رقم الحدیث (۳۸۷۶) جلد ۳ صفحہ ۵۷۲
قال الالبانی صحیح بالفاظ مختلفۃ

ترجمة الحديث:

سیدہ عائشہ صدیقہ ام المؤمنین-رضی اللہ عنہا- نے فرمایا:

میں نے کسی عورت پر ایسا رشک نہیں کیا جیسا میں نے سیدہ خدیجہ-رضی اللہ عنہا- پر کیا۔ وہ حضور-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کے مجھ سے نکاح فرمانے سے تین سال پہلے فوت ہو چکی تھیں کیونکہ میں آپ سے اکثر ان کا ذکر سنتی رہتی تھی اور آپ کے رب عز وجل نے آپ کو حکم دیا تھا کہ آپ انہیں جنت میں ایک خولدار موتی کے گھر کی بشارت دیں۔ حضور-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- جب بکری ذبح فرماتے تو اس کا گوشت ان کی سہیلیوں کی طرف بھیج دیتے۔

-☆-

سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۱۹۹۷)		جلد۲	صفحہ۴۹۱	
قال محمود محمد محمود	الحدیث متفق علیہ	مختصراً			
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۲۴۳۱۰)		جلد۴۰	صفحہ۳۵۸	
قال شعیب الارؤوط	اسنادہ صحیح علی شرط الشیخین				
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۲۵۶۵۸)		جلد۴۲	صفحہ۴۴۰	
قال شعیب الارؤوط	اسنادہ صحیح علی شرط الشیخین				
السنن الکبری	رقم الحدیث (۸۳۰۵)		جلد۷	صفحہ۳۹۱	مختصراً
السنن الکبری	رقم الحدیث (۸۸۶۴)		جلد۸	صفحہ۱۶۱	مختصراً

سیدنا جبریلِ امین-علیہ السلام-نے
ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ-رضی اللہ عنہا-کو سلام کیا

عَنْ عَائِشَةَ - رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا - قَالَتْ : قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ - صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ - :

هٰذَا جِبْرِيْلُ يَقْرَأُ عَلَيْكِ السَّلَامَ . قَالَتْ : قُلْتُ : وَعَلَيْهِ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ .

ریاض الصالحین	رقم الحدیث(۸۵۶)		صفحہ۳۲۵
المعجم الاوسط	رقم الحدیث(۷۸۲)	جلد۱	صفحہ۲۲۹
قال محمد حسن:	اسنادہ صحیح		
مجمع الزوائد	رقم الحدیث(۱۲۷۵۰)	جلد۸	صفحہ۷۰
صحیح البخاری	رقم الحدیث(۳۷۶۸)	جلد۳	صفحہ۱۱۵۴
صحیح البخاری	رقم الحدیث(۶۲۰۱)	جلد۴	صفحہ۱۹۵۰
صحیح البخاری	رقم الحدیث(۶۲۴۹)	جلد۴	صفحہ۱۹۶۶
صحیح البخاری	رقم الحدیث(۶۲۵۳)	جلد۴	صفحہ۱۹۶۷
صحیح مسلم	رقم الحدیث(۲۴۴۷)	جلد۵	صفحہ۴۸

ترجمۃ الحدیث:

سیدہ عائشہ صدیقہ-رضی اللہ عنہا-کا بیان ہے کہ حضور سیدنا رسول اللہ-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم-نے مجھے ارشاد فرمایا:

-اے عائشہ!-یہ جبریل ہیں تجھے سلام کہہ رہے ہیں۔سیدہ عائشہ-رضی اللہ عنہا-فرماتی ہیں: میں نے جواباً کہا: وَعَلَيْهِ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ.

-☆-

حضور سیدنا نبی کریم-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم-کے اھلِ بیت کس درجہ پاک دل و پاک باطن ہیں اور انکا تعلق باللہ کس درجہ مستحکم ہے کہ نوریوں کے سردار سیدنا جبریل-علیہ السلام-انہیں سلام فرماتے ہیں۔یہ نوری فرشتے اللہ تعالیٰ کے حکم کے بغیر کوئی کام نہیں کرتے۔

لَا يَعْصُوْنَ اللّٰهَ مَا اَمَرَهُمْ يَفْعَلُوْنَ مَا يُؤْمَرُوْنَ.

سنن النسائی	رقم الحدیث (۳۹۶۰)	جلد۷	صفحہ۷۲
عمل الیوم واللیلۃ	رقم الحدیث (۳۷۵)		صفحہ۳۰۱
صحیح سنن النسائی	رقم الحدیث (۳۹۶۳)	جلد۳	صفحہ۶۱
قال الالبانی:	صحیح		
صحیح سنن ابوداود	رقم الحدیث (۵۲۳۲)	جلد۳	صفحہ۲۸۴
قال الالبانی	صحیح	بالفاظ مختلفۃ	
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۳۲۱۷)	جلد۲	صفحہ۹۹۵
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۲۶۹۳)	جلد۳	صفحہ۷۶
قال الالبانی:	صحیح	بالفاظ مختلفۃ	
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۳۸۸۱)	جلد۳	صفحہ۵۷۵
قال الالبانی:	صحیح		
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۳۸۸۲)	جلد۳	صفحہ۵۷۵
قال الالبانی:	صحیح		
سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۳۶۹۶)	جلد۴	صفحہ۲۳۲
قال محمود محمد محمود	الحدیث متفق علیہ		

یہ فرشتے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی نہیں کرتے اور وہی کرتے ہیں جس کا انہیں حکم دیا جاتا ہے۔

اس حدیثِ پاک سے ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ-رضی اللہ عنہا- کے مرتبہ و مقام کو سمجھنا چاہیے کہ اس طیبہ و طاہرہ کا خالقِ ارض و سما کے ہاں کیا مقام ہے۔ اللہ تعالیٰ وحی لانے والے فرشتے جبریلِ امین کو حکم دیتا ہے کہ جاؤ اور عائشہ صدیقہ کو سلام کہو اور جسے اللہ تعالیٰ کا مقرب فرشتہ جبریلِ امین السلام علیکم-تم سلامت رہو- کہے پھر اس کی سلامتی کا عالم کیا ہوگا تو گویا ان کی کتابِ زندگی کا ہر ہر ورق ہر قسم کے داغ سے سلامت ہے۔

ایسا کیوں نہ ہوتا کہ اللہ تعالیٰ کو یہی منظور تھا کہ حضور-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کے وصال مبارک کے بعد مخلوقِ خدا کو ہدایت دیتی رہیں اور ایک عالم ان کی تعلیمات وارشادات سے راہِ حق پاتا رہا۔ سیدہ عائشہ صدیقہ-رضی اللہ عنہا- جب جبریل امین کے سلام کا جواب دیتی ہیں تو صرف وعلیہ السلام نہیں کہتیں بلکہ وعلیہ السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کہتی ہیں اور اپنے عمل سے ثابت کرتی ہیں کہ حضور -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کے ارشادات پر سب سے پہلے آپ کا گھرانہ عمل کرتا ہے۔

-☆-

سیدنا جبریل امین علیہ السلام نے حضور سیدنا نبی کریم-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم-سے عرض کی: ام المؤمنین حضرت حفصہ-رضی اللہ عنہا-دن کو روزہ رکھنے والی اور رات بھر قیام کرنے والی اور جنت میں آپکی بیوی ہیں

عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ :
قَالَ لِیْ جِبْرِیْلُ :
رَاجِعْ حَفْصَةَ فَاِنَّهَا صَوَّامَةٌ قَوَّامَةٌ وَاِنَّهَا زَوْجَتُکَ فِی الْجَنَّةِ.

ترجمة الحديث:

سیدنا انس بن مالک-رضی اللہ عنہ-نے فرمایا:

صحیح الجامع الصغیر	رقم الحدیث (۴۳۵۱)	جلد۲	صفحہ۸۰۲
قال الالبانی	صحیح		
سلسلۃ الاحادیث الصحیحۃ	رقم الحدیث (۲۰۰۷)	جلد۵	صفحہ۱۷
المستدرک للحاکم	رقم الحدیث (۶۷۵۳)	جلد۷	صفحہ۲۴۰۶
المستدرک للحاکم	رقم الحدیث (۶۷۵۴)	جلد۷	صفحہ۲۴۰۶

حضور سیدنا رسول اللہ-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم-نے ارشاد فرمایا:

حضرت جبریل نے کہا: حضرت حفصہ سے رجوع کیجئے کیونکہ یہ کثرت سے روزہ رکھنے والی رات بھر قیام کرنے والی ہے یہ آپ کی بیوی ہے جنت میں۔

-☆-

سیدنا ابو بکر صدیق اور سیدنا علی المرتضیٰ-رضی اللہ عنہما-میں سے ایک کے ساتھ جہاد میں جبریل امین-علیہ السلام-تھے اور دوسرے کے ساتھ حضرت میکائیل-علیہ السلام-تھے

عَنْ عَلِيٍّ - رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ - قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ - صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ - يَوْمَ بَدرٍ لِيْ وَلِأَبِيْ بَكْرٍ :

عَنْ يَمِيْنِ اَحَدِكُمَا جِبْرِيْلُ وَمَعَ الْآخَرِ مِيْكَائِيْلُ ، وَإِسْرَافِيْلُ مَلَكٌ عَظِيْمٌ يَشْهَدُ الْقِتَالَ وَيَكُوْنُ فِي الصَّفِّ .

ترجمة الحديث:

سیدنا علی المرتضیٰ امیر المؤمنین-رضی اللہ عنہ-نے فرمایا:

حضور سیدنا رسول اللہ-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم-نے مجھے اور سیدنا ابو بکر صدیق-رضی اللہ

المستدرک للحاکم — رقم الحدیث (۴۶۵۳) — جلد ۵ — صفحہ ۱۷۵۲

قال الحاکم — ھذا حدیث صحیح الاسناد

قال الذھبی — علی شرط مسلم

عنہما- سے فرمایا:

تم میں ایک کے ساتھ سیدنا جبریل علیہ السلام تھے اور دوسرے کے ساتھ سیدنا میکائیل علیہ السلام تھے اور سیدنا اسرافیل علیہ السلام بہت بڑے فرشتے ہیں وہ جہاد میں شریک ہوتے ہیں اور صف میں موجود ہوتے ہیں۔

-☆-

سیدنا عمرِ فاروق-رضی اللہ عنہ-کا محل

عَنْ اَنَسٍ – رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ – اَنَّ النَّبِیَّ – صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ آلِهٖ وَسَلَّمَ – قَالَ : بَیْنَمَا اَنَا اَسِیْرُ فِی الْجَنَّةِ فَاِذَا اَنَا بِقَصْرٍ ، فَقُلْتُ : لِمَنْ هٰذَا یَا جِبْرِیْلُ ؟ وَرَجَوْتُ اَنْ یَكُوْنَ لِیْ . قَالَ : قَالَ : لِعُمَر . قَالَ : ثُمَّ سِرْتُ سَاعَةً ، فَاِذَا اَنَا بِقَصْرٍ خَیْرٍ مِنَ الْقَصْرِ الْاَوَّلِ ، قَالَ : فَقُلْتُ : لِمَنْ هٰذَا یَا جِبْرِیْلُ ؟ وَرَجَوْتُ اَنْ یَكُوْنَ لِیْ . قَالَ : قَالَ : لِعُمَرَ ، وَاِنَّ فِیْهِ لَمِنَ الْحُوْرِ الْعِیْنِ ، یَا اَبَا حَفْصٍ ، وَمَا مَنَعَنِیْ اَنْ اَدْخُلَهٗ اِلَّا غَیْرَتُكَ . قَالَ : فَاغْرَوْرَقَتْ عَیْنَا عُمَرَ ، ثُمَّ قَالَ : اَمَا عَلَیْكَ فَلَمْ اَكُنْ لَاَغَارَ .

ترجمة الحديث:

سیدنا انس بن مالک-رضی اللہ عنہ-سے روایت ہے کہ حضور سیدنا نبی کریم-صلی اللہ علیہ

مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۲۰۴۶)		جلد۱۹	صفحہ۱۰۲
قال شعیب الارنؤوط	اسنادہ صحیح علی شرط الشیخین	مختصراً		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۳۸۴۷)		جلد۲۱	صفحہ۳۳۷
قال شعیب الارنؤوط	اسنادہ صحیح علی شرط الشیخین			
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۳۷۸۱)		جلد۱۱	صفحہ۲۸۹
قال حمزة احمد الزین	اسنادہ صحیح			

وآلہ وسلم- نے ارشاد فرمایا:

میں جنت میں سیر کر رہا تھا تو وہاں ایک محل کے پاس پہنچا میں نے پوچھا: اے جبریل! یہ محل کس کا ہے؟ اور مجھے امید تھی کہ یہ میرا ہوگا تو جبریل امین-علیہ السلام- نے مجھے کہا: یہ عمر-رضی اللہ عنہ-کا ہے۔ آپ نے فرمایا:

پھر میں نے ایک گھڑی اور سیر کی تو میں پہلے محل سے بہتر محل کے پاس تھا۔ میں نے پوچھا: اے جبریل! یہ کس کا ہے؟ اور مجھے امید ہوئی کہ وہ میرا ہو تو جبریل نے کہا: یہ-بھی-عمر-رضی اللہ عنہ-کا ہے۔-حضور-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے سیدنا عمر-رضی اللہ عنہ- سے فرمایا:-

اے ابا حفص! اس میں حور عین تھیں۔ مجھے اس محل میں سوائے تیری غیرت کے کسی نے جانے سے نہیں روکا تو سیدنا عمر-رضی اللہ عنہ-کی آنکھیں ڈبڈبا گئیں پھر عرض کی: یارسول اللہ! میں آپ پر غیرت نہیں کرتا۔

-☆-

☆

حضور سیدنا نبی کریم- صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے جنت میں
ایک نہر دیکھی تو جبریل امین علیہ السلام نے عرض کی: یہ نہر کوثر ہے

عَنْ اَنَسٍ - رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ - قَالَ :
لَمَّا عُرِجَ بِالنَّبِیِّ - صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ - قَالَ :
اَتَیْتُ عَلٰی نَہَرٍ، حَافَتَاہُ قِبَابُ اللُّؤْلُؤِ مُجَوَّفًا ، فَقُلْتُ : مَا ہٰذَا یَاجِبْرِیْلُ ؟ قَالَ:
ہٰذَا الْکَوْثَرُ.

ترجمة الحديث:

سیدنا انس بن مالک- رضی اللہ عنہ- نے فرمایا:

صحیح البخاری	رقم الحدیث (۴۹۶۴)	جلد۳	صفحہ۱۵۹۹
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۳۳۵۹)	جلد۳	صفحہ۳۷۶
قال الالبانی	صحیح	طویلا	
صحیح سنن ابی داؤد	رقم الحدیث (۴۷۴۸)	جلد۳	صفحہ۱۶۳
قال الالبانی	صحیح	بالفاظ مختلفۃ	
الجامع الکبیر للترمذی	رقم الحدیث (۳۳۵۹)	جلد۵	صفحہ۳۷۶
قال دکتور بشار عواد معروف	ھذا حدیث حسن صحیح	طویلا	

میں حضور سیدنا نبی کریم-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم-کومعراج کروایا گیاتو آپ نے ارشادفرمایا:
میں ایک نہر پر آیا جس کے دونوں کنارے خولدار موتیوں کے تھےتو میں نے پوچھا: جبریل!
یہ کیا ہے؟انہوں نے کہا: یہ کوثر ہے۔

-☆-

حضور سیدنا نبی کریم-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم-جنت کی سیر کررہے تھے کہ ایک نہر دیکھی جس کے کنارے خولدار موتیوں کے تھے تو جبریل امین-علیہ السلام-نے عرض کی: یہ نہر کوثر ہے جو اللہ تعالیٰ نے آپ کو عطا فرمائی ہے اوراس کی مٹی خالص کستوری ہے

عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ : بَيْنَمَا اَنَا اَسِيْرُ فِي الْجَنَّةِ ، اِذَا اَنَا بِنَهْرٍ ، حَافَتَاهُ قِبَابُ الدُّرِّ الْمُجَوَّفِ ، قُلْتُ : مَا هٰذَا يَا جِبْرِيْلُ ؟ قَالَ : هٰذَا الْكَوْثَرُ الَّذِیْ اَعْطَاکَ رَبُّکَ ، فَاِذَا طِيْنُهٗ اَوْ طِيْبُهٗ مِسْکٌ اَذْفَرُ .

صحیح البخاری	رقم الحدیث (۶۵۸۱)	جلد۴	صفحہ۲۰۵۷
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۴۹۶۴)	جلد۳	صفحہ۱۵۹۹
صحیح الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۳۷۲۰)	جلد۳	صفحہ۵۰۵
قال الالبانی	صحیح		
الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۵۴۸۰)	جلد۴	صفحہ۴۲۱
قال المحقق	صحیح		

ترجمة الحديث:

سیدنا انس بن مالک-رضی اللہ عنہ-سے روایت ہے کہ حضور سیدنا رسول اللہ-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم-نے ارشاد فرمایا:

میں جنت میں سیر کر رہا تھا کہ اچانک میں ایک نہر پر پہنچا جس کے دونوں کنارے خولدار موتیوں کے تھے۔ میں نے کہا:

اے جبریل! یہ کیا ہے؟ انہوں نے جواب دیا: یہ کوثر ہے جو اللہ تعالیٰ نے آپ کو عطا فرمائی ہے۔ اس-کوثر-کی مٹی یا خوشبو خالص کستوری کی ہے۔

مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۲۹۲۴)		جلد۱۱	صفحہ۵۷
قال حمزة احمد الزين	اسنادہ صحیح			
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۳۳۵۸)		جلد۱۱	صفحہ۱۷۷
قال حمزة احمد الزين	اسنادہ صحیح			
غاية الاحكام	رقم الحدیث (۷۲۴)		جلد۱	صفحہ۳۵۲
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۴۰۱۲)		جلد۱۱	صفحہ۳۴۶
قال حمزة احمد الزين	اسنادہ صحیح			
مشكاة المصابيح	رقم الحدیث (۵۴۹۹)		جلد۵	صفحہ۱۷۷
صحیح الجامع الصغير	رقم الحدیث (۲۸۵۷)		جلد۱	صفحہ۵۴۹
قال الالبانی	صحیح			
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۶۴۷۴)		جلد۱۴	صفحہ۳۹۱
قال شعيب الارنووط	اسنادہ صحیح علی شرط الشیخین			
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۶۴۳۷)		جلد۹	صفحہ۲۰۷
قال الالبانی	صحیح	بالفاظ مختلفة		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۶۴۳۸)		جلد۹	صفحہ۲۰۷
قال الالبانی	صحیح			
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۶۴۳۹)		جلد۹	صفحہ۲۰۸
قال الالبانی	صحیح	بالفاظ مختلفة		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۶۴۴۰)		جلد۹	صفحہ۲۰۷
قال الالبانی	صحیح			

کنزالعمال	رقم الحدیث(۳۹۱۳۳)	جلد۲	صفحہ۱۴۹۱
مسندالامام احمد	رقم الحدیث(۱۲۶۱۱)	جلد۱۰	صفحہ۵۳۰
قال حمزۃ احمدالزین	اسنادہ صحیح		
مسندالامام احمد	رقم الحدیث(۱۳۰۹۰)	جلد۱۱	صفحہ۱۰۳
قال حمزۃ احمدالزین	اسنادہ صحیح		
مسندالامام احمد	رقم الحدیث(۱۲۰۹۰)	جلد۱۰	صفحہ۳۷۱
قال حمزۃ احمدالزین	اسنادہ صحیح		
مسندالامام احمد	رقم الحدیث(۱۱۹۴۷)	جلد۱۰	صفحہ۳۳۰
قال حمزۃ احمدالزین	اسنادہ صحیح		
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث(۳۳۵۹)	جلد۳	صفحہ۳۷۶
قال الالبانی	صحیح		
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث(۳۳۶۰)	جلد۳	صفحہ۳۷۶
قال الالبانی	صحیح		
صحیح سنن ابی داؤد	رقم الحدیث(۴۷۴۸)	جلد۳	صفحہ۱۶۳
قال الالبانی	صحیح		
تحفۃ الاشراف	رقم الحدیث(۱۱۵۴)	جلد۱	صفحہ۳۰۳
مسندالامام احمد	رقم الحدیث(۱۲۶۷۵)	جلد۲۰	صفحہ۱۰۹
قال شعیب الارنووط	اسنادہ صحیح علی شرط الشیخین		
مسندالامام احمد	رقم الحدیث(۱۲۹۸۹)	جلد۲۰	صفحہ۳۰۱
قال شعیب الارنووط	اسنادہ صحیح علی شرط الشیخین		
مسندالامام احمد	رقم الحدیث(۱۳۱۵۶)	جلد۲۰	صفحہ۳۹۹
قال شعیب الارنووط	اسنادہ صحیح علی شرط الشیخین		
مسندالامام احمد	رقم الحدیث(۱۳۴۲۵)	جلد۲۱	صفحہ۱۰۶
قال شعیب الارنووط	حدیث صحیح، وھذا اسناد قوی علی شرط مسلم، ومن فوقہ ثقات من رجال الشیخین		
مسندالامام احمد	رقم الحدیث(۱۴۰۷۹)	جلد۲۱	صفحہ۴۶۰
قال شعیب الارنووط	اسنادہ صحیح علی شرط الشیخین		

حدیثِ معراج

سیدنا جبریل امین-علیہ الصلاۃ السلام-براق لیکر آئے اور حضور سیدنا نبی کریم -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم-کو پہلے بیت المقدس پھر آسمانوں پر لے گئے

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ - رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ - اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ - صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ - قَالَ :

اُتِيْتُ بِالْبُرَاقِ - وَهُوَ دَابَّةٌ اَبْيَضُ طَوِيْلٌ فَوْقَ الْحِمَارِ وَدُوْنَ الْبَغْلِ ، يَضَعُ حَافِرَهُ عِنْدَ مُنْتَهَى طَرْفِهٖ - فَرَكِبْتُهُ حَتّٰى اَتَيْتُ بَيْتَ الْمَقْدِسِ . قَالَ : فَرَبَطْتُهُ بِالْحَلْقَةِ الَّتِىْ تَرْبِطُ بِهِ الْاَنْبِيَاءُ قَالَ :

ثُمَّ دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ فَصَلَّيْتُ فِيْهِ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ خَرَجْتُ ، فَجَاءَ نِىْ جِبْرِيْلُ -عَلَيْهِ السَّلَامُ - بِاِنَاءٍ مِنْ خَمْرٍ وَاِنَاءٍ مِنْ لَبَنٍ ، فَاخْتَرْتُ اللَّبَنَ . فَقَالَ جِبْرِيْلُ - عَلَيْهِ السَّلَامُ - : اخْتَرْتَ الْفِطْرَةَ . ثُمَّ عُرِجَ بِنَا اِلَى السَّمَاءِ فَاسْتَفْتَحَ جِبْرِيْلُ ، فَقِيْلَ : مَنْ اَنْتَ ؟ قَالَ : جِبْرِيْلُ ، قِيْلَ : وَمَنْ مَعَكَ ؟ قَالَ : مُحَمَّدٌ . قِيْلَ : وَقَدْ بُعِثَ اِلَيْهِ ؟ قَالَ :

قَدْ بُعِثَ اِلَيْهِ ، فَفُتِحَ لَنَا فَإِذَا اَنَا بِآدَمَ فَرَحَّبَ بِیْ وَدَعَا لِیْ بِخَيْرٍ .

ثُمَّ عُرِجَ بِنَا اِلَى السَّمَاءِ الثَّانِيَةِ ، فَاسْتَفْتَحَ جِبْرِيْلُ – عَلَيْهِ السَّلَامُ – فَقِيْلَ : مَنْ اَنْتَ ؟ قَالَ : جِبْرِيْلُ ، قِيْلَ : وَمَنْ مَعَکَ ؟ قَالَ: مُحَمَّدٌ . قِيْلَ : وَقَدْ بُعِثَ اِلَيْهِ ؟ قَالَ : قَدْ بُعِثَ اِلَيْهِ ، فَفُتِحَ لَنَا فَإِذَا اَنَا بِابْنَی الْخَالَةِ عِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ وَيَحْيَ بْنِ زَكَرِيَّاءَ صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيْهِمَا ، فَرَحَّبَا وَدَعَوَا لِیْ بِخَيْرٍ .

ثُمَّ عُرِجَ بِیْ اِلَى السَّمَاءِ الثَّالِثَةِ ، فَاسْتَفْتَحَ جِبْرِيْلُ ، فَقِيْلَ : مَنْ اَنْتَ ؟ قَالَ : جِبْرِيْلُ ، قِيْلَ : وَمَنْ مَعَکَ ؟ قَالَ : مُحَمَّدٌ – صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ – قِيْلَ :وَقَدْ بُعِثَ اِلَيْهِ ؟ قَالَ : قَدْ بُعِثَ اِلَيْهِ ، فَفُتِحَ لَنَا ، فَإِذَا اَنَا بِيُوْسُفَ – عَلَيْهِ السَّلَام – اِذَا هُوَ قَدْ اُعْطِیَ شَطْرَ الْحُسْنِ ، فَرَحَّبَ وَدَعَا لِیْ بِخَيْرٍ .

ثُمَّ عُرِجَ بِنَا اِلَى السَّمَاءِ الرَّابِعَةِ ، فَاسْتَفْتَحَ جِبْرِيْلُ – عَلَيْهِ السَّلَامُ – قِيْلَ : مَنْ هٰذَا ؟ قَالَ : جِبْرِيْلُ ، قِيْلَ : وَمَنْ مَعَکَ ؟ قَالَ : مُحَمَّدٌ . قِيْلَ : وَقَدْ بُعِثَ اِلَيْهِ ؟ قَالَ : قَدْ بُعِثَ اِلَيْهِ ، فَفُتِحَ لَنَا ، فَإِذَا اَنَا بِاِدْرِيْسَ فَرَحَّبَ وَدَعَا لِیْ بِخَيْرٍ . قَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ : وَرَفَعْنٰهُ مَكَانًا عَلِيًّا . (مریم:۵۷)

ثُمَّ عُرِجَ بِنَا اِلَى السَّمَاءِ الْخَامِسَةِ ، فَاسْتَفْتَحَ جِبْرِيْلُ ، قِيْلَ : مَنْ هٰذَا ؟ قَالَ: جِبْرِيْلُ ، قِيْلَ : وَمَنْ مَعَکَ ؟قَالَ : مُحَمَّدٌ ،قِيْلَ : وَقَدْ بُعِثَ اِلَيْهِ ؟ قَالَ : قَدْ بُعِثَ اِلَيْهِ، فَفُتِحَ لَنَا ، فَإِذَا اَنَا بِهَارُوْنَ عَلَيْهِ السَّلَام فَرَحَّبَ وَدَعَا لِیْ بِخَيْرٍ .

ثُمَّ عُرِجَ بِنَا اِلَى السَّمَاءِ السَّادِسَةِ ، فَاسْتَفْتَحَ جِبْرِيْلُ – عَلَيْهِ السَّلَامُ – قِيْلَ : مَنْ هٰذَا ؟ قَالَ : جِبْرِيْلُ ، قِيْلَ : وَمَنْ مَعَکَ ؟ قَالَ : مُحَمَّدٌ . قِيْلَ : وَقَدْ بُعِثَ اِلَيْهِ ؟ قَالَ : قَدْ بُعِثَ اِلَيْهِ ، فَفُتِحَ لَنَا ، فَإِذَا اَنَا بِمُوْسَى عَلَيْهِ السَّلَام فَرَحَّبَ وَدَعَا لِیْ بِخَيْرٍ .

ثُمَّ عُرِجَ بِنَا اِلَى السَّمَاءِ السَّابِعَةِ ، فَاسْتَفْتَحَ جِبْرِيْلُ ، فَقِيْلَ : مَنْ هٰذَا ؟ قَالَ :

جِبْرِيلُ ، قِيلَ : وَمَنْ مَعَكَ ؟ قَالَ : مُحَمَّدٌ – صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ – قِيلَ : وَقَدْ بُعِثَ إِلَيْهِ ؟ قَالَ : قَدْ بُعِثَ إِلَيْهِ ، فَفُتِحَ لَنَا ، فَإِذَا أَنَا بِإِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ السَّلَام مُسْنِدًا ظَهْرَهُ إِلَى الْبَيْتِ الْمَعْمُورِ ، وَإِذَا هُوَ يَدْخُلُهُ كُلَّ يَوْمٍ سَبْعُونَ أَلْفَ مَلَكٍ لَا يَعُودُونَ إِلَيْهِ ثُمَّ ذَهَبَ بِي إِلَى السِّدْرَةِ الْمُنْتَهَى فَإِذَا وَرَقُهَا كَآذَانِ الْفِيلَةِ ، وَإِذَا ثَمَرُهَا كَالْقِلَالِ قَالَ : فَلَمَّا غَشِيَهَا مِنْ أَمْرِ اللَّهِ مَا غَشِيَ تَغَيَّرَتْ ، فَمَا أَحَدٌ مِنْ خَلْقِ اللَّهِ يَسْتَطِيعُ أَنْ يَنْعَتَهَا مِنْ حُسْنِهَا ، فَأَوْحَى اللَّهُ إِلَيَّ مَا أَوْحَى ، فَفَرَضَ عَلَيَّ خَمْسِينَ صَلَاةً فِي كُلِّ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ ، فَنَزَلْتُ إِلَى مُوسَى – عَلَيْهِ السَّلَام – فَقَالَ :

مَا فَرَضَ رَبُّكَ عَلَى أُمَّتِكَ؟ قُلْتُ: خَمْسِينَ صَلَاةً . قَالَ : ارْجِعْ إِلَى رَبِّكَ فَاسْأَلْهُ التَّخْفِيفَ ، فَإِنَّ أُمَّتَكَ لَا يُطِيقُونَ ذَالِكَ ، فَإِنِّي قَدْ بَلَوْتُ بَنِي إِسْرَائِيلَ ، وَخَبَرْتُهُمْ . قَالَ : فَرَجَعْتُ إِلَى رَبِّي فَقُلْتُ : يَارَبِّ ! خَفِّفْ عَلَى أُمَّتِي فَحَطَّ عَنِّي خَمْسًا ، فَرَجَعْتُ إِلَى مُوسَى ، فَقُلْتُ : حَطَّ عَنِّي خَمْسًا ، قَالَ :

إِنَّ أُمَّتَكَ لَا يُطِيقُونَ ذَالِكَ فَارْجِعْ إِلَى رَبِّكَ فَسْأَلْهُ التَّخْفِيفَ . قَالَ : فَلَمْ أَزَلْ أَرْجِعُ بَيْنَ رَبِّي تَبَارَكَ وَتَعَالَى وَبَيْنَ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ حَتَّى قَالَ :

يَا مُحَمَّدُ ! إِنَّهُنَّ خَمْسُ صَلَوَاتٍ كُلَّ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ ، لِكُلِّ صَلَاةٍ عَشْرٌ ، فَذَالِكَ خَمْسُونَ صَلَاةً ، وَمَنْ هَمَّ بِحَسَنَةٍ فَلَمْ يَعْمَلْهَا كُتِبَتْ لَهُ حَسَنَةً ، فَإِنْ عَمِلَهَا كُتِبَتْ لَهُ عَشْرًا ، وَمَنْ هَمَّ بِسَيِّئَةٍ فَلَمْ يَعْمَلْهَا لَمْ تُكْتَبْ شَيْئًا ، فَإِنْ عَمِلَهَا كُتِبَتْ سَيِّئَةً وَاحِدَةً ، قَالَ : فَنَزَلْتُ حَتَّى انْتَهَيْتُ إِلَى مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ فَأَخْبَرْتُهُ ، فَقَالَ : ارْجِعْ إِلَى رَبِّكَ فَاسْأَلْهُ التَّخْفِيفَ ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ – صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ – :

فَقُلْتُ : قَدْ رَجَعْتُ إِلَى رَبِّي حَتَّى اسْتَحْيَيْتُ مِنْهُ .

صحیح مسلم رقم الحدیث (۴۱۱) جلدا صفحہ۱۴۳
صحیح مسلم رقم الحدیث (۱۶۲) جلدا صفحہ۱۷۱

ترجمة الحديث:

سیدنا انس بن مالک-رضی اللہ عنہ-سے روایت ہے کہ حضور سیدنا رسول اللہ-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم-نے ارشاد فرمایا:

میرے پاس براق لایا گیا اور یہ ایک-جنتی-سواری ہے سفید رنگ کی اور لمبی، یہ گدھے سے اونچی اور خچر سے پست ہے۔یہ اپنا پاؤں وہاں رکھتی ہے جہاں اس کی نظر جاتی ہے۔حضور-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم-نے ارشاد فرمایا:

میں اس پر سوار ہوا حتی کہ میں بیت المقدس آ گیا۔آپ نے فرمایا: میں نے اسے اس حلقہ سے باندھا جس حلقہ سے انبیاء کرام علیہم السلام باندھتے تھے۔آپ-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم-نے فرمایا:

پھر میں مسجد-اقصی-میں داخل ہو گیا تو میں نے وہاں دو رکعت نماز ادا کی پھر میں وہاں سے نکلا تو سیدنا جبریل امین-علیہ السلام-میرے پاس ایک برتن شراب کا اور ایک برتن دودھ کا لے کر آئے تو میں نے دودھ کو اختیار کیا۔تو سیدنا جبریل امین-علیہ السلام-نے فرمایا:

آپ نے فطرت کو اختیار فرمایا ہے۔پھر ہمیں آسمان کی طرف لے جایا گیا۔تو سیدنا جبریل امین-علیہ السلام-نے دروازہ کھولنے کیلئے کہا تو آپ سے کہا گیا: آپ کون ہیں؟ آپ نے فرمایا:

میں جبریل-علیہ السلام-ہوں۔کہا گیا: اور آپ کے ساتھ کون ہے؟ آپ نے فرمایا:

حضرت سیدنا محمد مصطفیٰ-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم-ہیں۔پوچھا گیا: کیا وہ بلائے گئے ہیں؟ تو آپ نے جواب دیا ہاں! وہ بلائے گئے ہیں۔پھر ہمارے لئے دروازہ کھول دیا گیا تو میں نے

صحیح الجامع الصغیر والزیادة	رقم الحدیث (۱۲۷)	جلد۱	صفحہ۸۶
قال الالبانی	صحیح		
مشکاة المصابیح	رقم الحدیث (۵۸۰۴)	جلد۵	صفحہ۳۰۹
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۲۵۰۵)	جلد۱۹	صفحہ۴۸۵

قال شعیب الارناؤوط اسنادہ صحیح علی شرط مسلم، رجالہ ثقات رجال الشیخین غیر حماد بن سلمة، فمن رجال مسلم

وہاں سیدنا آدم-علیہ السلام-کو دیکھا تو آپ نے مجھے مرحبا کہا-خوش آمدید کہا- اور میرے لئے خیر وبھلائی کی دعا کی۔

پھر ہمیں دوسرے آسمان کی طرف لے جایا گیا-سیدنا جبریل امین-علیہ السلام- نے دروازہ کھولنے کیلئے کہا تو آپ سے پوچھا گیا-آپ کون ہیں؟ آپ نے فرمایا:

میں جبریل-علیہ السلام- ہوں، پوچھا گیا: آپ کے ساتھ کون ہیں؟ سیدنا جبریل امین -علیہ السلام- نے فرمایا:

حضرت سیدنا محمد مصطفیٰ-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- ہیں۔-پھر-پوچھا گیا: کیا انہیں بلایا گیا ہے؟ آپ نے فرمایا:

ہاں! انہیں بلایا گیا ہے-تو ہمارے لئے دوسرا آسمان کھول دیا گیا تو وہاں خالہ زاد بھائی سیدنا عیسی بن مریم اور سیدنا یحییٰ بن زکریا علیہم السلام تھے۔ ان دونوں نے مجھے مرحبا کہا-خوش آمدید کہا-اور میرے لئے خیر وبھلائی کی دعا کی۔

پھر مجھے تیسرے آسمان کی طرف لے جایا گیا-تو سیدنا جبریل امین -علیہ السلام- نے دروازہ کھولنے کا کہا تو آپ سے پوچھا گیا: آپ کون ہیں؟ آپ نے فرمایا:

میں جبریل -علیہ السلام- ہوں، پوچھا گیا: آپ کے ساتھ کون ہیں؟ آپ نے فرمایا: میرے ساتھ حضرت سیدنا محمد مصطفیٰ-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم-ہیں۔ پوچھا گیا: کیا انہیں بلایا گیا ہے؟ آپ نے فرمایا:

ہاں! انہیں بلایا گیا ہے-تو ہمارے لئے تیسرا آسمان کھول دیا گیا تو وہاں سیدنا یوسف-علیہ السلام-تھے۔ جنہیں حسن کا ایک بڑا حصہ عطا فرمایا گیا ہے تو انہوں نے مجھے مرحبا کہا-خوش آمدید کہا-اور میرے لئے خیر وبھلائی کی دعا کی۔

پھر ہمیں چوتھے آسمان کی طرف بلند کیا گیا تو سیدنا جبریل امین-علیہ السلام- نے دروازہ

کھولنے کا کہا تو آپ سے پوچھا گیا۔ یہ کون ہے؟ آپ نے فرمایا:

میں جبریل -علیہ السلام- ہوں، پوچھا گیا: آپ کے ساتھ کون ہیں؟ آپ نے فرمایا:

حضرت سیدنا محمد مصطفیٰ-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- ہیں۔ کیا انہیں بلایا گیا ہے؟ آپ نے جواب دیا:

ہاں! انہیں بلایا گیا ہے۔ تو ہمارے لئے دروازہ کھول دیا گیا تو وہاں سیدنا ادریس -علیہ السلام- تھے۔ انہوں نے مرحبا کہا-خوش آمدید کہا- اور میرے لئے خیر وبھلائی کی دعا کی، اللہ عزوجل نے-ان کے بارے میں-فرمایا:

وَرَفَعْنٰهُ مَكَانًا عَلِيًّا. (مریم:۵۷)

ہم نے انہیں بلند مکان میں رفعت وبلندی عطا فرمائی۔

پھر ہمیں پانچویں آسمان کی طرف بلند کیا گیا۔ تو سیدنا جبریل امین-علیہ السلام-نے دروازہ کھولنے کا کہا تو آپ سے پوچھا گیا۔ یہ کون ہے؟ آپ نے فرمایا:

جبریل، پوچھا گیا: آپ کے ساتھ کون ہیں؟ آپ نے فرمایا: حضرت سیدنا محمد مصطفیٰ-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم-۔ پوچھا گیا: کیا انہیں بلایا گیا ہے؟ آپ نے فرمایا:

ہاں! انہیں بلایا گیا ہے۔ تو ہمارے لئے دروازہ کھول دیا گیا تو وہاں سیدنا ھارون علیہ السلام تھے۔ انہوں نے مرحبا-خوش آمدید-کہا اور میرے لئے خیر وبھلائی کی دعا فرمائی۔

پھر ہمیں چھٹے آسمان کی طرف بلند کیا گیا۔ تو سیدنا جبریل امین-علیہ السلام- نے دروازہ کھولنے کا کہا تو آپ سے کہا گیا۔ یہ کون ہے؟ آپ نے فرمایا:

یہ جبریل ہے اور آپ کے ساتھ کون ہے؟ آپ نے فرمایا: حضرت سیدنا محمد مصطفیٰ-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم-ہیں۔ پوچھا گیا: کیا انہیں بلایا گیا ہے؟ آپ نے جواب میں فرمایا:

ہاں! انہیں بلایا گیا ہے۔ تو دروازہ کھول دیا گیا تو وہاں سیدنا موسیٰ-علیہ السلام- تھے۔ انہوں نے مجھے مرحبا-خوش آمدید-کہا اور میرے لئے خیر وبھلائی کی دعا فرمائی۔

پھر ہمیں ساتویں آسمان کی طرف بلند کیا گیا تو سیدنا جبریل امین-علیہ السلام- نے دروازہ کھولنے کا کہا تو آپ سے پوچھا گیا۔ یہ کون ہے؟ آپ نے فرمایا:

جبریل ہوں، پوچھا گیا: اور آپ کے ساتھ کون ہے؟ آپ نے فرمایا: حضرت سیدنا محمد مصطفیٰ -صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم- ہیں۔ پوچھا گیا: کیا انہیں بلایا گیا ہے؟ آپ نے فرمایا:

ہاں! انہیں بلایا گیا ہے تو ہمارے لئے دروازہ کھول دیا گیا تو وہاں سیدنا ابراہیم-علیہ السلام- تھے۔ آپ اپنی پشت کی بیت المعمور کے ساتھ ٹیک لگائے ہوئے تھے۔ اس بیت المعمور میں روزانہ ستر ہزار فرشتے داخل ہوتے ہیں پھر وہ دوبارہ اس کی طرف نہیں لوٹتے۔

پھر مجھے سدرۃ المنتہیٰ کی طرف لے جایا گیا، تو اس کے پتے ہاتھی کے کان کی طرح تھے اور اس کا پھل بڑے گھڑوں جیسا تھا۔ حضور-صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم- نے ارشاد فرمایا:

پھر جب سدرۃ المنتہیٰ پر اللہ کے امر سے جو چھانا تھا چھا گیا تو اس میں تغیر واقع ہوا تو اللہ کی مخلوق سے کوئی بھی اس کے حسن کو بیان کرنے کی طاقت نہیں رکھتا۔

پھر اللہ تعالیٰ نے میری طرف جو وحی نازل فرمانا تھی فرمائی پس مجھ پر پچاس نمازیں فرض کی گئیں ہر دن اور رات میں تو میں سیدنا موسیٰ-علیہ السلام- کے پاس اترا تو انہوں نے فرمایا:

آپ کے رب نے آپ کی امت پر کیا فرض کیا ہے؟ میں نے کہا: پچاس نمازیں۔ انہوں نے کہا: اپنے رب کی طرف لوٹ جایئے اس سے تخفیف کا سوال کیجئے آپ کی امت اس کی طاقت نہیں رکھتی کیونکہ میں بنی اسرائیل کو آزما چکا ہوں اور ان کا امتحان لے چکا ہوں۔ حضور-صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم- نے ارشاد فرمایا:

میں واپس اپنے رب کی طرف لوٹ گیا تو میں نے عرض کی: اے میرے رب! میری امت پر تخفیف فرمادے تو اللہ تعالیٰ نے مجھ سے پانچ نمازیں کم کر دیں۔ میں دوبارہ موسیٰ-علیہ السلام- کے پاس آیا میں نے ان سے کہا:

مجھ سے پانچ نمازیں کم کردی گئیں انہوں نے کہا: آپ کی امت اس کی طاقت نہیں رکھتی۔ اپنے رب کی طرف لوٹ جایئے اوراس سے تخفیف کا سوال کیجئے۔ حضور-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے ارشادفرمایا:

میں مسلسل لوٹتا رہا اپنے رب تعالیٰ اور موسیٰ-علیہ السلام- کے درمیان حتی کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے محمد! یہ پانچ نمازیں ہیں ہر دن اور رات میں۔ ہر نماز کیلئے دس نمازوں کا اجروثواب ہے پس یہ پچاس نمازیں ہوئیں اور جس نے کسی نیکی کا ارادہ کیا تو وہ نیکی نہ کرسکا تو اس کیلئے ایک نیکی لکھ دی جاتی ہے۔ اگروہ اس پرعمل کرلے تواس کیلئے دس نیکیاں لکھی جاتی ہیں۔

اور جو برائی کا ارادہ کرے تو برائی نہ کرسکے تو اس کیلئے کچھ بھی نہیں لکھا جاتا۔ اگروہ برائی کر لے تواس کیلئے صرف ایک گناہ لکھا جاتا ہے۔ حضور-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے ارشادفرمایا:

پھر میں نیچے اترا حتی کہ موسیٰ-علیہ السلام- کے پاس پہنچا تو میں نے آپ کو-اس کی-خبر دی۔ انہوں نے فرمایا: لوٹ جایئے اپنے رب کی طرف پھراس سے تخفیف کا سوال کیجئے تو حضور سیدنا رسول اللہ-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے ارشادفرمایا:

تو میں نے کہا: میں اپنے رب کی طرف بار بار گیا حتی کہ مجھے اب-جاتے-شرم آ گئی ہے۔

-☆-

حضور سیدنا نبی کریم-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم-نے سیدنا حسان بن ثابت-رضی اللہ عنہ-سے فرمایا: ان مشرکین کی مذمت کیجئے جبریل امین-علیہ السلام-آپ کے مددگار ہیں

عَنِ الْبَرَّاءِ - رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ - قَالَ : قَالَ النَّبِيُّ - صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ - لِحَسَّانَ :

اَهْجُهُمْ - اَوْ هَاجِهِمْ - وَجِبْرِيْلُ مَعَكَ .

صحیح البخاری	رقم الحدیث (۳۲۱۳)	جلد۲	صفحہ۹۹۴
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۴۱۲۳)	جلد۳	صفحہ۱۲۶۵
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۶۱۵۳)	جلد۴	صفحہ۱۹۳۹
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۲۴۸۶)	جلد۴	صفحہ۲۹۰
السنن الکبری للنسائی	رقم الحدیث (۵۹۸۰)	جلد۵	صفحہ۴۴۰
السنن الکبری للنسائی	رقم الحدیث (۵۹۸۱)	جلد۵	صفحہ۴۴۱
السنن الکبری للنسائی	رقم الحدیث (۸۲۳۶)	جلد۷	صفحہ۳۶۶
السنن الکبری للنسائی	رقم الحدیث (۸۲۳۷)	جلد۷	صفحہ۳۶۶
سلسلۃ الاحادیث الصحیحۃ	رقم الحدیث (۸۰۱)	جلد۲	صفحہ۴۳۵
قال الالبانی	قلت: وسندہ صحیح علی شرط الشیخین		

ترجمة الحدیث:

سیدنا براء بن عازب-رضی اللہ عنہ-نے فرمایا:

حضور سیدنا رسول اللہ-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم-نے سیدنا حسان-رضی اللہ عنہ-سے فرمایا:

ان کی ھجو بیان کرو-انکی مذمت کرو-اور جبریل امین-علیہ السلام-تمہارے ساتھ ہیں۔

-☆-

صحیح الجامع الصغیر والزیادۃ	رقم الحدیث (۲۵۲۲)	جلد ۱	صفحہ ۴۹۵
قال الالبانی	صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۸۶۵۰)	جلد ۳۰	صفحہ ۶۰۲
قال شعیب الارنووط	اسنادہ صحیح علی شرط الشیخین		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۸۵۲۶)	جلد ۳۰	صفحہ ۴۹۱
قال شعیب الارنووط	اسنادہ صحیح علی شرط الشیخین		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۸۶۸۹)	جلد ۳۰	صفحہ ۶۲۳
قال شعیب الارنووط	اسنادہ صحیح علی شرط الشیخین		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۸۶۹۰)	جلد ۳۰	صفحہ ۶۲۳
قال شعیب الارنووط	اسنادہ صحیح علی شرط الشیخین		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۸۶۹۷)	جلد ۳۰	صفحہ ۶۲۸
قال شعیب الارنووط	اسنادہ صحیح علی شرط الشیخین		
المستدرک للحاکم	رقم الحدیث (۶۰۶۲)	جلد ۶	صفحہ ۲۱۹۳
قال الحاکم	ھذا حدیث صحیح الاسناد ولم یخرجاہ سکت عنہ الذھبی		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۷۱۴۷)	جلد ۱۶	صفحہ ۹۶
قال شعیب الارنووط	اسنادہ صحیح وباقی رجالہ ثقات رجال الشیخین		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۷۱۰۲)	جلد ۱۰	صفحہ ۲۲۵
قال الالبانی	صحیح		

ذکرِ الٰہی کرنے والوں، اسکی حمد کرنے والوں اور اس نے جو اسلام کی ہدایت دی اس احسان کا ذکر کرنے والوں کا اللہ تعالیٰ فرشتوں سے بطور فخر و مباہات ذکر کرتا ہے

عَنْ مُعَاوِيَةَ – رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ – اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ – صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ– خَرَجَ عَلٰى حَلْقَةٍ مِنْ أَصْحَابِهٖ فَقَالَ :

مَا اَجْلَسَكُمْ . قَالُوا : جَلَسْنَا نَذْكُرُ اللّٰهَ وَنَحْمَدُهُ عَلٰى مَا هَدَانَا لِلْاِسْلَامِ ، وَمَنَّ بِهٖ عَلَيْنَا ؟ قَالَ :

آللّٰهِ مَا اَجْلَسَكُمْ اِلَّا ذَالِكَ ؟ قَالُوا : آللّٰهِ مَا أَجْلَسَنَا اِلَّا ذَالِكَ ، قَالَ : اَمَّا اِنِّى لَمْ اَسْتَحْلِفْكُمْ تُهَمَةً لَكُمْ ، وَلٰكِنَّهُ أَتَانِى جِبْرِيْلُ فَأَخْبَرَنِى اَنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ يُبَاهِى بِكُمُ الْمَلَائِكَةَ .

صحیح مسلم	رقم الحدیث (۲۷۰۱)	جلد ۴	صفحہ ۲۰۷۵
صحیح سنن النسائی	رقم الحدیث (۵۴۴۱)	جلد ۳	صفحہ ۴۵۱
قال الالبانی	صحیح		

ترجمۃ الحدیث:

سیدنا معاویہ-رضی اللہ عنہ-نے بیان فرمایا:

ایک مرتبہ حضور سیدنا رسول اللہ-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم-اپنے اصحاب کے ایک حلقہ پر تشریف لائے آپ نے ارشاد فرمایا:

تم یہاں کیوں بیٹھے ہو؟ انہوں نے عرض کی: ہم یہاں بیٹھے ہیں اللہ تعالیٰ کا ذکر کررہے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا بیان کررہے ہیں کہ اس نے ہمیں اسلام کی ہدایت عطا فرمائی اور ہم پر احسان عظیم فرمایا۔ حضور-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم-نے ارشاد فرمایا:

کیا تم اللہ تعالیٰ کی قسم کھا کر یہ کہتے ہو کہ صرف اسی مقصد کیلئے یہاں بیٹھے ہو؟ انہوں نے عرض کی: ہم اللہ تعالیٰ کی قسم کھا کر-حلفاً-کہتے ہیں کہ ہم صرف اسی غرض سے بیٹھے ہیں۔ حضور-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم-نے ارشاد فرمایا:

میں نے تم سے کسی تہمت کی بنا پر حلف نہیں لیا، لیکن اصل معاملہ یہ ہے کہ حضرت جبریل-علیہ السلام-میرے پاس آئے اور انہوں نے مجھے خبری دی کہ اللہ تعالیٰ تمہارا ذکر فخر ومباہات کے طور پر فرشتوں سے فرمارہا ہے۔

صحیح الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۱۵۰۳)	جلد۲	صفحہ۲۰۹
قال الالبانی	صحیح		
الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۲۲۲۷)	جلد۲	صفحہ۳۷۹
قال المحقق	صحیح		
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۳۳۷۹)	جلد۳	صفحہ۳۸۷
قال الالبانی	صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۶۷۷۸)	جلد۱۳	صفحہ۱۷۶
قال حمزۃ احمد الزین	اسنادہ صحیح		
مشکاۃ المصابیح	رقم الحدیث (۲۲۱۸)	جلد۲	صفحہ۴۲۳
جامع الاصول	رقم الحدیث (۲۵۵۹)	جلد۴	صفحہ۴۲۸
قال المحقق	صحیح		

سیدنا جبریل امین-علیہ السلام-کے عرض کرنے پر
حضور سیدنا نبی کریم-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم-نے
درخت کو بلایا وہ حاضر ہو گیا

عَنْ أَنَسٍ – رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ – قَالَ :

جَاءَ جِبْرِيْلُ – عَلَيْهِ السَّلَامُ – ذَاتَ يَوْمٍ إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ – صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ – وَهُوَ جَالِسٌ حَزِيْنٌ قَدْ خُضِّبَ بِالدِّمَاءِ ، قَدْ ضَرَبَهُ بَعْضُ اَهْلِ مَكَّةَ فَقَالَ: مَالَكَ ؟ فَقَالَ :

فَعَلَ بِى هٰؤُلَاءِ وَفَعَلُوْا . قَالَ : أَتُحِبُّ أَنْ أُرِيَكَ آيَةً ؟ قَالَ : نَعَمْ أَرِنِى . فَنَظَرَ إِلَى شَجَرَةٍ مِنْ وَرَاءِ الْوَادِى قَالَ : ادْعُ تِلْكَ الشَّجَرَةَ ، فَدَعَاهَا فَجَاءَتْ تَمْشِىْ حَتّٰى قَامَتْ بَيْنَ يَدَيْهِ ، قَالَ : قُلْ لَهَا : فَلْتَرْجِعْ فَقَالَ لَهَا فَرَجَعَتْ ، حَتّٰى عَادَتْ إِلَى مَكَانِهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ – صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ – : حَسْبِىْ .

ترجمة الحديث:

سیدنا انس-رضی اللہ عنہ-نے فرمایا:

ایک دن سیدنا جبریلِ امین-علیہ السلام-حضور سیدنا رسول اللہ-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم-کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوئے تو آپ غمگین بیٹھے ہوئے تھے، آپ خون سے رنگین تھے-آپ کو بعض اہلِ مکہ نے مارا تھا تو انہوں نے پوچھا:

آپ کو کیا ہوا؟ آپ نے فرمایا:

میرے ساتھ ان لوگوں نے یہ کیا اور ان لوگوں نے یہ کیا-جبریل امین-علیہ السلام-نے کہا کیا آپ پسند کرتے ہیں کہ میں آپ کو کوئی نشانی دکھادوں؟ آپ نے ارشاد فرمایا:

ہاں مجھے دکھایئے تو انہوں نے ایک درخت کو وادی کے پرے دیکھا تو کہا: اس درخت کو بلایئے آپ نے اسے بلایا تو وہ چلتا ہوا آیا حتی کہ آپ کے سامنے کھڑا ہوگیا-جبریل امین-علیہ السلام-نے کہا:

اسے کہیئے واپس لوٹ جاؤ آپ نے اس سے فرمایا تو وہ واپس لوٹ گیا حتی کہ اپنی جگہ پر لوٹ آیا تو حضور سیدنا رسول اللہ-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم-نے ارشاد فرمایا:

مجھے کافی ہے-

-☆-

سنن ابن ماجہ واللفظ لہ	رقم الحدیث (۴۰۲۸)	جلد ۴	صفحہ ۴۱۳
قال محمود محمد محمود	الحدیث صحیح		
سنن ابن ماجہ واللفظ لہ	رقم الحدیث (۴۰۲۸)	جلد ۵	صفحہ ۱۵۷
قال شعیب الارنووط	اسنادہ قوی		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۲۱۱۲)	جلد ۱۸	صفحہ ۱۶۵
قال شعیب الارنووط	اسنادہ قوی علی شرط مسلم، وباقی رجالہ ثقات من رجال الشیخین		

حضور سیدنا نبی کریم-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم-کا ارشاد گرامی میں کیسے خوش وخرم رہ سکتا ہوں جبکہ صور پھونکنے والا فرشتہ منہ میں صور لئے اللہ کے حکم کا منتظر ہے

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ – رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ – قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ – صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّمَ – :

کَیْفَ اَنْعَمُ ، وَصَاحِبُ الْقَرْنِ قَدِ الْتَقَمَ الْقَرْنَ ، وَاسْتَمَعَ الْاِذْنَ ، مَتٰی یُؤْمَرُ بِالنَّفْخِ فَیَنْفُخُ ، فَکَانَ ذٰلِکَ ثَقُلَ عَلٰی اَصْحَابِ النَّبِیِّ – صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّمَ – فَقَالَ لَھُمْ : قُوْلُوْا : حَسْبُنَا اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ .

مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۰۹۸۰)	جلد ۱۰	صفحہ ۱۵
قال حمزۃ احمد الزین	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۱۶۳۶)	جلد ۱۰	صفحہ ۲۳۰
قال حمزۃ احمد الزین	اسنادہ صحیح		
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۲۴۳۱)	جلد ۲	صفحہ ۵۷۸
قال الالبانی	صحیح		

ترجمة الحديث:

سیدنا ابوسعید خدری-رضی اللہ عنہ- سے روایت ہے کہ حضور سیدنا رسول اللہ-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے ارشاد فرمایا:

میں کیسے خوش وخرم رہ سکتا ہوں جبکہ صور پھونکنے والا-فرشتہ-منہ میں صور لئے ہوئے ہے۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے اجازت پر کان لگائے ہوئے ہے کہ کب اسے صور پھونکنے کا حکم دیا جائے تو وہ صور میں پھونکے۔ یہ بات حضور سیدنا نبی کریم-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کے صحابہ کرام-رضی اللہ عنہم- پر گراں گزری تو حضور-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے انہیں فرمایا:

حسبنا اللہ ونعم الوکیل پڑھا کرو ہمیں اللہ ہی کافی ہے اور وہ بہترین کارساز ہے۔

-☆-

صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۳۲۴۳)	جلد۳	صفحہ۳۲۲
قال الالبانی	صحیح		
صحیح الجامع الصغیر	رقم الحدیث (۴۵۹۲)	جلد۲	صفحہ۸۴۲
قال الالبانی	صحیح		
الجامع لشعب الایمان	رقم الحدیث (۳۴۶)	جلد۱	صفحہ۵۳۲
قال المحقق	اسنادہ حسن		
مشکاۃ المصابیح	رقم الحدیث (۵۴۶۰)	جلد۵	صفحہ۱۵۹
قال الالبانی	حسن		
الترغیب والترہیب	رقم الحدیث (۵۲۳۳)	جلد۴	صفحہ۲۸۱
قال المحقق	حسن بشواھدہ		
سلسلۃ الاحادیث الصحیحۃ	رقم الحدیث (۱۰۷۹)	جلد۳	صفحہ۶۶
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۸۲۳)	جلد۳	صفحہ۱۰۵
قال شعیب الارنؤوط	اسنادہ صحیح علی شرط الشیخین		

بیت المعمور میں روزانہ ستر ہزار فرشتے نماز پڑھتے ہیں

سیدنا مالک بن صعصعہ-رضی اللہ عنہ-سے روایت ہے کہ حضور سیدنا نبی کریم-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم-نے-واقعہ معراج بیان کرتے ہوئے-ارشاد فرمایا:

فَرُفِعَ لِیَ الْبَیْتُ الْمَعْمُوْرُ ، فَسَأَلْتُ جِبْرِیْلَ فَقَالَ : هٰذَا الْبَیْتُ الْمَعْمُوْرُ ، یُصَلِّیْ فِیْهِ کُلَّ یَوْمٍ سَبْعُوْنَ اَلْفَ مَلَکٍ ، اِذَا خَرَجُوْا لَمْ یَعُوْدُوْا اِلَیْهِ آخِرَ مَا عَلَیْهِمْ .

پھر مجھے بیت المعمور دکھایا گیا میں نے جبریل علیہ السلام سے اس کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے بتلایا کہ یہ بیت المعمور ہے۔اس میں ستر ہزار فرشتے روزانہ نماز پڑھتے ہیں اور ایک مرتبہ جو فرشتے نماز پڑھ کر اس سے نکل جاتے ہیں تو پھر کبھی داخل نہیں ہو پاتے۔

-☆-

صحیح البخاری	رقم الحدیث(۳۲۰۷)	جلد۲	صفحہ۹۹۲
صحیح البخاری	رقم الحدیث(۳۳۹۳)	جلد۲	صفحہ۱۰۵۱
صحیح البخاری	رقم الحدیث(۳۴۳۰)	جلد۲	صفحہ۱۰۶۷
صحیح البخاری	رقم الحدیث(۳۸۸۷)	جلد۳	صفحہ۱۱۸۶
صحیح مسلم	رقم الحدیث(۱۶۴)	جلد۱	صفحہ۱۴۹
السنن الکبری	رقم الحدیث(۳۰۹)	جلد۱	صفحہ۱۹۷

صحیح ابن حبان	رقم الحدیث(۴۸)	جلد۱	صفحہ۲۳۶
قال شعیب الارنووط	اسنادہ صحیح علی شرط الشیخین		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث(۴۸)	جلد۱	صفحہ۱۷۴
قال الالبانی:	صحیح		
صحیح الجامع الصغیر	رقم الحدیث(۲۸۶۶)	جلد۱	صفحہ۵۱۱
قال الالبانی:	صحیح		
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث(۳۳۴۶)	جلد۳	صفحہ۳۷۲
قال الالبانی:	صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث(۱۷۷۶۲)	جلد۱۳	صفحہ۵۱۸
قال حمزۃ احمد الزین:	اسنادہ صحیح		

فرشتے نے آکر حضور-صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم-کو بتایا جو آپ کا امتی آپ پر ایک مرتبہ درود پاک پڑھے گا تو اللہ تعالیٰ اسکے لئے دس نیکیاں لکھے گا، دس گناہ مٹائے گا، دس درجات بلند فرمائے گا اور اسکی مثل اسے لوٹائے گا

عَنْ اَبِیْ طَلْحَةَ – رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ – قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ – صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ – :

اَتَانِیْ آتٍ مِنْ عِنْدِ رَبِّیْ عَزَّوَجَلَّ ، فَقَالَ : مَنْ صَلّٰی عَلَیْکَ مِنْ اُمَّتِکَ صَلَاةً کَتَبَ اللّٰهُ لَهُ بِهَا عَشْرَ حَسَنَاتٍ ، وَمَحَا عَنْهُ عَشْرَ سَیِّئَاتٍ ، وَرَفَعَ لَهُ عَشْرَ دَرَجَاتٍ ، وَرَدَّ عَلَیْهِ مِثْلَهَا.

المصنف لابن ابی شیبہ	رقم الحدیث (۳۲۴۴۸)	جلد ۱۶	صفحہ ۵۰۶
المصنف لابن ابی شیبہ	رقم الحدیث (۸۷۸۷)	جلد ۶	صفحہ ۸۶
صحیح سنن النسائی	رقم الحدیث (۱۲۸۲)	جلد ۱	صفحہ ۴۱۰
قال الالبانی	ھذا حدیث حسن		
صحیح سنن النسائی	رقم الحدیث (۱۲۹۴)	جلد ۱	صفحہ ۴۱۴
قال الالبانی	ھذا حدیث حسن		

ترجمة الحدیث:

سیدنا ابوطلحہ-رضی اللہ عنہ-سے روایت ہے کہ حضور سیدنا رسول اللہ-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم-نے ارشادفرمایا:

میرے پاس میرے رب سے آنے والا آیااور کہاجوآپ پرآپ کی امت میں سے درود پڑھتاہے اللہ تعالیٰ اس پردس رحمتیں نازل فرمائے گااوراسکے دس گناہ دورکردے گااوراس کے دس درجات بلندکردے گااوراس کواس کی مثل لوٹائے گا۔

-☆-

صحیح ابن حبان	رقم الحدیث(۹۱۵)	جلد۳	صفحہ۱۹۶
مسندالامام احمد	رقم الحدیث(۱۶۳۰۴)	جلد۱۲	صفحہ۵۳۱
مسندالامام احمد	رقم الحدیث(۱۶۳۱۵)	جلد۱۲	صفحہ۵۳۱
مسندالامام احمد	رقم الحدیث(۱۶۳۱۳)	جلد۱۲	صفحہ۵۳۴
سلسلة الاحادیث الصحیحة	رقم الحدیث(۸۲۹)	جلد۲	صفحہ۴۸۱
مشکاة المصابیح	رقم الحدیث(۸۸۸)	جلد۱	صفحہ۴۱۷
الترغیب والترهیب	رقم الحدیث(۲۴۷۱)	جلد۲	صفح ۴۹۱۴
قال المحقق	هذاحدیث حسن		
صحیح الجامع الصغیروزیادته	رقم الحدیث(۵۷)	جلد۱	صفحہ۷۲
قال الالبانی	صحیح		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث(۹۱۱)	جلد۲	صفحہ۲۶۱
قال الالبانی	صحیح		
اسباب المغفرة	رقم الحدیث(۱۸۶)	جلد۱	صفحہ۱۷۸

ایک مرتبہ حضور سیدنا نبی کریم-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کے چہرہ انور سے بہت زیادہ خوشی نظر آرہی تھی آپ نے ارشاد فرمایا: ابھی فرشتہ آیا تھا اس نے اللہ کا پیغام پہنچایا کیا آپ اس بات سے راضی نہیں کہ آپ کا جو امتی آپ پر ایک مرتبہ درود شریف بھیجے تو اللہ تعالیٰ اس پر دس مرتبہ صلاۃ بھیجے گا اور جو آپ پر ایک مرتبہ سلام بھیجے گا اللہ تعالیٰ اس پر دس مرتبہ سلام بھیجے گا

عَنْ اَبِی طَلْحَةَ الْاَنْصَارِیِّ – رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ – قَالَ:
اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ – صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ – جَاءَ ذَاتَ یَوْمٍ وَالسُّرُوْرُ یُرٰی فِیْ وَجْهِهٖ، فَقَالُوْا: یَارَسُوْلَ اللّٰهِ! اِنَّا لَنَرَی السُّرُوْرَ فِیْ وَجْهِکَ؟ فَقَالَ:
اِنَّهٗ أَتَانِی الْمَلَکُ، فَقَالَ: یَامُحَمَّدُ! اَمَا یُرْضِیْکَ اَنَّ رَبَّکَ عَزَّوَجَلَّ یَقُوْلُ: اِنَّهٗ لَا یُصَلِّیْ عَلَیْکَ اَحَدٌ مِنْ اُمَّتِکَ اِلَّا صَلَّیْتُ عَلَیْهِ عَشْرًا، وَلَا یُسَلِّمُ عَلَیْکَ اَحَدٌ مِنْ اُمَّتِکَ اِلَّا سَلَّمْتُ عَلَیْهِ عَشْرًا؟ قَالَ: بَلٰی.

ترجمة الحديث:

سیدنا ابو طلحہ انصاری-رضی اللہ عنہ-نے فرمایا:

ایک دن حضور سیدنا رسول اللہ-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم-تشریف لائے تو خوشی ومسرت آپ کے چہرہ انور سے عیاں ہو رہی تھی تو صحابہ کرام-رضی اللہ عنہم-نے عرض کی: یارسول اللہ! ہم آپ کے چہرہ انور میں خوشی ومسرت دیکھ رہے ہیں۔تو حضور-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم-نے ارشاد فرمایا:

بے شک فرشتہ میرے پاس حاضر ہوا تو اس نے کہا: کیا آپ اس بات سے راضی ومسرور نہیں کہ آپ کا رب عزوجل فرماتا ہے: کہ آپ کی امت میں سے جو کوئی آپ پر ایک مرتبہ درود شریف پڑھے گا تو میں-اللہ-اس پر دس مرتبہ صلاۃ بھیجوں گا اور آپ کی امت میں سے کوئی آپ پر ایک مرتبہ سلام بھیجے تو میں-اللہ)-اس پر دس مرتبہ سلام بھیجوں گا؟ تو حضور-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم-نے فرمایا:

کیوں نہیں-میں تو اس بات سے راضی ہوں-۔

-☆-

الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۲۴۷۱)	جلد۲	صفحہ۴۹۴
قال المحقق	حسن		
المستدرک للحاکم	رقم الحدیث (۳۵۷۵)	جلد۴	صفحہ۱۳۴۴
قال الحاکم	ھذا حدیث صحیح الاسناد ولم یخرجاہ		
صحیح الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۱۶۶۱)	جلد۲	صفحہ۲۹۱
قال الالبانی	حسن صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۶۳۵۲)	جلد۲۶	صفحہ۲۷۲
مسند الامام احمد واللفظ لہ	رقم الحدیث (۱۶۳۶۱)	جلد۲۶	صفحہ۲۸۰
قال شعیب الارنؤوط	حسن لغیرہ		

ایک فرشتہ جسے تمام بندوں کے سننے کی طاقت ہے جب بھی کوئی درود شریف پڑھتا ہے وہ بارگاہ خیر الوری-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم-میں پہنچا دیتا ہے

عَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ – رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ – قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ – صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ – :

اِنَّ لِلّٰهِ تَعَالَى مَلَكًا اَعْطَاهُ سَمْعَ الْعِبَادِ فَلَيْسَ مِنْ اَحَدٍ يُصَلِّي عَلَيَّ اَنْ اَبْلَغَنِيْهَا ، وَاِنِّي سَاَلْتُ رَبِّيْ اَنْ لَّا يُصَلِّيْ عَلَيَّ عَبْدٌ صَلَاةً اِلَّا صَلَّيْتُ عَلَيْهِ عَشْرَ اَمْثَالِهَا.

ترجمة الحديث:

سیدنا عمار بن یاسر-رضی اللہ عنہ-سے روایت ہے کہ حضور سیدنا رسول اللہ-صلی اللہ علیہ

صحیح الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۱۶۶۷)	جلد۲	صفحہ۲۹۳
قال الالبانی	حسن		
الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۲۴۷۸)	جلد۲	صفحہ۴۹۶
سلسلۃ الاحادیث الصحیحۃ	رقم الحدیث (۱۵۳۰)	جلد۴	صفحہ۴۴
صحیح الجامع الصغیر	رقم الحدیث (۲۱۷۶)	جلد۱	صفحہ۴۳۴
قال الالبانی	حسن		

وآلہ وسلم- نے ارشاد فرمایا:

اللہ تعالیٰ کا ایک فرشتہ ہے جسے اس نے بندوں کی آوازیں سننے کی طاقت عطا فرمائی ہے۔ کوئی بھی آدمی جب مجھ پر درود پاک پڑھتا ہے تو وہ فرشتہ مجھے وہ درود پاک پہنچا دیتا ہے اور میں نے اپنے رب تعالیٰ سے دعا کی کہ:

اے اللہ کوئی بھی بندہ جب مجھ پر درود پاک پڑھے تو تو اس پر اس کی مثل دس مرتبہ درود بھیج۔

-☆-

اللہ تعالیٰ نے روضہ رسول-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم-پر ایک فرشتہ مقرر فرمایا ہے جو آدمی درود شریف پڑھتا ہے وہ فرشتہ عرض کرتا ہے:

یارسول اللہ! فلاں، فلاں کے بیٹے نے آپ پر درود شریف پڑھا ہے

عَنْ اَبِی بَکْرِ الصِّدِّیْقِ - رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ - قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ - صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ - :

اَکْثِرُوا الصَّلَاۃَ عَلَیَّ ، فَاِنَّ اللّٰہَ وَکَّلَ بِیْ مَلَکًا عِنْدَ قَبْرِیْ ، فَاِذَا صَلّٰی لِیْ رَجُلٌ مِنْ اُمَّتِیْ قَالَ لِیْ ذَالِکَ الْمَلَکُ : یَا مُحَمَّدُ ! اِنَّ فُلَانَ ابْنَ فُلَانٍ صَلّٰی عَلَیْکَ السَّاعَۃَ .

ترجمة الحديث:

سیدنا ابوبکر صدیق-رضی اللہ عنہ-سے روایت ہے کہ حضور سیدنا رسول اللہ-صلی اللہ علیہ

سلسلة الاحاديث الصحيحة	رقم الحدیث (۱۵۳۰)	جلد۴	صفحہ۴۴
صحیح الجامع الصغیر	رقم الحدیث (۱۲۰۷)	جلد۱	صفحہ۲۶۳
قال الالبانی	حسن		

وآلہ وسلم-نے ارشاد فرمایا:

مجھ پر درود شریف کثرت سے پڑھا کرو کیونکہ اللہ تعالیٰ نے میرے روضہ مطہرہ پر میرے لئے ایک فرشتہ مقرر فرمایا ہے۔ جب میری امت کا کوئی آدمی مجھ پر درود شریف پڑھتا ہے تو وہ فرشتہ مجھ سے کہتا ہے:

یا محمد-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم-! فلاں بن فلاں-فلاں فلاں کا بیٹا آپ پر اس گھڑی درود شریف پڑھ رہا ہے۔

-☆-

حضور-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم-کو آپ کی امت کا سلام سیاح فرشتے پہنچاتے ہیں

عَنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ – رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ – قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ – صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ – :

اِنَّ لِلّٰهِ مَلَائِکَةً سَیَّاحِیْنَ فِی الْاَرْضِ یُبَلِّغُوْنِیْ عَنْ اُمَّتِی السَّلَامَ .

مشکوٰۃ المصابیح	رقم الحدیث (۹۲۴)	جلد۱	صفحہ۲۹۱
قال الالبانی:	اسنادہ صحیح		
سنن الدارمی	رقم الحدیث (۲۸۱۶)		صفحہ۱۸۲۶
قال حسین سلیم اسد:	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۴۲۱۰)	جلد۴	صفحہ۱۷۹
قال احمد محمد شاکر:	اسنادہ صحیح		
مسند ابی یعلی الموصلی	رقم الحدیث (۵۲۱۳)	جلد۹	صفحہ۱۳۷
قال حسین سلیم اسد:	اسنادہ صحیح		
سنن النسائی	رقم الحدیث (۱۲۷۸)	جلد۳	صفحہ۴۴
صحیح سنن النسائی	رقم الحدیث (۱۲۸۱)	جلد۱	صفحہ۴۱۰
قال الالبانی:	صحیح		

ترجمۃ الحدیث:

سیدنا عبداللہ بن مسعود-رضی اللہ عنہ-سے روایت ہے کہ حضور سیدنا رسول اللہ-صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم-نے ارشاد فرمایا:

بے شک زمین میں اللہ تعالیٰ کے کچھ سیاح فرشتے ہیں جو میری امت کا سلام مجھ تک پہنچاتے ہیں۔

-☆-

سبحان اللہ! اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب-صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم-رفعتِ شان کیلئے کچھ فرشتوں کو سیاح بنادیا وہ روئے زمین کی سیر وسیاحت کرتے ہیں اور اس کرۂ ارضی کا چکر لگاتے ہیں جہاں بھی حضور-صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم-کا امتی حضور-صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم-کی بارگاہِ اقدس میں سلام عرض کرتا ہے یہ فرشتے فوراً اس سلام کو دربار مصطفوی-صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم-میں پہنچادیتے ہیں۔

اے نبی کریم-صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم-کے پیارے امتی تیری کس درجہ نیک بختی ہے کہ تو

صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۹۱۴)	جلد۳	صفحہ۱۹۵
قال شعیب الارنووط:	اسنادہ صحیح علی شرط مسلم		
المصنف لعبد الرزاق	رقم الحدیث (۳۱۱۶)	جلد۳	صفحہ۲۱۵
عمل الیوم واللیلۃ للنسائی	رقم الحدیث (۶۶)		صفحہ۱۶۷
شرح السنۃ للبغوی	رقم الحدیث (۶۸۷)	جلد۳	صفحہ۱۹۷
المستدرک للحاکم	رقم الحدیث (۳۶۲۹)	جلد۳	صفحہ۱۹۷
قال الحاکم:	صحیح الاسناد ولم یخرجاہ		
المعجم الکبیر للطبرانی	رقم الحدیث (۱۰۵۲۸)	جلد۱۰	صفحہ۲۷۰
صحیح الترغیب والترہیب	رقم الحدیث (۱۶۶۴)	جلد۲	صفحہ۲۹۲
قال الالبانی	صحیح		
الترغیب والترہیب	رقم الحدیث (۲۴۷۴)	جلد۲	صفحہ۴۹۵
الترغیب والترہیب	رقم الحدیث (۲۱۱۸)	جلد۲	صفحہ۳۲۶
قال المحقق	صحیح		

جب بھی بارگاہِ خیرالوارٰی-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم-میں نہایت ادب واحترام سے کہتا ہے

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ.

تو حضور-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم-اس سلام کوخود سنتے ہیں اوراسی آن ملائکہ سیّاحین بارگاہ نبی کریم-صلی اللہ علیہ والہ وسلم-میں پہنچ کرعرض کردیتے ہیں کہ یارسول اللہ! فلاں آدمی آپ پرسلام پیش کررہاہے۔

جب ایک امتی کے سلام کوحضور-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم-خودبھی سنتے ہوں اورفرشتے بھی عرض کرتے ہوں توپھرحضور-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم-کس شفقت وپیارسے اس سلام کا جواب دیتے ہوں گے اورجب ایک مرتبہ ہی دربارنبوی-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم-سے سلام کاجواب آگیاتوتیرے بگڑےمقدرسنورجائیں گے۔

حضورسیدنانبی کریم-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم-آج بھی اپنے روضہ اقدس کے اندرزندہ ہیں یہ وھاب ومعطی اللہ کاخصوصی عطیہ ہے۔یہ سیاح فرشتے حضورسیدنانبی کریم-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم-پرسلام کی تلاش میں رہتے ہیں۔

-☆-

حضور سیدنا نبی کریم-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم-کے روضہ اقدس پر فرشتہ مقرر ہے جو درود شریف بھیجنے والوں کا نام لے کر درود شریف پہنچاتا ہے

عَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ - رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ - قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ - صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ - :

اِنَّ لِلّٰهِ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى مَلَكاً اَعْطَاهُ اَسْمَاعَ الْخَلَائِقِ ، فَهُوَ قَائِمٌ عَلٰى قَبْرِيْ اِذَا مِتُّ فَلَيْسَ اَحَدٌ يُصَلِّيْ عَلَيَّ صَلَاةً اِلَّا قَالَ : يَا مُحَمَّدُ ! صَلّٰى عَلَيْكَ فُلَانُ بْنُ فُلَانٍ ، قَالَ : فَيُصَلِّي الرَّبُّ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى عَلٰى ذَالِكَ الرَّجُلِ بِكُلِّ وَاحِدَةٍ عَشْراً .

ترجمة الحديث:

سیدنا عمار بن یاسر-رضی اللہ عنہ-سے مروی ہے کہ حضور سیدنا رسول اللہ-صلی اللہ علیہ وآلہ

صحیح الترغیب والترہیب رقم الحدیث (۱۶۶۷) جلد۲ صفحہ۲۹۳

قال الالبانی حسن

الترغیب والترہیب رقم الحدیث (۲۴۷۸) جلد۲ صفحہ۴۹۶

وسلم- نے ارشاد فرمایا:

بیشک اللہ تبارک وتعالیٰ کا ایک فرشتہ ہے جسے اللہ تعالیٰ نے تمام مخلوقات کو سننے کی طاقت عطا فرمائی ہے اور جب میرا وصال ہوگا تو وہ میرے روضہ اقدس پر قائم ہوگا۔ جب بھی کوئی مجھ پر درود شریف بھیجے گا تو وہ فرشتہ عرض کرے گا:

اے محمد- صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم-! آپ پر فلاں بن فلاں نے درود شریف بھیجا ہے۔ حضور -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے ارشاد فرمایا:

رب تبارک وتعالیٰ اس درود بھیجنے والے آدمی پر ہر درود شریف کے بدلے دس مرتبہ صلوات بھیجے گا۔

-☆-

حضور سیدنا نبی کریم -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- اپنے روضہ اقدس میں زندہ ہیں اور اپنی امت کے تمام اعمال پر مطلع ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے آپکو اپکی امت کے احوال سے باخبر رکھنے کیلئے جہاں خود آپ کو بے پناہ کمالات عطا فرمائے وہاں آپ کے روضہ اقدس پر ایک فرشتہ بھی مامور فرما دیا۔ یہ دربانِ درِ مصطفیٰ -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- تمام خلائق کے اسماع -تمام مخلوق کو سننے کی طاقت- رکھتا ہے۔ ہر چھوٹے اور بڑے کی آواز کو جانتا ہے۔ جب دربانِ درِ مصطفیٰ -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کا یہ عالم ہے تو حضور -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کی اپنی ذات اطہر وبرتر کا عالم کیا ہوگا۔

جب بھی کوئی امتی آپ کی ذات اقدس پر درود شریف کا نذرانہ پیش کرتا ہے تو یہ فرشتہ فوراً عرض کرتا ہے: یارسول اللہ! فلاں آدمی فلاں کا بیٹا آپ پر درود شریف پڑھ رہا ہے۔ یہ فرشتہ ہر فرد کے نام سے واقف ہے، ہر رنگ ونسل کے نام سے واقف ہے۔ جہاں سے بھی کوئی صلاۃ بھیجے یہ فرشتہ اس صلاۃ کو سن کر بارگاہِ مصطفیٰ -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- میں عرض کر دیتا ہے۔ یہ زندہ وجاوید نبی -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- اپنے روضہ اقدس میں اپنے امتیوں کا درود شریف سن کر کتنے خوش ہوتے ہونگے۔

اسماع الخلائق:

اس موکل فرشتے کو تمام مخلوق کی باتیں سننے کی طاقت عطا فرمائی ہے صرف طاقت ہی نہیں بلکہ وہ بالتفصیل تمام لوگوں کی باتیں سنتا ہے۔ کیونکہ کسی وقت بھی کوئی دورانِ گفتگو حضور۔ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ کی بارگاہِ اقدس میں سلام عرض کرسکتا ہے یہ فوراً اس سلام کو سن کر بارگاہِ خیر الوریٰ۔ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ میں پیش کرسکتا ہے۔ یہ فرشتہ کس شان والا ہے؟

غور کیجئے!

اس وقت دنیا میں کتنی زبانیں بولی جاتی ہیں اور ایک وقت میں کتنے لوگ باتیں کرتے ہیں ان میں سے جو بھی جس وقت سلام عرض کرتا ہے روضہ اقدس پر مامور فرشتہ فوراً سن لیتا ہے اور بارگاہ مصطفیٰ۔ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ میں عرض کرتا ہے کہ فلاں فلاں کا بیٹا آپ پر درود شریف بھیج رہا ہے۔

کبھی کبھی انسان درود شریف پڑھتے وقت اتنی مدھم آواز سے پڑھتا ہے کہ ساتھ بیٹھے ہوئے آدمی کو معلوم نہیں ہوتا کہ یہ کیا کر رہا ہے لیکن دربانِ مصطفیٰ۔ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ کے قربان جائیں وہ اتنی مدھم آواز کو بھی سن لیتا ہے۔

کبھی ایسا ہوتا ہے کہ

بعض لوگوں کے باپ کا کسی کو علم نہیں ہوتا اور وہ غلط آدمی کو اس کا باپ تصور کر لیتے ہیں کہ دربار مصطفیٰ۔ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ کی برکت ملاحظہ ہو کہ وہاں مامور فرشتہ ہر آدمی کے نام سے واقف ہے نام سے ہی نہیں بلکہ باپ کے نام سے بھی واقف ہے۔

جب دربان فرشتے کے علم کا یہ عالم ہے تو خود سرور عالم۔ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ کی وسعت کا عالم کیا ہوگا۔ اس دربان کی معلومات تک کوئی نہیں پہنچ سکتا تو آقا و مولیٰ۔ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ کی معلومات تک کسی کی رسائی ہوگی۔

-☆-

جو بندہ حضور سیدنا نبی کریم-صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم-پر ایک مرتبہ درود پاک پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر دس مرتبہ صلاۃ نازل فرماتا ہے

عَنْ اَبِی اُمَامَةَ – رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ – قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ – صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ – :

مَنْ صَلَّی عَلَیَّ مَرَّةً صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ عَشْراً ، مَلَکٌ مُوَکَّلٌ بِهَا حَتّٰی یُبَلِّغَنِیْهَا.

ترجمۃ الحدیث:

سیدنا ابوامامہ-رضی اللہ عنہ-نے فرمایا:

حضور سیدنا رسول اللہ-صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم-نے ارشاد فرمایا:

جس نے مجھ پر ایک مرتبہ درود پڑھا اللہ تعالیٰ اس پر دس مرتبہ صلاۃ-رحمت-نازل فرماتا ہے۔ایک فرشتہ اس پر مقرر ہے حتی کہ وہ-درود پاک-پہنچا دیتا ہے۔

-☆-

صحیح الترغیب والترھیب رقم الحدیث (۱۶۶۳) جلد۲ صفحہ۲۹۲

قال الالبانی حسن لغیرہ

ہر انسان پر ایک فرشتہ مقرر ہے اور ایک شیطان

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ – رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ – قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ – صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ – :

مَامِنْكُمْ مِنْ اَحَدٍ اِلَّا وَقَدْ وُكِّلَ بِهٖ قَرِیْنُهٗ مِنَ الْجِنِّ وَقَرِیْنُهٗ مِنَ الْمَلَائِكَةِ، قَالُوْا: یَارَسُوْلَ اللّٰهِ ! وَاِیَّاكَ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ ، قَالَ :

وَاِیَّایَ ، وَلٰكِنَّ اللّٰهَ اَعَانَنِیْ عَلَیْهِ فَلَا یَاْمُرُنِیْ اِلَّا بِخَیْرٍ.

صحیح مسلم	رقم الحدیث (۷۱۰۸)	جلد۴	صفحہ۳۱۱
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۷۱۰۹)	جلد۴	صفحہ۳۱۱
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۲۸۱۴)	جلد۴	صفحہ۲۱۶۷
صحیح الجامع الصغیر	رقم الحدیث (۵۸۰۰)	جلد۲	صفحہ۱۰۱۰
قال الالبانی	صحیح		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۶۴۱۷)	جلد۱۴	صفحہ۳۲۷
قال شعیب الارنؤوط	اسنادہ صحیح علی شرط مسلم		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۶۳۸۳)	جلد۹	صفحہ۱۷۲
قال الالبانی	صحیح		
مشکاۃ المصابیح	رقم الحدیث (۶۳)	جلد۱	صفحہ۸۶

ترجمة الحدیث:

سیدنا عبد اللہ بن مسعود-رضی اللہ عنہ-سے روایت ہے کہ حضور سیدنا رسول اللہ-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم-نے ارشاد فرمایا:

تم میں سے ہر ایک کے ساتھ اسکا ایک قرین جنات میں سے اور ایک قرین فرشتوں میں سے مقرر ہے۔صحابہ کرام-رضی اللہ عنہم-نے عرض کی:

یا رسول اللہ-صلی اللہ علیک وسلم-! کیا آپ پر بھی مقرر ہے؟ حضور-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم-نے ارشاد فرمایا:

ہاں مجھ پر بھی مقرر ہے لیکن اللہ تعالیٰ نے اس پر میری مدد واعانت فرمائی پس اب وہ مجھے سوائے خیر کے کسی اور چیز کے بارے میں نہیں کہتا۔

-☆-

مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۳۶۴۸)	جلد ۳	صفحہ ۵۲۹
قال احمد محمد شاکر	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۳۷۷۹)	جلد ۴	صفحہ ۲۸
قال احمد محمد شاکر	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۳۸۰۲)	جلد ۴	صفحہ ۴۰
قال احمد محمد شاکر	اسنادہ صحیح		
المعجم الکبیر للطبرانی	رقم الحدیث (۱۰۵۲۲)	جلد ۱۰	صفحہ ۲۱۸
المعجم الکبیر للطبرانی	رقم الحدیث (۱۰۵۲۳)	جلد ۱۰	صفحہ ۲۱۸
المعجم الکبیر للطبرانی	رقم الحدیث (۱۰۵۲۴)	جلد ۱۰	صفحہ ۲۱۸

سورج کے طلوع وغروب کے وقت دوفرشتے ندادیتے ہیں

عَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ – رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ – قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ – صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ – :

مَا طَلَعَتْ شَمْسٌ قَطُّ اِلَّا بُعِثَ بِجَنْبَتَیْهَا مَلَکَانِ یُنَادِیَانِ یُسْمِعَانِ اَهْلَ الْاَرْضِ اِلَّا الثَّقَلَیْنِ : یَا اَیُّهَا النَّاسُ ! هَلُمُّوا اِلٰی رَبِّکُمْ ، فَاِنَّ مَا قَلَّ وَکَفٰی خَیْرٌ مِمَّا کَثُرَ وَاَلْهٰی ، وَلَا آبَتْ شَمْسٌ قَطُّ اِلَّا بُعِثَ بِجَنْبَتَیْهَا مَلَکَانِ یُنَادِیَانِ یُسْمِعَانِ اَهْلَ الْاَرْضِ اِلَّا الثَّقَلَیْنِ : اَللّٰهُمَّ اَعْطِ مُنْفِقًا خَلَفًا ، وَاَعْطِ مُمْسِکًا تَلَفًا .

الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۱۳۴۴)	جلد۱	صفحہ۶۹۶
قال المحقق	صحیح		
الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۲۵۴۴)	جلد۲	صفحہ۵۲۶
قال المحقق	صحیح		
صحیح الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۱۷۰۶)	جلد۲	صفحہ۳۱۳
قال الالبانی	صحیح		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۳۳۲۹)	جلد۸	صفحہ۱۲۱
قال شعیب الارنؤوط	اسنادہ صحیح علی شرط مسلم		

ترجمة الحديث:

سیدنا ابودرداء-رضی اللہ عنہ-سے روایت ہے کہ حضور سیدنا رسول اللہ-صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم-نے ارشاد فرمایا:

جب بھی سورج طلوع ہوتا ہے تو اس کے دونوں جانب فرشتے بھیجے جاتے ہیں، جو ایسی آواز سے پکارتے ہیں جسے انسانوں اور جنوں کے علاوہ تمام اھل زمین سنتے ہیں۔ کہتے ہیں:

اے لوگو! اپنے پروردگار کی طرف بھاگو بے شک جو چیز تھوڑی ہو مگر-ضروریات کیلئے-کافی ہو وہ بہتر ہے اس چیز سے جو بہت زیادہ ہو مگر-اطاعتِ الٰہی سے-غافل کردینے والی ہو۔

اور جب سورج غروب ہوتا ہے اس وقت بھی دو فرشتے اس کی دونوں طرف بھیجے جاتے ہیں۔ وہ ایسی آواز سے ندا دیتے ہیں جسے انسانوں اور جنوں کے علاوہ سب اہل ارض سنتے ہیں-وہ کہتے ہیں-:

اے اللہ! خرچ کرنے والے کو اس کا بدل عطا فرما اور بخیل کے مال کو ہلاک کردے۔

-☆-

المستدرک للحاکم	رقم الحدیث (۳۶۶۲)	جلد۴	صفحہ۱۳۷۲
قال الحاکم	حذا حدیث صحیح الاسناد ولم یخرجاه		
مشکاة المصابیح	رقم الحدیث (۵۱۴۶)	جلد۵	صفحہ۲۴
قال الالبانی	حدیث صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۲۱۶۱۸)	جلد۱۶	صفحہ۷۳
قال حمزة احمد الزین	اسناده صحیح		

ہر روز صبح کو دو فرشتے اترتے ہیں اور دعا کرتے ہیں اے اللہ! جو تیری راہ میں خرچ کرے اسے اس کا نعم البدل عطا فرما اور جو خرچ نہ کرے اس کے مال کو ضائع کردے

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ - رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ - قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ - صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ - :

مَا مِنْ یَوْمٍ یُصْبِحُ الْعِبَادُ فِیْهِ اِلَّا مَلَکَانِ یَنْزِلَانِ فَیَقُوْلُ اَحَدُهُمَا : اَللّٰهُمَّ اَعْطِ مُنْفِقاً خَلَفاً ، وَیَقُوْلُ الآخَرُ : اَللّٰهُمَّ اَعْطِ مُمْسِکاً تَلَفاً .

صحیح البخاری	رقم الحدیث (۱۴۴۲)	جلد ۱	صفحہ ۴۲۹
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۱۰۱۰)	جلد ۲	صفحہ ۷۰۰
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۲۳۳۶)	جلد ۲	صفحہ ۱۰۱
صحیح الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۹۱۴)	جلد ۱	صفحہ ۵۴۵
قال الالبانی:	صحیح		
السنن الکبری	رقم الحدیث (۹۱۳۴)	جلد ۸	صفحہ ۲۶۹
السنن الکبری	رقم الحدیث (۱۱۹۲۸)	جلد ۱۰	صفحہ ۴۲۵

ترجمة الحديث:

سیدنا ابوھریرہ-رضی اللہ عنہ-نے فرمایا:

حضور سیدنا رسول اللہ-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم-نے ارشاد فرمایا:

ہر دن جس میں اللہ کے بندے صبح کرتے ہیں دو فرشتے اترتے ہیں ان میں ایک کہتا ہے:

اے اللہ! جو تیری راہ میں خرچ کرنے والا ہے اسے اس کا بہتر بدل عطا فرما اور دوسرا فرشتہ کہتا ہے:

اے اللہ! مال روک کر رکھنے والے-تیری راہ میں خرچ نہ کرنے والے-کے مال کو تلف وضائع کردے۔

-☆-

صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۳۳۳۳)	جلد۸	صفحہ۱۲۴
قال شعیب الارؤوط	اسنادہ صحیح علی شرط مسلم		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۸۰۴۰)	جلد۸	صفحہ۱۴۴
قال احمد محمد شاکر	اسنادہ صحیح		
الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۱۳۴۱)	جلد۱	صفحہ۶۹۴
قال المحقق	صحیح		
الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۲۹۳۰)	جلد۲	صفحہ۶۹۰
قال المحقق	صحیح		
جامع الاصول	رقم الحدیث (۷۲۵۶)	جلد۹	صفحہ۴۸۸
قال المحقق	صحیح		
الجامع لشعب الایمان	رقم الحدیث (۱۰۳۳۴)	جلد۱۳	صفحہ۲۷۹
قال المحقق	اسنادہ صحیح		
صحیح الجامع الصغیر	رقم الحدیث (۵۷۹۷)	جلد۲	صفحہ۱۰۰۹
قال الالبانی:	صحیح		
مشکاۃ المصابیح	رقم الحدیث (۱۸۰۰)	جلد۲	صفحہ۲۷۶
قال الالبانی:	متفق علیہ		

جو باوضو سوتا ہے ساری رات فرشتہ اس کے پاس رہتا ہے

رات جب بھی بیدار ہوتا ہے فرشتہ دعا مانگتا ہے

اے اللہ! اس کی مغفرت فرما یہ باوضو سویا ہے

عَنِ ابْنِ عُمَرَ - رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا - اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ - صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ - قَالَ :

مَنْ بَاتَ طَاھِرًا بَاتَ فِی شِعَارِہٖ مَلَکٌ ، فَلَمْ یَسْتَیْقِظْ اِلَّا قَالَ الْمَلَکُ : اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِعَبْدِکَ فُلَانٍ فَاِنَّہٗ بَاتَ طَاھِرًا .

صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۱۰۴۸)	جلد۲	صفحہ۳۲۷
قال الالبانی:	حسن صحیح		
سلسلۃ الاحادیث الصحیحہ	رقم الحدیث (۲۵۳۹)	جلد۶	صفحہ۸۹
قال الالبانی	وھذا اسناد حسن، رجالہ ثقات رجال البخاری		
الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۸۶۶)	جلد۱	صفحہ۴۶۲
قال المحقق	صحیح		
مجمع الزوائد	رقم الحدیث (۱۱۴۶)	جلد۱	صفحہ۵۲۳

ترجمة الحديث:

سیدنا عبداللہ ابن عمر-رضی اللہ عنہما-سے روایت ہے کہ حضور سیدنا رسول اللہ-صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم-نے ارشاد فرمایا:

جو آدمی-وضو کر کے-پاک وصاف ہو کر سوئے تو ایک فرشتہ ساری رات اس کے پاس رہتا ہے۔جب بھی وہ آدمی بیدار ہوتا ہے تو وہ فرشتہ-دعا کرتے ہوئے-کہتا ہے:

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِعَبْدِکَ فُلَانٍ فَإِنَّهُ بَاتَ طَاهِرًا .

اے اللہ! اپنے فلاں بندے کی مغفرت فرما کیونکہ وہ وضو کر کے سویا ہے۔

-☆-

صحیح الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۵۹۷)	جلد۱	صفحہ ۳۸۵
قال الالبانی:	حسن لغیرہ		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۱۰۵۱)	جلد۳	صفحہ ۳۲۸
قال شعیب الارنؤوط	رجالہ رجال الصحیح		

حضرات صحابہ کرام-رضی اللہ عنہم-نے نمازِ مغرب ادا فرمائی، کچھ حضرات نمازِ عشاء کے انتظار میں بیٹھ گئے تو اللہ تعالیٰ نے آسمان کا ایک دروازہ کھول کر فرمایا:-اے فرشتو!-میرے بندوں کو دیکھو ایک نماز ادا کر چکے ہیں اور دوسری نماز کے انتظار میں بیٹھے ہیں

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو- رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا - قَالَ:
صَلَّيْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ - صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ - الْمَغْرِبَ ، فَرَجَعَ مَنْ رَجَعَ ، وَعَقَّبَ مَنْ عَقَّبَ ، فَجَاءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ - صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ - مُسْرِعًا قَدْ حَفَزَهُ النَّفَسُ ، وَقَدْ حَسَرَ عَنْ رُكْبَتَيْهِ ، فَقَالَ :
اَبْشِرُوْا هٰذَا رَبُّكُمْ قَدْ فَتَحَ بَابًا مِنْ اَبْوَابِ السَّمَاءِ يُبَاهِيْ بِكُمُ الْمَلَائِكَةَ يَقُوْلُ: اُنْظُرُوْا اِلٰى عِبَادِيْ قَدْ قَضَوْا فَرِيْضَةً وَهُمْ يَنْتَظِرُوْنَ اُخْرٰى .

مسند الامام احمد رقم الحدیث (۶۷۵۰) جلد ۱۱ صفحہ ۳۶۲
قال شعیب الارنؤوط اسنادہ صحیح علی شرط مسلم ، رجالہ ثقات رجال الشیخین غیر حماد بن سلمۃ ، فمن رجال مسلم طویلا

ترجمة الحديث:

سیدنا عبداللہ بن عمرو بن عاص-رضی اللہ عنہما-نے فرمایا:

ہم نے حضور سیدنا رسول اللہ-صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم-کے ساتھ مغرب کی نماز ادا کی پھر جس کو لوٹنا تھا وہ لوٹ گیا اور جس کو مسجد میں رہنا تھا وہ-مسجد میں-رہ گیا۔ اتنے میں حضور سیدنا رسول اللہ-صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم-تیزی سے آئے کہ آپ کا سانس تیز تیز چل رہا تھا اور آپ نے اپنے گھٹنوں سے کپڑا اٹھایا ہوا تھا اور ارشاد فرمایا:

خوش ہو جائیے یہ تمہارا رب ہے اور اس نے آسمان کے دروازوں میں سے ایک دروازہ کھولا ہے اور تمہاری وجہ سے فرشتوں پر فخر فرما رہا ہے اور فرما رہا ہے: میرے بندوں کو دیکھو کہ ایک فرض نماز

مسند الامام احمد — رقم الحدیث (۶۷۵۱) — جلد ۱۱ — صفحہ ۳۶۴
قال شعیب الارنؤوط — حدیث صحیح بما قبلہ — بالفاظ مختلفۃ
مسند الامام احمد — رقم الحدیث (۶۷۵۲) — جلد ۱۱ — صفحہ ۳۶۵
قال شعیب الارنؤوط — اسنادہ صحیح علی شرط مسلم، رجالہ ثقات رجال الشیخین غیر حماد بن سلمۃ، فمن رجال مسلم
مسند الامام احمد — رقم الحدیث (۶۸۶۰) — جلد ۱۱ — صفحہ ۴۴۶
قال شعیب الارنؤوط — اسنادہ صحیح علی شرط الشیخین — بالفاظ مختلفۃ
مسند الامام احمد — رقم الحدیث (۶۹۴۶) — جلد ۱۱ — صفحہ ۵۳۸
قال شعیب الارنؤوط — حدیث صحیح، وھذا اسند ضعیف لضعف علی بن زید
الترغیب والترھیب — رقم الحدیث (۶۲۹) — جلد ۱ — صفحہ ۳۵۸
قال المحقق — حسن
صحیح الترغیب والترھیب — رقم الحدیث (۴۴۵) — جلد ۱ — صفحہ ۳۰۹
قال الالبانی — ھذا حدیث صحیح
سنن ابن ماجہ — رقم الحدیث (۸۰۱) — جلد ۱ — صفحہ ۴۳۶
قال المحقق: — الحدیث صحیح
سنن ابن ماجہ — رقم الحدیث (۸۰۱) — جلد ۱ — صفحہ ۵۱۳
قال شعیب الانووط — اسنادہ صحیح
صحیح ابن ماجہ — رقم الحدیث (۶۶۰) — جلد ۱ — صفحہ ۲۴۶
قال الالبانی: — صحیح
سلسلۃ الاحادیث الصحیحۃ — رقم الحدیث (۶۶۱) — جلد ۲ — صفحہ ۲۸۹

ادا کر چکے ہیں اور دوسرے فرض کا انتظار کر رہے ہیں۔

-☆-

دنیا قعرِ وذلت میں گری ہوئی تھی، لات ومنات کی پوجا عام تھی، اللہ وحدہٗ لاشریک کے پرستار تقریباً دنیا سے ناپید تھے۔اچانک حضور سیدنا رسولِ عربی -صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم- رحمۃ للعالمینی کا تاجِ مُرصَّع سجائے ہوئے اس عالمِ رنگ وبو میں تشریف لائے کہ دنیا توحید کے انوار سے چمک اٹھی، اللہ اکبر کی کبریائی اور عظمت کے ڈنکے بجنے لگے،لوگ بتوں سے منہ موڑ کر اللہ الکریم کی عبادت کرنے لگے۔

حضور سیدنا نبی کریم -صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم- کی برکت سے اھلِ ایمان میں اللہ کی عبادت کا ذوق وشوق یوں بڑھا کہ وہ ایک صلاۃ ادا کر کے دوسری صلاۃ کے انتظار میں بیٹھ جاتے اور جب تک وہ جبین بندگی وحدہٗ لاشریک کی بارگاہ میں نہ جھکالیتے انہیں چین نہ آتا۔

سیدنا عبداللہ بن عمرو بن العاص -رضی اللہ عنہما- کے بیان کے مطابق ایک دن صلاۃ المغرب ادا کر کے ہم مسجد میں صلاۃ العشاء کے انتظار میں بیٹھے تھے کہ اچانک حضور سیدنا رسول اللہ -صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم- مسجد میں تشریف لائے۔حضور-صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم- کے تشریف لانے کی کیفیت واضح کرتی ہے کہ حضور-صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم- کو کوئی بہت بڑی خوشی ہوئی ہے اور وہ خوشخبری اھلِ ایمان کو سنانا چاہتے ہیں۔اللہ تعالیٰ آسمان کا دروازہ کھول دیتا ہے، اللہ رب العزت فرشتوں سے ان سب بیٹھنے والوں کا ذکر بطورِ فخر فرماتا ہے کہ دیکھو محمد عربی -صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم- کے غلام ایک فرض صلاۃ ادا کر کے دوسری فرض صلاۃ کے انتظار میں بیٹھے ہیں۔

یہی وہ فرشتے ہیں جنہوں نے تخلیق آدم کے وقت اللہ تعالیٰ سے کہا تھا:

اَتَجۡعَلُ فِیۡهَا مَنۡ یُّفۡسِدُ فِیۡهَا وَیَسۡفِکُ الدِّمَآءَ.

اے اللہ! کیا تو ایسی مخلوق کو اپنا خلیفہ بنانے والا ہے جو زمین میں فساد پھیلائے گا اور خون

بہائے گا۔ جواباً وحدۂ لاشریک نے فرمایا تھا:

اِنِّیْ اَعْلَمُ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ .

میں وہ کچھ جانتاہوں جوتم نہیں جانتے۔

فرشتوں کی نظر کسی فسادی اور خونخوار پر تھی لیکن اللہ تعالیٰ کی نظر کرم اپنے خاص بندوں پر تھی جو مے توحید سے سرشار اس کی بندگی کے مزے لے رہے ہونگے۔ انہیں عبادت کا یوں ذوق وشوق ہوگا کہ دنیا کی ساری نعمتیں اور دنیا کا سارا سامان اس کے مقابلہ میں ان کی نظر میں ہیچ ہوگا۔ وہ ایک صلاۃ ادا کرنے کے بعد دوسری صلاۃ کے انتظار میں اس کے گھر، مسجد میں بیٹھے رہیں گے۔

خوشا وہ پاک باطن اور پاکباز جو مساجد سے محبت کرتے ہیں ایک صلاۃ کی ادائیگی کے بعد دوسری صلاۃ کے انتظار میں مسجد میں بیٹھے رہتے ہیں۔ آج بھی جو انسان کلمہ گو ایک صلاۃ ادا کرنے کے بعد دوسری صلاۃ کے انتظار میں مسجد میں بیٹھا رہتا ہے اللہ تعالیٰ اس کا ذکر بھی بطورِ مباہات فرشتوں سے فرماتا ہے اور جس کا آج ذکر بطورِ فخر ہو رہا ہے کل قیامت کو اس پر عنایات کا عالم کیا ہوگا۔

اے اللہ! ہمیں بھی مساجد سے محبت عطا فرما اور ہمیں بھی ایک صلاۃ کے بعد دوسری صلاۃ کے انتظار کی سعادت ارازانی فرما۔ آمین

بِبَرَکَةِ سَیِّدِ الْاَنْبِیَاءِ وَالْمُرْسَلِیْنَ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ.

-☆-

اَللّٰھُمَّ رَبَّنا وَلَکَ الْحَمْدُ حَمْدًا کَثِیْرًا طَیِّبًا مُبارَکًا فِیْہِ کہنے والے کا ثواب لکھنے کیلئے تیس سے زائد فرشتے نازل ہوئے

عَنْ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ الزُّرَقِیِّ – رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ – قَالَ :

کُنَّا یَوْمًا نُصَلِّی وَرَاءَ النَّبِیِّ – صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ – فَلَمَا رَفَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ – صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ – رَاْسَهُ مِنَ الرُّکُوْعِ قَالَ :

سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ . قَالَ رَجُلٌ وَرَاءَرَسُوْلِ اللّٰهِ – صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ – : اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَلَکَ الْحَمْدُ حَمْدًا کَثِیْرًا طَیِّبًا مُبارَکًا فِیْهِ . فَلَمَّا انْصَرَفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ – صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ – قَالَ :

مَنِ الْمُتَکَلِّمُ بِهَا آنِفًا ؟ فَقَالَ الرَّجُلُ : اَنَا یَارَسُوْلَ اللّٰهِ ! فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ -صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ – :

لَقَدْ رَاَیْتُ بِضْعَةً وَثَلَاثِیْنَ مَلَکًا یَبْتَدِرُوْنَهَا اَیُّهُمْ یَکْتُبُهَا اَوَّلُ ؟ .

صحیح البخاری رقم الحدیث (۷۹۹) جلدا صفحہ ۲۴۴ مختصراً

ترجمة الحدیث:

سیدنا رفاعہ بن رافع زُرَقی -رضی اللہ عنہ- نے فرمایا:

ہم لوگ ایک دن حضور سیدنا نبی کریم -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کے پیچھے نماز پڑھ رہے تھے جب حضور سیدنا رسول اللہ -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے رکوع سے سر اٹھایا اور سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ کہا تو حضور سیدنا رسول اللہ -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کے پیچھے ایک آدمی نے کہا:

اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَلَکَ الْحَمْدُ حَمْدًا کَثِیْرًا طَیِّبًا مُبَارَکًا فِیْهِ.

اے اللہ! اے ہمارے رب! اور تیرے لئے ہی حمد ہے، بہت ساری حمد، پاکیزہ اور برکت سے لبریز۔ جب حضور سیدنا رسول اللہ -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نماز سے فارغ ہوئے تو دریافت فرمایا: ابھی ابھی کس نے یہ کلمات کہے ہیں؟ اس آدمی نے عرض کی: میں نے یارسول اللہ -صلی اللہ علیک وسلم-! تو حضور سیدنا رسول اللہ -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے ارشاد فرمایا:

میں نے تیس سے زائد فرشتوں کو دیکھا ہے جو ان کلمات کی طرف تیزی کر رہے تھے کہ کون ان کو پہلے لکھتا ہے۔

-☆-

جامع الاصول	رقم الحدیث (۲۱۷۳)	جلد۴	صفحہ۱۵۸
قال المحقق	صحیح		
مشکاۃ المصابیح	رقم الحدیث (۸۳۶)	جلد۱	صفحہ۳۹۸
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۱۹۱۰)	جلد۵	صفحہ۲۳۵
قال شعیب الارنؤوط	اسنادہ صحیح علی شرط البخاری		
صحیح سنن ابوداؤد	رقم الحدیث (۷۷۰)	جلد۱	صفحہ۲۲۰
قال الالبانی:	صحیح		
السنن الکبری	رقم الحدیث (۶۵۳)	جلد۱	صفحہ۳۳۳
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۸۸۹۷)	جلد۱۴	صفحہ۳۴۷
قال حمزۃ احمد الزین	اسنادہ صحیح		

ایک آدمی نماز کی صف میں داخل ہوتے ہوئے اس نے کہا: اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ حَمْدًا کَثِیْرًا طَیِّباً مُبَارَکًا فِیْہِ، تو حضور سیدنا نبی کریم-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم-نے بعد میں ارشاد فرمایا: میں نے بارہ فرشتوں کو دیکھا جو ان کلمات کو اللہ کی بارگاہ میں لے جانے کیلئے ایک دوسرے سے آگے بڑھ رہے ہیں

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ – رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ – :

اَنَّ رَجُلًا جَاءَ، فَدَخَلَ الصَّفَّ، وَقَدْ حفزَہُ النَّفَسُ، فَقَالَ:

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ حَمْدًا کَثِیْرًا طَیِّباً مُبَارَکًا فِیْہِ، فَلَمَّا قضیٰ رَسُوْلُ اللّٰہِ – صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ – صَلَاتَہٗ، قَالَ:

اَیُّکُمُ الْمُتَکَلِّمُ بِالْکَلِمَاتِ؟ فَاَرَمَّ الْقَوْمُ، فَقَالَ: اَیُّکُمُ الْمُتَکَلِّمِ بِھَا؟ فَاِنَّہٗ لَمْ یَقُلْ بَاْسًا؟ فَقَالَ رَجُلٌ: جِئْتُ وَقَدْ حفزَنِیَ النَّفَسُ فَقُلْتُھَا، فَقَالَ:

لَقَدْ رَاَیْتُ اثْنَيْ عَشَرَ مَلَکًا یَبْتَدِرُوْنَھَا؛ اَیُّھُمْ یَرْفَعُھَا.

صحیح مسلم واللفظ لہ رقم الحدیث (۶۰۰) جلد ۱ صفحہ ۵۱۶

ترجمۃ الحدیث:

سیدنا انس بن مالک-رضی اللہ عنہ-نے بیان فرمایا کہ ایک آدمی-نماز کے لئے-صف میں داخل ہوا اور اس کی سانس پھولی ہوئی تھی تو اس نے کہا:

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ حَمْدًا کَثِیْرًا طَیِّباً مُبارَکًا فِیْہِ.

تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کیلیئے ہیں تعریف بہت، پاکیزہ بابرکت۔ جب حضور سیدنا رسول اللہ -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم-نے نماز مکمل فرمائی تو ارشاد فرمایا:

آپ میں سے یہ کلمات کہنے والا کون تھا؟ تو لوگوں نے خاموشی اختیار کی۔آپ نے پھر دریافت فرمایا: آپ میں سے یہ کلمات کہنے والا کون تھا؟ اس میں کوئی حرج والی بات نہیں ہے تو ایک آدمی نے کہا: میں آیا اور میری سانس پھولی ہوئی تھی تو میں نے یہ کلمات کہے تو آپ-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم-نے ارشاد فرمایا:

میں نے بارہ فرشتوں کو ان کلمات کو اوپر-اللہ تعالیٰ کے پاس-لے جانے میں ایک دوسرے پر سبقت لے جانے کی کوشش کرتے دیکھا۔

-☆-

صحیح سنن ابوداؤد	رقم الحدیث (۷۶۳)	جلد۱	صفحہ۲۱۸
قال الالبانی	صحیح		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۱۷۶۱)	جلد۵	صفحہ۵۷
قال شعیب الارنووط:	اسنادہ صحیح علیٰ شرط مسلم		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۱۷۵۸)	جلد۳	صفحہ۲۸۱
قال الالبانی	صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۲۰۳۴)	جلد۱۹	صفحہ۹۱
قال شعیب الارنووط:	اسنادہ صحیح علی شرط الشیخین بالفاظ مختلفۃ		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۲۷۱۳)	جلد۲۰	صفحہ۱۳۳
قال شعیب الارنووط:	اسنادہ صحیح رجالہ ثقات رجال الصحیح		

مسندالامام احمد	رقم الحدیث (۱۲۹۸۸)	جلد۲۰	صفحہ۳۰۰
قال شعیب الارنووط:	اسنادہ صحیح علی شرط الشیخین		
مسندالامام احمد	رقم الحدیث (۱۲۹۶۰)	جلد۲۰	صفحہ۲۸۴
قال شعیب الارنووط:	اسنادہ صحیح علی شرط الشیخین طویلا		
مسندالامام احمد	رقم الحدیث (۱۳۶۴۵)	جلد۲۱	صفحہ۲۳۵
قال شعیب الارنووط:	اسنادہ صحیح علی شرط مسلم رجالہ ثقات رجال الشیخین طویلا		
مسندالامام احمد	رقم الحدیث (۱۳۸۴۴)	جلد۲۱	صفحہ۳۳۶
قال شعیب الارنووط:	اسنادہ صحیح علی شرط الشیخین بالفاظ مختلفۃ		
صحیح سنن النسائی	رقم الحدیث (۹۰۰)	جلد۱	صفحہ۲۹۹
قال الالبانی	صحیح		

سیدنا سعد بن معاذ-رضی اللہ عنہ-کے وصال پر عرش الٰہی حرکت میں آ گیا ان کیلئے آسمان کے دروازے کھول دیئے گئے اور ان کے جنازہ میں ستر ہزار فرشتے حاضر ہوئے

عَنِ ابْنِ عُمَرَ – رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا – قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ – صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ – :

ھٰـذَا الَّذِی تَحَرَّکَ لَہُ الْعَرْشُ ، وَفُتِحَتْ لَہُ اَبْوَابُ السَّمَاءِ ، وَشَھِدَہُ سَبْعُوْنَ اَلْفًا مِنَ الْمَلَائِکَۃِ ، لَقَدْ ضُمَّ ضَمَّۃً ثُمَّ فُرِّجَ عَنْہُ .

مشکاۃ المصابیح	رقم الحدیث (۱۳۲)	جلد۱	صفحہ۱۱۸
قال الالبانی	سندہ صحیح علی شرط مسلم		
صحیح الجامع الصغیر	رقم الحدیث (۶۹۸۷)	جلد۲	صفحہ۱۱۷۲
قال الالبانی	ھذا حدیث صحیح		
صحیح سنن النسائی	رقم الحدیث (۲۰۵۴)	جلد۲	صفحہ۷۴
قال الالبانی	ھذا حدیث صحیح		
السنن الکبری	رقم الحدیث (۲۱۹۳)	جلد۲	صفحہ۴۷۴

ترجمة الحديث:

سیدنا عبداللہ بن عمر-رضی اللہ عنہما-سے روایت ہے کہ حضور سیدنا رسول اللہ-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم-نے ارشاد فرمایا:

-سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ-وہ ہے جس-کی وفات پر اللہ تعالیٰ کا-عرش حرکت میں آ گیا جس کے لئے آسمانوں کے دروازے کھول دیئے گئے جس-کے جنازے-میں ستر ہزار فرشتوں نے شرکت کی۔اسے قبر میں ایک مرتبہ دبایا گیا پھر اس پر کشادہ کر دی گئی۔

-☆-

سیدنا جابر-رضی اللہ عنہ-کے شہید والدِ گرامی کو فرشتوں نے اپنے پروں سے سایہ کیا

عَنْ جَابِرٍ – رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ – قَالَ :

جِیْءَ بِاَبِی اِلَی النَّبِیِّ – صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ – وَقَدْ مُثِّلَ بِہٖ ، وَوُضِعَ بَیْنَ یَدَیْہِ ، فَذَھَبْتُ اَکْشِفُ عَنْ وَجْھِہٖ ، فَنَھَانِی قَوْمِی ، فَسَمِعَ صَوْتَ نَائِحَۃٍ ، فَقِیْلَ ابْنَۃُ عَمْرٍو : اَوْ اُخْتُ عَمْرٍو : فَقَالَ :

لِمَ تَبْکِیْ – اَوْ : لَا تَبْکِیْ – مَا زَالَتِ الْمَلَائِکَۃُ تُظِلُّہٗ بِاَجْنِحَتِھَا .

صحیح البخاری	رقم الحدیث(۲۸۱۶)	جلد۲	صفحہ۸۷۲
صحیح مسلم	رقم الحدیث(۲۴۷۱)	جلد۴	صفحہ۱۹۱۷
صحیح مسلم	رقم الحدیث(۶۳۵۴)	جلد۴	صفحہ۱۲۴
صحیح مسلم	رقم الحدیث(۶۳۵۵)	جلد۴	صفحہ۱۲۴
الترغیب والترھیب	رقم الحدیث(۲۰۳۱)	جلد۲	صفحہ۲۸۶
قال المحقق	صحیح		
صحیح الترغیب والترھیب	رقم الحدیث(۱۳۶۰)	جلد۲	صفحہ۱۳۳
قال الالبانی	صحیح		

ترجمة الحديث:

سیدنا جابر-رضی اللہ عنہ-نے فرمایا:

میرے والد گرامی-سیدنا عبداللہ بن عمرو بن حرام جب شہید ہو گئے تو ان-کو حضور سیدنا نبی کریم-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم-کی خدمتِ اقدس میں لایا گیا اور ان کی ناک اور کان وغیرہ کاٹ دیئے گئے تھے اور ان کو آپ کے آگے رکھ دیا گیا۔ میں ان کے چہرے سے کپڑا اٹھانے لگا تو میری قوم نے مجھے روک دیا۔ آپ نے ایک نوحہ کرنے والی عورت کی آواز سنی تو عرض کی گئی:

وہ عمرو بن حرام کی بیٹی یا عمرو بن حرام کی بہن ہے۔ حضور-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم-نے ارشاد فرمایا:

کیوں روتی ہو یا آپ نے فرمایا نہ رو، حالانکہ فرشتے تو اس پر اپنے پروں سے سایہ کئے ہوئے ہیں۔

-☆-

حضور سیدنا نبی کریم -صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم- نے دیکھا جنت میں حضرت جعفر -رضی اللہ عنہ- فرشتوں کے ساتھ اڑ رہے ہیں اور حضرت حمزہ -رضی اللہ عنہ- تخت پر تکیہ لگائے بیٹھے ہیں

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ – رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا – قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ – صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وآلِہٖ وَسَلَّمَ – :

دَخَلْتُ الْجَنَّةَ الْبَارِحَةَ فَنَظَرْتُ فِیْهَا فَاِذَا جَعْفَرٌ یَطِیْرُ مَعَ الْمَلَائِکَةِ وَاِذَا حَمْزَةُ مُتَّکِیٌٔ عَلٰی سَرِیْرٍ .

جمع الجوامع	رقم الحدیث(۱۲۰۰۵)	جلد۴	صفحہ۲۹۸
المستدرک للحاکم	رقم الحدیث(۴۹۳۳)	جلد۵	صفحہ۱۸۴۷
المستدرک للحاکم	رقم الحدیث(۴۸۹۰)	جلد۵	صفحہ۱۸۳۲
صحیح الجامع الصغیر	رقم الحدیث(۳۳۶۳)	جلد۱	صفحہ۶۳۴
قال الالبانی	صحیح		
المعجم الکبیر للطبرانی	رقم الحدیث(۱۴۶۶)	جلد۲	صفحہ۱۰۷
المعجم الکبیر للطبرانی	رقم الحدیث(۲۹۴۵)	جلد۳	صفحہ۱۴۶

ترجمة الحديث:

سیدنا عبداللہ بن عباس- رضی اللہ عنہما- سے روایت ہے کہ حضور سیدنا رسول اللہ- صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم- نے ارشاد فرمایا:

میں گزشتہ رات جنت میں داخل ہوا تو میں نے جنت میں دیکھا جعفر- رضی اللہ عنہ- فرشتوں کے ساتھ اڑ رہے ہیں اور حمزہ- رضی اللہ عنہ- تخت پر تکیہ لگائے بیٹھے ہیں۔

-☆-

سیدنا عثمان غنی-رضی اللہ عنہ-سے فرشتے حیا کرتے ہیں

عَنْ عَائِشَةَ - رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا - قَالَتْ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ - صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ - لِعُثْمَانَ :

اَلَا اَسْتَحْيِ مِنْ رَجُلٍ تَسْتَحْيِ مِنْهُ الْمَلَائِكَةُ .

صحیح مسلم	رقم الحدیث(۶۲۰۹)	جلد۴	صفحہ۸۴
صحیح مسلم	رقم الحدیث(۲۴۰۱)	جلد۴	صفحہ۱۸۶۶
الادب المفرد	رقم الحدیث(۶۰۳)		صفحہ۳۳۵
صحیح الجامع الصغیر	رقم الحدیث(۲۶۲۰)	جلد۱	صفحہ۵۱۱
قال الالبانی	صحیح		
سلسلۃ الاحادیث الصحیحۃ	رقم الحدیث(۱۶۸۷)	جلد۴	صفحہ۲۵۸
مشکاۃ المصابیح	رقم الحدیث(۶۰۱۴)	جلد۵	صفحہ۴۱۲
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث(۶۹۰۷)	جلد۱۵	صفحہ۳۳۶
قال شعیب الارؤوط	اسنادہ صحیح علی شرط مسلم		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث(۶۸۶۸)	جلد۱۰	صفحہ۴۶
قال الالبانی	صحیح		
جامع الاصول	رقم الحدیث(۶۴۶۸)	جلد۸	صفحہ۴۷۹
قال المحقق	صحیح		

ترجمة الحديث:

ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ -رضی اللہ عنہا- سے روایت ہے کہ حضور سیدنا رسول اللہ -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے سیدنا عثمان غنی -رضی اللہ عنہ- کے بارے میں ارشاد فرمایا:

کیا میں اس آدمی سے حیا نہ کروں جس سے فرشتے حیا کرتے ہیں۔

-☆-

اپنے بھائی کی غیر موجودگی میں اس کیلئے دعا کرنے والے کیلئے فرشتہ آمین کہتا ہے اور دعا کرتا ہے اللہ تجھے بھی ایسا عطا فرمائے

عَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ – رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ – قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ – صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ – :

دَعْوَةُ الْمَرْءِ الْمُسْلِمِ لِاَخِيْهِ بِظَهْرِ الْغَيْبِ مُسْتَجَابَةٌ ، عِنْدَ رَاْسِهٖ مَلَكٌ مُوَكَّلٌ كُلَّمَا دَعَا لِاَخِيْهِ بِخَيْرٍ ، قَالَ الْمَلَكُ الْمُوَكَّلُ بِهٖ : اٰمِيْنَ وَلَكَ بِمِثْلٍ .

صحیح مسلم	رقم الحدیث (۲۷۳۳)	جلد ۱۷	صفحہ ۴۱
مشکاۃ المصابیح	رقم الحدیث (۲۱۶۸)	جلد ۲	صفحہ ۴۰۸
صحیح سنن ابوداؤد	رقم الحدیث (۱۵۳۴)	جلد ۱	صفحہ ۴۲۰
قال الالبانی:	صحیح		
سنن ابن ماجہ (۲)	رقم الحدیث (۲۸۹۵)	جلد ۴	صفحہ ۴۰۰
قال المحقق:	اسنادہ صحیح		
صحیح سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۲۳۵۸)	جلد ۳	صفحہ ۸
قال الالبانی:	صحیح		
سلسلۃ الاحادیث الصحیحۃ	رقم الحدیث (۱۳۳۹)	جلد ۳	صفحہ ۳۲۷

ترجمة الحديث:

سیدنا ابودرداء-رضی اللہ عنہ- سے روایت ہے کہ حضور سیدنا رسول اللہ-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے ارشاد فرمایا:

بندہ مسلم کی دعا اپنے بھائی کیلئے اس کی غیر موجودگی میں مقبول ومنظور ہے۔ دعا مانگنے والے کے سر کے پاس ایک فرشتہ مقرر ہے جب بھی وہ اپنے غیر موجود بھائی کیلئے دعا مانگتا ہے تو مقرر شدہ فرشتہ کہتا ہے:

آمین-اے اللہ اس کی دعا کو قبول فرما-اور دعا مانگنے والے سے کہتا ہے: وَلَکَ بِمِثْلٍ جتنا تو نے اپنے بھائی کیلئے مانگا ہے اتنا تجھے بھی ملے۔

-☆-

مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۲۷۴۳۰)	جلد۱۸	صفحہ۵۸۶
قال حمزہ احمد الزین:	اسنادہ صحیح		
مصابیح السنۃ	رقم الحدیث (۱۵۹۳)	جلد۲	صفحہ۱۳۷
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۲۱۶۰۴)	جلد۱۶	صفحہ۶۸
قال حمزہ احمد الزین:	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۲۱۷۰۷)	جلد۳۶	صفحہ۳۹
قال شعیب الارنووط	اسنادہ صحیح علی شرط مسلم		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۲۱۷۰۸)	جلد۳۶	صفحہ۳۹
قال شعیب الارنووط	اسنادہ صحیح علی شرط مسلم		
الادب المفرد	رقم الحدیث (۶۲۵)		صفحہ۲۱۹
صحیح الادب المفرد	رقم الحدیث (۶۲۵)		صفحہ۲۳۵
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۲۷۵۵۸)	جلد۴۵	صفحہ۵۳۹
قال شعیب الارنووط	حدیث صحیح بالفاظ مختلفۃ		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۲۷۵۵۹)	جلد۴۵	صفحہ۵۴۰
قال شعیب الارنووط	اسنادہ صحیح علی شرط مسلم		

وضو کر کے سونے والے کے پاس فرشتہ رات بسر کرتا ہے

رات جب وہ کروٹ لیتا ہے تو فرشتہ اس کیلئے دعائے مغفرت کرتا ہے

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ – رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا – قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ – صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ و آلِہٖ وَسَلَّمَ – :

طَھِّرُوْا ھٰذِہِ الْاَجْسَادَ طَھَّرَکُمُ اللّٰہُ ، فَاِنَّہُ لَیْسَ مِنْ عَبْدٍ یَبِیْتُ طَاھِرًا اِلَّا بَاتَ مَعَہُ فِیْ شِعَارِہٖ مَلَکٌ ، لَا یَنْقَلِبُ سَاعَۃً مِنَ اللَّیْلِ اِلَّا قَالَ : اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِعَبْدِکَ فَاِنَّہُ بَاتَ طَاھِرًا .

الترغیب والترھیب	رقم الحدیث(۸۶۸)	جلد۱	صفحہ۴۶۳
قال المحقق:	حسن		
صحیح الترغیب والترھیب	رقم الحدیث(۵۹۹)	جلد۱	صفحہ۳۸۶
قال الالبانی:	حسن لغیرہ		
مجمع الزوائد	رقم الحدیث(۱۱۴۶)	جلد۱	صفحہ۵۲۳
صحیح الجامع الصغیر	رقم الحدیث(۳۹۳۶)	جلد۲	صفحہ۷۳۰
قال الالبانی	حسن عن ابن عمر		

ترجمة الحديث:

سیدنا عبداللہ ابن عباس-رضی اللہ عنہما- سے روایت ہے کہ حضور سیدنا رسول اللہ-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم-نے ارشاد فرمایا:

ان جسموں کو پاک کرو اللہ تعالیٰ تمہیں پاک فرمائے کیونکہ کوئی بھی بندہ جب رات پاکیزگی میں گزارتا ہے-رات وضو کر کے سوتا ہے-تو اس کے ساتھ ایک فرشتہ اس کے بالوں میں رات بسر کرتا ہے۔جب بھی وہ بندہ رات کے کسی حصہ میں پہلو بدلتا ہے تو فرشتہ دعا مانگتا ہے:

اے اللہ!اپنے بندے کی مغفرت فرما کیونکہ یہ رات باوضو ہو کر سویا ہے۔

-☆-

فرشتوں کا بحث کرنا

کفارات اور درجات میں

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ – رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا – قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ – صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ – :

أَتَانِی اللَّیْلَةَ رَبِّی – تَبَارَکَ وَتَعَالٰی – فِی أَحْسَنِ صُوْرَةٍ – قَالَ : اَحْسَبُہُ قَالَ: فِی الْمَنَامِ – فَقَالَ: یَا مُحَمَّدُ ، ہَلْ تَدْرِیْ فِیْمَ یَخْتَصِمُ الْمَلَأُ الْأَعْلٰی ؟ قَالَ: قُلْتُ : لَا ، قَالَ : فَوَضَعَ یَدَہٗ بَیْنَ کَتِفَيَّ ، حَتّٰی وَجَدْتُ بَرْدَہَا بَیْنَ ثَدْیَيَّ – اَوْ قَالَ: فِیْ نَحْرِي – فَعَلِمْتُ مَا فِی السَّمَاوَاتِ وَمَا فِی الْأَرْضِ ، فَقَالَ : یَامُحَمَّدُ ، ہَلْ تَدْرِیْ فِیْمَ یَخْتَصِمُ الْمَلَأُ الْأَعْلٰی ؟ قُلْتُ : نَعَمْ ، قَالَ : فِی الْکَفَّارَاتِ، وَالْکَفَّارَاتُ: اَلْمُکْثُ فِی الْمَسَاجِدِ بَعْدَ الصَّلَوَاتِ،وَالْمَشْيُ عَلَی الْأَقْدَامِ اِلَی الْجَمَاعَاتِ،وَاِسْبَاغُ الْوُضُوْءِ فِی الْمَکَارِہِ ، وَمَنْ فَعَلَ ذَالِکَ عَاشَ بِخَیْرٍ ،وَمَاتَ بِخَیْرٍ ،وَکَانَ مِنْ خَطِیْئَتِہٖ کَیَوْمٍ وَلَدَتْہُ أُمُّہٗ ، وَقَالَ: یَامُحَمَّدُ ، اِذَا صَلَّیْتَ فَقُلْ : اَللّٰہُمَّ اِنِّی أَسْأَلُکَ فِعْلَ الْخَیْرَاتِ ، وَتَرْکَ الْمُنْکَرَاتِ ،

وَحُبَّ الْمَسَاكِينِ ، وَ إِذَا أَرَدْتَ بِعِبَادِكَ فِتْنَةً ، فَاقْبِضْنِي إِلَيْكَ غَيْرَ مَفْتُونٍ ، قَالَ . وَالدَّرَجَاتُ : إِفْشَاءُ السَّلَامِ ، وَإِطْعَامُ الطَّعَامِ ، وَالصَّلَاةُ بِاللَّيْلِ وَالنَّاسُ نِيَامٌ .

ترجمة الحدیث:

سیدنا عبد اللہ بن عباس-رضی اللہ عنہما- سے روایت ہے کہ حضور سیدنا رسول اللہ-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے ارشاد فرمایا:

آج رات خواب میں میرے پاس میرا رب تبارک وتعالیٰ احسن صورت میں تشریف لایا۔

رب تعالیٰ نے فرمایا:

یا محمد! کیا تم جانتے ہو ملا اعلیٰ کس چیز کے بارے میں جھگڑ رہے ہیں۔ حضور سیدنا رسول اللہ -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے عرض کی: نہیں۔ حضور-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے ارشاد فرمایا:

اللہ تعالیٰ نے اپنا ہاتھ میرے دونوں کندھوں کے درمیان رکھا حتی کہ میں نے اس کی ٹھنڈک اپنے سینے میں پائی یا میں نے اس کی ٹھنڈک اپنے گلے میں پائی۔ پس جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے اس کا مجھے علم ہو گیا۔ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

صحیح الجامع الصغیر	رقم الحدیث (۵۹)	جلد ۱	صفحہ ۷۲
قال الالبانی	صحیح		
صحیح الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۴۰۸)	جلد ۱	صفحہ ۲۹۰
قال الالبانی	صحیح		
صحیح الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۴۵۱)	جلد ۱	صفحہ ۳۱۱
قال الالبانی	صحیح		
سنن الترمذی	رقم الحدیث (۳۲۳۳)	جلد ۵	صفحہ ۳۶۶
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۳۲۳۳)	جلد ۳	صفحہ ۳۱۶
قال الالبانی	صحیح		
الجامع الکبیر للترمذی	رقم الحدیث (۳۲۳۳)	جلد ۵	صفحہ ۲۸۲
کنز العمال	رقم الحدیث (۴۳۵۴۴)	جلد ۲	صفحہ ۱۶۵۴
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۳۴۸۴)	جلد ۵	صفحہ ۴۳۷

اے محمد! کیا تم جانتے ہو ملا اعلیٰ کس چیز میں جھگڑ رہے ہیں؟ میں نے عرض کی:

ہاں، کفارات میں جھگڑ رہے ہیں۔

کفارات صلوات-نمازوں-کے بعد مساجد میں ٹھہرنا اور چل کر با جماعت صلوات-نمازوں-میں شریک ہونا اور جن اوقات میں طبیعت پر گراں گزرے خوش دلی سے وضو مکمل کرنا ہے اور جس نے ایسا کیا وہ خیر سے زندہ رہے گا اور خیر سے دنیا سے رخصت ہوگا اور گناہوں سے اس دن کی طرح پاک ہوگا جس دن اس کی ماں نے جنا تھا۔

اللہ تبارک وتعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

اے محمد! جب تم صلاۃ-نماز-ادا کرو تو میری بارگاہ میں یہ دعا مانگا کرو:

اَللّٰھُمَّ اِنِّی اَسْأَلُکَ فِعْلَ الْخَیْرَاتِ ، وَتَرْکَ الْمُنْکَرَاتِ ، وَحُبَّ الْمَسَاکِیْنِ ، وَ اِذَا أَرَدْتَ بِعِبَادِکَ فِتْنَةً ، فَاقْبِضْنِیْ اِلَیْکَ غَیْرَ مَفْتُوْنٍ .

اے اللہ! میں تجھ سے فعلِ خیرات، ترک منکرات اور مساکین کی محبت کا سوال کرتا ہوں اور جب تو اپنے بندوں سے فتنہ-آزمائش-کا ارادہ فرمائے تو مجھے اپنی طرف اٹھا لینا فتنہ میں مبتلا کیے بغیر۔

اور فرمایا: اور درجات: السلام علیکم کی اشاعت کرنا، کھانا کھلانا اور رات کو صلاۃ-نماز تہجد-ادا کرنا جب لوگ سوئے ہوئے ہوں۔

-☆-

حضور سیدنا نبی کریم-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم-نے اللہ تعالیٰ کا احسن صورت میں دیدار کیا اللہ تعالیٰ نے اپنا دست اقدس حضور-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم-کے شانوں کے درمیان رکھا حضور-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم-کیلئے ہر چیز منکشف ہوگئی اور آپ نے اسے پہچان بھی لیا مساجد کی طرف چل کر جانا، نماز ادا کرنے کے بعد وہیں بیٹھنا جب دل نہ چاہے وضو کرنا کفارات ہیں کھانا کھلانا، نرم گفتگو کرنا اور نماز تہجد ادا کرنا درجات ہیں

عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ - رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ - قَالَ :

اِحْتُبِسَ عَنَّا رَسُوْلُ اللّٰهِ - صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ - ذَاتَ غَدَاةٍ عَنْ صَلَاةِ الصُّبْحِ ، حَتّٰى كِدْنَا نَتَرَاءَى عَيْنَ الشَّمْسِ ، فَخَرَجَ سَرِيْعًا ، فَثُوِّبَ بِالصَّلَاةِ ، فَصَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ - صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ - ، وَتَجَوَّزَ فِي صَلَاتِهِ ، فَلَمَّا سَلَّمَ دَعَا بِصَوْتِهِ ، فَقَالَ لَنَا :

عَلَى مَصَافِّكُمْ كَمَا اَنْتُمْ ، ثُمَّ انْفَتَلَ اِلَيْنَا ، ثُمَّ قَالَ : اَمَا اِنِّي سَاُحَدِّثُكُمْ مَا حَبَسَنِي عَنْكُمُ الْغَدَاةَ ، اَنِّي قُمْتُ مِنَ اللَّيْلِ ، فَتَوَضَّأْتُ وَصَلَّيْتُ مَا قُدِّرَ لِي ، فَنَعَسْتُ فِي صَلَاتِي ، فَاسْتَثْقَلْتُ ، فَاِذَاأَنَا بِرَبِّي - تَبَارَكَ وَتَعَالَى - فِي أَحْسَنِ صُورَةٍ ، فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ ، قُلْتُ : لَبَّيْكَ رَبِّ ! قَالَ : فِيمَ يَخْتَصِمُ الْمَلَأُ الْأَعْلٰى ؟ قُلْتُ : لَا اَدْرِي رَبِّ ! قَالَهَا ثَلَاثًا - قَالَ - : فَرَأَيْتُهُ وَضَعَ كَفَّهُ بَيْنَ كَتِفَيَّ ، حَتّٰى وَجَدْتُ بَرْدَ اَنَامِلِهِ بَيْنَ ثَدْيَيَّ ، فَتَجَلّٰى لِي كُلُّ شَيْءٍ وَعَرَفْتُ ، فَقَالَ : يَا مُحَمَّدُ ، قُلْتُ : لَبَّيْكَ رَبِّ ! قَالَ : فِيمَ يَخْتَصِمُ الْمَلَأُ الْأَعْلٰى ؟ قُلْتُ:

فِي الْكَفَّارَاتِ ، قَالَ : مَا هُنَّ ؟ قُلْتُ : مَشْيُ الْأَقْدَامِ إِلَى الْجَمَاعَاتِ ، وَالْجُلُوسُ فِي الْمَسَاجِدِ بَعْدَ الصَّلَوَاتِ ، وَإِسْبَاغُ الْوُضُوءِ فِي الْمَكْرُوهَاتِ . قَالَ : ثُمَّ فِيمَ ؟ قُلْتُ : فِي الدَّرَجَاتِ قَالَ : وَمَا هُنَّ ؟ قُلْتُ : إِطْعَامُ الطَّعَامِ ، وَلِينُ الْكَلَامِ ، وَالصَّلَاةُ بِاللَّيْلِ وَالنَّاسُ نِيَامٌ قَالَ:سَلْ قُلِ : اللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ فِعْلَ الْخَيْرَاتِ، وَتَرْكَ الْمُنْكَرَاتِ ، وَحُبَّ الْمَسَاكِينِ ، وَأَنْ تَغْفِرَ لِي وَتَرْحَمَنِي ، وَإِذَا أَرَدْتَ فِتْنَةَ قَوْمٍ ، فَتَوَفَّنِي غَيْرَ مَفْتُونٍ ، اَسْأَلُكَ حُبَّكَ، وَحُبَّ مَنْ يُحِبُّكَ ، وَحُبَّ عَمَلٍ يُقَرِّبُ إِلَى حُبِّكَ ، قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ - صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ - :

اِنَّهَا حَقٌّ ، فَادْرُسُوهَا ، ثُمَّ تَعَلَّمُوهَا .

صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۳۲۳۵)	جلد۳	صفحہ۳۱۸
قال الالبانی	صحیح		
الجامع الکبیر للترمذی	رقم الحدیث (۳۲۳۵)	جلد۵	صفحہ۲۸۵
قال الدکتور بشار عواد	ھذا حدیث حسن صحیح		
مشکاۃ المصابیح	رقم الحدیث (۷۱۳)	جلد۱	صفحہ۳۲۸
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۲۲۱۰۹)	جلد۳۶	صفحہ۴۲۲
قال شعیب الارنووط	اسنادہ صحیح علی شرط مسلم		

ترجمة الحدیث:

سیدنا معاذ بن جبل-رضی اللہ عنہ-نے بیان فرمایا:

ایک دن حضور سیدنا رسول اللہ-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم-نے نماز صبح کی امامت کروانے میں دیر کر دی حتی کہ قریب تھا کہ ھم سورج کی ٹکیہ دیکھ لیتے تو حضور-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم-جلدی جلدی تشریف لائے ، نماز کی اقامت کہی گئی تو حضور سیدنا رسول اللہ-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم-نے نماز کی امامت کروائی اور نماز کی تخفیف کے ساتھ امامت کروائی۔ پس جب آپ نے نماز کا سلام پھیرا تو آپ نے بلند آواز سے پکارا تو فرمایا:

اپنی اپنی صفوں میں رہو جیسے تم ہو آپ ہماری طرف متوجہ ہوئے پھر ارشاد فرمایا:

سنئے میں تمہیں بتاتا ہوں کہ کس چیز نے مجھے روکے رکھا فجر کی نماز کی امامت جلدی کرانے میں۔ میں رات اٹھا، میں نے وضو کیا اور جس قدر میرے مقدر میں تھا میں نے تہجد کے نوافل ادا کیے تو مجھے میری نماز میں ہی اونگھ آ گئی، تو میں اس سے بوجھل ہو گیا تو میں نے اپنے رب تعالیٰ کی زیارت کی احسن صورت میں۔ رب تعالیٰ نے فرمایا:

اے محمد! میں نے عرض کی: لبیک رَبِّ!-اے میرے رب! میں حاضر ہوں میں حاضر ہوں-رب تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

مَلاِ اعلیٰ-مقرب فرشتے-کس چیز میں جھگڑ رہے ہیں؟ میں نے عرض کی: اے میرے رب! میں نہیں جانتا-اللہ تعالیٰ نے تین مرتبہ مجھ سے یہ سوال کیا۔ حضور-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم-نے ارشاد فرمایا:

میں نے رب تعالیٰ کو دیکھا کہ اس نے اپنا ہاتھ میرے کندھوں کے درمیان رکھا حتی کہ میں نے اس کے پوروں کی ٹھنڈک اپنے سینے میں پائی تو میرے لئے ہر چیز منکشف ہو گئی اور میں نے پہچان لیا۔ تو رب تعالیٰ نے فرمایا: یا محمد! میں نے عرض کی: لبیک رَبِّ!-اے میرے رب! میں حاضر ہوں

میں حاضر ہوں- رب تعالیٰ نے فرمایا:

مَلاِ اعلیٰ -مقرب فرشتے -کس چیز میں جھگڑ رہے ہیں؟ میں نے عرض کی: کفارات میں۔

ارشاد فرمایا: وہ کفارات کیا ہیں؟ میں نے عرض کی:

با جماعت نمازوں کی طرف پیدل چل کر جانا۔ اور نمازیں ادا کرنے کے بعد مساجد میں بیٹھ جانا، جب دل نہ چاہے خوش دلی سے وضو کرنا۔ رب تعالیٰ نے فرمایا:

اور کس چیز میں جھگڑ رہے ہیں؟ میں نے عرض کی: درجات میں۔ رب تعالیٰ نے فرمایا:

درجات کیا ہیں؟ میں نے عرض کی:

کھانا کھلانا، نرم گفتگو کرنا، نماز تہجد ادا کرنا جبکہ لوگ سوئے ہوئے ہوں۔ رب تعالیٰ نے فرمایا: مانگئے -میری بارگاہ میں عرض کیجئے-۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّی أَسْأَلُکَ فِعْلَ الْخَيْرَاتِ ، وَتَرْکَ الْمُنْکَرَاتِ ، وَحُبَّ الْمَسَاكِيْنِ ، وَأَنْ تَغْفِرَ لِی وَتَرْحَمَنِی ، وَإِذَا أَرَدْتَ فِتْنَةَ قَوْمٍ ، فَتَوَفَّنِیْ غَيْرَ مَفْتُوْنٍ، اَسْأَلُکَ حُبَّکَ، وَحُبَّ مَنْ يُحِبُّکَ ، وَحُبَّ عَمَلٍ يُقَرِّبُ اِلَی حُبِّکَ .

اے اللہ! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں نیک کام کرنے کا، برے کاموں سے رک جانے کا اور مساکین کی محبت کا اور یہ کہ تو میری مغفرت فرما دے اور مجھ پر رحم فرما دے اور جب تو کسی قوم کے بارے میں فتنہ و آزمائش کا ارادہ کرے تو مجھے فتنہ میں مبتلا کیے بغیر وفات دے دینا۔ اور میں تجھ سے مانگتا ہوں تیری محبت اور اس کی محبت جو تجھ سے محبت کرتا ہے اور اس عمل کی محبت جو تیری محبت کے قریب کر دے۔ حضور- صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے ارشاد فرمایا:

یہ حق -اور سچ- ہے اسے یاد کر لو پھر اسے سیکھ لو۔

-☆-

ایک رات دو فرشتے آئے اور حضور سیدنا نبی کریم - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - کو ایک پہاڑ پر لے گئے جہاں آپ نے اہل جہنم کی چیخ و پکار سنی

عَنْ اَبِی اُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ - رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ - قَالَ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ - صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ - يَقُوْلُ :

بَيْنَا اَنَا نَائِمٌ اَتَانِی رَجُلَانِ فَاَخَذَا بِضَبْعَیَّ ، فَاَتَيَا بِیْ جَبَلًا وَعْرًا ، فَقَالَا : اِصْعَدْ. فَقُلْتُ : اِنِّی لَا اُطِيْقُهُ ، فَقَالَا : اِنَّا سَنُسَهِّلُهُ لَکَ ، فَصَعِدْتُ ، حَتّٰى اِذَا كُنْتُ فِی سَوَاءِ الْجَبَلِ فَاِذَا اَنَا بِاَصْوَاتٍ شَدِيْدَةٍ ، فَقُلْتُ : مَا هٰذِهِ الْاَصْوَاتُ ؟ قَالَا : هٰذَا عُوَاءُ اَهْلِ النَّارِ ، ثُمَّ انْطُلِقَ بِیْ ، فَاِذَا اَنَا بِقَوْمٍ مُعَلَّقِيْنَ بِعَرَاقِيْبِهِمْ ، مُشَقَّقَةً اَشْدَاقُهُمْ ، تَسِيْلُ اَشْدَاقُهُمْ دَمًا . قَالَ : قُلْتُ : مَنْ هٰؤُلَاءِ ؟ قَالَ : اَلَّذِيْنَ يُفْطِرُوْنَ قَبْلَ تَحِلَّةِ صَوْمِهِمْ .

.... الحديث.

صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۷۴۹۱)	جلد ۱۶	صفحہ ۵۳۶
قال شعیب الارؤوط	اسنادہ صحیح		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۷۴۴۸)	جلد ۱۰	صفحہ ۴۵۶
قال الالبانی	صحیح		

ترجمة الحديث:

سیدنا ابوامامہ باھلی-رضی اللہ عنہ-نے فرمایا:

میں نے سنا حضور سیدنا رسول اللہ-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم-ارشاد فرمارہے تھے:

میں سورہا تھا کہ میرے پاس دوآدمی-دوفرشتے انسانی صورت میں-آئے انہوں نے میرے کندھے سے مجھے پکڑا تو مجھے ایک پہاڑ پر لے آئے جس پر چڑھنا بڑا مشکل تھا۔انہوں نے مجھے کہا:اوپر چڑھیے۔میں نے جواب دیا:

میں اس کی طاقت نہیں رکھتا۔انہوں نے کہا:ہم اسے آپ کیلئے آسان کردیتے ہیں۔پس میں اس پہاڑ پر چڑھ گیا حتی کہ جب میں پہاڑ کے برابر پہنچا تو میں نے وہاں بڑی سخت آوازیں سنیں۔ میں نے پوچھا یہ آوازیں کیسی ہیں؟انہوں نے کہا:کہ یہ اہلِ جہنم کی چیخ وپکار ہے۔

پھر مجھے لے جایا گیا تو اچانک میں نے دیکھا کچھ لوگ اپنی کونچوں کے بل لٹکائے گئے ہیں ان کے جبڑے چیرے ہوئے ہیں۔ان چیرے ہوئے جبڑوں سے خون نکل رہا ہے۔میں نے پوچھا: یہ کون لوگ ہیں؟فرشتوں نے جواب دیا یہ وہ لوگ ہیں جو وقت سے پہلے روزہ افطار کرلیتے تھے یعنی روزہ توڑلیتے تھے۔

الترغیب والترھیب	رقم الحدیث(۱۴۸۵)	جلد۲	صفحہ۴۸
قال الحقق	صحیح		
الترغیب والترھیب	رقم الحدیث(۳۵۲۷)	جلد۳	صفحہ۲۳۲
قال الحقق	صحیح		
صحیح الترغیب والترھیب	رقم الحدیث(۱۰۰۵)	جلد۱	صفحہ۵۸۸
قال الالبانی	صحیح		
صحیح الترغیب والترھیب	رقم الحدیث(۲۳۹۳)	جلد۲	صفحہ۶۱۱
قال الالبانی	صحیح		
المستدرک للحاکم	رقم الحدیث(۱۵۶۸)	جلد۲	صفحہ۲۰۶
قال الحاکم	ھذا حدیث صحیح علی شرط مسلم		
المعجم الکبیر للطبرانی	رقم الحدیث(۷۶۶۷)	جلد۸	صفحہ۱۵۷

لوگوں کو نیکی کا حکم دینے اور خود نیکی نہ کرنے والوں کے ہونٹ جہنم کی قینچیوں سے کاٹے جائیں گے

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ – رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ – قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ – صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ – :

رَاَیْتُ لَیْلَۃَ اُسْرِیَ بِی رِجَالًا تُـقْرَضُ شِفَاھُھُمْ بِمَقَارِیْضَ مِنْ نَارٍ ، فَقُلْتُ : مَنْ ھٰؤُلَاءِ یَا جِبْرِیْلُ ؟ قَالَ : اَلْـخُطَبَاءُ مِنْ اُمَّتِکَ الَّذِیْنَ یَاْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبِرِّ ، وَیَنْسَوْنَ اَنْفُسَھُمْ وَھُمْ یَتْلُوْنَ الْکِتَابَ اَفَلَا یَعْقِلُوْنَ .

صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۵۳)	جلد۱	صفحہ۲۴۹
قال شعیب الارؤوط	اسنادہ صحیح		
الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۳۴۳۰)	جلد۳	صفحہ۱۹۰
قال المحقق	حسن		
صحیح الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۲۳۲۷)	جلد۲	صفحہ۵۸۴
قال الالبانی	صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۲۱۵۰)	جلد۱۰	صفحہ۳۸۸
قال حمزۃ احمد الزین	اسنادہ حسن		

ترجمة الحديث:

سیدنا انس بن مالک-رضی اللہ عنہ- سے روایت ہے کہ حضور سیدنا رسول اللہ-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے ارشاد فرمایا:

میں نے شبِ معراج کچھ لوگوں کو دیکھا جن کے ہونٹ آگ کی قینچیوں کے ساتھ کاٹے جارہے تھے۔میں نے پوچھا اے جبریل-علیہ السلام- یہ کون لوگ ہیں؟ حضرت جبریل نے عرض کی: یہ آپ کی امت کے وہ خطباء ومقررین ہیں جو لوگوں کو تو نیکی کا حکم کرتے ہیں اور خود اپنے آپ کو بھول جاتے ہیں حالانکہ وہ اللہ تعالیٰ کی کتاب کی تلاوت کرتے ہیں۔تو کیا یہ عقل سے کام نہیں لیتے۔

-☆-

سلسلة الاحاديث الصحيحة	رقم الحديث (۲۹۱)	جلد۱	صفحہ۵۲۲
مسند الامام احمد	رقم الحديث (۱۲۷۹۲)	جلد۱۱	صفحہ۲۴
قال حمزة احمد الزين	اسنادہ حسن		
مسند الامام احمد	رقم الحديث (۱۳۳۲۹)	جلد۱۱	صفحہ۲۰۱
قال حمزة احمد الزين	اسنادہ حسن		
مشكاة المصابيح	رقم الحديث (۵۰۷۷)	جلد۴	صفحہ۴۸۹

حضور سیدنا نبی کریم-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم-نے معراج کی رات اس امت کے بے عمل خطباء کو دیکھا جن کے ہونٹ قینچیوں سے کاٹے جارہے تھے

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ - رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ - قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ - صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم - :

اَتَیْتُ لَیْلَۃَ اُسْرِیَ بِی عَلٰی قَوْمٍ تُقْرَضُ شِفَاھُھُمْ بِمَقَارِیْضَ مِنْ نَارٍ ، فَقُلْتُ : مَنْ ھٰؤُلَاءِ یَا جِبْرِیْلُ ؟ قَالَ : خُطَبَاءُ اُمَّتِکَ الَّذِیْنَ یَقُوْلُوْنَ مَالَا یَفْعَلُوْنَ ، وَیَقْرَؤُوْنَ کِتَابَ اللّٰہِ وَلَا یَعْمَلُوْنَ بِہٖ.

الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۳۴۳۰)	جلد ۳	صفحہ ۱۹۰
قال المحقق	حسن		
صحیح الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۲۳۲۷)	جلد ۲	صفحہ ۵۸۴
قال الالبانی	صحیح		
صحیح الجامع الصغیر	رقم الحدیث (۱۲۹)	جلد ۱	صفحہ ۸۸
قال الالبانی	حسن		

ترجمة الحديث:

سیدنا انس بن مالک-رضی اللہ عنہ-سے روایت ہے کہ حضور سیدنا رسول اللہ-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم-نے ارشاد فرمایا:

میں شب معراج کچھ ایسے لوگوں کے پاس پہنچا جن کے ہونٹ آگ کی قینچیوں کے ساتھ کاٹے جارہے تھے۔میں نے پوچھا:

اے جبریل-علیہ السلام-یہ کون لوگ ہیں؟حضرت جبریل نے عرض کی:یہ آپ کی امت کے وہ خطباء ومقررین ہیں جولوگوں کووہ کہتے ہیں جوخودنہیں کرتے اوراللہ تعالیٰ کی کتاب کی تلاوت کرتے ہیں اوراس پرعمل نہیں کرتے۔

-☆-

قبر میں دو فرشتے سوال کرتے ہیں

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ – رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ – اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ – صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وآلہٖ وَسَلَّمَ – قَالَ:

اِنَّ الْعَبْدَ اِذَا وُضِعَ فِیْ قَبْرِهٖ ، وَتَوَلّٰی عَنْهُ اَصْحَابُهٗ ، وَاِنَّهٗ لَیَسْمَعُ قَرْعَ نِعَالِهِمْ ، اَتَاهُ مَلَكَانِ فَیُقْعِدَانِهٖ فَیَقُوْلَانِ : مَا كُنْتَ تَقُوْلُ فِیْ هٰذَا الرَّجُلِ لِمُحَمَّدٍ – صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ – ؟ فَاَمَّا الْمُؤْمِنُ ، فَیَقُوْلُ : اَشْهَدُ اَنَّهٗ عَبْدُاللّٰهِ وَرَسُوْلُهٗ ، فَیُقَالُ لَهٗ : اُنْظُرْ اِلٰی مَقْعَدِكَ مِنَ النَّارِ ، قَدْ اَبْدَلَكَ اللّٰهُ بِهٖ مَقْعَدًا مِنَ الْجَنَّةِ ، فَیَرَاهُمَا جَمِیْعًا . وَاَمَّا الْمُنَافِقُ ، اَوِالْكَافِرُ ، فَیُقَالُ لَهٗ : مَا كُنْتَ تَقُوْلُ فِیْ هٰذَا الرَّجُلِ ؟ فَیَقُوْلُ : لَا اَدْرِیْ كُنْتُ اَقُوْلُ مَا یَقُوْلُ النَّاسُ ، فَیُقَالُ: لَا دَرَیْتَ وَلَا تَلَیْتَ ،ثُمَّ یُضْرَبُ بِمَطَارِقَ مِنْ حَدِیْدٍ ضَرْبَةً فَیَصِیْحُ صَیْحَةً یَسْمَعُهَا مَنْ یَلِیْهِ غَیْرُ الثَّقَلَیْنِ .

صحیح البخاری	رقم الحدیث (۱۳۳۸)	جلد۱	صفحہ۳۹۷
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۱۳۷۴)	جلد۱	صفحہ۴۰۸
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۲۸۷۰)	جلد۴	صفحہ۲۲۰۰

ترجمة الحديث:

سیدنا انس بن مالک - رضی اللہ عنہ - سے روایت ہے کہ حضور سیدنا رسول اللہ - صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم - نے ارشاد فرمایا:

بے شک بندہ کو جب قبر میں رکھ دیا جاتا ہے تو اس کو دفن کرنے والے جب واپس لوٹتے ہیں تو وہ میت ان کے جوتوں کی آواز سنتی ہے تو اس کے پاس دو فرشتے آتے ہیں، پس اسے بٹھاتے

مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۲۲۱۱)	جلد ۱۰	صفحہ ۶۰۴
قال حمزۃ احمد الزین	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۱۳۳۸۱)	جلد ۱۱	صفحہ ۱۸۳
قال حمزۃ احمد الزین	اسنادہ صحیح		
مشکاۃ المصابیح	رقم الحدیث (۱۲۲)	جلد ۱	صفحہ ۱۱۳
قال الالبانی	متفق علیہ		
الترغیب والترہیب	رقم الحدیث (۵۲۱۹)	جلد ۴	صفحہ ۲۶۶
قال المحقق	صحیح		
صحیح الترغیب والترہیب	رقم الحدیث (۳۵۵۵)	جلد ۳	صفحہ ۳۹۴
قال الالبانی	ھذا حدیث صحیح		
صحیح سنن ابوداؤد	رقم الحدیث (۴۷۵۱)	جلد ۳	صفحہ ۱۶۴
قال الالبانی	صحیح		
صحیح سنن ابوداؤد	رقم الحدیث (۴۷۵۲)	جلد ۳	صفحہ ۱۶۵
قال الالبانی	صحیح		
صحیح سنن النسائی	رقم الحدیث (۲۰۴۸)	جلد ۲	صفحہ ۷۲
قال الالبانی	صحیح		
صحیح سنن النسائی	رقم الحدیث (۲۰۴۹)	جلد ۲	صفحہ ۷۲
قال الالبانی	صحیح		
صحیح سنن النسائی	رقم الحدیث (۲۰۵۰)	جلد ۲	صفحہ ۷۲
قال الالبانی	صحیح		
جامع الاصول	رقم الحدیث (۸۷۰۵)	جلد ۱۱	صفحہ ۱۵۶
قال المحقق	صحیح		

ہیں پھر اس سے سوال کرتے ہیں: تم اس آدمی-محمد مصطفیٰ-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم-کے بارے میں کیا کہا کرتے تھے؟ پس اگر وہ-میت-مومن ہو تو کہتا ہے:

اَشْهَدُ اَنَّهٗ عَبْدُاللّٰهِ وَرَسُوْلُهٗ - میں گواہی دیتا ہوں کہ وہ اللہ کے عبد خاص اور اس کے رسول ہیں-تو اسے کہا جاتا ہے:

دیکھو جہنم میں اپنی جگہ کو جس کے بدلے میں اللہ تعالیٰ نے تجھے جنت میں جگہ دے دی ہے۔ چنانچہ وہ اپنے دونوں ٹھکانے دیکھتا ہے۔

لیکن منافق یا کافر پس جب اس سے کہا جاتا ہے تم اس آدمی-محمد مصطفیٰ-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم-کے بارے میں کیا کہا کرتے تھے؟ وہ جواب میں کہتا ہے: میں نہیں جانتا یہ کون ہے۔-دنیا میں- جو لوگ کہتے تھے وہ میں بھی کہا کرتا تھا۔ اسے کہا جاتا ہے:

تو نے نہ خود سمجھا اور نہ کسی کے پیچھے چل کر سمجھنے کی کوشش کی۔ پھر لوہے کی ایک گرز-ہتھوڑا- اس کے دونوں کانوں کے درمیان مارا جاتا ہے۔ جس سے وہ چیختا ہے۔ جس کی آواز کو اس کے قریب کی ساری مخلوق سنتی ہے سوائے انسانوں اور جنات کے۔

-☆-

حضور سیدنا نبی کریم-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم-کا اپنی امت کو قبر کے کچھ احوال بتانا

عَنْ اَبِی سَعِیْدِ الْخُدْرِیّ – رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ – قَالَ :

شَهِدْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ – صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّم – جِنَازَةً ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ – صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّم – :

یَا اَیُّهَا النَّاس اِنَّ هٰذِهِ الْاُمَّةَ تُبْتَلٰی فِی قُبُوْرِهَا ، فَاِذَا الْاِنْسَانُ دُفِنَ ، فَتفرَّقَ عَنْهُ اَصْحَابُهُ ، جَاءَهُ مَلَکٌ فِی یَدِهٖ مِطْرَاقٌ ، فَاَقْعَدَهُ قَالَ : مَا تَقُوْلُ فِی هٰذَا الرَّجُلِ ؟ فَاِنْ کَانَ مُؤْمِنًا ، قَالَ : اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ، وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ ، فَیَقُوْلُ : صَدَقْتَ ، ثُمَّ یُفْتَحُ لَهُ بَابٌ اِلَی النَّارِ ، فَیَقُوْلُ : هٰذَا کَانَ مَنْزِلُکَ لَوْ کَفَرْتَ بِرَبِّکَ ، فَاَمَّا اِذْ آمَنْتَ فَهٰذَا مَنْزِلُکَ ، فَیُفْتَحُ لَهُ بَابٌ اِلَی الْجَنَّةِ ، فَیُرِیْدُ اَنْ یَنْهَضَ اِلَیْهِ ، فَیَقُوْلُ لَهُ : اُسْکُنْ ، وَیُفْسَحُ لَهُ فِی قَبْرِهٖ ، وَاِنْ کَانَ کَافِرًا اَوْ مُنَافِقًا ، یَقُوْلُ لَهُ : مَا تَقُوْلُ فِی هٰذَا الرَّجُلِ ، فَیَقُوْلُ : لَا اَدْرِی ، سَمِعْتُ النَّاسَ یَقُوْلُوْنَ شَیْئًا ، فَیَقُوْلُ : لَا دَرَیْتَ وَلَا

تَلَیْتَ وَ لَا اهْتَدَیْتَ ، ثُمَّ یُفْتَحُ لَهُ بَابٌ اِلَی الْجَنَّةِ ، فَیَقُوْلُ : هٰذَا مَنْزِلُکَ لَوْ آمَنْتَ بِرَبِّکَ ، فَاَمَّا اِذْ کَفَرْتَ بِهِ ، فَاِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ اَبْدَلَکَ بِهِ هٰذَا ، وَیُفْتَحُ لَهُ بَابٌ اِلَی النَّارِ ، ثُمَّ یَقْمَعُهُ قَمْعَةً بِالْمِطْرَاقِ ، یَسْمَعُهَا خَلْقُ اللّٰهِ کُلُّهُمْ غَیْرَ الثَّقَلَیْنِ .

فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ : یَارَسُوْلَ اللّٰهِ ! مَا اَحَدٌ یَقُوْمُ عَلَیْهِ مَلَکٌ فِیْ یَدِهٖ مِطْرَاقٌ ، اِلَّا هِیْلَ عِنْدَ ذَالِکَ ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ - صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ آلِهٖ وَسَلَّمَ - :

یُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِیْنَ آمَنُوْا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ . ابراہیم:۲۷

ترجمة الحدیث:

سیدنا ابوسعید خدری-رضی اللہ عنہ-نے فرمایا:

میں حضور سیدنا رسول اللہ-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم-کے ساتھ ایک جنازہ میں شریک ہوا تو حضور سیدنا رسول اللہ-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم-نے ارشاد فرمایا:

بے شک اس امت کو ان کی قبروں میں آزمائش سے دوچار کیا جائے گا-ان سے امتحان ہوگا-جب انسان کو دفن کر دیا جاتا ہے اور اس کے ساتھی دفن کر کے بکھر جاتے ہیں تو اس کے پاس ایک فرشتہ آتا ہے جس کے ہاتھ میں ہتھوڑا ہوتا ہے-وہ اسے بٹھاتا ہے کہتا ہے:

تو اس آدمی کے بارے میں کیا کہتا ہے: اگر وہ مومن ہو تو کہتا ہے:

میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے علاوہ کوئی الہ نہیں اور حضرت محمد-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم-اللہ کے عبد اور اس کے رسول ہیں-وہ فرشتہ کہتا ہے: تم نے سچ کہا-

پھر اس کیلئے جہنم کی طرف ایک دروازہ کھولا جاتا ہے-وہ فرشتہ اسے کہتا ہے: اگر تو اپنے رب

مسند الامام احمد رقم الحدیث (۱۰۹۴۲) جلد ۱۰ صفحہ ۱۰

قال حمزة احمد الزین اسنادہ صحیح

مسند الامام احمد رقم الحدیث (۱۱۰۰۰) جلد ۱۷ صفحہ ۳۴

قال شعیب الارناؤوط حدیث صحیح وھذا اسناد حسن، رجالہ ثقات رجال الصحیح غیر عباد بن راشد

کا کفر کرتا تو یہ تیرا مکان ہوتا۔ بہر حال جب تو ایمان لایا ہے تو یہ تیری منزل ہے تو اس کیلئے جنت کی طرف دروازہ کھول دیا جاتا ہے۔ وہ اٹھنا چاہتا ہے کہ فرشتہ کہتا ہے:

آرام سے بیٹھیئے اور اس کی قبر کو کشادہ کر دیا جاتا ہے۔

اور اگر وہ کافر یا منافق ہو تو فرشتہ اسے کہتا ہے تو اس آدمی کے بارے میں کیا کہتا ہے: تو وہ جواب دیتا ہے: مجھے معلوم نہیں میں نے لوگوں سے سنا تھا کچھ کہتے تھے۔ وہ فرشتہ اسے کہتا ہے:

نہ تو نے خود جانا، نہ کسی کے پیچھے چلا اور نہ ہدایت پائی۔ پھر اس کیلئے جنت کی طرف ایک دروازہ کھول دیا جاتا ہے۔ تو فرشتہ اسے کہتا ہے:

اگر تو اللہ پر ایمان لاتا تو یہ تیری جگہ ہوتی۔ اب جبکہ تم نے کفر کیا ہے تو اللہ تعالیٰ نے اس کے بدلے تیری یہ جگہ بنائی ہے اور اس کیلئے جہنم کی طرف دروازہ کھول دیا جاتا ہے۔ پھر اسے ہتھوڑے سے ایک ضرب لگائی جاتی ہے جسے اللہ کی ساری مخلوق سنتی ہے سوائے انسانوں اور جنات کے۔

قوم کے کسی فرد نے کہا: یا رسول اللہ! جس بھی آدمی کے اوپر فرشتہ ہتھوڑا لے کر کھڑا ہوگا وہ تو مبہوت ہو جائے گا۔ حضور سیدنا رسول اللہ- صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم- نے ارشاد فرمایا:

یُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِیْنَ آمَنُوْا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ.

اللہ تعالیٰ ایمان والوں کو قول ثابت سے ثابت قدم رکھتا ہے۔

-☆-

اس امت سے قبر میں سوالات ہوتے ہیں جو مومن سوالات کا جواب دے دیتا ہے اسے قبر میں ہی اس کی جنت دکھائی جاتی ہے اور منافق و کافر جب جواب نہیں دے سکتا تو اسے قبر میں ہی اس کی جہنم دکھائی جاتی ہے

عَنْ اَبِی الزُّبَیْرِ ، اَنَّهُ سَاَلَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ - رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ - عَنْ فَتَّانَی الْقَبْرِ ، فَقَالَ : سَمِعْتُ النَّبِیَّ - صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّم - یَقُوْلُ :

اِنَّ هٰذِهِ الْاُمَّةَ تُبْتَلٰی فِی قُبُوْرِهَا ، فَاِذَا اُدْخِلَ الْمُؤْمِنُ قَبْرَهُ ، وَتَوَلّٰی عَنْهُ اَصْحَابُهُ ، جَاءَ مَلَکٌ شَدِیْدُ الْاِنْتِهَارِ ، فَیَقُوْلُ لَهُ : مَا کُنْتَ تَقُوْلُ فِی هٰذَا الرَّجُلِ ؟ فَیَقُوْلُ الْمُؤْمِنُ : اَقُوْلُ : اِنَّهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ، وَعَبْدُهُ ، فَیَقُوْلُ لَهُ الْمَلَکُ : اُنْظُرْ اِلٰی مَقْعَدِکَ الَّذِیْ کَانَ فِی النَّارِ ، قَدْ اَنْجَاکَ اللّٰهُ مِنْهُ ، وَاَبْدَ لَکَ بِمَقْعَدِکَ الَّذِیْ تَرٰی مِنَ النَّارِ ، مَقْعَدَکَ الَّذِیْ تَرٰی مِنَ الْجَنَّةِ ، فَیَرَاهُمَا کِلَاهُمَا ، فَیَقُوْلُ الْمُؤْمِنُ : دَعُوْنِی اُبَشِّرْ اَهْلِی ، فَیُقَالُ لَهُ : اُسْکُنْ . وَاَمَّا الْمُنَافِقُ ، فَیُقْعَدُ اِذَا تَوَلّٰی عَنْهُ اَهْلُهُ ، فَیُقَالُ لَهُ : مَا کُنْتَ تَقُوْلُ فِی هٰذَا الرَّجُلِ ، فَیَقُوْلُ : لَا اَدْرِی ، اَقُوْلُ مَا یَقُوْلُ النَّاسُ ،

فَيُقَالُ لَهُ : لَا دَرَيْتَ ،هٰذَا مَقْعَدُکَ الَّذِیْ كَانَ لَکَ مِنَ الْجَنَّةِ ، قَدْ اُبْدِلَتْ مَكَانَهٗ مَقْعَدَکَ مِنَ النَّارِ . قَالَ جَابِرٌ - رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ - : فَسَمِعْتُ النَّبِیَّ - صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّم - يَقُوْلُ :

يُبْعَثُ كُلُّ عَبْدٍ فِی الْقَبْرِ عَلٰى مَا مَاتَ : اَلْمُؤْمِنُ عَلٰى اِيْمَانِهٖ ، وَالْمُنَافِقُ عَلٰى نِفَاقِهٖ .

ترجمة الحديث:

جناب ابوالزبیر نے سیدنا جابر بن عبداللہ-رضی اللہ عنہ- سے قبر میں امتحان لینے والے دو فرشتوں کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے کہا:

میں نے سنا حضور سیدنا نبی کریم-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم-ارشاد فرما رہے تھے:

اس امت کا ان کی قبروں میں امتحان لیا جاتا ہے۔

جب مومن کو اس کی قبر میں داخل کر دیا جاتا ہے اور اس کے دفن کرنے والے ساتھی چلے جاتے ہیں تو ایک فرشتہ آتا ہے سخت جھڑکنے والا۔وہ اس سے پوچھتا ہے:

تو اس آدمی کے بارے میں کیا کہا کرتا تھا؟ مومن جواباً کہتا ہے: وہ اللہ کے رسول اور اس کے عبد خاص ہیں۔فرشتہ اس سے کہتا ہے:

جہنم میں اپنی منزل کو دیکھو اللہ تعالیٰ نے تجھے اس سے بچا لیا ہے۔جو تو اپنی منزل جہنم میں دیکھتا ہے اللہ تعالیٰ نے اس کے بدلے تجھے وہ منزل دی ہے جو جنت ہی ہے۔وہ دونوں منزلوں کو دیکھتا

مسند الامام احمد　رقم الحدیث (۱۴۶۵۷)　جلد ۱۱　صفحہ ۵۲۴
قال حمزۃ احمد الزین　اسنادہ صحیح
مسند الامام احمد　رقم الحدیث (۱۴۷۲۲)　جلد ۲۳　صفحہ ۶۵
قال شعیب الارناؤوط　حدیث صحیح وھذا اسناد ضعیف لسوء حفظ ابن لھیعۃ، وقد توبع، تابعہ ابن جریج-وھو ثقۃ- عند عبدالرزاق کما سیاتی فی التخریج، وقد صرح عندہ ابوالزبیر بالتحدیث

ہے۔مومن کہتا ہے مجھے چھوڑ دو میں اپنے گھر والوں کو خوش خبری سناؤں اسے کہا جاتا ہے: اطمینان وسکون سے یہیں رہو۔

لیکن جب منافق کے دفن کرنے والے چلے جاتے ہیں تو اسے بٹھایا جاتا ہے اور اس سے کہا جاتا ہے تو اس آدمی کے بارے میں کیا کہا کرتا تھا؟ وہ کہتا ہے: میں نہیں جانتا جو لوگ کہتے تھے میں بھی وہ کہہ لیا کرتا تھا۔

اسے کہا جاتا ہے: تو نے نہ جانا یہ تیری وہ منزل ہے جو جنت میں تیرے لئے تھی اب اس کے بدلے تجھے جہنم میں منزل دی گئی ہے۔

سیدنا جابر-رضی اللہ عنہ-نے فرمایا:

میں نے سنا حضور سیدنا نبی کریم-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم-ارشاد فرما رہے تھے:

ہر بندے کو جس پر اس کی موت ہوئی اسی پر اسے قبر میں اٹھایا جاتا ہے۔

مومن کو اپنے ایمان پر اور منافق کو اس کے نفاق پر۔

-☆-

میت کو جب قبر میں رکھا جاتا ہے تو دو فرشتے منکر اور نکیر حضور سیدنا محمد رسول اللہ-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم-کے متعلق پوچھتے ہیں اگر وہ کہہ دے:
هُوَ عَبْدُ اللّٰهِ وَرَسُوْلُهٗ ، وَاَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ تو اس کی قبر ستر ہاتھ لمبائی میں اور ستر ہاتھ چوڑائی میں کشادہ کر دی جاتی ہے اور قبر کو نور سے بھر دیا جاتا ہے

عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ – رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ – قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ – صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ –:

اِذَاقُبِرَ الْمَیِّتُ ، اَتَاهُ مَلَكَانِ اَسْوَدَانِ اَزْرَقَانِ – یُقَالُ لِاَحَدِهِمَا : الْمُنْكَرُ ، وَالْآخَرُ : النَّكِیْرُ – فَیَقُوْلَانِ : مَا كُنْتَ تَقُوْلُ فِی هٰذَا الرَّجُلِ ؟ فَیَقُوْلُ مَا كَانَ یَقُوْلُ : هُوَ عَبْدُ اللّٰهِ وَرَسُوْلُهٗ ، اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ، وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ ، فَیَقُوْلَانِ: قَدْ كُنَّا نَعْلَمُ اَنَّكَ تَقُوْلُ هٰذَا، ثُمَّ یُفْسَحُ لَهٗ فِی قَبْرِهٖ سَبْعُوْنَ ذِرَاعًا فِی سَبْعِیْنَ، ثُمَّ یُنَوَّرُ لَهٗ فِیْهِ ، ثُمَّ یُقَالُ لَهٗ : نَمْ ، فَیَقُوْلُ : اَرْجِعُ اِلٰی اَهْلِی فَاُخْبِرُهُمْ ؟ فَیَقُوْلَانِ : نَمْ كَنَوْمَةِ

اَلْعُرُوْسِ الَّذِیْ لَا یُوْقِظُهُ اِلَّا اَحَبُّ اَهْلِهِ اِلَیْهِ حَتّٰی یَبْعَثَهُ اللّٰهُ مِنْ مَضْجَعِهِ ذٰلِکَ . وَاِنْ کَانَ مُنَافِقًا ، قَالَ : سَمِعْتُ النَّاسَ یَقُوْلُوْنَ : فَقُلْتُ : مِثْلَهُ لَا اَدْرِی ، فَیَقُوْلَانِ : قَدْ کُنَّا نَعْلَمُ اَنَّکَ تَقُوْلُ ذَالِکَ فَیُقَالُ لِلْاَرْضِ : اِلْتَئِمِیْ عَلَیْهِ ، فَتَلْتَئِمُ عَلَیْهِ فَتَخْتَلِفُ فِیْهَا اَضْلَاعُهُ ، فَلَا یَزَالُ فِیْهَا مُعَذَّبًا ، حَتّٰی یَبْعَثَهُ اللّٰهُ مِنْ مَضْجَعِهِ ذَالِکَ.

ترجمة الحديث:

سیدنا ابو ہریرہ- رضی اللہ عنہ- سے روایت ہے کہ حضور سیدنا رسول اللہ- صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے ارشاد فرمایا:

جب میت کو قبر میں رکھا جاتا ہے تو اس کے پاس دو سیاہ رنگ والے گہری نیلی آنکھوں والے فرشتے آتے ہیں ایک کو منکر کہا جاتا ہے اور دوسرے کو نکیر۔ وہ دونوں سوال کرتے ہیں:

اس آدمی کے بارے میں تم کیا کہا کرتے تھے۔ تو وہ میت جواب دیتی ہے وہ اللہ کے عبد

صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۱۰۷۱)	جلد ۱	صفحہ ۵۴۴
قال الالبانی	ھذا حدیث حسن		
الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۵۲۲۴)	جلد ۴	صفحہ ۲۷۵
قال المحقق	ھذا حدیث حسن		
صحیح الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۳۵۶۰)	جلد ۳	صفحہ ۴۰۲
قال الالبانی	ھذا حدیث حسن		
مشکاۃ المصابیح	رقم الحدیث (۱۲۶)	جلد ۱	صفحہ ۱۱۵
صحیح الجامع الصغیر	رقم الحدیث (۷۲۴)	جلد ۱	صفحہ ۱۸۶
قال الالبانی	ھذا حدیث حسن		
سلسلۃ الاحادیث الصحیحۃ	رقم الحدیث (۱۳۹۱)	جلد ۳	صفحہ ۳۷۹
جامع الاصول	رقم الحدیث (۸۷۰۶)	جلد ۱۱	صفحہ ۱۵۶
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۳۱۱۷)	جلد ۷	صفحہ ۳۸۶
قال شعیب الارنؤوط	اسنادہ قوی		
الجامع الکبیر للترمذی	رقم الحدیث (۱۰۹۴)	جلد ۲	صفحہ ۵۴۵
قال شعیب الارنؤوط	حدیث حسن		

خاص اور اس کے رسول ہیں۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے علاوہ کوئی الٰہ-معبود-نہیں اور حضرت محمد مصطفیٰ-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم-اللہ کے عبد اور اس کے رسول ہیں۔

وہ دونوں فرشتے کہتے ہیں: یقیناً ہم جانتے تھے کہ تم ایسے ہی جواب دو گے۔ پھر اس کی قبر ستر ہاتھ لمبائی میں اور ستر ہاتھ چوڑائی میں کشادہ کردی جاتی ہے۔ پھر اس کیلئے اس قبر میں نور بکھیر دیا جاتا ہے پھر اسے کہا جاتا ہے:

سوجا۔ وہ کہتا ہے: میں اپنے گھر والوں کے پاس جاتا ہوں اور انہیں بتاتا ہوں-کہ میرے ساتھ کیا مہربانی ہوئی ہے-وہ دونوں فرشتے اسے کہتے ہیں:

سوجا جیسے دلہن سوتی ہے جسے اس کا سب سے پیارا ہی جگاتا ہے۔ سو یارہ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ تجھے اس قبر سے دوبارہ قیامت کو اٹھائے گا۔

اگر میت منافق ہو تو فرشتوں کے سوال کے جواب میں کہتا ہے: میں نے لوگوں کو کہتے سنا تھا میں نے بھی وہی کہہ دیا۔ میں-اب-نہیں جانتا کہ کیا کہا تھا۔ وہ دونوں فرشتے کہتے ہیں: ہمیں علم تھا کہ تیرا یہی جواب ہوگا۔

پھر قبر کی زمین کو حکم دیا جائے گا آپس میں مل جا وہ اس منافق پر آپس میں مل جاتی ہے تو اسکی دونوں طرف کی پسلیاں آپس میں مل جاتی ہیں۔ اسے مسلسل عذاب دیا جاتا ہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اسے اس کی قبر سے قیامت کے دن اٹھائے گا۔

-☆-

مومن کو اس کی قبر میں اعمال صالحہ گھیر لیتے ہیں امتحان لینے والا فرشتہ قریب جانا چاہتا ہے تو اعمال صالحہ قریب جانے نہیں دیتے

عَنْ اَسمَاءَ بِنْتِ اَبِی بَکْرٍ – رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهَا– تُحَدِّثُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ –صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ – قَالَتْ : قَالَ :

اِذَا دَخَلَ الْاِنْسَانُ قَبْرَہٗ ، فَاِنْ کَانَ مُؤْمِنًا اَحفَّ بِهِ عَمَلُهُ ؛ الصَّلَاۃُ وَالصِّیَامُ . قَالَ : فَیَأْتِیْهِ الْمَلَکُ مِنْ نَحْوِ الصَّلَاۃِ ، فَتَرُدُّہٗ ، وَمِنْ نَحْوِ الصِّیَامِ ، فَیَرُدُّہٗ ، قَالَ : فَیُنَادِیْهِ : اجْلِسْ ، قَالَ : فَیَجْلِسُ ، فَیَقُوْلُ لَهُ : مَاذَا تَقُوْلُ فِی هَذَا الرَّجُلِ – یَعْنِی النَّبِیَّ – صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ – قَالَ : مَنْ ؟ قَالَ : مُحَمَّدٌ ، قَالَ : اَنَا اَشْهَدُ اَنَّهُ رَسُوْلُ اللّٰہِ – صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ – قَالَ : یَقُوْلُ : وَمَا یُدْرِیْکَ ؟ اَدْرَکْتَهُ ؟ قَالَ : اَشْهَدُ اَنَّهُ رَسُوْلُ اللّٰہِ ، قَالَ : یَقُوْلُ : عَلَی ذَالِکَ عِشْتَ ، وَعَلَیْہِ مِتَّ ، وَعَلَیْہِ تُبْعَثُ ، قَالَ :وَاِنْ کَانَ فَاجِرًا اَوْ کَافِرًا ، قَالَ : جَاءَ الْمَلَکُ لَیْسَ بَیْنَهُ وَبَیْنَهُ شَیْءٌ یَرُدُّہٗ ، قَالَ: فَأَجْلَسَهُ ، قَالَ : یَقُوْلُ : اجْلِسْ مَاذَا تَقُوْلُ فِی هَذَا الرَّجُلِ ؟ قَالَ : اَیُّ رَجُلٍ ؟ قَالَ :

مُحَمَّدٌ ، قَالَ : يَقُوْلُ : وَاللّٰهِ مَا اَدْرِى ، سَمِعْتُ النَّاسَ يَقُوْلُوْنَ شَيْئًا فَقُلْتُهُ ، قَالَ : فَيَقُوْلُ لَهُ الْمَلَكُ : عَلٰى ذَالِكَ عِشْتَ ، وَعَلَيْهِ مِتَّ ، وَعَلَيْهِ تُبْعَثُ ، قَالَ : وَتُسَلَّطُ عَلَيْهِ دَابَّةٌ فِى قَبْرِهِ ، مَعَهَا سَوْطٌ ، تَمْرَتُهُ جَمْرَةٌ ، مِثْلُ غَرْبِ الْبَعِيْرِ تَضْرِبُهُ مَا شَآءَ اللّٰهُ صَمَّاءُ ، لَا تَسْمَعُ صَوْتَهُ فَتَرْحَمُهُ .

ترجمة الحديث:

سیدہ اسماء بنت ابی بکر-رضی اللہ عنہما-حضور سیدنا رسول اللہ-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم-سے حدیث پاک بیان کرتی ہیں آپ فرماتی ہیں کہ حضور-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم-نے ارشاد فرمایا:

جب انسان اپنی قبر میں داخل ہوتا ہے اگر وہ مومن ہو تو اس کے عمل نماز اور روزہ اسے چاروں طرف سے گھیر لیتے ہیں۔حضور-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم-نے ارشاد فرمایا:

فرشتہ نماز کی طرف سے آتا ہے تو نماز اسے پرے کر دیتی ہے۔وہ روزہ کی طرف سے آتا ہے تو روزہ اسے پرے کر دیتا ہے۔حضور-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم-نے ارشاد فرمایا:

فرشتہ پھر-دور سے-ندا دیتا ہے بیٹھ جایئے تو مومن بیٹھ جاتا ہے۔فرشتہ اس سے کہتا ہے: آپ اس آدمی یعنی حضور سیدنا نبی کریم-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم-کے بارے میں کیا کہتے ہیں؟ مومن پوچھتا ہے کس کے بارے میں؟ تو فرشتہ کہتا ہے: حضرت محمد مصطفیٰ-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم-کے بارے میں۔مومن جواب دیتا ہے:

میں گواہی دیتا ہوں کہ وہ اللہ کے رسول ہیں-صلی اللہ علیہ والہ وسلم-۔وہ فرشتہ کہتا ہے: آپ کو کیسے پتہ چلا تو مومن کہتا ہے: میں نے زندگی میں پایا کہ میں گواہی دیتا رہا کہ وہ اللہ کے رسول ہیں۔

مسند الامام احمد رقم الحدیث (۲۶۸۰۴) جلد ۱۸ صفحہ ۳۶۷

قال حمزۃ احمد الزین اسنادہ صحیح

مسند الامام احمد رقم الحدیث (۲۶۹۷۶) جلد ۴۴ صفحہ ۵۳۵

قال شعیب الارنووط رجالہ ثقات رجال الصحیح غیر ان محمد بن المنکدر لم یذکر والہ سماعا من اسماء بنت ابی بکر، وھو قد ادرکھا

وہ فرشتہ کہتا ہے: اس ایمان پر تم زندہ رہے، اس پر تمہاری موت واقع ہوئی اور اس ایمان پر قیامت کے دن اٹھائے جاؤ گے۔ حضور-صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم- نے ارشاد فرمایا:

اگر میت فاجر یا کافر ہو تو جب فرشتہ آتا ہے تو اس کے اور میت کے درمیان کوئی چیز نہیں ہوتی جو اس فرشتے کو روکے تو فرشتہ اسے -سختی سے- بٹھا دیتا ہے۔ فرشتہ کہتا ہے: بیٹھ اس آدمی کے بارے میں کیا کہتا ہے؟ تو وہ کافر یا فاجر کہتا ہے: کون آدمی؟ فرشتہ کہتا ہے: حضرت محمد مصطفیٰ -صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم- وہ کہتا ہے:

اللہ کی قسم! مجھے کوئی علم نہیں میں نے لوگوں کو کچھ کہتے سنا تھا تو میں نے بھی کہہ دیا تھا- مجھے اب کوئی علم نہیں-فرشتہ کہتا ہے: تو اسی حالت نفاق پر رہا، اسی پر تیری موت ہوئی اور اسی پر تجھے قیامت کو دوبارہ اٹھایا جائے گا۔ حضور-صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم- نے ارشاد فرمایا:

اس میت کافر و فاجر پر ایک جانور مسلط کر دیا جاتا ہے اس کے پاس کوڑا ہوتا ہے۔ جتنا اللہ کا حکم ہوتا ہے اسے مارتا رہتا ہے۔ وہ جانور بہرہ ہوتا ہے اس کی آواز ہی نہیں سنتا کہ اس پر رحم کرے۔

-☆-

حضور سیدنا نبی کریم -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے بندے کی روح کے قبض ہونے سے لیکراس کے قبر میں پہنچنے تک چند مراحل کا ذکر فرمایا

عَنِ الْبَرَّاءِ بْنِ عَازِبٍ – رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ – قَالَ :

خَرَجْنَا مَعَ النَّبِیِّ – صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ – فِی جَنَازَۃِ رَجُلٍ مِنَ الْاَنْصَارِ ، فَانْتَهَیْنَا اِلَی الْقَبْرِ ، وَلَمَّا یُلْحَدْ ، فَجَلَسَ رَسُوْلُ اللّٰہِ – صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ – وَجَلَسْنَا حَوْلَهٗ ، کَاَنَّمَا عَلٰی رُؤُوْسِنَا الطَّیْرُ ، وَفِی یَدِہٖ عُوْدٌ یَنْکُتُ بِہٖ فِی الْاَرْضِ، فَرَفَعَ رَاْسَهٗ فَقَالَ :

اسْتَعِیْذُوا بِاللّٰہِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ ، مَرَّتَیْنِ اَوْ ثَلَاثًا ، ثُمَّ قَالَ :

اِنَّ الْعَبْدَ الْمُؤْمِنَ اِذَا کَانَ فِی انْقِطَاعٍ مِنَ الدُّنْیَا ، وَاِقْبَالٍ مِنَ الْآخِرَۃِ ، نَزَلَ اِلَیْہِ مَلَائِکَۃٌ مِنَ السَّمَاءِ ، بِیْضُ الْوُجُوْہِ کَاَنَّ وُجُوْهَهُمُ الشَّمْسُ ، مَعَهُمْ کَفَنٌ مِنْ اَکْفَانِ الْجَنَّۃِ ، وَحَنُوْطٌ مِنْ حَنُوْطِ الْجَنَّۃِ ، حَتّٰی یَجْلِسُوْا مِنْهُ مَدَّ الْبَصَرِ، وَیَجِیْءُ مَلَکُ الْمَوْتِ – عَلَیْہِ السَّلَامُ – حَتّٰی یَجْلِسَ عِنْدَ رَاْسِہٖ ، فَیَقُوْلُ:

اَيَّتُهَا النَّفْسُ الطَّيِّبَةُ ! اخْرُجِیْ اِلَی مَغْفِرَةٍ مِنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانٍ ، قَالَ : فَتَخْرُجُ فَتَسِيْلُ كَمَا تَسِيْلُ الْقَطْرَةُ مِنْ فِی السِّقَاءِ فَيَاْخُذُهَا ، فَاِذَا اَخَذَهَا لَمْ يَدَعُوْهَا فِی يَدِهٖ طَرْفَةَ عَيْنٍ ، حَتّٰی يَاْخُذُوْهَا فَيَجْعَلُوْهَا فِی ذٰلِكَ الْكَفَنِ ، وَفِی ذٰلِكَ الْحَنُوْطِ ، وَيَخْرُجُ مِنْهُ كَاَطْيَبِ نَفْحَةِ مِسْكٍ وُجِدَتْ عَلٰی وَجْهِ الْاَرْضِ ، قَالَ : فَيَصْعَدُوْنَ بِهَا فَلَا يَمُرُّوْنَ عَلٰی مَلَاءٍ مِنَ الْمَلَائِكَةِ اِلَّا قَالُوْا : مَا هٰذَا الرُّوْحُ الطَّيِّبُ ؟ فَيَقُوْلَانِ : فُلَانُ ابْنُ فُلَانٍ ، بِاَحْسَنِ اَسْمَائِهِ الَّتِیْ كَانُوْا يُسَمُّوْنَهٗ بِهَا فِی الدُّنْيَا ، حَتّٰی يَنْتَهُوْا بِهَا اِلَی السَّمَاءِ الدُّنْيَا ، فَيَسْتَفْتِحُوْنَ لَهٗ ، فَيُفْتَحُ لَهٗ ، فَيُشَيِّعُهٗ مِنْ كُلِّ سَمَاءٍ مُقَرَّبُوْهَا اِلَی السَّمَاءِ الَّتِیْ تَلِيْهَا ، حَتّٰی يُنْتَهٰی اِلَی السَّمَاءِ السَّابِعَةِ فَيَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ :

اُكْتُبُوْا كِتَابَ عَبْدِیْ فِی عِلِّيِّيْنَ وَاَعِيْدُوْهُ اِلَی الْاَرْضِ ، فَاِنِّیْ مِنْهَا خَلَقْتُهُمْ وَفِيْهَا اُعِيْدُهُمْ وَمِنْهَا اُخْرِجُهُمْ تَارَةً اُخْرٰی ، قَالَ : فَتُعَادُ رُوْحُهٗ فِی جَسَدِهٖ ، فَيَاْتِيْهِ مَلَكَانِ فَيُجْلِسَانِهٖ ، فَيَقُوْلَانِ لَهٗ : مَنْ رَّبُّكَ ؟ فَيَقُوْلُ : رَبِّیَ اللّٰهُ ، فَيَقُوْلَانِ : مَا دِيْنُكَ؟ فَيَقُوْلُ : دِيْنِیَ الْاِسْلَامُ ، فَيَقُوْلَانِ لَهٗ : مَا هٰذَا الرَّجُلُ الَّذِیْ بُعِثَ فِيْكُمْ ؟ فَيَقُوْلُ : هُوَ رَسُوْلُ اللّٰهِ – صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ – فَيَقُوْلَانِ لَهٗ : وَمَا عِلْمُكَ ؟ فَيَقُوْلُ : قَرَاْتُ كِتَابَ اللّٰهِ ، وَآمَنْتُ بِهٖ وَصَدَّقْتُهٗ ، فَيُنَادِیْ مُنَادٍ مِنَ السَّمَاءِ : اَنْ قَدْ صَدَقَ عَبْدِیْ ، فَافْرُشُوْهُ مِنَ الْجَنَّةِ ، وَاَلْبِسُوْهُ مِنَ الْجَنَّةِ ، وَافْتَحُوْا لَهٗ بَابًا اِلَی الْجَنَّةِ ، قَالَ : فَيَاْتِيْهِ مِنْ رَوْحِهَا وَطِيْبِهَا ، وَيُفْسَحُ لَهٗ فِی قَبْرِهٖ مَدَّ بَصَرِهٖ ، قَالَ : وَيَاْتِيْهِ رَجُلٌ حَسَنُ الْوَجْهِ ، حَسَنُ الثِّيَابِ ، طَيِّبُ الرِّيْحِ ، فَيَقُوْلُ : اَبْشِرْ بِالَّذِیْ يَسُرُّكَ ، هٰذَا يَوْمُكَ الَّذِیْ كُنْتَ تُوْعَدُ ، فَيَقُوْلُ لَهٗ : مَنْ اَنْتَ ؟ فَوَجْهُكَ الْوَجْهُ الْحَسَنُ يَجِیْءُ بِالْخَيْرِ؟ فَيَقُوْلُ : اَنَا عَمَلُكَ الصَّالِحُ ، فَيَقُوْلُ : رَبِّ اَقِمِ السَّاعَةَ ، حَتّٰی اَرْجِعَ اِلٰی اَهْلِیْ وَمَالِیْ ، قَالَ :

وَإِنَّ الْعَبْدَ الْكَافِرَ ، إِذَا كَانَ فِي انْقِطَاعٍ مِنَ الدُّنْيَا ، وَإِقْبَالٍ مِنَ الْآخِرَةِ ، نَزَلَ إِلَيْهِ مَلَائِكَةٌ سُودُ الْوُجُوهِ ، مَعَهُمُ الْمُسُوحُ ، فَيَجْلِسُونَ مِنْهُ مَدَّ الْبَصَرِ ، ثُمَّ يَجِيءُ مَلَكُ الْمَوْتِ ، حَتَّى يَجْلِسَ عِنْدَ رَأْسِهِ ، فَيَقُولُ : أَيَّتُهَا النَّفْسُ الْخَبِيثَةُ اُخْرُجِي إِلَى سَخَطٍ مِنَ اللّٰهِ وَغَضَبٍ ، قَالَ : فَتَفَرَّقُ فِي جَسَدِهِ ، فَيَنْتَزِعُهَا كَمَا يُنْتَزَعُ السُّفُّودُ مِنَ الصُّوفِ الْمَبْلُولِ ، فَيَأْخُذُهَا ، فَإِذَا أَخَذَهَا لَمْ يَدَعُوهَا فِي يَدِهِ طَرْفَةَ عَيْنٍ ، حَتَّى يَجْعَلُوهَا فِي تِلْكَ الْمُسُوحِ ، وَتَخْرُجُ مِنْهَا كَأَنْتَنِ رِيحِ جِيفَةٍ ، وُجِدَتْ عَلَى وَجْهِ الْأَرْضِ ، فَيَصْعَدُونَ بِهَا ، فَلَا يَمُرُّونَ بِهَا عَلَى مَلَإٍ مِنَ الْمَلَائِكَةِ ، إِلَّا قَالُوا : مَا هَذَا الرُّوحُ الْخَبِيثُ ، فَيَقُولُونَ : فُلَانُ بْنُ فُلَانٍ ، بِأَقْبَحِ أَسْمَائِهِ الَّتِي كَانَ يُسَمَّى بِهَا فِي الدُّنْيَا ، حَتَّى يُنْتَهٰى بِهِ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا ، فَيُسْتَفْتَحُ لَهُ ، فَلَا يُفْتَحُ لَهُ . ثُمَّ قَرَأَ رَسُولُ اللّٰهِ – صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ – :

لَا تُفَتَّحُ لَهُمْ أَبْوَابُ السَّمَآءِ وَلَا يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ حَتَّى يَلِجَ الْجَمَلُ فِي سَمِّ الْخِيَاطِ . الاعراف:۴۰ فَيَقُولُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ : اكْتُبُوا كِتَابَهُ فِي سِجِّينٍ فِي الْأَرْضِ السُّفْلَى ثُمَّ تُطْرَحُ رُوحُهُ طَرْحًا ، ثُمَّ قَرَأَ :

وَمَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَكَأَنَّمَا خَرَّ مِنَ السَّمَآءِ فَتَخْطَفُهُ الطَّيْرُ أَوْ تَهْوِي بِهِ الرِّيحُ فِي مَكَانٍ سَحِيقٍ ○ الحج:۳۱ فَتُعَادُ رُوحُهُ فِي جَسَدِهِ ، وَيَأْتِيهِ مَلَكَانِ فَيُجْلِسَانِهِ ، فَيَقُولَانِ لَهُ : مَنْ رَبُّكَ ؟ فَيَقُولُ : هَاهْ هَاهْ لَا أَدْرِي ، فَيَقُولَانِ لَهُ : مَا دِينُكَ ؟ فَيَقُولُ : هَاهْ هَاهْ لَا أَدْرِي ، فَيَقُولَانِ لَهُ : مَا هَذَا الرَّجُلُ الَّذِي بُعِثَ فِيكُمْ ؟ فَيَقُولُ : هَاهْ هَاهْ لَا أَدْرِي ، فَيُنَادِي مُنَادٍ مِنَ السَّمَآءِ : أَنْ كَذَبَ فَافْرُشُوا لَهُ مِنَ النَّارِ ، وَافْتَحُوا لَهُ بَابًا إِلَى النَّارِ ، فَيَأْتِيهِ مِنْ حَرِّهَا وَسَمُومِهَا ، وَيُضَيَّقُ عَلَيْهِ قَبْرُهُ ، حَتَّى تَخْتَلِفَ فِيهِ أَضْلَاعُهُ ، وَيَأْتِيهِ رَجُلٌ قَبِيحُ الْوَجْهِ ، قَبِيحُ الثِّيَابِ ، مُنْتِنُ الرِّيحِ ، فَيَقُولُ : أَبْشِرْ بِالَّذِي يَسُوءُكَ ، هَذَا

یَوْمُکَ الَّذِیْ کُنْتَ تُوْعَدُ ، فَیَقُوْلُ : مَنْ اَنْتَ فَوَجْهُکَ الْوَجْهُ الْقَبِیْحُ یَجِیْءُ بِالشَّرِّ فَیَقُوْلُ : اَنَا عَمَلُکَ الْخَبِیْثُ ، فَیَقُوْلُ : رَبِّ لَا تُقِمِ السَّاعَةَ.

ترجمة الحديث:

سیدنا براء بن عازب -رضی اللہ عنہ- نے فرمایا:

ہم ایک انصاری صحابی کے جنازے کیلئے حضور سیدنا نبی کریم -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کے ساتھ نکلے جب قبر پر پہنچے تو ابھی لحد تیار نہ ہوئی تھی۔حضور سیدنا رسول اللہ-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- بیٹھ گئے اور ہم حضور -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کے اردگرد بیٹھ گئے جیسے ہمارے سروں پر پرندہ ہو۔ حضور-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کے ہاتھ میں چھڑی تھی جس سے آپ -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- زمین کرید رہے تھے۔حضور-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے اپنا سر مبارک بلند فرمایا اور دو یا تین مرتبہ فرمایا:

عذاب قبر سے اللہ کی پناہ مانگئے۔پھر ارشاد فرمایا:

مومن جب دنیا سے رخصت ہونے اور آخرت کی طرف جانے لگتا ہے تو اس پر آسمان سے فرشتے نازل ہوتے ہیں۔سفید چہرے والے گویا ان کے چہرے سورج ہیں۔ان کے پاس جنت کے کفنوں میں سے ایک کفن اور جنت کی خوشبوؤں میں سے ایک خوشبو ہوتی ہے۔تو فرشتے جہاں تک اس کی نگاہ جاتی ہے وہاں تک بیٹھ جاتے ہیں۔

مشکاۃ المصابیح	رقم الحدیث (۱۲۸)	جلد۱	صفحہ۱۱۷
قال المحقق	سندہ صحیح		
السنن الکبری	رقم الحدیث (۲۱۳۹)	جلد۲	صفحہ۴۵۳
مشکاۃ المصابیح	رقم الحدیث (۱۵۷۳)	جلد۲	صفحہ۱۹۲
قال المحقق	اسنادہ صحیح		
الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۵۲۲۱)	جلد۴	صفحہ۲۶۹
قال المحقق	ھذا حدیث حسن		
صحیح الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۳۵۵۸)	جلد۳	صفحہ۳۹۷
قال المحقق	ھذا حدیث صحیح		

پھر ملک الموت-علیہ السلام-تشریف لاتے ہیں اور مومن کے سر کے پاس آ کر بیٹھ جاتے ہیں، تو آپ فرماتے ہیں: اے نفسِ طیبہ-پاکیزہ روح-نکل چلئے اللہ کی مغفرت اور رضا کی طرف۔

چنانچہ روح جسم سے اس طرح نکلتی ہے جیسے پانی مشک سے بہہ نکلتا ہے۔ملک الموت اسے پکڑ لیتے ہیں تو دوسرے فرشتے ان کے ہاتھ میں لمحہ بھر کیلئے بھی نہیں رہنے دیتے حتی کہ وہ خود اسے پکڑ لیتے ہیں تو اسے اس-جنتی-کفن میں لپیٹ لیتے ہیں اور اسے اس-جنتی-خوشبو سے معطر کر دیتے ہیں، تو اس روح سے روئے زمین پر پائی جانے والی سب سے پاکیزہ کستوری کی طرح خوشبو نکلتی ہے۔

پھر وہ لے کر اسے اوپر-آسمانوں کی طرف-چڑھتے ہیں، پس وہ جس بھی ملائکہ کے مقدس گروہ سے گزرتے ہیں تو وہ پوچھتے ہیں یہ پاکیزہ وطیب روح کس کی ہے؟ وہ کہتے ہیں: فلاں بن فلاں کی ہے۔اس کے سب سے حسین نام سے ذکر کرتے ہیں جس نام سے اسے دنیا میں پکارتے تھے۔حتی کہ اسے آسمان دنیا تک لے جاتے ہیں۔اوراس کے لئے دروازہ کھولنے کی درخواست کرتے ہیں، دروازہ کھول دیا جاتا ہے تو ہر آسمان کے مقرب فرشتے اس کو لیکر اگلے آسمان تک الوداع کہنے کیلئے ساتھ جاتے ہیں جبکہ فرشتے اس روح کو لے کر ساتویں آسمان تک پہنچ جاتے ہیں حتی کہ اسے ساتویں آسمان تک پہنچایا جاتا ہے۔اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

صحیح سنن ابوداؤد	رقم الحدیث (۴۷۵۳)	جلد۳	صفحہ۱۶۵
قال المحقق	صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۸۴۴۳)	جلد۱۴	صفحہ۲۰۲
قال حمزۃ احمد الزین	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۸۵۳۴)	جلد۳۰	صفحہ۴۹۹
قال شعیب الارنووط	اسنادہ صحیح، رجالہ رجال الصحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۸۵۲۱)	جلد۱۴	صفحہ۲۲۵
قال حمزۃ احمد الزین	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۸۵۳۵)	جلد۳۰	صفحہ۵۰۶
قال شعیب الارنووط	اسنادہ صحیح، وقد سلف الکلام علیہ بالحدیث قبلہ۔ابن نمیر: ھو عبداللہ، وھو من رجال الشیخین		

میرے بندے کا نام علیین میں لکھ دواور اسے زمین کی طرف واپس لوٹا دو۔ کیونکہ میں نے انہیں اسی -زمین- سے پیدا کیا ہے اور اسی میں میں انہیں لوٹاؤں گا اور اسی سے میں انہیں دوبارہ -قیامت کے دن- نکالوں گا تو اس کی روح کو اس کے جسم میں لوٹا دیا جاتا ہے۔

پھر اس کے پاس -قبر میں- دو فرشتے آتے ہیں جو اسے بٹھا دیتے ہیں پھر اس سے پوچھتے ہیں: مَنْ رَبُّکَ ؟ تیرا رب کون ہے؟ تو وہ کہتا ہے: رَبِّیَ اللّٰہُ، میرا رب اللہ ہے۔ پھر وہ اس سے پوچھتے ہیں: مَا دِیْنُکَ ؟ تیرا دین کیا ہے؟ وہ کہتا ہے: دِیْنِیَ الْاِسْلَامُ ، میرا دین اسلام ہے۔ وہ پھر پوچھتے ہیں: مَا ھٰذَا الرَّجُلُ الَّذِیْ بُعِثَ فِیْکُمْ ؟ یہ آدمی کون ہے جو تم میں مبعوث کیا گیا؟ وہ کہتا ہے:

هُوَ رَسُوْلُ اللّٰهِ – صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ – ، وہ اللہ کے رسول -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- ہیں۔ وہ پوچھتے ہیں تمہیں کیسے علم ہوا؟ تو وہ کہتا ہے: میں نے کتاب اللہ -قرآن کریم-

مسند الامام احمد — رقم الحدیث (۱۸۵۳۶) — جلد۳۰ — صفحہ۵۰۶
قال شعیب الارنووط — اسنادہ صحیح، وقد سلف الکلام علیہ بالحدیث قبلہ معاویۃ بن عمرو: ھو ابن المھلب الازدي، وزائدۃ: ھو ابن قدامۃ، وھما من رجال الشیخین
مسند الامام احمد — رقم الحدیث (۱۸۶۱۴) — جلد۳۰ — صفحہ۵۷۶
قال شعیب الارنووط — اسنادہ ضعیف بھذہ السیاقۃ لضعف یونس بن خباب، وبقیۃ رجالہ ثقات رجال الصحیح — بالفاظ مختلفۃ
مسند الامام احمد — رقم الحدیث (۱۸۶۱۵) — جلد۳۰ — صفحہ۵۷۹
قال شعیب الارنووط — اسنادہ ضعیف بھذہ السیاقۃ لضعف یونس بن خباب، وبقیۃ رجالہ ثقات رجال الصحیح — بالفاظ مختلفۃ
مسند الامام احمد — رقم الحدیث (۱۸۶۲۵) — جلد۳۰ — صفحہ۵۸۸
قال شعیب الارنووط — اسنادہ صحیح، رجالہ رجال الصحیح
جامع الاصول — رقم الحدیث (۸۶۲۲) — جلد۱۱ — صفحہ۱۱۱
قال المحقق — اسنادہ حسن
سنن ابن ماجہ مختصراً — رقم الحدیث (۱۰۸۴) — جلد۲ — صفحہ۱۷
قال محمود محمد محمود: — الحدیث حسن
المستدرک للحاکم — رقم الحدیث (۱۰۷) — جلد۱ — صفحہ۵۰
قال الحاکم — ھذا حدیث صحیح علی شرط الشیخین

پڑھا میں اس پر ایمان لایا اور اس کی تصدیق کی۔تو ایک ندا دینے والا آسمان سے ندا دیتا ہے: میرے بندے نے سچ کہا۔پس اس کیلئے جنت سے بستر لا کر بچھا دو اور اسے جنت سے لباس لا کر پہنا دو اور اس کیلئے جنت کی طرف ایک دروازہ کھول دو تا کہ اسے جنت کی پاکیزہ ہوا اور خوشبو آتی رہے اور اس کی قبر میں اس کیلئے تاحد نگاہ کشادگی کر دی جاتی ہے۔حضور-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم-نے ارشاد فرمایا:

اور اس کے پاس حسین چہرے والا، خوبصورت لباس والا اور پاکیزہ خوشبو والا ایک آدمی آتا ہے اور کہتا ہے: تجھے اس چیز کی مبارک ہو جو تجھے خوش کر دے گی۔یہ تیرا وہ دن ہے جس کا تجھ سے وعدہ کیا جاتا تھا۔وہ-مومن-اس سے کہتا ہے: تو کون ہے؟ تیرا چہرہ تو وہ چہرہ ہے جو خیر و بھلائی لاتا ہے۔تو وہ جواب دیتا ہے:

میں تیرا عملِ صالح-نیک عمل-ہوں۔تو وہ-مومن-کہتا ہے: رَبِّ اَقِمِ السَّاعَةَ، اے میرے رب! قیامت قائم کر دے، تا کہ میں اپنے اہل و مال کی طرف لوٹ جاؤں۔حضور-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم-نے ارشاد فرمایا:

بندہ کافر جب دنیا سے منقطع ہونے اور آخرت کی طرف جانے لگتا ہے تو اس کی طرف آسمان سے سیاہ چہرے والے فرشتے نازل ہوتے ہیں۔ان کے پاس-بدبودار-کمبل ہوتا ہے۔پھر وہ بیٹھ جاتے ہیں جہاں تک اس کی نظر جاتی ہے۔پھر ملک الموت تشریف لاتے ہیں اور اس کے سر کے پاس بیٹھ جاتے ہیں اور فرماتے ہیں: او خبیث روح نکل اپنے رب کی ناراضگی اور غضب کی طرف، تو روح جسم کے اندر پھیل جاتی ہے-نکلنا نہیں چاہتی-اور ملک الموت اسے اس طرح باہر کھینچتے ہیں جیسے کانٹے دار لوہے کی سیخ گیلی اون سے باہر نکالی جاتی ہے۔

ملک الموت اسے پکڑ لیتے ہیں تو دوسرے فرشتے ان کے ہاتھ میں لمحہ بھر کیلئے بھی نہیں رہنے دیتے حتی کہ وہ خود اسے پکڑ لیتے ہیں حتی کہ اسے اس ٹاٹ-کے کفن-میں لپیٹ لیتے ہیں اور اس سے

بدبو اٹھتی ہے روئے زمین پر کسی مردار سے اٹھنے والی بدترین سڑاند جیسی ۔پھر وہ لے کر اسے اوپر -آسمانوں کی طرف- چڑھتے ہیں، پس وہ جس بھی ملائکہ کے مقدس گروہ سے گزرتے ہیں تو وہ پوچھتے ہیں یہ کس خبیث -روح- کی بدبو ہے۔وہ -فرشتے- کہتے ہیں:

یہ فلاں بن فلاں کی ہے اسے اس کے بدترین نام سے پکارتے ہیں جس نام سے دنیا میں پکارتے تھے حتی کہ فرشتے اسے لے کر آسمان دنیا تک پہنچ جاتے ہیں۔فرشتے آسمان کا دروازہ کھولنے کی درخواست کرتے ہیں لیکن دروازہ نہیں کھولا جاتا۔پھر حضور سیدنا رسول اللہ -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے یہ آیت پڑھی:

-کافروں کیلئے- آسمان کے دروازے نہیں کھولے جاتے نہ ہی وہ جنت میں داخل ہوں گے حتی کہ اونٹ سوئی کے ناکے سے گزر جائے۔پھر اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

سب سے نچلی زمین میں موجود سِجِّیْن -جیل- میں اس کا اندراج کردو اور کافر کی روح بری طرح زمین پر پٹخ دی جاتی ہے اس کے بعد حضور -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے قرآن مجید کی یہ آیت تلاوت فرمائی:

جس نے اللہ کے ساتھ شرک کیا وہ گویا آسمان سے گر پڑا اب اسے پرندے اچک لیں یا ہوا اسے کسی دور دراز مقام پر پھینک دے۔

کافر کی روح جب اس کے جسم میں لوٹائی جاتی ہے تو اس کے پاس دو فرشتے آتے ہیں جو اسے اٹھا کر بٹھا دیتے ہیں اور پوچھتے ہیں تیرا رب کون ہے؟ کافر کہتا ہے:

ہائے افسوس میں نہیں جانتا۔فرشتے پوچھتے ہیں تیرا دین کون سا ہے؟ کافر کہتا ہے ہائے افسوس میں نہیں جانتا۔فرشتے پوچھتے ہیں یہ آدمی جو تمہارے درمیان مبعوث ہوئے وہ کون ہیں؟ کافر کہتا ہے: ہائے افسوس میں نہیں جانتا۔آسمان سے منادی کی آواز آتی ہے اس نے جھوٹ بولا ہے۔ اس کیلئے آگ کا بستر بچھا دو، اسے آگ کا لباس پہنا دو، اس کیلئے جہنم کی طرف ایک دروازہ کھول دو۔

چنانچہ جہنم کی گرم اورزہریلی ہوا اسے آنے لگتی ہے۔اس کی قبر اس پر تنگ کردی جاتی ہے حتی کہ اس کی ایک طرف کی پسلیاں دوسری طرف کی پسلیوں میں دھنس جاتی ہیں۔پھر اسکے پاس ایک بدصورت غلیظ کپڑوں والا بدترین بدبووالا آدمی آتا ہے اور کہتا ہے:

تجھے برے انجام کی مبارک ہو۔یہ ہے وہ دن جس کا تجھ سے وعدہ کیا گیا تھا۔کافر کہتا ہے تو کون ہے؟ تیرا چہرہ بڑا ہی بھدا ہے۔تو-میرے لئے-برائی کا پیغام لے کر آیا ہے۔وہ جواب میں کہتا ہے میں تیرے برے اعمال ہوں تب کافر کہتا ہے:

رَبِّ لَا تُقِمِ السَّاعَةَ. اے میرے رب قیامت قائم نہ کرنا۔

-☆-

ایک فرشتہ اتنا بڑا ہے کہ اس کے پاؤں زمین میں ہیں اور اس کی گردن عرش کے نیچے مڑی ہوئی ہے اور وہ کہتا ہے: سُبْحَانَکَ مَا اَعْظَمَکَ رَبَّنَا

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ – رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ – قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ – صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ – :

اِنَّ اللّٰـهَ عَزَّوَجَلَّ اَذِنَ لِیْ اَنْ اُحَدِّثَ عَنْ دِیْکٍ قَدْ فَرَقَتْ رِجْلَاهُ الْاَرْضَ وَعُنُقُهٗ مُنْثَنٍ تَحْتَ الْعَرْشِ ، وَهُوَ یَقُوْلُ :

سُبْحَانَکَ مَا اَعْظَمَکَ رَبَّنَا فَیَرُدُّ عَلَیْهِ : مَا عَلِمَ ذَالِکَ مَنْ حَلَفَ بِیْ کَاذِبًا.

صحیح الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۱۸۳۹)	جلد۲	صفحہ۳۷۰
قال الالبانی	صحیح		
الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۲۷۴۴)	جلد۲	صفحہ۶۱۱
قال المحقق	حسن		
سلسلۃ الاحادیث الصحیحۃ	رقم الحدیث (۱۵۰)	جلد۱	صفحہ۲۳۱
المستدرک للحاکم	رقم الحدیث (۷۸۱۳)	جلد۸	صفحہ۲۷۸۵
قال الحاکم	ھذا حدیث صحیح الاسناد ولم یخرجاہ		
صحیح الجامع الصغیر	رقم الحدیث (۱۷۱۴)	جلد۱	صفحہ۳۵۲
قال الالبانی	صحیح		

ترجمة الحديث:

سیدنا ابو ہریرہ-رضی اللہ عنہ-نے فرمایا:

حضور سیدنا رسول اللہ-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم-نے ارشاد فرمایا:

اللہ تعالیٰ نے ایک دیک-فرشتہ-کے بارے میں مجھے بتانے کی اجازت دی ہے۔اس کے پاؤں زمین کے اندر چلے گئے ہیں اور اس کی گردن عرش کے نیچے مڑی ہوئی ہے اور اس حالت میں وہ -تسبیح بیان کرتے ہوئے-کہتا ہے:

سُبْحَانَکَ مَا اَعْظَمَکَ رَبَّنَا.

اے اللہ! تو پاک ہے۔ہمارے رب! تو کس قدر عظیم ہے۔

اللہ تعالیٰ کی طرف سے اسے جواب دیا جاتا ہے کہ جو میرے نام کے ساتھ جھوٹی قسم کھاتا ہے -کیا-اسے معلوم نہیں؟!-جو میرے نام کی جھوٹی قسمیں کھاتا ہے وہ اس عظمت کو کیا جانے-۔

-☆-

عرش اٹھانے والے فرشتوں میں سے ایک فرشتہ کے پاؤں زمین میں ہیں اور اس کے سر پر عرش ہے اور اس کے کان کی لو سے لے کر اس کے کندھے تک کا فاصلہ پرندے کی سات سو سال پرواز جتنا ہے

عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ :
اُذِنَ لِیْ اَنْ اُحَدِّثَ عَنْ مَلَکٍ مِنْ حَمَلَةِ الْعَرْشِ ، رِجْلَاهُ فِی الْاَرْضِ السُّفْلٰى وَعَلٰى قَرْنِهِ الْعَرْشُ ، وَبَيْنَ شُحْمَةِ اُذُنَيْهِ وَعَاتِقِهٖ خَفْقَانُ الطَّيْرِ سَبْعُمِائَةِ عَامٍ ، يَقُوْلُ ذٰلِکَ الْمَلَکُ : سُبْحَانَکَ حَيْثُ کُنْتَ .

صحیح الجامع الصغیر	رقم الحدیث (۸۵۳)	جلد ۱	صفحہ ۲۰۸
قال الالبانی:	صحیح		
سلسلۃ الاحادیث الصحیحۃ	رقم الحدیث (۱۵۰)	جلد ۱	صفحہ ۲۸۱
قال الالبانی	قلت: وھو ثقۃ من رجال الشیخین	بالفاظ مختلفۃ	
المستدرک للحاکم	رقم الحدیث (۷۸۱۳)	جلد ۸	صفحہ ۲۷۹۸
قال الحاکم	ھذا حدیث صحیح الاسناد ولم یخرجاہ	بالفاظ مختلفۃ	
قال الذھبی	صحیح		

ترجمة الحديث:

سیدنا انس بن مالک-رضی اللہ عنہ- سے روایت ہے کہ حضور سید نا رسول اللہ-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے ارشاد فرمایا:

مجھے اجازت دی گئی کہ میں تمہیں عرش اٹھانے والے فرشتوں میں سے ایک فرشتے کے بارے میں بتاؤں اس کی دونوں ٹانگیں نچلی زمین میں ہیں اور اس کے سر پر عرش ہے اور اس کے کانوں کی لو اور کندھے کے درمیان سات سو سال پرندے کی پرواز جتنا فاصلہ ہے اور وہ فرشتہ کہتا ہے:

سُبُحَانَکَ حَیُثُ کُنُتَ .

تو جہاں ہے تیری ذات ہر عیب ونقص سے پاک ہے۔

-☆-

یومِ بدر کو حضور سیدنا نبی کریم -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے اللہ تعالیٰ سے دعا مانگی تو رب تعالیٰ نے فرشتے نازل فرما دیئے

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبّاسٍ – رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا – قَالَ : حَدَّثَنِیْ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ – رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ – قَالَ :

لَمَّا كَانَ يَوْمُ بَدْرٍ نَظَرَ نَبِیُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ – اِلَى الْمُشْرِكِيْنَ وَهُمْ اَلْفٌ ، وَاَصْحَابُهٗ ثَلَاثُمِائَةٍ وَتِسْعَةَ عَشَرَ رَجُلًا ، فَاسْتَقْبَلَ نَبِیُّ اللّٰهِ – صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ – الْقِبْلَةَ ، ثُمَّ مَدَّ يَدَيْهِ ، فَجَعَلَ يَهْتِفُ بِرَبِّهٖ :

اَللّٰهُمَّ اَنْجِزْ لِیْ مَا وَعَدْتَنِیْ ، اَللّٰهُمَّ آتِ مَا وَعَدْتَنِیْ ، اَللّٰهُمَّ اِنْ تُهْلِكْ هٰذِهِ الْعِصَابَةُ مِنْ اَهْلِ الْاِسْلَامِ لَا تُعْبَدُ فِی الْاَرْضِ . فَمَا زَالَ يَهْتِفُ بِرَبِّهٖ ، مَادًّا يَدَيْهِ ، مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ ، حَتّٰى سَقَطَ رِدَاؤُهٗ عَنْ مَنْكِبَيْهِ ، فَاَتَاهُ اَبُوْبَكْرٍ ، فَاَخَذَ رِدَاءَهٗ ، فَاَلْقَاهُ عَلٰى مَنْكِبَيْهِ ، ثُمَّ الْتَزَمَهٗ مِنْ وَرَائِهٖ ، فَقَالَ : يَا نَبِیَّ اللّٰهِ ! كَفَاكَ مُنَاشَدَتُكَ رَبَّكَ ؛ فَاِنَّهٗ سَيُنْجِزُ لَكَ مَا وَعَدَكَ ! فَاَنْزَلَ اللّٰهُ – تَبَارَكَ وَتَعَالٰى – :

اِذْ تَسْتَغِيْثُوْنَ رَبَّكُمْ فَاسْتَجَابَ لَكُمْ اَنِّيْ مُمِدُّكُمْ بِاَلْفٍ مِّنَ الْمَلٰٓئِكَةِ مُرْدِفِيْنَ○ فَاَمَدَّهُ اللّٰهُ بِالْمَلَائِكَةِ .

ترجمة الحديث:

سیدنا عبداللہ بن عباس- رضی اللہ عنہما -نے فرمایا: مجھے سیدنا امیر المومنین عمر بن الخطاب -رضی اللہ عنہ- نے بیان فرمایا:

جب غزوہ بدر کا دن تھا تو حضور سیدنا نبی کریم -صلی اللہ علیہ والہ وسلم- نے مشرکین کی طرف دیکھا وہ ایک ہزار تھے اور آپ کے صحابہ تین سو تیرہ تھے تو حضور سیدنا نبی کریم -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- قبلہ رخ ہو گئے اور اپنے ہاتھوں کو- اپنے اللہ کی بارگاہ میں- پھیلا دیا اور اپنے رب کو پکارنا شروع کر دیا:

سنن الترمذی	رقم الحدیث (۳۰۹۲)	جلد۵	صفحہ۵۵	
قال الترمذی:	ھذا حدیث حسن صحیح			
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۳۰۸۱)	جلد۳	صفحہ۲۴۰	
قال الالبانی:	حسن			
صحیح مسلم واللفظ لہ	رقم الحدیث (۱۷۶۳)	جلد۴	صفحہ۳۳	طویل
صحیح مسلم واللفظ لہ	رقم الحدیث (۱۷۶۳)	جلد۳	صفحہ۲۹۰	طویل
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۴۷۹۳)	جلد۱۱	صفحہ۱۱۴	
قال شعیب الانووط	اسنادہ حسن علی شرط مسلم، رجالہ ثقات رجال الشیخین غیر عکرمۃ بن عمار وھو صدوق			
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۴۷۷۳)	جلد۷	صفحہ۱۶۰	
قال الالبانی:	حسن			
المسند البزار	رقم الحدیث (۱۹۶)	جلد۱	صفحہ۳۰۶	
دلائل النبوۃ للبیہقی		جلد۳	صفحہ۵۱	
المصنف ابن ابی شیبہ	رقم الحدیث (۹۶۳۲)	جلد۱۰	صفحہ۳۵۰	
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۲۰۸)	جلد۱	صفحہ۲۵۳	
قال احمد محمد شاکر:	اسنادہ صحیح			
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۲۰۸)	جلد۱	صفحہ۳۳۴	
قال شعیب الانووط	اسنادہ حسن، رجالہ رجال الصحیح			
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۲۲۱)	جلد۱	صفحہ۳۴۵	
قال شعیب الانووط	اسنادہ حسن، رجالہ رجال الصحیح			

اے اللہ! جو تو نے مجھ سے وعدہ فرمایا ہے وہ پورا کر دے۔اے اللہ اگر تو نے اہل اسلام کی اس جماعت کو ہلاک کر دیا تو زمین میں تیری عبادت نہ کی جائیگی-یعنی زمین میں تیری عبادت کرنے والا کوئی نہ ہوگا-حضور-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم-مسلسل بلند آواز سے اپنے رب سے دعائیں مانگتے رہے قبلہ رخ اپنے ہاتھوں کو پھیلاتے ہوئے یہاں تک کہ آپ کی چادر مبارک جو آپ کے کندھوں پر تھی نیچے آ رہی۔

پس سیدنا ابوبکر صدیق -رضی اللہ عنہ- حاضر خدمت ہوئے آپ نے حضور-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کی چادر کو پکڑا تو اسے آپ کے کندھوں پر ڈال دیا پھر آپ کے پیچھے سے آپ سے چمٹ گئے اور عرض کی:

یا نبی اللہ آپ کی اپنے رب سے دل وجان سے مناجات کافی ہو چکی مجھے یقین کامل ہے کہ اللہ آپ سے کئے گئے وعدہ کو آپ کی خاطر ضرور پورا کرے گا۔پس اللہ تعالیٰ نے آیات نازل فرما دیں۔

اِذْتَسْتَغِيْثُوْنَ رَبَّكُمْ فَاسْتَجَابَ لَكُمْ اَنِّیْ مُمِدُّكُمْ بِاَلْفٍ مِنَ الْمَلٰٓئِكَةِ مُرْدِفِيْنَ٥

اور یاد کرو جب تم اپنے رب سے فریاد کر رہے تھے پس اللہ تعالیٰ نے تمہاری دعا قبول کرتے ہوئے فرمایا: میں تمہاری ایک ہزار فرشتہ سے مدد فرمانے والا ہوں جو لگاتار آنے والے ہیں۔پس اللہ نے فرشتوں کے ذریعے مدد فرمائی۔

-☆-

شیاطین فرشتوں کی ایک بات چرا کر اس میں سو جھوٹ ملا کر کاھنوں کے کانوں میں ڈال دیتے ہیں

عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللَّهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ :
اَلْمَلَائِکَةُ تَتَحَدَّثُ فِی الْعَنَانِ – وَالْعَنَانُ الْغَمَامُ – بِالْاَمْرِ یَکُوْنُ فِی الْاَرْضِ ، فَتَسْمَعُ الشَّیَاطِیْنُ الْکَلِمَةَ فَتَقُرُّهَا فِیْ اُذُنِ الْکَاهِنِ کَمَا تُقَرُّ الْقَارُوْرَةُ ، فَیَزِیْدُوْنَ مَعَهَا مِئَةَ کَذِبَةٍ .

ترجمة الحديث:

سیدہ عائشہ صدیقہ -رضی اللہ عنہا- سے روایت ہے کہ حضور سیدنا نبی کریم -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے ارشاد فرمایا:

فرشتے بادلوں سے پرے اس امر الٰہی سے متعلق بات کرتے ہیں جو دنیا میں ہونا ہوتا ہے

مشکاۃ المصابیح	رقم الحدیث (۴۵۱۸)	جلد ۴	صفحہ ۲۹۲	بالفاظ مختلفۃ
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۳۲۱۰)	جلد ۲	صفحہ ۹۹۳	بالفاظ مختلفۃ
صحیح الجامع الصغیر	رقم الحدیث (۱۹۵۵)	جلد ۱	صفحہ ۳۹۴	
قال الالبانی	صحیح بالفاظ مختلفۃ			

توشیاطین فرشتوں کی باتوں سے ایک بات سن لیتے ہیں۔ پھر اسے کاہن کے کان میں انڈیل دیتے ہیں جیسے بوتل میں کچھ انڈیلا جاتا ہے تو وہ کاہن لوگ اس ایک بات کے ساتھ سو جھوٹ ملا کر نشر کر دیتے ہیں۔

-☆-

کچھ فرشتے بادلوں پر نازل ہوتے ہیں تو آسمانوں میں جس بات کا فیصلہ ہو چکا ہوتا ہے اس کا تذکرہ کرتے ہیں

عَنْ عَائِشَةَ - رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا - زَوْجِ النَّبِیِّ - صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ - اَنَّهَا سَمِعَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ - صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ - یَقُوْلُ :

اِنَّ الْمَلَائِکَةَ تَنْزِلُ فِی الْعَنَانِ - وَهُوَ السَّحَابُ - فَتَذْکُرُ الْاَمْرَ قُضِیَ فِی السَّمَاءِ ، فَتَسْتَرِقُ الشَّیَاطِیْنُ السَّمْعَ فَتَسْمَعُهُ ، فَتُوحِیْهِ اِلَی الْکُهَّانِ ، فَیَکْذِبُوْنَ مَعَهَا مِائَةَ کَذْبَةٍ مِنْ عِنْدِ اَنْفُسِهِمْ.

ترجمة الحديث:

سیدہ عائشہ صدیقہ-رضی اللہ عنہا-جو کہ حضور سیدنا نبی کریم-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم-کی زوجہ محترمہ ہیں نے فرمایا:

صحیح البخاری	رقم الحدیث (۳۲۱۰)	جلد۲	صفحہ۹۹۳
صحیح الجامع الصغیر	رقم الحدیث (۱۹۵۵)	جلد۱	صفحہ۳۹۴
قال الالبانی:	صحیح		
مشکاۃ المصابیح	رقم الحدیث (۴۵۱۸)	جلد۴	صفحہ۲۹۲

میں نے سنا حضور سیدنا رسول اللہ-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم-ارشاد فرمار ہے تھے:

فرشتے عنان یعنی بادل میں اترتے ہیں اور آسمان میں جس بات کا فیصلہ ہو چکا ہوتا ہے اس کا تذکرہ کرتے ہیں تو شیاطین چوری سے سن لیتے ہیں اور اسے چپکے سے کاہنوں تک پہنچا دیتے ہیں۔ کاہن اس کے ساتھ اپنی طرف سے سو جھوٹ ملا دیتے ہیں۔

-☆-

ابوجہل اگر بری نیت سے قریب آتا تو فرشتے اس کا جوڑ جوڑا الگ کردیتے

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ – رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ – قَالَ :

قَالَ اَبُوْجَهْلٍ : هَلْ یُعَفِّرُ مُحَمَّدٌ وَجْهَهُ بَیْنَ اَظْهُرِکُمْ ؟ قَالَ : فَقِیْلَ : نَعَمْ، فَقَالَ : وَاللَّاتِ وَالْعُزّٰی ! لَئِنْ رَاَیْتُهُ یَفْعَلُ ذٰلِکَ لَاَطَاَنَّ عَلٰی رَقَبَتِهِ . اَوْ لَاُعَفِّرَنَّ وَجْهَهُ فِی التُّرَابِ قَالَ : فَاَتٰی رَسُوْلَ اللّٰهِ – صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ – وَهُوَ یُصَلِّی ، زَعَمَ لِیَطَأَ عَلٰی رَقَبَتِهِ ، قَالَ : فَمَا فَجِئَهُمْ مِنْهُ اِلَّا وَهُوَ یَنْکُصُ عَلٰی عَقِبَیْهِ وَیَتَّقِیْ بِیَدَیْهِ ، قَالَ: فَقِیْلَ لَهُ : مَالَکَ ؟ فَقَالَ:اِنَّ بَیْنِیْ وَبَیْنَهُ لَخَنْدَقًا مِنْ نَارٍ وَهَوْلًا وَاَجْنِحَةً. فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ – صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ – :

لَوْ دَنَا مِنِّیْ لَاخْتَطَفَتْهُ الْمَلَائِکَةُ عُضْوًا عُضْوًا.

صحیح مسلم واللفظ لہ	رقم الحدیث (۲۷۹۷)	جلد۴	صفحہ۲۱۵۴
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۷۰۶۵)	جلد۴	صفحہ۳۰۱
صحیح الجامع الصغیر	رقم الحدیث (۵۲۶۹)	جلد۲	صفحہ۹۳۴
قال الالبانی	صحیح		
السنن الکبری	رقم الحدیث (۱۱۶۱۹)	جلد۱۰	صفحہ۳۳۹
السنن الکبری	رقم الحدیث (۱۱۹۴۸)	جلد۱۰	صفحہ۴۲۸

ترجمة الحديث:

سیدنا ابوھریرہ-رضی اللہ عنہ- نے فرمایا:

ابوجہل نے کہا: کیا محمد-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم-تمہارے سامنے اپنا چہرہ زمین پر رکھتے ہیں-سجدہ کرتے ہیں-؟ لوگوں نے کہا: ہاں۔ ابوجہل نے کہا:

لات اور عزی کی قسم! اگر میں ان کو اس حال میں دیکھوں گا-یعنی سجدہ میں-تو میں ان کی گردن روندوں گا یا چہرہ خاک آلود کروں گا-نعوذ باللہ من ذالک-۔

پھر وہ حضور سیدنا رسول اللہ-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم-کے پاس آیا اس حال میں کہ حضور-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم-نماز پڑھ رہے تھے۔ اس کا گمان فاسد تھا کہ آپ کی گردن پاؤں سے روندوں گا۔ لوگوں نے اچانک دیکھا کہ ابوجہل الٹے پاؤں پھر رہا ہے اور ہاتھ سے کسی چیز سے بچنے کی کوشش کر رہا ہے۔ اس بدبخت سے کہا گیا تجھے کیا ہوا؟ اس نے کہا: میں نے دیکھا کہ میرے اور محمد کے درمیان میں آگ کی ایک خندق ہے اور ہول ہے اور-کسی مخلوق کے-پر ہیں۔ حضور سیدنا رسول اللہ-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم-نے ارشاد فرمایا:

اگر وہ میرے نزدیک آتا تو فرشتے اس کا ایک ایک عضو الگ کر دیتے۔

-☆-

صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (٦٥٧١)	جلد١٤	صفحہ٥٣٢
قال شعیب الارنؤوط	اسنادہ صحیح علی شرط مسلم، رجالہ رجال الشیخین غیر نعیم بن ابی ھند، رمن رجال مسلم		طویل
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (٨٨١٦)	جلد٩	صفحہ١٤
قال حمزة احمد الزین	اسنادہ صحیح　طویل		
جامع الاصول	رقم الحدیث (٨٩٢٥)	جلد١١	صفحہ٣٥٢
مشکاة المصابیح	رقم الحدیث (٥٧٩٥)	جلد٥	صفحہ٣٠٠
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (٦٥٣٧)	جلد٩	صفحہ٢٩١
قال الالبانی	صحیح　طویل		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (٨٨٣١)	جلد١٤	صفحہ٤٢٥
قال شعیب الارنؤوط	اسنادہ صحیح علی شرط مسلم، رجالہ رجال الشیخین غیر نعیم بن ابی ھند، رمن رجال مسلم		طویل

اگر ابو جہل برے ارادے سے حضور سیدنا نبی کریم -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کی طرف بڑھتا جبکہ آپ نماز پڑھ رہے تھے تو فرشتے سب کے سامنے اسے پکڑ لیتے

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ - رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا - :

سَنَدْ عُ الزَّبَانِیَۃَ . قَالَ : قَالَ اَبُوْ جَھْلٍ : لَئِنْ رَاَیْتُ مُحَمَّدًا یُصَلِّی؛ لَاَطَاَنَّ عَلٰی عُنُقِہٖ ، فَقَالَ النَّبِیُّ - صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ - :

لَوْ فَعَلَ لَاَخَذَتْہُ الْمَلَائِکَۃُ عِیَانًا .

صحیح البخاری	رقم الحدیث (۴۹۵۸)	جلد۳	صفحہ۱۵۹۵
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۲۲۲۵)	جلد۴	صفحہ۹۸
قال شعیب الارنووط	اسنادہ صحیح بالفاظ مختلفۃ		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۲۲۲۶)	جلد۴	صفحہ۹۹
قال شعیب الارنووط	اسنادہ صحیح علی شرط البخاری بالفاظ مختلفۃ		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۳۴۸۳)	جلد۵	صفحہ۴۳۷
قال شعیب الارنووط	اسنادہ صحیح علی شرط البخاری، رجالہ ثقات رجال الشیخین		

ترجمة الحديث:

سیدنا عبداللہ بن عباس-رضی اللہ عنہما- سے مروی ہے:

سَنَدْعُ الزَّبَانِيَةَ -ہم جہنم کے منتظم فرشتوں کو بلائیں گے- سے متعلق فرمایا:

ابوجہل نے کہا: اگر میں نے محمد-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم-کو نماز پڑھتے دیکھ لیا تو میں ان کی گردن کو روند ڈالوں گا۔العیاذ باللہ۔

تو حضور سیدنا نبی کریم-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے ارشاد فرمایا:

اگر وہ ایسا کرنے کی کوشش کرتا تو فرشتے اسے سب کے سامنے پکڑ لیتے۔

-☆-

صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۳۳۴۸)	جلد۳	صفحہ۳۷۳
قال الالبانی:	صحیح		
الجامع الکبیر للترمذی	رقم الحدیث (۳۳۴۸)	جلد۵	صفحہ۳۷۰
قال دکتور بشار عواد معروف	ھذا حدیث حسن صحیح غریب		
السنن الکبری للنسائی	رقم الحدیث (۱۰۹۹۵)	جلد۱۰	صفحہ۴۱
السنن الکبری للنسائی	رقم الحدیث (۱۱۶۲۱)	جلد۱۰	صفحہ۳۴۰

اگر ابو جھل حضور سیدنا نبی کریم -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کو اذیت دینے کیلئے آپ کے نزدیک آتا تو جہنم کے منتظم فرشتے اسے پکڑ لیتے

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ – رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا – قَالَ :

كَانَ النَّبِیُّ – صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ – يُصَلِّی ، فَجَاءَ اَبُوْ جَهْلٍ ، فَقَالَ : اَلَمْ اَنْهَکَ عَنْ هٰذَا ؟ اَلَمْ اَنْهَکَ عَنْ هٰذَا ؟ اَلَمْ اَنْهَکَ عَنْ هٰذَا ؟ فَانْصَرَفَ النَّبِیُّ -صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ – فَزَبَرَهُ ، فَقَالَ اَبُوْ جَهْلٍ : اِنَّکَ لَتَعْلَمُ مَا بِهَا نَادٍ اَكْثَرُ مِنِّی ، فَاَنْزَلَ اللّٰهُ :

فَلْيَدْعُ نَادِيَهُ . سَنَدْعُ الزَّبَانِيَةَ ، فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ :

فَوَاللّٰهِ لَوْ دَعَا نَادِيَهُ لَاَخَذَتْهُ زَبَانِيَةُ اللّٰهِ .

السنن الکبری للنسائی	رقم الحدیث (۱۱۶۲۰)	جلد۱۰	صفحہ۳۴۰
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۳۳۴۹)	جلد۳	صفحہ۳۷۳
قال الالبانی:	صحیح الاسناد		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۲۳۲۱)	جلد۴	صفحہ۱۶۴
قال شعیب الارنووط	اسنادہ قوی		

ترجمة الحديث:

سیدنا عبداللہ بن عباس-رضی اللہ عنہما-نے فرمایا:

حضور سیدنا نبی کریم-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم-نماز ادا فرمارہے تھے کہ ابوجھل آیا تو اس نے کہا: کیا میں نے تمہیں اس سے روکا نہیں تھا؟ کیا میں نے تمہیں اس سے منع نہیں کیا تھا؟ کیا میں نے تمہیں اس سے منع نہیں کیا تھا؟ تو حضور سیدنا نبی کریم-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم-پلٹے تو آپ نے اسے جھڑک دیا تو ابوجھل نے کہا: آپ جانتے ہیں یہاں مجھ سے زیادہ کسی کے حمایتی نہیں تو اللہ تعالیٰ نے نازل فرمایا:

فَلْيَدْعُ نَادِيَهُ . سَنَدْعُ الزَّبَانِيَةَ .

وہ اپنے حمایتیوں کو بلالائے، ہم زبانیہ-جہنم کے منتظم فرشتوں-کو بلالائیں گے، سیدنا عبداللہ بن عباس-رضی اللہ عنہما-نے فرمایا:

اللہ کی قسم! اگر وہ اپنے حمایتیوں کو بلاتا تو اسے اللہ کی طرف سے بھیجے ہوئے زبانیہ-جہنم کے منتظم فرشتے-پکڑ لیتے۔

-☆-

الجامع الکبیر للترمذی رقم الحدیث (۳۳۴۹) جلد ۵ صفحہ ۳۷۱

قال دکتور بشار عواد معروف هذا حديث حسن صحیح غریب

آسمان چرچراتا-روتا-ہے کیونکہ آسمان میں ایک بالشت بھی جگہ خالی نہیں جہاں فرشتہ سجدہ میں یا حالت قیام میں موجود نہ ہو

عَنْ حَكِيْمِ بْنِ حَزَامٍ - رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ - قَالَ :
بَيْنَمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ - صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ - فِیْ اَصْحَابِهٖ اِذْ قَالَ لَهُمْ :
اَتَسْمَعُوْنَ مَا اَسْمَعُ ؟ قَالُوْا : مَا نَسْمَعُ مِنْ شَیْءٍ قَالَ :
اِنِّیْ لَاَسْمَعُ اَطِيْطَ السَّمَاءِ وَمَا تُلَامُ اَنْ تَئِطَّ وَمَا فِيْهَا مَوْضِعُ شِبْرٍ اِلَّا وَعَلَيْهِ مَلَكٌ سَاجِدٌ اَوْ قَائِمٌ .

ترجمة الحديث:

سیدنا حکیم بن حزام-رضی اللہ عنہ-نے فرمایا:

صحیح الجامع الصغیر	رقم الحدیث (۹۵)	جلد ا	صفحہ ۸۱
قال الالبانی	صحیح		
سلسلة الاحادیث الصحیحة	رقم الحدیث (۸۵۲)	جلد ۲	صفحہ ۵۰۶
قال الالبانی	قلت: ھذا اسناد صحیح علی شرط مسلم		

حضور سیدنا رسول اللہ-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- اپنے صحابہ کرام-رضی اللہ عنہم- کے درمیان تشریف فرما تھے کہ آپ نے ان سے ارشاد فرمایا:

جو میں سن رہا ہوں کیا تم وہ سن رہے ہو؟ انہوں نے عرض کی: ہم تو کچھ بھی نہیں سن رہے، حضور-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے ارشاد فرمایا:

میں آسمان کے چر چر کرنے-رونے-کو سن رہا ہوں اور اس کا چرچرانا-رونا-قابلِ ملامت نہیں کیونکہ اس میں ایک بالشت بھی جگہ ایسی نہیں جس پر کوئی فرشتہ سجدہ نہ کر رہا ہو یا حالتِ قیام میں نہ ہو۔

-☆-

سیدنا حسن، سیدنا حسین-رضی اللہ عنہما-جنتی جوانوں کے سرداراور سیدہ فاطمہ-رضی اللہ عنہا-جنتی عورتوں کی سردار ہیں

عَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ : اَتَانِي مَلَكٌ فَسَلَّمَ عَلَيَّ - نَزَلَ مِنَ السَّمَاءِ لَمْ يَنْزِلْ قَبْلَهَا - فَبَشَّرَنِي اَنَّ الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ سَيِّدَا شَبَابِ اَهْلِ الْجَنَّةِ ، وَاَنَّ فَاطِمَةَ سَيِّدَةُ نِسَاءِ اَهْلِ الْجَنَّةِ .

صحیح الجامع الصغیر	رقم الحدیث (۷۹)	جلد ۱	صفحہ ۷۷	
قال الالبانی	صحیح			
المستدرک للحاکم	رقم الحدیث (۴۷۲۱)	جلد ۵	صفحہ ۱۷۷۳	
قال الذھبی	صحیح مختصرا			
المستدرک للحاکم	رقم الحدیث (۴۷۲۲)	جلد ۵	صفحہ ۱۷۷۴	
قال الحاکم	ھذا حدیث صحیح الاسناد ولم یخرجاہ مختصرا			
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۲۳۳۲۹)	جلد ۳۸	صفحہ ۳۵۴	
قال شعیب الارنؤوط	اسنادہ صحیح طویلا			
السنن الکبری للنسائی	رقم الحدیث (۸۲۴۰)	جلد ۷	صفحہ ۳۶۷	طویلا
السنن الکبری للنسائی	رقم الحدیث (۸۳۰۷)	جلد ۷	صفحہ ۳۹۱	طویلا
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۶۹۶۰)	جلد ۱۵	صفحہ ۴۱۳	
قال شعیب الارنؤوط	اسنادہ صحیح، رجالہ ثقات رجال الصحیح	مختصرا		

ترجمة الحديث:

سیدنا حذیفہ- رضی اللہ عنہ- سے روایت ہے کہ حضور سیدنا رسول اللہ-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے ارشاد فرمایا:

میرے پاس ایک فرشتہ آیا اس نے مجھے سلام کیا-وہ آسمان سے اترا وہ اس سے پہلے کبھی نہیں اترا-اس نے مجھے بشارت دی کہ-سیدنا-حسن اور-سیدنا-حسین-رضی اللہ عنہما-اھلِ جنت کے جوانوں کے سردار ہیں اور-سیدہ-فاطمہ-رضی اللہ عنہا-اھلِ جنت کی عورتوں کی سردار ہیں۔

-☆-

سیدنا عبداللہ بن عمر-رضی اللہ عنہما-نے خواب میں دوفرشتے دیکھے

عَنِ ابْنِ عُمَرَ- رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ - قَالَ :

كُنْتُ غُلَامًا شَابًا عَزَبًا فِیْ عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ - صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ - فَكُنْتُ أَبِيْتُ فِی الْمَسْجِدِ فَكَانَ مَنْ رَأٰى مِنَّا رُؤْيَا ، يَقُصُّهَا عَلَى النَّبِیِّ - صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ - فَقُلْتُ : اَللّٰهُمَّ ! إِنْ كَانَ لِیْ عِنْدَكَ خَيْرٌ فَأَرِنِیْ رُؤْيَا يُعَبِّرُهَا لِیَ النَّبِیُّ - صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ - فَنِمْتُ فَرَأَيْتُ مَلَكَيْنِ أَتَيَانِیْ فَانْطَلَقَا بِیْ فَلَقِيَهُمَا مَلَكٌ آخَرُ فَقَالَ : لَمْ تُرَعْ ، فَانْطَلَقَا بِیْ إِلَى النَّارِ ، فَإِذَا هِیَ مَطْوِيَّةٌ كَطَیِّ الْبِئْرِ ، وَإِذَا فِيْهَا نَاسٌ قَدْ عَرَفْتُ بَعْضَهُمْ فَأَخَذُوْا بِیْ ذَاتَ الْيَمِيْنِ ، فَلَمَّا أَصْبَحْتُ ذَكَرْتُ ذَالِكَ لِحَفْصَةَ ، فَزَعَمَتْ حَفْصَةُ أَنَّهَا قَصَّتْهَا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ - صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ- فَقَالَ :

إِنَّ عَبْدَ اللّٰهِ رَجُلٌ صَالِحٌ ، لَوْ كَانَ يُكْثِرُ الصَّلَاةَ مِنَ اللَّيْلِ . قَالَ : فَكَانَ عَبْدُاللّٰهِ يُكْثِرُ الصَّلَاةَ مِنَ اللَّيْلِ .

صحیح البخاری رقم الحدیث(۱۱۲۱) جلد۱ صفحہ۳۳۶ بالفاظ مختلفۃ

ترجمة الحديث:

سیدنا عبداللہ ابن عمر-رضی اللہ عنہما-نے فرمایا:

میں حضور سیدنا رسول اللہ-صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم-کے زمانہ اقدس میں غیر شادی شدہ، کنوارہ جوان تھا تو میں رات مسجد ہی میں گزارتا تھا تو ہم میں سے جو کوئی خواب دیکھتا تو اسے حضور سیدنا نبی کریم -صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم-سے بیان کر دیتا تو میں نے کہا:

اے اللہ! اگر میرے لئے تیرے ہاں کوئی خیر و بھلائی ہے تو مجھے کوئی خواب دکھا جس کی حضور سیدنا نبی کریم -صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم-میرے لئے تعبیر فرمائیں تو ایک مرتبہ میں سویا تو دیکھا۔دو فرشتے میرے پاس آئے تو مجھے وہ لے گئے انہیں ایک اور فرشتہ ملا تو اس نے کہا:

ڈرنا نہیں پس وہ دونوں مجھے جہنم کی طرف لے گئے تو اس کی منڈیر بنی ہوئی تھی جیسے کنویں کی منڈیر ہوتی ہے اور اس میں کچھ لوگ تھے جن میں سے بعض کو میں نے پہچان لیا پھر وہ مجھے دائیں طرف لے گئے۔جب صبح ہوئی تو میں نے اس خواب کا تذکرہ سیدہ حفصہ ام المؤمنین-رضی اللہ عنہا-سے کر دیا تو حضرت سیدہ حفصہ-رضی اللہ عنہا-نے بیان فرمایا کہ انہوں نے یہ خواب حضور سیدنا رسول اللہ

صحیح البخاری	رقم الحدیث (۳۷۳۸)	جلد۳	صفحہ۱۱۴۸	بالفاظ مختلفۃ
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۷۰۳۰)	جلد۴	صفحہ۲۲۰۱	مختصراً
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۶۳۳۰)	جلد۱۰	صفحہ۴۰۶	
قال شعیب الارؤوط	اسنادہ صحیح علی شرط الشیخین			
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۷۰۷۰)	جلد۱۵	صفحہ۵۴۷	
قال شعیب الارؤوط	اسنادہ صحیح علی شرط الشیخین			
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۷۰۳۰)	جلد۱۰	صفحہ۱۶۵	
قال الالبانی	صحیح			
صحیح مسلم	رقم حدیث (۲۴۷۹)	جلد۴	صفحہ۲۸۳	بالفاظ مختلفۃ
سنن ابن ماجہ واللفظ لہ	رقم الحدیث (۳۹۱۹)	جلد۴	صفحہ۳۳۹	
قال محمود محمد محمود	الحدیث صحیح			
سنن ابن ماجہ واللفظ لہ	رقم الحدیث (۳۹۱۹)	جلد۵	صفحہ۲۷	
قال شعیب الارؤوط	اسنادہ صحیح			

-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم-کو بیان فرمادی تو حضور-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم-نے ارشاد فرمایا:

عبداللہ نیک آدمی ہے کاش وہ رات کو کثرت سے نماز ادا کرے۔

راوی حدیث نے بیان کیا کہ اسی وجہ سے سیدنا عبداللہ ابن عمر-رضی اللہ عنہما-رات کثرت سے نوافل ادا کیا کرتے تھے۔

-☆-

حضور سید نا نبی کریم-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم-کو
سیدہ عائشہ صدیقہ-رضی اللہ عنہا-خواب میں دکھائی گئیں

عَنْ عَائِشَةَ - رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا - قَالَتْ : قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ - صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ - :

أُرِیْتُکِ فِی الْمَنَامِ یَجِیْءُ بِکِ الْمَلَکُ فِی سَرَقَةٍ مِنْ حَرِیْرٍ فَقَالَ لِیْ : هٰذِهٖ امْرَاَتُکَ ، فَکَشَفْتُ عَنْ وَجْهِکِ الثَّوْبَ ، فَاِذَا هِیَ اَنْتِ ، فَقُلْتُ : اِنْ یَکُ هٰذَا مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ یُمْضِهٖ .

صحیح مسلم	رقم الحدیث (۲۴۳۸)	جلد ۴	صفحہ ۲۳۳۶
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۵۱۲۵)	جلد ۳	صفحہ ۱۶۵۰
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۳۸۹۵)	جلد ۳	صفحہ ۱۱۹۰
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۵۰۷۸)	جلد ۳	صفحہ ۱۶۳۵
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۷۰۱۱)	جلد ۴	صفحہ ۲۱۹۵
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۷۰۱۲)	جلد ۴	صفحہ ۲۱۹۵
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۷۰۹۳)	جلد ۱۶	صفحہ ۵
قال شعیب الارنؤوط	اسنادہ صحیح علی شرط الشیخین		

ترجمة الحديث:

سیدہ عائشہ صدیقہ-رضی اللہ عنہا-نے فرمایا:

مجھ سے حضور سیدنا رسول اللہ-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم-نے ارشاد فرمایا:

مجھے تو خواب میں دکھائی گئی تجھے ایک فرشتہ ریشم کے کپڑے میں لیکر آیا تو اس نے مجھ سے کہا: یہ آپ کی بیوی ہے، تو میں نے تیرے چہرے سے کپڑا اٹھایا تو تو تھی۔ میں نے کہا: اگر یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے تو اللہ تعالیٰ اس فیصلہ کو نافذ فرمادے۔

-☆-

صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۷۰۵۱)	جلد ۱۰	صفحہ ۱۸۰
قال الالبانی	صحیح		
صحیح الجامع الصغیر	رقم الحدیث (۹۱۵)	جلد ۱	صفحہ ۲۱۹
قال الالبانی	صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۲۴۱۴۲)	جلد ۴۰	صفحہ ۱۷۰
قال شعیب الارنؤوط	اسنادہ صحیح علی شرط الشیخین		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۲۴۹۷۱)	جلد ۴۱	صفحہ ۴۳۹
قال شعیب الارنؤوط	اسنادہ صحیح علی شرط الشیخین		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۲۵۲۸۵)	جلد ۴۲	صفحہ ۱۷۰
قال شعیب الارنؤوط	اسنادہ صحیح علی شرط الشیخین		
مشکاۃ المصابیح	رقم الحدیث (۶۱۳۸)	جلد ۵	صفحہ ۴۶۵
قال الالبانی	متفق علیہ		

جب اللہ تعالیٰ کوئی فیصلہ فرماتا ہے تو فرشتے اپنے پروں کو عاجزی کرتے ہوئے ہلاتے ہیں

عَنْ أَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِیَّ – صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ – قَالَ : إِذَا قَضَى اللّٰهُ أَمْراً فِی السَّمَاءِ ضَرَبَتِ الْمَلَائِکَةُ أَجْنِحَتَهَا خُضْعَاناً لِقَوْلِهٖ كَأَنَّهُ سِلْسِلَةٌ عَلَى صَفْوَا نٍ ، ف :إِذَا فُزِّعَ عَنْ قُلُوْبِهِمْ قَالُوْا مَاذَا قَالَ رَبُّكُمْ قَالُوْا الْحَقَّ وَهُوَ الْعَلِیُّ الْكَبِيْرُ ٥ ا فَيَسْمَعُهَا مُسْتَرِقُو السَّمْعِ بَعْضُهُمْ فَوْقَ بَعْضٍ ، فَيَسْمَعُ الْكَلِمَةَ فَيُلْقِيْهَا إِلَى مَنْ تَحْتَهُ ، فَرُبَّمَا أَدْرَكَهُ الشِّهَابُ قَبْلَ أَنْ يُلْقِيَهَا إِلَى الَّذِیْ تَحْتَهُ ، فَيُلْقِيْهَا عَلَى لِسَانِ الْكَاهِنِ أَوِ السَّاحِرِ ، فَرُبَّمَا لَمْ يُدْرَكْ حَتَّى يُلْقِيَهَا ، فَيَكْذِبُ مَعَهَا مِائَةَ كَذْبَةٍ ، فَتَصْدُقُ تِلْكَ الْكَلِمَةُ الَّتِیْ سُمِعَتْ مِنَ السَّمَاءِ .

صحیح البخاری	رقم الحدیث (۴۷۰۱)	جلد۳	صفحہ۱۴۵۱	
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۴۸۰۰)	جلد۳	صفحہ۱۵۱۳	
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۷۴۸۱)	جلد۴	صفحہ۲۳۳۵	مختصراً
مشکاۃ المصابیح	رقم الحدیث (۴۵۲۳)	جلد۴	صفحہ۲۹۴	

(ا) سبأ:23

ترجمة الحديث:

سیدنا ابو ہریرہ- رضی اللہ عنہ- سے روایت ہے کہ حضور سیدنا نبی کریم-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم-نے ارشاد فرمایا:

جب اللہ تعالیٰ کسی کام کا آسمان میں فیصلہ فرماتا ہےتو فرشتے اپنے پروں کو ہلاتے ہیں اللہ تعالیٰ کا فرمان سن کر عاجزی کرتے ہوئے وہ-وحی کی آواز-گویا صاف چٹان پر زنجیر کی آواز ہے۔حتی کہ جب ان کے دلوں سے خوف کا اثر ختم ہوجاتا ہےتو-ایک دوسرے سے- کہتے ہیں کیا فرمایا ہے تمہارے رب نے؟ وہ کہتے ہیں:

حق وسچ فرمایا ہےاور کبریائی والا ہے۔پھر چوری چھپے سننے والے اسے سننے کی کوشش کرتے ہیں وہ ایک دوسرے سے اوپر ہوتے ہیں تو-ان میں سے کوئی-ایک لفظ سن لیتا ہےتو اپنے سے نیچے

صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۳۲۲۳)	جلد۳	صفحہ۳۱۴
قال الالبانی	صحیح مختصرا		
سنن ابن ماجہ واللفظ لہ	رقم الحدیث (۱۹۴)	جلد۱	صفحہ۱۲۱
قال محمود محمد محمود	الحدیث صحیح		
جامع الاصول	رقم الحدیث (۳۰۷۲)	جلد۵	صفحہ۷۳
قال المحقق	صحیح		
صحیح الجامع الصغیر	رقم الحدیث (۷۳۴)	جلد۱	صفحہ۱۸۸
قال الالبانی	صحیح		
صحیح سنن ابی داؤد	رقم الحدیث (۳۹۸۹)	جلد۲	صفحہ۴۹۲
قال الالبانی	صحیح مختصرا		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۳۶)	جلد۱	صفحہ۲۲۲
قال شعیب الارنؤوط	اسنادہ صحیح		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۳۶)	جلد۱	صفحہ۱۶۷
قال الالبانی	صحیح		
سلسلۃ الاحادیث الصحیحۃ	رقم الحدیث (۱۲۹۳)	جلد۳	صفحہ۲۸۳
قال الالبانی	حدیث حسن صحیح		

والے کو بتاتا ہے۔ کبھی تو اسے شہاب ثاقب آلیتا ہے اس سے پہلے کہ وہ اپنے سے نیچے والے کو بتائے جسے وہ جادوگر یا کاہن کی زبان پر جاری کر دے تو کبھی وہ ان تک نہیں پہنچتا حتی کہ وہ اپنے سے نیچے والے کو بتا دیتا ہے تو وہ اس کے ساتھ -اپنی طرف سے- سو جھوٹ ملا دیتا ہے ان میں سے سچی بات وہی ہوتی ہے جو آسمان سے سنی گئی ہے۔

-☆-

سیدنا جبریل امین-علیہ السلام-جہاد میں خود شریک ہوئے

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ-رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا - اَنَّ النَّبِیَّ - صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ- قَالَ یَوْمَ بَدْرٍ :

هٰذَا جِبْرِیْلُ ، آخِذٌ بِرَأْسِ فَرَسِهٖ ، عَلَیْهِ اَدَاةُ الْحَرْبِ .

ترجمة الحديث:

سیدنا عبداللہ بن عباس-رضی اللہ عنہما- سے مروی ہے کہ حضور سیدنا رسول اللہ-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے بدر کے دن ارشاد فرمایا:

یہ جبریل امین-علیہ السلام- ہیں اپنے گھوڑے کے سر کو پکڑے ہوئے ہیں، وہ جنگ کے سامان-اسلحہ- سے لیس ہیں۔

-☆-

صحیح البخاری رقم الحدیث (۳۹۹۷) جلد۳ صفحہ۱۲۱۹

سیدنا جبریل امین علیہ السلام نے بنو قریظہ کے خلاف جہاد کرنے کا کہا

عَنْ عَائِشَةَ - رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا - قَالَتْ :

لَمَّا رَجَعَ النَّبِيُّ - صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وآلِهٖ وَسَلَّمَ - مِنَ الْخَنْدَقِ ، وَوَضَعَ السِّلَاحَ وَاغْتَسَلَ ، اَتَاهُ جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ ، فَقَالَ :

قَدْ وَضَعْتَ السِّلَاحَ ، وَاللّٰهِ مَا وَضَعْنَاهُ ، فَاَخْرُجْ اِلَيْهِمْ ، قَالَ :

فَاِلَى اَيْنَ ؟ قَالَ : هَاهُنَا ، وَاَشَارَ اِلَى بَنِي قُرَيْظَةَ ، فَخَرَجَ النَّبِيُّ - صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ - اِلَيْهِمْ .

ترجمة الحديث:

سیدہ عائشہ صدیقہ-رضی اللہ عنہا-نے فرمایا:

جب حضور سیدنا رسول اللہ-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم-غزوہ خندق سے واپس آئے اور آپ نے اپنا اسلحہ اتار دیا اور غسل کر لیا تو حضرت جبریلِ امین علیہ السلام آپ کے پاس آئے تو کہا:

صحیح البخاری	رقم الحدیث (۲۸۱۳)	جلد۲	صفحہ۱۸۷
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۴۱۱۸)	جلد۳	صفحہ۱۲۵۵
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۱۷۶۹)	جلد۳	صفحہ۲۹۶

آپ نے اسلحہ اتار لیا ہے اللہ کی قسم! ہم نے اسے نہیں اتارا۔ پس آپ-اسلحہ پہن کر-ان کی طرف نکلے آپ نے پوچھا: کدھر؟ تو انہوں نے کہا: ادھر اور بنی قریظہ کی طرف اشارہ کیا۔ پس حضور سیدنا نبی کریم-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کی طرف نکلے۔

-☆-

سیدنا فاروق اعظم-رضی اللہ عنہ-جس راستہ سے گزر جاتے شیطان وہ راستہ چھوڑ جاتا

عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِی وَقَّاصٍ - رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ - قَالَ :

اسْتَأْذَنَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ - رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ - عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ - صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ - وَعِنْدَهُ نِسَاءٌ مِنْ قُرَیْشٍ یُكَلِّمْنَهُ وَیَسْتَكْثِرْنَهُ ، عَالِیَةً اَصْوَاتُهُنَّ ، عَلٰی صَوْتِهٖ ، فَلَمَّا اسْتَأْذَنَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ - رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ - قُمْنَ فَبَادَرْنَ الْحِجَابَ . فَاَذِنَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ - صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ - فَدَخَلَ عُمَرُ - رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ - وَرَسُوْلُ اللّٰهِ - صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ - یَضْحَكُ ، فَقَالَ عُمَرُ : اَضْحَكَ اللّٰهُ سِنَّكَ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ ، بِاَبِی اَنْتَ وَاُمِّی ؟ فَقَالَ النَّبِیُّ - صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ - :

عَجِبْتُ مِنْ هٰؤُلَاءِ اللَّاتِی كُنَّ عِنْدِیْ ، فَلَمَّا سَمِعْنَ صَوْتَكَ بَادَرْنَ الْحِجَابَ فَقَالَ عُمَرُ : فَاَنْتَ اَحَقُّ اَنْ یَهَبْنَ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ ! ثُمَّ قَالَ عُمَرُ : یَا عَدُوَّاتِ اَنْفُسِهِنَّ

اَتَهَبْنَنِی وَلَا تَهَبْنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ – صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ – ؟ فَقُلْنَ : نَعَمْ ، اَنْتَ اَفَظُّ وَاَغْلَظُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ – صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ – :

اِيْهٍ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ ، وَالَّذِیْ نَفْسِی بِيَدِهٖ ، مَا لَقِيَکَ الشَّيْطَانُ قَطُّ سَالِكًا فَجًّا اِلَّا سَلَکَ فَجًّا غَيْرَ فَجِّکَ .

ترجمة الحديث:

سیدنا سعد بن ابی وقاص-رضی اللہ عنہ-نے بیان فرمایا:

سیدنا عمر بن الخطاب-رضی اللہ عنہ-نے حضور سیدنا رسول اللہ-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم-کی خدمت اقدس میں حاضر ہونے کی اجازت طلب کی اور آپ کے پاس قبیلہ قریش کی چند عورتیں تھیں

صحیح البخاری	رقم الحدیث(۳۲۹۴)	جلد۲	صفحہ۱۰۱۳
صحیح البخاری	رقم الحدیث(۳۶۸۳)	جلد۳	صفحہ۱۱۳۳
صحیح البخاری	رقم الحدیث(۶۰۸۵)	جلد۴	صفحہ۱۹۲۱
صحیح مسلم	رقم الحدیث(۲۳۹۶)	جلد۴	صفحہ۱۸۶۳
السنن الکبریٰ	رقم الحدیث(۸۰۷۵)	جلد۷	صفحہ۳۰۳
مسند الامام احمد	رقم الحدیث(۱۴۷۲)	جلد۲	صفحہ۲۲۲
قال احمد محمد شاکر	اسنادہ صحیح		
السنن الکبریٰ	رقم الحدیث(۹۹۶۴)	جلد۹	صفحہ۸۸
مسند الامام احمد	رقم الحدیث(۱۵۸۱)	جلد۲	صفحہ۲۶۸
قال احمد محمد شاکر	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث(۱۶۲۴)	جلد۲	صفحہ۲۸۳
قال احمد محمد شاکر	اسنادہ صحیح		
جامع الاصول	رقم الحدیث(۶۴۴۷)	جلد۸	صفحہ۴۶۹
قال المحقق	صحیح		
مشکاۃ المصابیح	رقم الحدیث(۵۹۸۲)	جلد۵	صفحہ۳۹۸
قال الالبانی:	متفق علیہ		

جو آپ سے گفتگو کر رہی تھیں۔آپ سے مال مانگ رہی تھیں اور کچھ زیادہ ہی مانگ رہی تھیں۔اس دوران ان کی آوازیں آپ کی آواز سے اونچی ہو رہی تھیں پس جب سیدنا عمر-رضی اللہ عنہ- نے اجازت طلب کی تو وہ اٹھ کر پردہ کے پیچھے چلی گئیں۔حضور سیدنا رسول اللہ-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے ان-سیدنا عمر-رضی اللہ عنہ-کو اجازت عطا فرمائی پس سیدنا عمر-رضی اللہ عنہ-داخل اور حضور سیدنا رسول اللہ-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم-مسکرا رہے تھے۔

سیدنا عمر-رضی اللہ عنہ-نے عرض کی:یا رسول اللہ!میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں، اللہ تعالیٰ آپ کو سدا مسکراتا رکھے-آپ کو کس نے ہنسایا ہے-۔حضور-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم-نے ارشاد فرمایا:

میں ان عورتوں پر حیران ہوں جو میرے پاس تھیں جب انہوں نے تمہاری آواز سنی تو فورا پردے کے پیچھے چلی گئیں۔سیدنا عمر-رضی اللہ عنہ-نے عرض کی:

یا رسول اللہ!آپ اس بات کے زیادہ حق دار ہیں کہ وہ آپ سے ڈریں۔پھر سیدنا عمر-رضی اللہ عنہ-نے ان سے کہا:

اے اپنی جان کی دشمنو!کیا تم مجھ سے ڈرتی ہو اور حضور سیدنا رسول اللہ-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم-سے نہیں ڈرتیں؟عورتوں نے کہا:

جی ہاں۔حضور سیدنا رسول اللہ-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم-تو بڑے خلیق ہیں لیکن تم بڑے ترش رو اور سخت گیر ہو۔تو حضور سیدنا رسول اللہ-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم-نے ارشاد فرمایا:

اے خطاب کے بیٹے!اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے!کسی بھی راستہ میں چلتے ہوئے شیطان اگر تمہارے سامنے آئے تو وہ اس راستہ کو چھوڑ کر دوسرے راستہ پر چلنے لگتا ہے۔

-☆-

حضور سیدنا نبی کریم-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم-نے غزوہ خیبر کے موقع پر فرمایا:
کل میں اسے امیر لشکر بناؤں گا جو اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہے
اور اللہ اور اس کا رسول-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم-اس سے محبت فرماتے ہیں
پھر سیدنا علی المرتضی-رضی اللہ عنہ-کو امیر لشکر بنایا اور ساتھ ہی یہ بھی فرمایا:
اے اللہ! اس سے سردی اور گرمی دور کردے پس آپ سردیوں میں گرمیوں کے
کپڑے اور گرمیوں میں سردیوں کے کپڑے پہنتے تو آپ کو کوئی ضرر و تکلیف نہ تھی

عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِیْ لَیْلَی - رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ- قَالَ:
كَانَ أَبُوْ لَيْلَى يَسْمُرُ مَعَ عَلِيٍّ ، فَكَانَ يَلْبَسُ ثِيَابَ الصَّيْفِ فِيْ الشِّتَاءِ ، وَثِيَابُ الشِّتَاءِ فِيْ الصَّيْفِ ، فَقُلْنَا : لَوْ سَأَلْتَهُ فَقَالَ : إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ - صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ - بَعَثَ إِلَيَّ وَأَنَا أَرْمَدُ الْعَيْنِ يَوْمَ خَيْبَرَ ، قُلْتُ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ! إِنِّيْ أَرْمَدُ الْعَيْنِ ، فَتَفَلَ فِيْ عَيْنِيْ ، ثُمَّ قَالَ :

اَللّٰهُمَّ ! أذْهِبْ عَنْهُ الْحرَّ وَالْبَرْدَ . قَالَ : فَمَا وَجَدْتُ حَرًّا وَلَا بَرْداً بَعْدَ يَوْمَئِذٍ ، وَقَالَ :

لَأَبْعَثَنَّ رَجُلاً يُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَيُحِبُّهُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ ، لَيْسَ بِفَرَّارٍ . فَتَشَرَّفَ لَهُ النَّاسُ ، فَبَعَثَ إِلَى عَلِيٍّ - رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ - فَأَعْطَاهَا إِيَّاهُ .

ترجمة الحديث:

حضرت عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ نے فرمایا کہ:

حضرت ابو لیلیٰ -رضی اللہ عنہ- سیدنا علی -رضی اللہ عنہ- کے ساتھ رات کی گفتگو میں شریک ہوا کرتے تھے۔ سیدنا علی -رضی اللہ عنہ- گرمیوں کے کپڑے سردیوں میں اور سردیوں کے کپڑے گرمیوں میں پہنا کرتے تھے۔ ہم نے ان -ابو لیلیٰ -رضی اللہ عنہ-- سے کہا:

آپ سدنا علی -رضی اللہ عنہ- سے اس سے متعلق پوچھ لیں تو -ان کے پوچھنے پر- سیدنا علی -رضی اللہ عنہ- نے فرمایا:

حضور سیدنا رسول اللہ -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے مجھے خیبر کے دن بلا بھیجا جبکہ مجھے آشوب چشم تھی -میری آنکھیں دکھ رہی تھیں- میں نے عرض کی: یا رسول اللہ -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- مجھے آشوب چشم ہے -میری آنکھیں دکھ رہی ہیں- تو حضور -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے میری آنکھوں میں اپنا لعاب دہن لگایا پھر اللہ تعالیٰ سے عرض کی:

اے اللہ -علی- سے گرمی سردی دور کر دے۔ پس میں نے اس دن کے بعد نہ گرمی پائی نہ سردی اور حضور -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے ارشاد فرمایا:

سنن ابن ماجه	رقم الحدیث (۱۱۷)	جلد ۱	صفحہ ۸۸
قال محمود محمد محمود	الحدیث: حسن		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۷۷۸)	جلد ۲	صفحہ ۱۶۸
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۱۱۷)	جلد ۲	صفحہ ۳۴۲

میں اس آدمی کو-قائدلشکر بنا کر-بھیجوں گا جواللہ اوراس کے رسول-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم-
سے محبت کرتا ہے اور اللہ اور اس کے رسول-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم-اس سے محبت فرماتے ہیں اور وہ
میدان سے بھاگنے والانہیں۔پس لوگ گردنیں اٹھا اٹھا کر دیکھنے لگے تو حضور-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم-
نے سیدنا علی-رضی اللہ عنہ-کو بلا بھیجا پھر آپ کو جھنڈا عطا فرمایا۔

-☆-

حضور سیدنا نبی کریم -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے فرمایا:
جس کا میں دوست و مددگار رہوں اس کا علی دوست و مددگار ہے اور
علی کی مجھ سے وہ نسبت و تعلق ہے جو سیدنا موسیٰ -علیہ السلام- سے
سیدنا ھارون -علیہ السلام- کی ہے اور کل میں اسے جھنڈا دوں گا جو
اللہ اور اس کے رسول -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- سے محبت کرتا ہے

عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِیْ وَقَّاصٍ – رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ – قَالَ:
قَـدِمَ مُـعَـاوِيَةُ فِیْ بَعْضِ حَجَّاتِهِ ، فَدَخَلَ عَلَيْهِ سَعْدٌ ، فَذَكَرُوْا عَلِيًّا فَنَالَ مِنْهُ ،
فَـغَـضِـبَ سَـعْـدٌ وَقَـالَ : تَقُوْلُ هٰذَا لِرَجُلٍ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ – صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ
وَسَلَّمَ – يَقُوْلُ :
مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ ، وَسَمِعْتُهُ يَقُوْلُ :
أَنْتَ مِنِّیْ بِمَنْزِلَةِ هَارُوْنَ مِنْ مُوْسٰى ، إِلَّا أَنَّهُ لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ وَسَمِعْتُهُ يَقُوْلُ :
لَأُعْطِيَنَّ الرَّايَةَ الْيَوْمَ رَجُلًا يُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ .

ترجمة الحديث:

حضرت سعد بن ابی وقاص-رضی اللہ عنہ-نے فرمایا:

حضرت معاویہ-رضی اللہ عنہ-ایک مرتبہ حج کرنے کیلئے آئے تو حضرت سعد ان کے پاس ملاقات کیلئے تشریف لے گئے۔-دوران گفتگو-انہوں نے حضرت علی-رضی اللہ عنہ-کا ذکر کیا تو حضرت معاویہ نے ان سے متعلق کچھ الفاظ کہہ دیئے تو حضرت سعد ناراض ہوگئے اور ارشاد فرمایا:

آپ ایسے آدمی کے بارے میں یہ بات کہہ رہے ہیں کہ میں نے سنا حضور-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم-ارشاد فرمارہے تھے:

میں جس کا مولی-دوست-ہوں علی بھی اس کا مولی-دوست-ہے۔اور میں نے سنا حضور رسول اللہ-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم-ارشاد فرمارہے تھے:

-اے علی-تیرا مجھ سے ایسی نسبت وتعلق ہے جو حضرت ھارون علیہ السلام کا حضرت موسی علیہ السلام سے نسبت وتعلق تھا۔اور میں نے سنا حضور-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم-ارشاد فرمارہے تھے:

آج میں ایسے آدمی کو جھنڈا عطا کروں گا جو اللہ اور اس کے رسول-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم-سے محبت کرتا ہے۔

-☆-

سنن ابن ماجہ رقم الحدیث (۱۲۱) جلد۱ صفحہ۹۰
قال محمود محمد محمود الحدیث صحیح
السنن الکبری للنسائی رقم الحدیث (۸۴۱۴) جلد۷ صفحہ۴۳۸
سلسلۃ الاحادیث الصحیحۃ جلد۴ صفحہ۳۳۵
قال الالبانی اسنادہ صحیح

حضور سیدنا نبی کریم-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے ایک مرتبہ سیدنا علی المرتضیٰ -رضی اللہ عنہ- سے فرمایا: کیا تم اس بات سے خوش نہیں کہ تمہیں میرے ساتھ وہ نسبت ہے جو سیدنا ھارون-علیہ السلام-کو سیدنا موسیٰ-علیہ السلام- سے تھی

عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِیْ وَقَّاصٍ - رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ - عَنِ النَّبِیِّ - صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ - أَنَّهُ قَالَ لِعَلِیٍّ :

أَلَا تَرْضَیٰ أَنْ تَکُوْنَ مِنِّیْ بِمَنْزِلَةِ هَارُوْنَ مِنْ مُوْسَیٰ ؟ .

صحیح البخاری	رقم الحدیث(۳۷۰۶)	جلد۳	صفحہ۱۱۴۲
صحیح البخاری	رقم الحدیث(۴۴۱۶)	جلد۳	صفحہ۱۳۳۱
صحیح مسلم	رقم الحدیث(۲۴۰۴)	جلد۴	صفحہ۱۸۷۰
صحیح مسلم	رقم الحدیث(۶۲۲۱)	جلد۴	صفحہ۸۹
صحیح مسلم	رقم الحدیث(۶۲۱۸)	جلد۴	صفحہ۸۸
السنن الکبری للنسائی	رقم الحدیث(۸۰۸۲)	جلد۷	صفحہ۳۰۷
السنن الکبری للنسائی	رقم الحدیث(۸۰۸۳)	جلد۷	صفحہ۳۰۷
السنن الکبری للنسائی	رقم الحدیث(۸۰۸۴)	جلد۷	صفحہ۳۰۷
السنن الکبری للنسائی	رقم الحدیث(۸۰۸۵)	جلد۷	صفحہ۳۰۸

ترجمة الحديث:

سیدنا سعد بن ابی وقاص-رضی اللہ عنہ-سے روایت ہے کہ حضور سیدنا نبی کریم-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم-نے سیدنا علی-رضی اللہ عنہ-سے ارشاد فرمایا:

کیا آپ اس بات سے راضی وخوش نہیں کہ آپ کی میرے ساتھ وہ نسبت ہو جو حضرت ھارون علیہ السلام کی حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ نسبت تھی۔

-☆-

السنن الکبری للنسائی	رقم الحدیث(۸۰۸۶)	جلد۷	صفحہ۳۰۸
السنن الکبری للنسائی	رقم الحدیث(۸۳۷۵)	جلد۷	صفحہ۴۲۵
السنن الکبری للنسائی	رقم الحدیث(۸۳۷۶)	جلد۷	صفحہ۴۲۵
السنن الکبری للنسائی	رقم الحدیث(۸۳۷۷)	جلد۷	صفحہ۴۲۵
السنن الکبری للنسائی	رقم الحدیث(۸۳۷۸)	جلد۷	صفحہ۴۲۵
السنن الکبری للنسائی	رقم الحدیث(۸۳۷۹)	جلد۷	صفحہ۴۲۶
السنن الکبری للنسائی	رقم الحدیث(۸۳۸۰)	جلد۷	صفحہ۴۲۶
السنن الکبری للنسائی	رقم الحدیث(۸۳۸۱)	جلد۷	صفحہ۴۲۷
السنن الکبری للنسائی	رقم الحدیث(۸۳۸۲)	جلد۷	صفحہ۴۲۷
السنن الکبری للنسائی	رقم الحدیث(۸۳۸۳)	جلد۷	صفحہ۴۲۷
السنن الکبری للنسائی	رقم الحدیث(۸۳۸۴)	جلد۷	صفحہ۴۲۷
السنن الکبری للنسائی	رقم الحدیث(۸۳۸۶)	جلد۷	صفحہ۴۲۸
السنن الکبری للنسائی	رقم الحدیث(۸۳۸۷)	جلد۷	صفحہ۴۲۸
السنن الکبری للنسائی	رقم الحدیث(۸۳۸۸)	جلد۷	صفحہ۴۲۹
السنن الکبری للنسائی	رقم الحدیث(۸۳۸۹)	جلد۷	صفحہ۴۲۹
السنن الکبری للنسائی	رقم الحدیث(۸۳۹۰)	جلد۷	صفحہ۴۲۹
السنن الکبری للنسائی	رقم الحدیث(۸۳۹۱)	جلد۷	صفحہ۴۲۹
السنن الکبری للنسائی	رقم الحدیث(۸۳۹۲)	جلد۷	صفحہ۴۳۰
السنن الکبری للنسائی	رقم الحدیث(۸۷۲۹)	جلد۸	صفحہ۹۵
مسند الامام احمد	رقم الحدیث(۱۴۹۰)	جلد۲	صفحہ۲۳۷
قال احمد محمد شاکر	اسنادہ صحیح		

مسندالامام احمد	رقم الحدیث (۱۵۰۵)	جلد۲	صفحہ۲۳۸
قال احمد محمد شاکر	اسنادہ صحیح		
مسندالامام احمد	رقم الحدیث (۱۵۰۹)	جلد۲	صفحہ۲۳۹
قال احمد محمد شاکر	اسنادہ صحیح		
مسندالامام احمد	رقم الحدیث (۱۵۳۲)	جلد۲	صفحہ۲۴۸
قال احمد محمد شاکر	اسنادہ صحیح		
مسندالامام احمد	رقم الحدیث (۱۵۸۳)	جلد۲	صفحہ۲۶۸
قال احمد محمد شاکر	اسنادہ صحیح		
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۳۷۳۱)	جلد۳	صفحہ۵۲۴
قال الالبانی	صحیح		
جامع الاصول	رقم الحدیث (۶۴۸۹)	جلد۸	صفحہ۴۸۹
قال المحقق	صحیح		
سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۱۱۵)	جلد۱	صفحہ۸۸
قال محمود محمد محمود	الحدیث متفق علیہ		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۶۹۲۷)	جلد۱۵	صفحہ۳۷۰
قال شعیب الارنؤوط	اسنادہ صحیح علی شرط الشیخین		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۶۸۸۷)	جلد۱۰	صفحہ۶۶
قال الالبانی	صحیح		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۶۸۸۸)	جلد۱۰	صفحہ۶۶
قال الالبانی	صحیح		

حضور سیدنا نبی کریم -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے فرمایا:

جس کا میں دوست ہوں علی المرتضیٰ بھی اس کا دوست ہے اے اللہ!

جو اس علی -رضی اللہ عنہ- سے دوست رکھے تو بھی اسے اپنا دوست

بنالے اور جو اس سے دشمنی رکھے تو بھی اس سے دشمنی فرما

عَنِ الْبَرَّاءِ بْنِ عَازِبٍ ، - رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ - قَالَ:

أَقْبَلْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ - فِيْ حِجَّتِهِ الَّتِيْ حَجَّ فَنَزَلَ فِيْ بَعْضِ الطَّرِيْقِ ، فَأَمَرَ الصَّلَاةَ جَامِعَةً ، فَأَخَذَ بِيَدِ عَلِيٍّ - رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ - فَقَالَ:

أَلَسْتُ أَوْلَى بِالْمُؤْمِنِيْنَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ ؟ قَالُوْا : بَلٰى ، قَالَ:

أَلَسْتُ أَوْلٰى بِكُلِّ مُؤْمِنٍ مِنْ نَفْسِهِ ؟ . قَالُوْا :بَلٰى ؟ قَالَ:

فَهٰذَا وَلِيُّ مَنْ أَنَا مَوْلَاهُ ، اَللّٰهُمَّ وَالِ مَنْ وَالَاهُ ، اَللّٰهُمَّ عَادِ مَنْ عَادَاهُ .

سلسلة الاحادیث الصحیحۃ	رقم الحدیث (۱۷۵۰)	جلد۴	صفحہ۳۳۰
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۶۹۳۱)	جلد۱۵	صفحہ۳۷۵
قال شعیب الارنؤوط	اسنادہ حسن رجالہ ثقات رجال الشیخین		

ترجمة الحديث:

سیدنا براء بن عازب-رضی اللہ عنہ-نے فرمایا:

ھم حضور سیدنا رسول اللہ-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم-کے ساتھ اس حج میں جو آپ نے حج کیا واپس آرہے تھے تو آپ نے راستہ میں ایک مقام پر پڑاؤ ڈالا اور حکم دیا نماز میں سب جمع ہو جائیں پھر آپ نے حضرت علی-رضی اللہ عنہ-کا ہاتھ پکڑا تو ارشاد فرمایا:

کیا مومنوں پر میرا خود انکی جانوں سے زیادہ حق نہیں؟ صحابہ کرام-رضی اللہ عنہم-نے عرض کی: یقیناً ہے۔ پھر آپ نے ارشاد فرمایا:

کیا ہر مومن پر میرا خود انکی ذات سے زیادہ حق نہیں؟ سب صحابہ کرام-رضی اللہ عنہم-نے عرض کی: یقیناً ہے تو حضور-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم-نے ارشاد فرمایا:

یہ-علی-دوست ہے جس کا میں دوست ہوں اے اللہ! جو اس-علی-سے دوستی رکھے تو بھی اس سے دوستی فرما اور جو اس-علی-سے دشمنی رکھے تو بھی اس سے دشمنی فرما۔

-☆-

صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۶۸۹۲)	جلد۱۰	صفحہ۶۹
قال الالبانی	صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۹۶۱)	جلد۲	صفحہ۲۶۸
قال شعیب الارنؤوط	حسن لغیرہ		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۹۵۰)	جلد۲	صفحہ۲۶۲
قال شعیب الارنؤوط	صحیح لغیرہ		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۹۲۷۹)	جلد۳۲	صفحہ۲۹
قال شعیب الارنؤوط	صحیح بطرقہ وشواھدہ		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۹۳۰۲)	جلد۳۲	صفحہ۵۵
قال شعیب الارنؤوط	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۹۳۲۵)	جلد۳۲	صفحہ۷۳
قال شعیب الارنؤوط	اسنادہ صحیح		

سیدنا صدیق اکبر جنتی ،سیدنا فاروق اعظم جنتی ،سیدنا عثمان غنی جنتی ، سیدنا علی مرتضیٰ جنتی ،سیدنا طلحہ جنتی ،سیدنا زبیر جنتی ،سیدنا عبدالرحمٰن بن عوف جنتی ،سیدنا سعد بن ابی وقاص جنتی ،سیدنا سعید بن زید جنتی اورسیدنا ابوعبیدہ بن جراح جنتی -رضی اللہ عنہم اجمعین-

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ – رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ – قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ–صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ – :

اَبُوْبَكْرٍ فِی الْجَنَّةِ ، وَعُمَرُ فِی الْجَنَّةِ ، وَعُثْمَانُ فِی الْجَنَّةِ ، وَعَلِیٌّ فِی الْجَنَّةِ ، وَطَلْحَةُ فِی الْجَنَّةِ ، وَالزُّبَيْرُ فِی الْجَنَّةِ ، وَعَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ فِی الْجَنَّةِ ، وَسَعْدُ بْنُ اَبِیْ وَقَّاصٍ فِی الْجَنَّةِ ، وَسَعِيْدُ بْنُ زَيْدٍ فِی الْجَنَّةِ ، وَاَبُوْعُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ فِی الْجَنَّةِ .

سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۱۳۳)	جلد۱	صفحہ۹۴
قال محمود محمد محمود	الحدیث صحیح		
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۳۷۵۷)	جلد۳	صفحہ۵۳۳
قال الالبانی	صحیح		
مشکاۃ المصابیح	رقم الحدیث (۶۰۶۴)	جلد۵	صفحہ۴۳۶

ترجمة الحديث:

سیدنا عبدالرحمٰن بن عوف-رضی اللہ عنہ- سے روایت ہے کہ حضور سیدنا رسول اللہ-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم-نے ارشاد فرمایا:

سیدنا ابوبکر-رضی اللہ عنہ-جنت میں۔

سیدنا عمر-رضی اللہ عنہ-جنت میں۔

سیدنا عثمان-رضی اللہ عنہ-جنت میں۔

سیدنا علی-رضی اللہ عنہ-جنت میں۔

سیدنا طلحہ-رضی اللہ عنہ-جنت میں۔

سیدنا زبیر-رضی اللہ عنہ-جنت میں۔

سیدنا عبدالرحمٰن بن عوف-رضی اللہ عنہ-جنت میں۔

سیدنا سعد بن ابی وقاص-رضی اللہ عنہ-جنت میں۔

سیدنا سعید بن زید-رضی اللہ عنہ-جنت میں۔

سیدنا ابوعبیدہ بن الجراح-رضی اللہ عنہ-جنت میں۔

-☆-

صحیح سنن ابوداؤد	رقم الحدیث (۴۶۶۸)	جلد۳	صفحہ۱۳۰
قال الالبانی	صحیح		
مشکاۃ المصابیح	رقم الحدیث (۶۰۶۴)	جلد۵	صفحہ۴۳۶
سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۱۳۴)	جلد۱	صفحہ۹۴
قال محمود محمد محمود	الحدیث صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۶۳۱)	جلد۲	صفحہ۲۹۰
قال احمد محمد شاکر	اسنادہ صحیح عن سعید بن زید		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۶۳۱)	جلد۳	صفحہ۱۷۷
قال شعیب الارنووط	اسنادہ حسن فی المتابعات، وباقی رجالہ ثقات رجال الشیخین غیر الحر بن الصیاح، فقد روی لہ ابوداؤد والترمذی والنسائی، وھو ثقۃ عن سعید بن زید		

مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۶۷۵)	جلد۲	صفحہ۳۱۵
قال احمد محمد شاکر	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۶۷۵)	جلد۳	صفحہ۲۰۹
قال شعیب الارنؤوط	اسنادہ قوی علی شرط مسلم، رجالہ ثقات رجال الشیخین غیر عبد العزیز بن محمد الدراوردی فقد احتج بہ مسلم روی لہ البخاری تعلیقا ومقرونا		
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۳۷۴۷)	جلد۳	صفحہ[illegible]
قال الالبانی	صحیح		
صحیح سنن ابی داؤد	رقم الحدیث (۴۶۴۹)	جلد۳	صفحہ۱۳۱
قال الالبانی	صحیح		
صحیح سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۱۱۰)	جلد۱	صفحہ۶۱
قال الالبانی	صحیح		
مجمع الزائد	رقم الحدیث (۱۴۸۷۷)	جلد۹	صفحہ[illegible]
صحیح ابن حبان	عن سعید بن زید رقم الحدیث (۶۹۹۳)	جلد۱۵	صفحہ۴۵۴
قال شعیب الارنؤوط	حدیث صحیح، عبد الرحمٰن بن الاخنس ذکرہ المؤلف وروی عنہ اثنان وقد توثق، وبقیۃ رجالہ ثقات		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۷۰۰۲)	جلد۱۵	صفحہ۴۶۳
قال شعیب الارنؤوط	اسنادہ صحیح علی شرط مسلم، ورجالہ ثقات رجال الشیخین غیر عبد العزیز بن محمد - وھو الدراوردی - فقد روی لہ البخاری تعلیقا ومقرونا واحتج بہ مسلم والباقون		
صحیح ابن حبان	عن سعید بن زید رقم الحدیث (۶۹۵۴)	جلد۱۰	صفحہ[illegible]
قال الالبانی	صحیح		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۶۹۶۳)	جلد۱۰	صفحہ۱۱۶
قال الالبانی	صحیح		

سیدنا علی المرتضٰی، سیدنا عمار بن یاسر اور سیدنا سلمان الخیر-رضی اللہ عنہم- کیلئے جنت مشتاق ہے

عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ : اِنَّ الْجَنَّۃَ لَتَشْتَاقُ اِلٰی ثَلَاثَۃٍ عَلِیٌّ وَعَمَّارٍ وَسَلْمَانَ - رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمْ - .

ترجمة الحديث:

سیدنا انس بن مالک-رضی اللہ عنہ-سے روایت ہے کہ حضور سیدنا رسول اللہ-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم-نے ارشاد فرمایا:

جنت تین آدمیوں کیلئے مشتاق ہے۔علی، عمار اور سلمان کیلئے-رضی اللہ عنہم اجمعین-۔

-☆-

صحیح الجامع الصغیر	رقم الحدیث (۱۵۹۸)	جلد۱	صفحہ۳۳۱
قال الالبانی	صحیح		
مشکاۃ المصابیح	رقم الحدیث (۶۱۸۶)	جلد۵	صفحہ۴۸۳
مجمع الزوائد	رقم الحدیث (۱۵۸۴۲)	جلد۹	صفحہ۴۲۲
المعجم الکبیر	رقم الحدیث (۶۰۴۵،۶۰۴۴)	جلد۶	صفحہ۲۱۵
المستدرک للحاکم	رقم الحدیث (۴۶۶۶)	جلد۵	صفحہ۱۷۵۶
جمع الجوامع	رقم الحدیث (۵۰۱۴)	جلد۲	صفحہ۲۰۳

سیدنا طلحہ-رضی اللہ عنہ-زمین پر چلتے پھرتے شہید تھے

عَنْ جَابِرٍ - رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ - :
أَنَّ طَلْحَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مَرَّ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ - فَقَالَ :
شَهِيدٌ يَمْشِيْ عَلَى وَجْهِ الْأَرْضِ .

سیدنا جابر-رضی اللہ عنہ-سے روایت ہے کہ:
سیدنا طلحہ-رضی اللہ عنہ-حضور سیدنا نبی کریم-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم-کے پاس سے گزرے تو حضور-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم-نے ارشاد فرمایا:
یہ شہید ہے جو سطح زمین پر چل رہا ہے۔

صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۳۷۳۹)	جلد۳	صفحہ۵۲۶
قال الالبانی	صحیح		
الجامع الکبیر للترمذی	رقم الحدیث (۳۷۳۹)	جلد۶	صفحہ۹۶
قال الدکتور بشار عواد معروف	ھذا حدیث غریب		
الجامع الکبیر للترمذی	رقم الحدیث (۴۰۷۲)	جلد۶	صفحہ۳۰۵
قال شعیب الارنؤوط	ھذا حدیث غریب		
سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۱۲۵)	جلد۱	صفحہ۹۱
قال محمود محمد محمود	الحدیث: صحیح		

سیدنا طلحہ-رضی اللہ عنہ-کیلئے

جنت واجب

عَنِ الزُّبَیْرِ – رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ – قَالَ :

کَانَ عَلَی رَسُوْلِ اللّٰهِ – صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ – یَوْمَ اُحُدٍ دِرْعَانِ ، فَنَهَضَ اِلَی صَخْرَةٍ ، فَلَمْ یَسْتَطِعْ ، فَاَقْعَدَ تَحْتَهُ طَلْحَةَ ، فَصَعِدَ النَّبِیُّ – صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ – حَتّٰی اسْتَوَی عَلَی الصَّخْرَةِ ، فَقَالَ : سَمِعْتُ النَّبِیَّ – صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ – یَقُوْلُ :

اَوْجَبَ طَلْحَةُ .

صحیح الجامع الصغیر	رقم الحدیث (۲۵۴۰)	جلد۱	صفحہ۴۹۷
قال الالبانی	ھذا حدیث حسن		
المستدرک للحاکم	رقم الحدیث (۴۳۱۲)	جلد۵	صفحہ۱۶۲۴
قال المحقق	ھذا حدیث صحیح علی شرط مسلم		
المستدرک للحاکم	رقم الحدیث (۳۷۳۸)	جلد۳	صفحہ۵۲۶
قال الالبانی	ھذا حدیث حسن		

ترجمة الحديث:

سیدنا زبیر-رضی اللہ عنہ-نے فرمایا:

غزوہ احد کے موقع پر حضور سیدنا رسول اللہ-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم-نے دو زرہیں پہن رکھی تھیں پس آپ چٹان کی طرف اٹھنے لگے لیکن ایسا نہ کر سکے تو آپ نے سیدنا طلحہ-رضی اللہ عنہ-کو اپنے نیچے بٹھایا تو انہوں نے حضور سیدنا نبی کریم-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم-کو اٹھایا یہاں تک کہ آپ پہاڑ پر چڑھ گئے۔سیدنا زبیر-رضی اللہ عنہ-نے فرمایا:

میں نے سنا حضور سیدنا نبی کریم-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم-ارشاد فرمارہے تھے:

طلحہ کیلئے جنت واجب ہوگئی۔

-☆-

سلسلة الاحاديث الصحيحة	رقم الحديث(۹۴۵)	جلد۲	صفحہ۶۲۸
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث(۳۷۳۸)	جلد۳	صفحہ۵۲۶
قال الالبانی	صحیح		
مشكاة المصابيح	رقم الحدیث(۶۰۶۶)	جلد۵	صفحہ۴۳۷
المستدرک للحاکم	رقم الحدیث(۵۶۰۲)	جلد۶	صفحہ۲۰۵۶
المستدرک للحاکم	رقم الحدیث(۵۶۰۳)	جلد۶	صفحہ۲۰۵۷
مسند الامام احمد	رقم الحدیث(۱۴۱۷)	جلد۲	صفحہ۱۹۴
قال احمد محمد شاکر	اسنادہ صحیح		

سیدنا ابوعبیدہ بن الجراح -رضی اللہ عنہ- امین، سچے امین ہیں

عَنْ حُذَيْفَةَ - رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ - : أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ - صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ - قَالَ لِأَهْلِ نَجْرَانَ :

سَأَبْعَثُ مَعَكُمْ رَجُلاً أَمِيْنًا حَقَّ أَمِيْنٍ ، قَالَ : فَتَشَرَّفَ لَهُ النَّاسُ ، فَبَعَثَ أَبَاعُبَيْدَةَ بْنَ الْجَرَّاحِ .

صحیح البخاری	رقم الحدیث(۳۷۴۵)	جلد۳	صفحہ۱۱۵۰
صحیح البخاری	رقم الحدیث(۴۳۸۱)	جلد۳	صفحہ۱۳۲۲
صحیح البخاری	رقم الحدیث(۷۲۵۴)	جلد۴	صفحہ۲۲۶۷
صحیح مسلم	رقم الحدیث(۲۴۲۰)	جلد۴	صفحہ۲۲۷
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث(۳۷۹۶)	جلد۳	صفحہ۵۴۷
قال الالبانی	صحیح		
الجامع الکبیر للترمذی	رقم الحدیث(۳۷۹۶)	جلد۶	صفحہ۱۳۰
قال الدکتور بشار عواد معروف	ھذا حدیث حسن صحیح		
الجامع الکبیر للترمذی	رقم الحدیث(۴۱۲۹)	جلد۶	صفحہ۳۴۱
قال شعیب الارنؤوط	ھذا حدیث حسن صحیح		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث(۶۹۹۹)	جلد۱۵	صفحہ۴۶۰
قال شعیب الارنؤوط	اسنادہ صحیح علی شرط الشیخین		

ترجمة الحديث:

سیدنا حذیفہ بن الیمان-رضی اللہ عنہ- سے روایت ہے کہ حضور سیدنا رسول اللہ-صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم- نے اھل نجران سے ارشاد فرمایا:

میں تمہارے ساتھ ایک ایسے امانت دار آدمی کو بھیجوں گا جو کما حقہ امانت دار ہے۔ راوی حدیث نے بیان کیا: لوگ گردنیں اٹھا اٹھا کر دیکھنے لگے- یہ خوش قسمت کون ہے؟-تو حضور-صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم- نے-ان کے ساتھ-سیدنا ابوعبیدہ بن الجراح-رضی اللہ عنہما-کو بھیجا۔

صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۷۰۰۰)		جلد۱۵	صفحہ۴۶۱
قال شعیب الارنؤوط	اسنادہ صحیح علی شرط الشیخین	بالفاظ مختلفۃ		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۶۹۶۰)		جلد۱۰	صفحہ۱۱۵
قال الالبانی	صحیح			
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۶۹۶۱)		جلد۱۰	صفحہ۱۱۵
قال الالبانی	صحیح بالفاظ مختلفۃ			
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۲۳۲۷۲)		جلد۳۸	صفحہ۳۰۶
قال شعیب الارنؤوط	اسنادہ صحیح علی شرط الشیخین			
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۲۳۳۷۷)		جلد۳۸	صفحہ۳۹۴
قال شعیب الارنؤوط	اسنادہ صحیح علی شرط الشیخین			
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۲۳۳۹۷)		جلد۳۸	صفحہ۴۰۵
قال شعیب الارنؤوط	اسنادہ صحیح علی شرط الشیخین			
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۲۳۴۰۷)		جلد۳۸	صفحہ۴۱۱
قال شعیب الارنؤوط	اسنادہ صحیح علی شرط الشیخین			
سلسلۃ الاحادیث الصحیحۃ	رقم الحدیث (۱۹۶۴)		جلد۴	صفحہ۶۰۵
قال الالبانی	صحیح علی شرط مسلم			
سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۱۳۵)		جلد۱	صفحہ۹۵
قال محمود محمد محمود	الحدیث: متفق علیہ			
سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۱۳۵)		جلد۱	صفحہ۹۵
قال شعیب الارنوط	اسنادہ صحیح			
صحیح سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۱۱۲)		جلد۱	صفحہ۶۲
قال الالبانی	صحیح			

ماکان

حضور سیدنا نبی کریم-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم-نے ایک مرتبہ نماز فجر سے
لے کر غروب آفتاب تک خطبہ ارشاد فرمایا،اس خطبہ میں ما کان جو ہو چکا
اور و ما ھو کائن اور جو ہونے والا ہے کی خبر دے دی

حَدَّثَنِي أَبُوْ زَيْدٍ – رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ – قَالَ :

صَلَّى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ – صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ – الْفَجْرَ ، وَصَعِدَ الْمِنبَرِ فَخَطَبَنَا حَتّٰى حَضَرَتِ الظُّهْرُ ، فَنَزَلَ ، فَصَلّٰى ثُمَّ صَعِدَ الْمِنْبَرَ فَخَطَبَنَا حَتّٰى حَضَرَتِ الْعَصْرُ ، ثُمَّ نَزَلَ ، فَصَلّٰى ثُمَّ صَعِدَ الْمِنبَرَ فَخَطَبَنَا حَتّٰى غَرَبَتِ الشَّمْسُ ، فَأَخْبَرَنَا بِمَا كَانَ ، وَبِمَا هُوَ كَائِنٌ ، فَأَعْلَمُنَا اَحْفَظُنَا .

صحیح مسلم	رقم الحدیث (۲۸۹۲)	جلد ۵	صفحہ ۴۱۱
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۲۸۹۲/۲۵)	جلد ۴	صفحہ ۶۴۵
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۶۶۳۸)	جلد ۱۵	صفحہ ۹
قال شعیب الارنووط:	اسنادہ صحیح		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۶۶۰۴)	جلد ۹	صفحہ ۳۳۸
قال الالبانی	صحیح		

ترجمة الحديث:

سیدنا ابوزید-رضی اللہ عنہ-بیان فرماتے ہیں کہ:

حضور سیدنا رسول اللہ-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم-نے ہمیں صلاۃ الفجر پڑھائی اور منبر پر جلوہ افروز ہوئے۔ پھر آپ نے ہمیں خطبہ ارشاد فرمایا یہاں تک کہ صلاۃ الظہر آ گئی۔ پس آپ منبر سے نیچے تشریف لائے اور صلاۃ-نماز-پڑھائی۔ پھر منبر پر جلوہ افروز ہوئے پس آپ نے ہمیں خطبہ ارشاد فرمایا یہاں تک صلوٰۃ العصر آ گئی۔ پھر آپ منبر سے نیچے تشریف لائے اور صلوٰۃ العصر پڑھائی۔ پھر منبر پر جلوہ افروز ہوئے اور آپ نے ہمیں خطبہ ارشاد فرمایا یہاں تک کہ سورج غروب ہو گیا۔

پس آپ نے جو کچھ ہو چکا اور جو کچھ ہونے والا-مَا كَانَ اور مَا هُوَ كَائِنٌ-کی ہمیں خبر دی پس جو ہم میں-اس خطبہ مبارکہ کو-زیادہ یاد رکھنے والا تھا وہ ہم میں زیادہ عالم بن گیا۔

-☆-

مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۲۲۷۸۶)	جلد ۱۶	صفحہ ۴۵۷
قال حمزہ احمد الزین:	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۲۲۸۸۸)	جلد ۳۷	صفحہ ۵۲۵
قال شعیب الارنوؤط:	اسنادہ صحیح علی شرط مسلم، رجالہ ثقات رجال الشیخین غیر علباء ابن احمر، فمن رجال مسلم		
المستدرک الحاکم	رقم الحدیث (۸۵۵۴)	جلد ۵	صفحہ ۶۸۵
قال الحاکم:	ھذا حدیث صحیح الاسناد ولم یخرجاہ		

سب سے پہلے اللہ تعالیٰ نے قلم کو پیدا فرمایا، پھر اللہ تعالیٰ نے قلم کو حکم دیا کہ تقدیر لکھو جو ہو چکا اور جو ابد تک ہونے والا ہے وہ لکھو

عَنْ عُبَادَةَ الصَّامِتِ - رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ - قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ - صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ - :

إِنَّ أَوَّلَ مَاخَلَقَ اللّٰهُ - تَعَالَى - الْقَلَمَ ، فَقَالَ لَهُ :

اُكْتُبْ، فَقَالَ : مَا اُكْتُبُ ؟ قَالَ: اُكْتُبِ الْقَدْرَ مَا كَانَ وَمَا هُوَ كَائِنٌ إِلَى الأَبَدِ.

ترجمة الحديث:

سیدنا عبادہ بن صامت -رضی اللہ عنہ- سے روایت ہے کہ حضور سیدنا رسول اللہ -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے ارشاد فرمایا:

اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے قلم کو پیدا فرمایا پھر فرمایا: لکھو، اس نے عرض کی: کیا لکھوں؟ فرمایا: تقدیر لکھو، جو ہو چکا اور جو ابد تک ہونے والا ہے-لکھو-۔

مشکاۃ المصابیح	رقم الحدیث (۹۱)	جلد۱	صفحہ۹۵
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۲۱۵۵)	جلد۲	صفحہ۴۴۹
قال الالبانی:	صحیح	طویلا	

اللہ تعالیٰ نے آسمانوں اورزمین کی تخلیق سے
پچاس ہزار سال پہلے تمام مخلوق کی تقدیر لکھ دی تھیں

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ - رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا - قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ - صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ - :

كَتَبَ اللّٰهُ مَقَادِيْرَ الْخَلَائِقِ قَبْلَ أَنْ يَّخْلُقَ السَّمَاوَاتِ وَالْاَرْضَ بِخَمْسِيْنَ أَلْفَ سَنَةٍ ، قَالَ : وَكَانَ عَرْشُهُ عَلَى الْمَآءِ .

مشکاۃ المصابیح	رقم الحدیث(٧٦)	جلد١	صفحہ٩٠	
صحیح مسلم	رقم الحدیث(٢٦٥٣)	جلد٤	صفحہ٢٠٤٤	
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث(٢١٥٦)	جلد٢	صفحہ٤٥٠	بالفاظ مختلفہ
قال الالبانی:	صحیح			
صحیح الجامع الصغیر	رقم الحدیث(٤٤٧٤)	جلد٢	صفحہ٨٢٦	
قال الالبانی	صحیح			
مسند الامام احمد	رقم الحدیث(٦٥٧٩)	جلد١١	صفحہ١٤٤	
قال شعیب الارنؤوط	اسنادہ صحیح علی شرط مسلم			
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث(٦١٣٨)	جلد١٤	صفحہ٥	
قال شعیب الارنؤوط	اسنادہ صحیح علی شرط مسلم			

ترجمة الحديث:

سیدنا عبداللہ بن عمر بن العاص-رضی اللہ عنہما- سے روایت ہے کہ حضور سیدنا رسول اللہ-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم-نے ارشادفرمایا:

اللہ تعالیٰ نے مخلوق کی تقدیریں آسمان وزمین کی پیدائش سے پچاس ہزار سال پہلے لکھ دی تھیں۔ارشادفرمایا:

اس کاعرش پانی پرتھا۔

-☆-

صحیح ابن حبان رقم الحدیث (٦١٠٥) جلد٩ صفحہ٥

قال الالبانی صحیح

اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے قلم کو پیدا فرمایا اور حکم دیا
قیامت کے قائم ہونے تک ہر چیز کی تقدیر لکھو
جس کا یہ عقیدہ نہیں وہ امتِ مسلمہ سے نہیں ہے

عَنْ اَبِی حَفْصَةَ قَالَ : قَالَ عُبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ – رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ – لِاِبْنِہٖ : یَابُنَیَّ ! اِنَّکَ لَنْ تَجِدَ طَعْمَ حَقِیْقَةِ الْاِیْمَانِ ، حَتّٰی تَعْلَمَ اَنَّ مَا اَصَابَکَ لَمْ یَکُنْ لِیُخْطِئَکَ ، وَمَا اَخْطَاکَ لَمْ یَکُنْ لِیُصِیْبَکَ ، سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ – صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ – یَقُوْلُ :

اِنَّ اَوَّلَ مَا خَلَقَ اللّٰہُ الْقَلَمَ فَقَالَ لَہٗ : اُکْتُبْ ! قَالَ : رَبِّ ! وَمَاذَا اَکْتُبُ ؟ قَالَ: اُکْتُبْ مَقَادِیْرَ کُلِّ شَیْءٍ حَتّٰی تَقُوْمَ السَّاعَةُ . یَا بُنَیَّ ! اِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ – صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ – یَقُوْلُ :

مَنْ مَاتَ عَلٰی غَیْرِ ھٰذَا فَلَیْسَ مِنِّیْ .

صحیح سنن ابوداؤد رقم الحدیث (۴۷۰۰) جلد۳ صفحہ۱۴۸
قال الالبانی صحیح

ترجمة الحديث:

جناب ابو حفصہ سے روایت ہے کہ سیدنا عبادہ بن صامت -رضی اللہ عنہ- نے اپنے بیٹے سے فرمایا:

اے میرے بیٹے! تم اس وقت تک ایمان کی حقیقت کا ذائقہ نہیں پا سکتے حتی کہ تم جان لو جو کچھ تمہیں پہنچا ہے وہ تم سے خطا ہونے والا نہ تھا اور جو تم سے خطا ہو گیا وہ تمہیں پہنچنے والا نہ تھا۔ میں نے سنا حضور رسول اللہ -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- ارشاد فرما رہے تھے:

بے شک سب سے پہلے اللہ تعالیٰ نے قلم کو پیدا فرمایا تو ارشاد فرمایا:

اے قلم! لکھو۔ اس نے عرض کی: اے میرے رب! میں کیا لکھوں؟ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: قیامت کے قائم ہونے تک ہر چیز کی تقدیر لکھو۔ اے میرے بیٹے! میں نے سنا حضور سیدنا رسول اللہ -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- ارشاد فرما رہے تھے:

جو آدمی اس کے غیر پر مر گیا -اس کے علاوہ کسی اور عقیدے پر مر گیا- تو وہ مجھ سے نہیں ہے۔

-☆-

مسند الامام احمد رقم الحدیث (۲۲۷۰۵) جلد ۳۷ صفحہ ۳۷۸
قال شعیب الارنؤوط اسنادہ صحیح مختصرا
مسند الامام احمد رقم الحدیث (۲۲۷۰۷) جلد ۳۷ صفحہ ۳۸۱
قال شعیب الارنؤوط اسنادہ صحیح مختصرا

حضور سیدنا نبی کریم-صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم-کا جلال سے چہرہ انور سرخ ہو گیا جب آپ نے چند آدمیوں کو مسئلہ تقدیر پر بحث کرتے دیکھا اور فرمایا: میں تمہیں قسم دے کر کہتا ہوں کہ مسئلہ تقدیر پر بحث ومباحثہ نہ کرنا کیونکہ تم سے پہلے وہ لوگ جو مسئلہ تقدیر پر جھگڑا کرتے تھے ہلاک ہو گئے

عَنْ أَبِیْ هُرَیْرَةَ – رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ – قَالَ :

خَرَجَ عَلَیْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ – صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ – وَنَحْنُ نَتَنَازَعُ فِی الْقَدْرِ، فَغَضِبَ حَتّٰی احْمَرَّ وَجْهُهُ ، حَتّٰی كَاَنَّمَا فُقِیءَ فِیْ وَجْنَتَیْهِ الرُّمَّانُ ، فَقَالَ :

أَبِهٰذَا أُمِرْتُمْ ؟ أَمْ بِهٰذَا أُرْسِلْتُ اِلَیْكُمْ ؟ إِنَّمَا هَلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ حِیْنَ تَنَازَعُوْا فِیْ هٰذَا الْاَمْرِ ! عَزَمْتُ عَلَیْكُمْ اَلَّا تَنَازَعُوْا فِیْهِ .

صحیح سنن الترمذی رقم الحدیث (۲۱۳۳) جلد۲ صفحہ۲۳۹
قال الالبانی حسن

ترجمة الحديث:

سیدنا ابو ھریرہ-رضی اللہ عنہ-نے فرمایا:

حضور سیدنا رسول اللہ-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم-ہمارے پاس تشریف لائے جبکہ ہم مسئلہ تقدیر میں جھگڑ رہے تھے تو حضور-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم-غصہ میں آگئے حتی کہ آپ کا چہرہ انور سرخ ہو گیا گویا کہ آپ کے دونوں رخساروں میں انار نچوڑ دیئے گئے ہوں۔آپ نے ارشاد فرمایا:

کیا تمہیں اس چیز کا حکم دیا گیا ہے؟ کیا مجھے اس چیز کے ساتھ تمہاری طرف رسول بنا کر بھیجا گیا ہے؟ تم سے پہلے ہلاک ہوئے جب وہ اس امر میں باھم جھگڑتے تھے، میں تمہیں قسم دے کر کہتا ہوں کہ اس مسئلہ میں نہ جھگڑنا۔

-☆-

اللہ تعالیٰ نے آدم-علیہ السلام-کو تمام روئے زمین سے لی گئی ایک خاک کی مٹھی سے پیدا فرمایا اس لئے سرخ، سفید، کالے اور ملے جلے رنگ کے ہوئے کچھ نرم، کچھ سخت، کچھ پلید اور کچھ پاک ہوئے

عَنْ أَبِیْ مُوْسَی الْاَشْعَرِیِّ - رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ - قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ - صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ - :

إِنَّ اللّٰـهَ خَلَقَ آدَمَ مِنْ قَبْضَةٍ قَبَضَهَا مِنْ جَمِیْعِ الْأَرْضِ ، فَجَاءَ بَنُوْ آدَمَ عَلٰی قَدْرِ الْأَرْضِ، جَاءَ مِنْهُمُ الْأَحْمَرُ ، وَالْأَبْیَضُ ، وَالْأَسْوَدُ ، وَبَیْنَ ذَالِکَ ، وَالسَّهْلُ ، وَالْحَزْنُ ، وَالْخَبِیْثُ، وَالطَّیِّبُ .

ترجمة الحديث:

سیّدنا ابو موسی اشعری-رضی اللہ عنہ-نے فرمایا:

صحیح سنن ابوداؤد رقم الحدیث (۴۶۹۳) جلد۳ صفحہ۱۴۳
قال الالبانی صحیح

حضور سیدنا رسول اللہ-صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم-نے ارشاد فرمایا:

اللہ تعالیٰ نے آدم-علیہ السلام-کو ایک مٹھی سے پیدا کیا جو تمام روئے زمین سے لی گئی تو اولادِ آدم زمین کے اندازے پر آئی-ان میں سرخ، سفید، کالے اور درمیانے اور نرم وسخت، پلید و پاک ہیں۔

-☆-

اللہ تعالیٰ نے سیدنا آدم علیہ السلام کی پشت سے آپ کی تمام اولاد کو نکالا
ارشاد فرمایا کیا میں تمہارا رب نہیں؟ سب نے جواب دیا کیوں نہیں
یہ اقرار اس لئے لیا گیا کہ قیامت کو یہ نہ کہیں کہ ھم اس سے غافل تھے

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ – رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا – عَنِ النَّبِيِّ – صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ– قَالَ :

أَخَذَ اللّٰهُ الْمِيْثَاقَ مِنْ ظَهْرِ آدَمَ بِنُعْمَانَ يَعْنِيْ : عَرَفَةَ فَأَخْرَجَ مِنْ صُلْبِهٖ كُلَّ ذُرِّيَّةٍ ذَرَأَهَا فَنَثَرَهُمْ بَيْنَ يَدَيْهِ كَالذَّرِّ ثُمَّ كَلَّمَهُمْ قُبُلاً قَالَ :

أَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ ؟ قَالُوْا : بَلٰى شَهِدْنَا أَنْ تَقُوْلُوْا يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِنَّا كُنَّا عَنْ هٰذَا غَافِلِيْنَ ،أَوْ تَقُوْلُوْا إِنَّمَا أَشْرَكَ آبَاؤُنَا مِنْ قَبْلُ وَكُنَّا ذُرِّيَّةً مِّنْ بَعْدِهِمْ أَفَتُهْلِكُنَا بِمَا فَعَلَ الْمُبْطِلُوْنَ.

مشکاۃ المصابیح رقم الحدیث (۱۱۷) جلد۱ صفحہ۱۱۱
قال الالبانی: اسنادہ صحیح

ترجمة الحديث:

سیدنا عبداللہ ابن عباس-رضی اللہ عنہما- سے روایت ہے کہ حضور سیدنا نبی کریم-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے ارشادفرمایا:

اللہ تعالیٰ نے پشتِ آدم سے نعمان یعنی عرفات میں عہد لیا اس طرح کہ ان کی پشت سے ساری اولاد نکالی۔انہیں حضرت آدم کے سامنے چیونٹیوں کی طرح بکھیر دیا پھر آدم-علیہ السلام- کے سامنے گفتگوفرمائی۔فرمایا:

کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں؟ سب بولے ہاں-اللہ نے فرمایا:-یہ شھادت ہم نے اس لئے لی کہ ہمیں قیامت کے دن یہ نہ کہہ دینا کہ ہم اس سے غافل تھے،یا یہ نہ کہہ دینا کہ شرک تو صرف ہمارے باپ داداؤں نے کیا ہم تو ان کے بعد کی پیداوار ہیں-یا یہ نہ کہہ دینا-کہ تو ہم کو باطل پرستوں کے جرموں سے ہلاک فرماتا ہے۔

-☆-

مسندالامام احمد	رقم الحدیث(۲۴۵۵)	جلد۴	صفحہ۲۶۷
قال شعیب الارؤوط	رجالہ ثقات رجال الشیخین		
المستدرک للحاکم	رقم الحدیث(۴۰۰۰)	جلد۴	صفحہ۱۴۹۶
قال الحاکم	ھذا حدیث صحیح الاسناد ولم یخرجاہ		
المستدرک للحاکم	رقم الحدیث(۷۵)	جلد۱	صفحہ۳۶
قال الحاکم	ھذا حدیث صحیح الاسناد ولم یخرجاہ		
السنن الکبریٰ	رقم الحدیث(۱۱۱۲۷)	جلد۱۰	صفحہ۱۰۲

اللہ تعالیٰ جس بندے کو جنت کیلئے پیدفرماتا ہے اسے جنتی اعمال کی توفیق بھی دیتا ہے اور اللہ تعالیٰ جس بندے کو جہنم کیلئے پیدا فرماتا ہے پھراس سے جہنم والے اعمال سرزد ہوتے ہیں

عَنْ مُسْلِمِ بْنِ يَسَارٍ الْجُهَنِيِّ ، اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ - رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ - سُئِلَ عَنْ هٰذِهِ الْاٰيَةِ :

وَاِذْ اَخَذَ رَبُّكَ مِنْ بَنِيْ آدَمَ مِنْ ظُهُوْرِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ وَاَشْهَدَهُمْ عَلٰى اَنْفُسِهِمْ اَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ قَالُوْا بَلٰى شَهِدْنَآ اَنْ تَقُوْلُوْا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اِنَّا كُنَّا عَنْ هٰذَا غٰفِلِيْنَ ٥ - فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ - رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ - : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ - صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ - سُئِلَ عَنْهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ - صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ - :

اِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ خَلَقَ آدَمَ ، ثُمَّ مَسَحَ ظَهْرَهُ بِيَمِيْنِهٖ ، فَاسْتَخْرَجَ مِنْهُ ذُرِّيَّةً ، فَقَالَ : خَلَقْتُ هٰؤُلَاءِ لِلْجَنَّةِ وَبِعَمَلِ اَهْلِ الْجَنَّةِ يَعْمَلُوْنَ ، ثُمَّ مَسَحَ ظَهْرَهُ فَاسْتَخْرَجَ مِنْهُ ذُرِّيَّةً ، فَقَالَ : خَلَقْتُ هٰؤُلَاءِ لِلنَّارِ وَبِعَمَلِ اَهْلِ النَّارِ يَعْمَلُوْنَ فَقَالَ رَجُلٌ : يَارَسُوْلَ

اللّٰهِ ! فَفِيمَ الْعَمَلُ ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ – صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ – :

اِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ اِذَا خَلَقَ الْعَبْدَ لِلْجَنَّةِ اسْتَعْمَلَهُ بِعَمَلِ اَهْلِ الْجَنَّةِ حَتّٰى يَمُوْتَ عَلٰى عَمَلٍ مِنْ اَعْمَالِ اَهْلِ الْجَنَّةِ ، فَيُدْخِلَهُ بِهِ الْجَنَّةَ ، وَاِذَا خَلَقَ الْعَبْدَ لِلنَّارِ ، اسْتَعْمَلَهُ بِعَمَلِ اَهْلِ النَّارِ ، حَتّٰى يَمُوْتَ عَلٰى عَمَلٍ مِنْ اَعْمَالِ اَهْلِ النَّارِ ، فَيُدْخِلَهُ بِهِ النَّارَ .

ترجمة الحديث:

سیدنا مسلم بن یسار جہنی نے بیان کیا کہ سیدنا عمر بن الخطاب-رضی اللہ عنہ- سے

وَاِذْ اَخَذَ رَبُّكَ مِنْ بَنِيْٓ آدَمَ مِنْ ظُهُوْرِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ وَاَشْهَدَهُمْ عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ اَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ قَالُوْا بَلٰى شَهِدْنَآ اَنْ تَقُوْلُوْا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اِنَّا كُنَّا عَنْ هٰذَا غٰفِلِيْنَ ٥

اور-اے محبوب-! یاد کرو جب نکالا آپ کے رب نے بنی آدم کی پشتوں سے ان کی اولاد کو

صحیح سنن ابوداؤد	رقم الحدیث (۴۷۰۳)	جلد۳	صفحہ۱۴۹
قال الالبانی	صحیح		
صحیح سنن ابوداؤد	رقم الحدیث (۴۷۰۴)	جلد۳	صفحہ۱۴۹
قال الالبانی	صحیح		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۶۱۶۶)	جلد۱۴	صفحہ۳۷
قال شعیب الارنؤوط	اخطا الشیخ ناصر الالبانی فی تخریج المشکاۃ فظن انہ مھمۃ من رجال الشیخین ، وباقی رجال الاسناد ثقات رجال الشیخین		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۶۱۳۳)	جلد۹	صفحہ۲۲
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۳۱۱)	جلد۱	صفحہ۳۹۹
قال شعیب الارنؤوط	صحیح لغیرہ		
المستدرک للحاکم	رقم الحدیث (۳۲۵۶)	جلد۴	صفحہ۱۲۲۰
قال الحاکم	حدیث صحیح علی شرط مسلم		
مشکاۃ المصابیح	رقم الحدیث (۹۲)	جلد۱	صفحہ۹۶
السنن الکبری	رقم الحدیث (۱۱۱۲۶)	جلد۱۰	صفحہ۱۰۱
المستدرک للحاکم	رقم الحدیث (۷۴)	جلد۱	صفحہ۳۶
قال الحاکم	ھذا حدیث صحیح علی شرطھما		
المستدرک للحاکم	رقم الحدیث (۴۰۰۱)	جلد۴	صفحہ۱۴۹۷
قال الحاکم	ھذا حدیث صحیح علی شرط الشیخین		

اور گواہ بنا دیا خود ان کو ان کے نفسوں پر-اور پوچھا-کیا میں نہیں ہوں تمہارا رب؟ سب نے کہا: بیشک تو ہی ہمارا رب ہے ہم نے گواہی دی-یہ اس لئے ہوا-کہ کہیں تم یہ نہ کہو روز حشر کہ ہم تو اس سے بے خبر تھے۔ (سورہ اعراف:۱۷۲)

کی تفسیر پوچھی گئی تو سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے سنا حضور سیدنا رسول اللہ-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم-سے جب اس کے بارے میں پوچھا گیا تو حضور سیدنا رسول اللہ-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم-نے ارشاد فرمایا:

اللہ عزوجل نے سیدنا آدم-علیہ السلام-کو پیدا کیا پھر اپنا داہنا ہاتھ ان کی پشت پر پھیرا اور اس سے ان کی اولاد نکالی اور ارشاد فرمایا:

ان کو میں نے جنت کیلئے پیدا کیا ہے اور یہ جنتیوں والے عمل کریں گے۔پھر ان کی پشت پر ہاتھ پھیرا اور اس سے ان کی اولاد نکالی اور ارشاد فرمایا: ان کو میں نے جہنم کیلئے پیدا کیا ہے اور یہ جہنمیوں والے عمل کریں گے۔ایک آدمی نے عرض کی:

یارسول اللہ-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم-!تو پھر عمل کس غرض سے؟ تو حضور سیدنا رسول اللہ-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم-نے ارشاد فرمایا:

بے شک اللہ عزوجل جب بندے کو جنت کیلئے پیدا فرماتا ہے تو اس سے اہل جنت والے عمل کرواتا ہے حتی کہ وہ اہل جنت کے اعمال میں سے کوئی عمل کرتے ہوئے مر جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے اس عمل کی وجہ سے جنت داخل فرماتا ہے اور جب کسی بندے کو جہنم کیلئے پیدا فرماتا ہے تو اس سے جہنمیوں والے اعمال کرواتا ہے حتی کہ وہ جہنمیوں کے اعمال میں سے کوئی عمل کرتے ہوئے مر جاتا ہے تو اسے اس عمل کی وجہ سے جہنم میں داخل فرما دیتا ہے۔

-☆-

حضور سیدنا نبی کریم-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم-کے ہاتھوں میں دو کتابیں
دائیں ہاتھ والی کتاب میں اہل جنت کے نام اور
بائیں ہاتھ والی کتاب میں اہل جہنم کے نام

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ – رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا – قَالَ :
خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ وَفِىْ يَدِهٖ كِتَابَانِ ، فَقَالَ :
اَتَدْرُوْنَ مَا هٰذَانِ الْكِتَابَانِ ؟ قُلْنَا : لَا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ! اِلَّا اَنْ تُخْبِرَنَا ،فَقَالَ لِلَّذِىْ فِىْ يَدِهِ الْيُمْنٰى : هٰذَا كِتَابٌ مِنْ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ فِيْهِ اَسْمَاءُ اَهْلِ الْجَنَّةِ ، وَاَسْمَاءُ اٰبَائِهِمْ وَقَبَائِلِهِمْ ، ثُمَّ اُجْمِلَ عَلٰى اٰخِرِهِمْ ، فَلَا يُزَادُ فِيْهِمْ وَلَا يُنْقَصُ مِنْهُمْ اَبَدًا ، ثُمَّ قَالَ لِلَّذِىْ فِي شِمَالِهِ:هٰذَا كِتَابٌ مِنْ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ، فِيْهِ اَسْمَاءُ اَهْلِ النَّارِ، وَاَسْمَاءُ اٰبَائِهِمْ وَقَبَائِلِهِمْ ثُمَّ اُجْمِلَ عَلٰى اٰخِرِهِمْ فَلَا يُزَادُ فِيْهِمْ ، وَلَا يُنْقَصُ مِنْهُمْ اَبَدًا ، فَقَالَ اَصْحَابُهٗ : فَفِيْمَ الْعَمَلُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ! اِنْ كَانَ اَمْرٌ قَدْ فُرِغَ مِنْهُ ؟ فَقَالَ :
سَدِّدُوْا وَقَارِبُوْا فَاِنَّ صَاحِبَ الْجَنَّةِ يُخْتَمُ لَهٗ بِعَمَلِ اَهْلِ الْجَنَّةِ ، وَاِنْ عَمِلَ اَىَّ

ان کے قبائل کے نام ہیں۔ پھران کے آخر میں ٹوٹل لگادیا گیا ہے پس ان ناموں میں نہ زیادتی ہوگی اور نہ کبھی کمی ہوگی۔ پھر آپ نے اس کتاب کے بارے میں فرمایا جو آپ کے بائیں ہاتھ میں تھی:

یہ اللہ رب العالمین کی جانب سے کتاب ہے اس میں تمام اہل نار کے نام، ان کے آباء کے نام اور ان کے قبیلوں کے نام درج ہیں۔ پھر ان کے آخر میں کل تعداد لکھ دی گئی ہے پس ان میں نہ زیادتی ہوگی اور نہ کبھی کمی۔ تو آپ کے صحابہ کرام- رضی اللہ عنہم- نے عرض کی:

یارسول اللہ- صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- اگر اس معاملہ سے فراغت ہو چکی ہے تو پھر عمل کس وجہ سے؟ تو آپ نے ارشاد فرمایا:

تم مضبوطی سے شریعت پر چلتے رہو- اگر چہ تم اس کا حق ادا نہیں کر سکتے پھر بھی- اس کے قریب قریب رہو کیونکہ جنتی آدمی کا خاتمہ اہل جنت کے سے عمل پر ہوتا ہے اگر چہ کچھ بھی کرتا رہے اور جہنمی آدمی کا خاتمہ اہل جہنم کے سے عمل پر ہوتا ہے اگر چہ کچھ بھی کرتا رہے۔ پھر حضور سیدنا رسول اللہ- صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے اپنے دونوں ہاتھوں سے اشارہ فرما کر انہیں- ان کتابوں کو- اچھال دیا- اور وہ غائب ہو گئیں- پھر ارشاد فرمایا:

تمہارا رب تعالیٰ بندوں کے معاملہ سے فارغ ہو چکا ایک جماعت جنت میں جائے گی اور ایک گروہ جہنم میں۔

-☆-

عَـمَـلٍ ، وَإِنَّ صَاحِبَ النَّـارِ يُخْتَمُ لَهُ بِعَمَلِ اَهْلِ النَّارِ ، وَإِنْ عَمِلَ اَىَّ عَمَلٍ ، ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ – صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ – بِيَدَيْهِ فَنَبَذَهُمَا ، ثُمَّ قَالَ :

فَرَغَ رَبُّكُمْ مِنَ الْعِبَادِ : فَرِيْقٌ فِى الْجَنَّةِ وَفَرِيْقٌ فِى السَّعِيْرِ .

ترجمة الحديث:

سیدنا عبداللہ بن عمرو بن عاص-رضی اللہ عنہما-نے فرمایا:

حضور سیدنا رسول اللہ-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم-ہمارے پاس تشریف لائے اور آپ کے ہاتھ مبارک میں دو کتابیں تھیں آپ نے ارشاد فرمایا:

کیا تم جانتے ہو یہ دو کتابیں کیسی ہیں؟ ہم نے عرض کی: نہیں یارسول اللہ! ہم نہیں جانتے مگر یہ کہ آپ ہمیں بتادیں تو ہمیں معلوم ہوجائے گا۔تو آپ نے اس کتاب کے بارے میں فرمایا جو آپ کے دائیں ہاتھ میں تھی:

یہ اللہ رب العالمین کی جانب سے کتاب ہے اس میں تمام جنتیوں کے نام، ان کے آباء اور

صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۲۱۴۱)	جلد۲	صفحہ۴۴۴	
قال الالبانی	حسن			
السنن الکبری	رقم الحدیث (۱۱۴۰۹)	جلد۱۰	صفحہ۲۴۸	بالفاظ مختلفۃ
سلسلۃ الاحادیث الصحیحۃ	رقم الحدیث (۸۴۸)	جلد۲	صفحہ۵۰۳۴	
قال الالبانی	حدیث حسن صحیح			
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۶۵۶۳)	جلد۱۱	صفحہ۱۲۱	
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۶۵۶۳)	جلد۶	صفحہ۱۳۲	
قال احمد محمد شاکر:	اسنادہ صحیح			
حلیۃ الاولیاء		جلد۵	صفحہ۱۶۸	
جامع الاصول	رقم الحدیث (۷۵۷۷)	جلد۸	صفحہ۸۳	
سنن الترمذی	رقم الحدیث (۲۱۴۱)	جلد۴	صفحہ۴۴۹	
قال الترمذی:	ھذا حدیث حسن صحیح غریب			
تحفۃ الاشراف	رقم الحدیث (۸۸۲۵)	جلد۶	صفحہ۳۴۳	

اللہ تعالیٰ نے جب حضرت آدم-علیہ السلام-کو پیدا فرمایا تو ان کے دائیں کندھے سے سفید اولاد نکالی اور بائیں کندھے سے سیاہ اولاد نکالی اور دائیں طرف والوں سے فرمایا یہ جنت کیلئے مجھے کسی کی کوئی پرواہ نہیں اور بائیں طرف والوں سے فرمایا یہ جہنم کیلئے مجھے کسی کی کوئی پرواہ نہیں

عَنْ أَبِی الدَّرْدَآءِ - رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ - عَنِ النَّبِیِّ - صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ- قَالَ :

خَلَقَ اللّٰهُ آدَمَ حِیْنَ خَلَقَهُ ، فَضَرَبَ کَتِفَهُ الْیُمْنٰی ، فَأَخْرَجَ ذُرِّیَّةً بَیْضَآءَ ، کَأَنَّهُمُ الذَّرُّ ، وَضَرَبَ کَتِفَهُ الْیُسْرٰی ، فَأَخْرَجَ ذُرِّیَّةً سَوْدَآءَ کَأَنَّهُمُ الْحُمَمُ ، فَقَالَ لِلَّذِی فِیْ یَمِیْنِهٖ : إِلَی الْجَنَّةِ وَلَا أُبَالِیْ وَقَالَ لِلَّذِیْ فِیْ کَفِّهِ الْیُسْرٰی : إِلَی النَّارِ وَلَا أُبَالِیْ .

مشکاۃ المصابیح	رقم الحدیث (۱۱۵)	جلد ا	صفحہ ۱۱۰
قال الالبانی:	اسنادہ صحیح		
سلسلۃ الاحادیث الصحیحۃ	رقم الحدیث (۴۹)	جلد ا	صفحہ ۱۱۴

ترجمۃ الحدیث:

سیدنا ابودرداء- رضی اللہ عنہ- سے روایت ہے کہ حضور سیدنا نبی کریم-صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم- نے ارشاد فرمایا:

جب اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم-علیہ السلام-کو پیدا کیا تو ان کے داہنے کندھے پر مارا تو اس سے سفید اولاد نکالی گویا کہ وہ چیونٹیاں ہیں اور آپ کے بائیں کندھے پر مارا تو اس سے سیاہ اولاد نکالی گویا کہ وہ کوئلہ ہیں۔ پھر اللہ تعالیٰ نے ان کی دائیں طرف والوں سے فرمایا: یہ جنت کی طرف ہیں مجھے کوئی پرواہ نہیں اور جو حضرت آدم کی بائیں ہتھیلی کی طرف تھے ان سے فرمایا: یہ جہنم کی طرف ہیں اور مجھے کوئی پرواہ نہیں۔

-☆-

صحیح الجامع الصغیر رقم الحدیث (۳۲۳۴) جلد ۱ صفحہ ۶۱۵

قال الالبانی: صحیح

مسند الامام احمد رقم الحدیث (۲۷۴۸۸) جلد ۴۵ صفحہ ۴۸۱

قال شعیب الارنووط اسنادہ ضعیف بھذہ السیاقۃ

اللہ تعالیٰ نے جب حضرت آدم-علیہ السلام-کو پیدا فرمایا تو آپ کی پشت
سے قیامت تک پیدا ہونے والی آپ کی اولاد کی روحیں نکال دیں حضرت آدم
علیہ والسلام نے حضرت داؤد علیہ السلام کو اپنی عمر سے چالیس سال دے دیئے
جب حضرت آدم-علیہ الصلاۃ والسلام-کے پاس ملک الموت جان نکالنے
کیلئے آئے تو انہوں نے فرمایا: میری ابھی چالیس سال عمر باقی ہے وہ
حضرت داؤد-علیہ السلام-کو عمر دینا بھول گئے

عَنْ أَبِی هُرَیْرَةَ – رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ – قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ – صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ – :

لَـمَّـا خَلَقَ اللّٰهُ آدَمَ مَسَحَ ظَهْرَهُ ، فَسَقَطَ مِنْ ظَهْرِهٖ كُلُّ نَسَمَةٍ هُوَ خَالِقُهَا مِنْ ذُرِّيَّتِهٖ إِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ ، وَجَعَلَ بَيْنَ عَيْنَىْ كُلِّ إِنْسَانٍ مِّنْهُمْ وَبِيْصًا مِّنْ نُّوْرٍ ، ثُمَّ عَرَضَهُمْ عَلٰى آدَمَ فَقَالَ : أَیْ رَبِّ ! مَنْ هٰؤُلَاءِ قَالَ : هٰؤُلَاءِ ذُرِّيَّتُکَ ، فَرَأٰی رَجُلًا مِّنْهُمْ فَأَعْجَبَهُ

وَبِيصُ مَا بَيْنَ عَيْنَيْهِ ، فَقَالَ : اَیْ رَبِّ ! مَنْ هٰذَا ؟ فَقَالَ : هٰذَا رَجُلٌ مِنْ آخِرِ الْاُمَمِ مِنْ ذُرِّيَّتِکَ – يُقَالُ لَهُ : دَاوٗدُ – فَقَالَ : رَبِّ كَمْ جَعَلْتَ عُمْرَهُ ؟ قَالَ :

سِتِّيْنَ سَنَةً ، قَالَ : اَیْ رَبِّ ! زِدْهُ مِنْ عُمْرِی اَرْبَعِيْنَ سَنَةً . فَلَمَّا قُضِیَ عُمْرُ آدَمَ جَاءَهُ مَلَکُ الْمَوْتِ ، فَقَالَ : أَوَلَمْ يَبْقَ مِنْ عُمْرِی اَرْبَعُوْنَ سَنَةً ؟ قَالَ : أَوَلَمْ تُعْطِهَا ابْنَکَ دَاوٗدَ ؟ قَالَ : فَجَحَدَ آدَمُ ، فَجَحَدَتْ ذُرِّيَّتُهُ ، وَنَسِیَ آدَمُ ، فَنَسِيَتْ ذُرِّيَّتُهُ ، وَخَطِیءَ آدَمُ ، فَخَطِئَتْ ذُرِّيَّتُهُ .

ترجمة الحديث:

سیدنا ابو ہریرہ-رضی اللہ عنہ-نے فرمایا:

حضور سیدنا رسول اللہ-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم-نے ارشاد فرمایا:

جب اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم-علیہ السلام-کو پیدا کیا تو ان کی پیٹھ پر ہاتھ پھیرا تو ان کی پشت سے ان کی اولاد کی تمام روحیں نکلیں جنہیں اللہ قیامت تک پیدا فرمانے والا ہے اور ان میں ہر انسان کی دو آنکھوں کے درمیان نور کی چمک دی پھر انہیں آدم پر پیش فرمایا۔انہوں نے عرض کی: اے میرے رب! یہ کون ہیں؟ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

یہ تمہاری اولاد ہے تو حضرت آدم-علیہ السلام-نے ان میں سے ایک آدمی کو دیکھا جس کی دونوں آنکھوں کے درمیان نور کی چمک انہیں پسند آئی تو عرض کی: اے میرے رب! یہ کون ہے؟ تو

مشکاۃ المصابیح	رقم الحدیث (۱۱۴)	جلد ۱	صفحہ ۱۰۹
قال الالبانی:	سندہ حسن		
صحیح الجامع الصغیر	رقم الحدیث (۵۲۰۸)	جلد ۲	صفحہ ۹۲۴
قال الالبانی:	صحیح		
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۳۰۷۶)	جلد ۳	صفحہ ۲۳۹
قال الالبانی:	صحیح		
المستدرک للحاکم	رقم الحدیث (۴۱۳۲)	جلد ۴	صفحہ ۵۴۸
قال الحاکم	ھذا حدیث صحیح الاسناد ولم یخرجاہ		

اللہ تعالیٰ نے ارشادفرمایا:

تیری اولاد میں سے جو آخرالامم ہیں یہ ان میں سے ایک آدمی جسے داود-علیہ السلام-کہا جاتا ہےتو آپ نے عرض کی: اے میرے رب! تونے اس کی کتنی عمر مقرر فرمائی ہے؟ تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

ساٹھ سال۔انہوں نے عرض کی: اے میرے رب! میری عمر میں سے اس کی عمر میں چالیس سال کا اضافہ فرمادے۔پس جب سیدنا آدم-علیہ السلام-کی عمر پوری ہوئی تو سیدنا ملک الموت-علیہ السلام-ان کی خدمت میں-جان نکالنے کیلیے-حاضر ہوئے تو سیدنا آدم علیہ السلام نے فرمایا:

کیا میری عمر میں-ابھی-چالیس سال باقی نہیں ہیں؟ انہوں نے عرض کی: کیا آپ نے -یہ چالیس سال-اپنے بیٹے حضرت داوٗد-علیہ السلام-کو عطا نہیں کر دیئے؟ حضور-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم-نے ارشادفرمایا:

حضرت آدم-علیہ السلام-نے انکار کر دیا تو آپ کی اولاد بھی انکار کر دیتی ہے۔آدم علیہ السلام کو بھلا دیا گیا تو آپ کی اولاد کو بھی بھلا دیا جاتا ہے۔آدم-علیہ السلام-نے خطا کی تو آپ کی اولاد بھی خطا کر جاتی ہے۔

-☆-

انسان کا بھول جانا:-

انسان کو بھول کا عارضہ لاحق ہوتا رہتا ہے، بھول کر کوئی کام کر لیا جائے تو اس پر مواخذہ نہیں ہوتا، بھولنے کی صورت میں انسان معذور ہوا کرتا ہے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا بھی مانگی جاتی ہے:

رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَآ اِنْ نَّسِيْنَآ اَوْ اَخْطَاْنَا .

اے ہمارے رب! ہم سے مواخذہ نہ فرمانا اگر ہم بھول جائیں یا غلطی کر بیٹھیں۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے لطف وکرم سے اس امت پر احسانِ عظیم فرمایا۔حضور سیدنا نبی کریم-صلی

اللہ علیہ وآلہ وسلم۔نے ارشاد فرمایا:

رُفِعَ عَنْ اُمَّتِی الخَطَأُ وَالنِّسْیَانُ.

میری امت سے خطاء اور نسیان اٹھالیا گیا۔یعنی اگر یہ امت نادانی میں کوئی خطا کر لے یا بھول کر کوئی کام کرلے اس سے کوئی گرفت نہیں۔

-☆-

اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم-علیہ الصلاۃ والسلام-کو ان ہی کی صورت پر پیدا فرمایا تو فرمایا فرشتوں کو جا کر سلام کہو وہ تمہارا اور تمہاری اولاد کا سلام ہوگا حضرت آدم-علیہ الصلاۃ والسلام-نے فرشتوں سے کہا: اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ فرشتوں نے جواب دیا اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ

عَنْ أَبِی هُرَیْرَةَ – رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ – قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ – صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ – :

خَلَقَ اللّٰهُ آدَمَ عَلٰی صُوْرَتِهٖ ، طُوْلُهٗ سِتُّوْنَ ذِرَاعًا ، فَلَمَّا خَلَقَهٗ قَالَ : اِذْهَبْ فَسَلِّمْ عَلٰی اُوْلٰٓئِکَ نَفَرٍ مِنَ الْمَلَائِکَةِ جُلُوْسٌ ، فَاسْتَمِعْ مَا یُحَیُّوْنَکَ ، فَاِنَّهَا تَحِیَّتُکَ وَتَحِیَّةُ ذُرِّیَّتِکَ ، قَالَ : فَذَهَبَ ، فَقَالَ :

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ ، فَقَالُوْا : اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ ، فَزَادُوْهُ : وَرَحْمَةُ اللّٰهِ قَالَ : فَکُلُّ مَنْ یَّدْخُلُ الْجَنَّةَ عَلٰی صُوْرَةِ اٰدَمَ ، طُوْلُهٗ سِتُّوْنَ ذِرَاعًا ، فَلَمْ یَزَلِ الْخَلْقُ یَنْقُصُ بَعْدُ حَتَّی الْاٰنَ .

ترجمة الحديث:

سیدنا ابو ہریرہ-رضی اللہ عنہ- سے روایت ہے کہ حضور سیدنا رسول اللہ-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے ارشاد فرمایا:

اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو ان کی صورت پر تخلیق فرمایا، ان کے قد کی لمبائی ساٹھ -۶۰- ہاتھ تھی۔ جب اللہ تعالیٰ نے انہیں پیدا فرمایا حکم دیا جایئے فرشتوں کے اس مجمع کو جو بیٹھے ہیں سلام کیجئے پھر غور سے سنئے وہ آپ کو سلام کا جواب کیا دیتے ہیں؟ پس یہ آپ کا اور آپ کی اولاد کا سلام ہوگا۔ حضور-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے ارشاد فرمایا:

آدم علیہ السلام گئے اور انہیں کہا السلام علیکم۔ تو انہوں نے جواباً کہا: السلام علیک ورحمۃ اللہ۔ تو انہوں نے رحمۃ اللہ کا اضافہ کیا۔ حضور-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے ارشاد فرمایا:

ہر آدمی جو جنت میں داخل ہوگا آدم علیہ السلام کی صورت پر ہوگا۔ اس کے قد کی لمبائی ساٹھ ہاتھ ہوگی۔ حضرت آدم علیہ السلام کے بعد ان کی اولاد کا قد اب تک مسلسل کم ہو رہا ہے۔

صحیح البخاری	رقم الحدیث (۳۳۲۶)	جلد۲	صفحہ۱۰۲۲
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۶۲۲۷)	جلد۴	صفحہ۱۹۵۹
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۲۸۴۱)	جلد۴	صفحہ۲۱۸۳
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۷۱۶۳)	جلد۴	صفحہ۳۲۲
جامع الاصول	رقم الحدیث (۲۰۰۵)	جلد۳	صفحہ۳۱۵
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۸۱۵۶)	جلد۸	صفحہ۲۱۹
قال احمد محمد شاکر:	اسنادہ صحیح		
مصابیح السنہ	رقم الحدیث (۳۵۷۸)	جلد۳	صفحہ۲۶۶
قال المحقق:	متفق علیہ		
مشکاۃ المصابیح	رقم الحدیث (۴۶۲۸)	جلد۳	صفحہ۱۳۱۵
قال الالبانی:	متفق علیہ		
صحیح الجامع الصغیر	رقم الحدیث (۳۲۳۳)	جلد۱	صفحہ۶۱۵
قال الالبانی:	صحیح		
سلسلۃ الاحادیث الصحیحۃ	رقم الحدیث (۴۴۹)	جلد۱	صفحہ۷۳۲

سیدنا آدم-علیہ السلام-نے اللہ کے حکم سے فرشتوں کو السَّلَامُ عَلَیْکُمْ کہا تو فرشتوں نے جواباً وَعَلَیْکَ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللّٰہِ کہا

عَنْ أَبِی هُرَیْرَةَ – رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهُ – قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ – صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ – :

لَمَّا خَلَقَ اللّٰہُ آدَمَ ، وَنَفَخَ فِیْہِ الرُّوْحَ ؛ عَطَسَ ، فَقَالَ : اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ ، فَحَمِدَ اللّٰہَ بِإِذْنِہٖ ، فَقَالَ لَہٗ رَبُّہٗ : یَرْحَمُکَ اللّٰہُ یَا آدَمُ ! اِذْهَبْ إِلٰی أُولٰئِکَ الْمَلَائِکَةِ – إِلٰی مَلَإٍ مِنْهُمْ جُلُوْسٍ – ، فَقُلِ : اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ ، قَالُوْا : وَعَلَیْکَ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللّٰہِ ، ثُمَّ رَجَعَ إِلٰی رَبِّہٖ ، فَقَالَ :

إِنَّ هٰذِہٖ تَحِیَّتُکَ وَتَحِیَّةُ بَنِیْکَ بَیْنَهُمْ ، فَقَالَ اللّٰہُ لَہٗ – وَیَدَاہُ مَقْبُوْضَتَانِ – : اِخْتَرْ أَیَّهُمَا شِئْتَ ، قَالَ : اِخْتَرْتُ یَمِیْنَ رَبِّیْ – وَکِلْتَا یَدَیْ رَبِّیْ یَمِیْنٌ مُبَارَکَةٌ ، – ثُمَّ بَسَطَهَا ؛ فَإِذَا فِیْهَا آدَمُ وَذُرِّیَّتُہٗ ، فَقَالَ : أَیْ رَبِّ ! مَا هٰؤُلَاءِ ؟ فَقَالَ : هٰؤُلَاءِ ذُرِّیَّتُکَ ، فَإِذَا کُلُّ إِنْسَانٍ مَکْتُوْبٌ عُمْرُہٗ بَیْنَ عَیْنَیْہِ ، فَإِذَا فِیْهِمْ رَجُلٌ أَضْوَؤُهُمْ – أَوْ مِنْ

اَضْوَئِہِمْ – ، قَالَ : یَا رَبِّ ! مَنْ ھٰذَا ؟ قَالَ : ھٰذَا اِبْنُکَ دَاوٗدُ ، قَدْ کَتَبْتُ لَہٗ عُمَرَ

اَرْبَعِیْنَ سَنَۃً ، قَالَ : یَارَبِّ ! زِدْہُ فِیْ عُمْرِہٖ ، قَالَ :

ذَاکَ الَّذِیْ کَتَبْتُ لَہٗ ، قَالَ : اَیْ رَبِّ ! فَاِنِّیْ قَدْ جَعَلْتُ لَہٗ مِنْ عُمْرِیْ سِتِّیْنَ

سَنَۃً ، قَالَ : اَنْتَ وَذَاکَ – قَالَ – ، ثُمَّ اُسْکِنَ الْجَنَّۃَ مَا شَاءَ اللّٰہُ ، ثُمَّ اُھْبِطَ مِنْھَا ،

فَکَانَ آدَمُ یَعُدُّ لِنَفْسِہٖ – قَالَ – :

فَاَتَاہُ مَلَکُ الْمَوْتِ ، فَقَالَ لَہٗ آدَمُ : قَدْ عَجَّلْتَ ؛ قَدْ کُتِبَ لِیْ اَلْفُ سَنَۃٍ ؟ !

قَالَ : بَلٰی ، وَلٰکِنَّکَ جَعَلْتَ لِاِبْنِکَ دَاوٗدَ سِتِّیْنَ سَنَۃً ، فَجَحَدَ ؛ فَجَحَدَتْ ذُرِّیَّتُہٗ ،

وَنَسِیَ ؛ فَنَسِیَتْ ذُرِّیَّتُہٗ – قَالَ – ، فَمِنْ یَوْمَئِذٍ اُمِرَ بِالْکِتَابِ وَالشُّھُوْدِ .

ترجمة الحديث:

سیدنا ابو ہریرہ – رضی اللہ عنہ – سے روایت ہے کہ حضور سیدنا رسول اللہ – صلی اللہ علیہ وآلہ

وسلم – نے ارشاد فرمایا:

جب اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا فرمایا تو اس نے ان میں روح پھونکی تو

مشکاۃ المصابیح	رقم الحدیث (۴۵۸۵)	جلد۴	صفحہ۳۲۰
صحیح الجامع الصغیر	رقم الحدیث (۵۲۰۹)	جلد۲	صفحہ۹۲۵
قال الالبانی:	صحیح		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۶۱۶۷)	جلد۱۴	صفحہ۴۰
قال شعیب الارؤوط	اسنادہ صحیح علی شرط مسلم		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۶۱۳۴)	جلد۹	صفحہ۲۳
قال الالبانی:	حسن		
المستدرک للحاکم	رقم الحدیث (۲۱۴)	جلد۱	صفحہ۹۳
قال الحاکم	حدیث صحیح علی شرط مسلم ولم یخرجاہ		
السنن الکبری	رقم الحدیث (۹۹۷۵)	جلد۹	صفحہ۹۲
السنن الکبری	رقم الحدیث (۹۹۷۶)	جلد۹	صفحہ۹۲
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۳۳۶۸)	جلد۳	صفحہ۳۸۰
قال الالبانی	صحیح		

حضرت آدم علیہ السلام کو چھینک آ گئی تو انہوں نے اَلْحَمْدُلِلّٰہِ پڑھا تو انہوں نے اللہ تعالیٰ کی توفیق سے اس کی تعریف کی تو ان کے پروردگار نے ارشاد فرمایا:

یَرْحَمُکَ اللّٰہُ ! اللہ تعالیٰ تم پر رحمتیں نازل فرمائے اے آدم! ان فرشتوں کے پاس جایئے جو ایک گروہ کی صورت میں بیٹھے ہوئے ہیں اور ان سے کہئے: السلام علیکم۔ فرشتوں نے جواب دیا: وعلیک السلام ورحمۃ اللہ۔ پھر حضرت آدم علیہ السلام اپنے پروردگار کی طرف لوٹے تو اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

یہ تمہارا سلام ہے اور تمہاری اولاد کا آپس میں سلام ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ان سے۔حضرت آدم علیہ السلام سے۔فرمایا اور اس کے دونوں ہاتھ بند تھے جیسے اسے زیبا ہے:

ان میں سے جسے چاہو پسند کر لو تو حضرت آدم علیہ السلام نے عرض کی: میں نے اپنے پروردگار کا دائیاں ہاتھ پسند کیا اور میرے رب کے دونوں ہاتھ دائیں ہیں اور برکت والے ہیں۔ پھر اللہ تعالیٰ نے اپنے دونوں ہاتھوں کو پھیلایا تو ان میں حضرت آدم علیہ السلام اور ان کی اولاد تھی تو حضرت آدم علیہ السلام نے عرض کی:

اے میرے رب! یہ کون لوگ ہیں؟ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: اے آدم! یہ تیری اولاد ہے اور ہر آدمی کی عمر اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان لکھی ہوئی ہے۔ اچانک ان میں ایک ان سے زیادہ چمکنے والا آدمی نظر آیا۔ حضرت آدم علیہ السلام نے پوچھا: اے میرے رب! یہ کون آدمی ہے؟ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

یہ تمہارا بیٹا حضرت داؤد علیہ السلام ہے اور میں نے ان کی عمر چالیس سال لکھ دی ہے۔ حضرت آدم علیہ السلام عرض کرنے لگے:

اے میرے رب! ان کی عمر میں اضافہ فرما۔ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: یہی ان کی عمر ہے جو میں نے ان کیلئے لکھ دی ہے تو حضرت آدم علیہ السلام عرض کرنے لگے:

اے میرے رب! میں نے اپنی عمر کے ساٹھ -۶۰- سال ان کو عطا کیئے۔ تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا: یہ تیرا اور اس کا معاملہ ہے- اگر تو دے تو ٹھیک ہے-۔ فرمایا: پھر جتنا عرصہ اللہ تعالیٰ نے چاہا انہیں جنت میں ٹھہرایا۔ پھر انہیں اس جنت سے نیچے اتارا گیا۔ پس حضرت آدم علیہ السلام اپنی زندگی کا شمار کرتے رہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

آپ کے پاس حضرت ملک الموت علیہ السلام آ گئے تو ان سے حضرت آدم علیہ السلام نے فرمایا: آپ نے جلدی کی ہے حالانکہ میری عمر ہزار سال لکھی گئی ہے۔ انہوں نے عرض کی:

ہاں ایسا ہی ہے لیکن آپ نے اپنی عمر میں سے ساٹھ سال اپنے بیٹے حضرت داؤد علیہ السلام کو دے دیئے ہیں تو حضرت آدم علیہ السلام نے انکار کر دیا پس آپ کی اولاد بھی انکار کرنے لگی اور آپ بھول گئے تو آپ کی اولاد بھی بھولنے لگی۔ راوی نے بیان فرمایا:

اس دن سے لکھنے کا اور گواہوں کا حکم دے دیا گیا۔

-☆-

حضرت موسیٰ -علیہ السلام- نے حضرت ملک الموت کی آنکھ نکال دی

اللہ تعالیٰ کا فرمان اے موسیٰ! اگر مزید زندگی چاہتے ہو تو کسی بیل کی پشت پر ہاتھ رکھ دو جتنے بال ہاتھ کے نیچے آئیں گے اتنے سال زندہ رہو گے موسیٰ -علیہ السلام- نے عرض کی اے اللہ! بس مجھے ارض مقدسہ کے تھوڑا سا قریب کر دے

عَنْ أَبِیْ هُرَیْرَةَ – رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ – قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ – صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ –:

جَاءَ مَلَکُ الْمَوْتِ اِلَی مُوْسَی فَقَالَ لَهٗ : اَجِبْ رَبَّکَ . قَالَ : فَلَطَمَ مُوْسَی عَیْنَ مَلَکِ الْمَوْتِ ، فَفَقَأَهَا . قَالَ : فَرَجَعَ الْمَلَکُ اِلَی اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ ، فَقَالَ : اِنَّکَ اَرْسَلْتَنِی اِلَی عَبْدٍ لَکَ لَا یُرِیْدُ الْمَوْتَ ، وَ قَدْ فَقَأَ عَیْنِی . قَالَ : فَرَدَّ اللّٰهُ اِلَیْهِ عَیْنَهٗ . وَقَالَ : ارْجِعْ اِلَی عَبْدِی ، فَقُلْ لَهٗ : اَلْحَیَاةَ تُرِیْدُ ؟ فَاِنْ کُنْتَ تُرِیْدُ الْحَیَاةَ فَضَعْ یَدَکَ عَلَی مَتْنِ ثَوْرٍ ، فَمَا تَوَارَتْ یَدُکَ مِنْ شَعْرَةٍ فَاِنَّکَ تَعِیْشُ بِهَا سَنَةً ، قَالَ : ثُمَّ مَهْ ؟

قَالَ : ثُمَّ تَمُوْتُ ، قَالَ : فَالْآنَ مِنْ قَرِيْبٍ ، قَالَ : رَبِّ اُدْنُنِى مِنَ الْاَرْضِ الْمُقَدَّسَةِ رَمْيَةً بِحَجَرٍ ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ – صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ – :

وَاللّٰهِ ! لَوْ اَنِّىْ عِنْدَهُ ، لَاَرَيْتُكُمْ قَبْرَهُ اِلٰى جَانِبِ الطَّرِيْقِ عِنْدَ الْكَثِيْبِ الْاَحْمَرِ.

ترجمة الحديث:

سیدنا ابو ہریرہ –رضی اللہ عنہ– سے روایت ہے کہ حضور سیدنا رسول اللہ –صلی اللہ علیہ وآلہ

صحیح البخاری	رقم الحدیث (۱۳۳۹)	جلد۱	صفحہ۳۹۷
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۳۴۰۷)	جلد۲	صفحہ۱۰۵۷
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۶۱۴۸)	جلد۴	صفحہ۶۶
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۶۱۴۹)	جلد۴	صفحہ۶۶
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۲۳۷۲)	جلد۴	صفحہ۱۸۴۲
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۶۲۲۳)	جلد۱۴	صفحہ۱۱۶
قال شعیب الارنؤوط	اسنادہ صحیح		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۶۱۹۱)	جلد۹	صفحہ۶۲
قال الالبانی:	صحیح		
صحیح الجامع الصغیر	رقم الحدیث (۸۹۸)	جلد۱	صفحہ۲۱۶
قال الالبانی:	صحیح		
مشکاۃ المصابیح	رقم الحدیث (۵۶۴۵)	جلد۵	صفحہ۲۴۳
قال الالبانی:	ھذا حدیث متفق علیہ		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۷۶۳۶)	جلد۱۳	صفحہ۸۴
قال شعیب الارنؤوط	رجالہ ثقات رجال الشیخین	بالفاظ مختلفۃ	
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۸۶۰۱)	جلد۸	صفحہ۳۶۵
قال احمد محمد شاکر	اسنادہ صحیح	بالفاظ مختلفۃ	
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۸۶۱۶)	جلد۱۴	صفحہ۲۶۴
قال شعیب الارنؤوط	رجالہ ثقات رجال الصحیح غیر ابن لھیعۃ	بالفاظ مختلفۃ	
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۸۱۵۷)	جلد۸	صفحہ۲۲۰
قال احمد محمد شاکر	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۸۱۷۲)	جلد۱۳	صفحہ۵۰۶
قال شعیب الارنؤوط	رجالہ ثقات رجال الشیخین		

وسلم۔نے ارشاد فرمایا:

حضرت ملک الموت۔علیہ السلام۔حضرت موسی۔علیہ السلام۔کے پاس آئے اور کہا: اپنے رب کا حکم مانئے۔حضور۔صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔نے ارشاد فرمایا:

حضرت موسی۔علیہ السلام۔نے حضرت ملک الموت۔علیہ السلام۔کی آنکھ پر طمانچہ مارا اور ان کی آنکھ باہر نکال دی۔پس فرشتہ اللہ عزوجل کے پاس واپس گیا تو عرض کی:

تو نے مجھے ایسے بندے کے پاس بھیجا ہے جو مرنا نہیں چاہتا اس نے تو میری آنکھ نکال دی ہے۔حضور۔صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔نے ارشاد فرمایا:

اللہ تعالیٰ نے اس۔ملک الموت۔کی آنکھ واپس لوٹا دی۔ارشاد فرمایا:

میرے بندے کے پاس واپس چلے جاؤ اور اس سے کہو کیا زندگی چاہتے ہو؟ اگر زندگی چاہتے ہو تو بیل کی پشت پر ہاتھ رکھ دو تمہارا ہاتھ جتنے بال چھپا لے گا اتنے سال تم زندہ رہو گے۔

حضرت موسی۔علیہ السلام۔نے فرمایا:

پھر اس کے بعد کیا ہوگا؟ اس نے عرض کی: پھر موت۔موسی۔علیہ السلام۔نے فرمایا:

پھر ابھی جلدی۔موسی۔علیہ السلام۔نے عرض کی: اے میرے رب! مجھے ارضِ مقدس کے قریب کر دے ایک پتھر پھینکنے کی مقدار۔حضور سیدنا رسول اللہ۔صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔نے ارشاد فرمایا:

اللہ کی قسم! اگر میں وہاں ہوتا تو میں تمہیں ان کی قبر دکھاتا راستہ کی ایک طرف سرخ ٹیلے کے پاس۔

-☆-

حضرت آدم-علیہ السلام-نے حضرت موسیٰ-علیہ السلام-سے فرمایا

کیا آپ مجھے اس پر ملامت کرتے ہیں جو اللہ تعالیٰ نے میری تقدیر میں میرے پیدا ہونے سے پہلے لکھ دیا تھا

عَنْ أَبِی هُرَیْرَةَ – رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ – قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ – صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ – :

احْتَجَّ آدَمُ وَمُوْسٰی – عَلَیْهِمَا السَّلَامُ – عِنْدَ رَبِّهِمَا ، فَحَجَّ آدَمُ مُوْسٰی ، قَالَ مُوْسٰی : أَنْتَ آدَمُ الَّذِی خَلَقَکَ اللّٰهُ بِیَدِهٖ ، وَنَفَخَ فِیْکَ مِنْ رُوْحِهٖ ، وَأَسْجَدَ لَکَ مَلَائِکَتَهُ ، وَأَسْکَنَکَ فِیْ جَنَّتِهٖ ، ثُمَّ أَهْبَطْتَ النَّاسَ بِخَطِیْئَتِکَ إِلَى الْأَرْضِ ؟ فَقَالَ آدَمُ : أَنْتَ مُوْسَى الَّذِیْ اصْطَفَاکَ اللّٰهُ بِرِسَالَتِهٖ وَبِکَلَامِهٖ ، وَأَعْطَاکَ الْأَلْوَاحَ فِیْهَا تِبْیَانُ کُلِّ شَیْءٍ ، وَقَرَّبَکَ نَجِیًّا ، فَبِکَمْ وَجَدْتَ اللّٰهَ کَتَبَ التَّوْرَاةَ أَنْ أُخْلَقَ ؟ قَالَ مُوْسٰی : بِأَرْبَعِیْنَ عَامًا ، قَالَ آدَمُ : فَهَلْ وَجَدْتَ فِیْهَا : وَعَصٰی آدَمُ رَبَّهُ فَغَوٰی . طٰہٰ:۱۲۱ قَالَ : نَعَمْ ، قَالَ : أَفَتَلُوْمُنِیْ عَلٰی أَنْ عَمِلْتُ عَمَلًا کَتَبَهُ اللّٰهُ عَلَیَّ أَنْ أَعْمَلَهُ قَبْلَ أَنْ

يَّخۡلُقَنِي بِأَرۡبَعِينَ سَنَةً ؟ ! قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ – صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ – :

فَحَجَّ آدَمُ مُوسٰى – صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيۡهِمَا – .

ترجمة الحديث:

سیدنا ابو ہریرہ-رضی اللہ عنہ-سے روایت ہے کہ حضور سیدنا رسول اللہ-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم-نے ارشاد فرمایا:

حضرت آدم وموسی-علیہما السلام-نے اپنے رب کی بارگاہ میں دلائل دیئے تو آدم-علیہ السلام-حضرت موسی-علیہ السلام-پر دلائل میں غالب رہے۔حضرت موسی علیہ السلام-نے فرمایا کہ

صحیح البخاری	رقم الحدیث(۳۴۰۹)	جلد۲	صفحہ۱۰۵۸	مختصراً
صحیح البخاری	رقم الحدیث(۴۷۳۶)	جلد۳	صفحہ۱۴۷۵	مختصراً
صحیح البخاری	رقم الحدیث(۴۷۳۸)	جلد۳	صفحہ۱۴۷۶	مختصراً
صحیح البخاری	رقم الحدیث(۶۶۱۴)	جلد۴	صفحہ۲۰۶۸	مختصراً
صحیح البخاری	رقم الحدیث(۷۵۱۵)	جلد۴	صفحہ۲۳۴۴	مختصراً
صحیح مسلم واللفظ لہ	رقم الحدیث(۶۷۴۴)	جلد۴	صفحہ۲۱۹	
صحیح مسلم واللفظ لہ	رقم الحدیث(۲۶۵۲/۱۵)	جلد۴	صفحہ۲۰۴۲	
السنن الکبری	رقم الحدیث(۱۰۹۱۸)(۱۰۹۱۹)	جلد۱۰	صفحہ۸،۹	بالفاظ مختلفۃ
السنن الکبری	رقم الحدیث(۱۰۹۹۴)(۱۱۰۶۵)	جلد۱۰	صفحہ۴۱،۷۵	بالفاظ مختلفۃ
السنن الکبری	رقم الحدیث(۱۱۱۲۲)	جلد۱۰	صفحہ۱۰۰	بالفاظ مختلفۃ
السنن الکبری	رقم الحدیث(۱۱۱۲۳)(۱۱۲۶۶)	جلد۱۰	صفحہ۰۰،۱۱۸۴	مختصراً
صحیح سنن ابی داؤد	رقم الحدیث(۴۷۰۱)	جلد۳	صفحہ۱۴۸	
قال الالبانی:	صحیح	مختصراً		
سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث(۸۰)	جلد۱	صفحہ۱۷	
قال محمود محمد محمود	الحدیث متفق علیہ	مختصراً		
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث(۲۱۳۴)	جلد۲	صفحہ۴۳۹	
قال الالبانی	صحیح	مختصراً		
السنن الکبری	رقم الحدیث(۱۱۳۷۹)	جلد۱۰	صفحہ۲۳۶	بالفاظ مختلفۃ
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث(۶۱۷۹)	جلد۱۴	صفحہ۵۵	
قال شعیب الارنؤوط	اسنادہ صحیح علی شرط مسلم	مختصراً		

آپ وہ آدم ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے پیدا کیا اور آپ میں اپنی طرف سے شان والی روح پھونکی اور اپنے فرشتوں سے آپ کو سجدہ کروایا، آپ کو جنت میں سکونت بخشی، پھر آپ نے اپنی لغزش کی وجہ سے لوگوں کو زمین کی طرف اتارا۔

حضرت آدم-علیہ السلام-نے فرمایا کہ آپ ہی وہ موسیٰ ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے اپنی رسالت اور اپنے کلام سے منتخب فرمایا اور آپ کو تختیاں عطا فرمائیں جن میں ہر چیز کا کھلا بیان ہے۔ اور آپ کو ہم کلامی سے قرب بخشا، فرمایئے کہ میری پیدائش سے کتنا عرصہ پہلے آپ نے پایا کہ اللہ تعالیٰ نے تورات کو لکھ دیا ہے۔ حضرت موسی علیہ السلام-نے فرمایا:

چالیس سال پہلے۔ حضرت آدم نے فرمایا تو کیا تورات میں یہ بھی دیکھا کہ آدم نے اپنے رب کی فرمانبرداری سے لغزش کی تو کامیاب نہ ہوئے، فرمایا: ہاں۔ آپ نے فرمایا: تو آپ اس لغزش پر ملامت کرتے ہیں جس کا کر لینا میرے مقدر میں میری پیدائش سے چالیس سال پہلے لکھا جا چکا تھا۔ حضور رسول اللہ-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم-نے ارشاد فرمایا:

سیدنا آدم-علیہ السلام-سیدنا موسی-علیہ السلام-پر دلائل میں غالب آ گئے۔

-☆-

صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۶۱۸۰)		جلد۱۴	صفحہ۵۹
قال شعیب الارنؤوط	اسنادہ صحیح علی شرط الشیخین	مختصرا		
صحیح الجامع الصغیر	رقم الحدیث (۱۸۴)		جلد۱	صفحہ۹۸
قال الالبانی:	صحیح	مختصرا		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۷۳۸۱)		جلد۷	صفحہ۱۹۵
قال احمد محمد شاکر	اسنادہ صحیح	بالفاظ مختلفۃ		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۷۵۷۸)		جلد۷	صفحہ۳۴۵
قال احمد محمد شاکر	اسنادہ صحیح	مختصرا		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۷۵۷۹)		جلد۷	صفحہ۳۴۵
قال احمد محمد شاکر	اسنادہ صحیح	مختصرا		

مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۷۶۲۳)	جلد ۷	صفحہ ۳۶۹
قال احمد محمد شاکر	اسنادہ صحیح	مختصراً	
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۷۶۲۳)	جلد ۷	صفحہ ۳۶۹
قال احمد محمد شاکر	اسنادہ صحیح	مختصراً	
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۷۸۴۳)	جلد ۷	صفحہ ۵۰۷
قال احمد محمد شاکر	اسنادہ صحیح	بالفاظ مختلفۃ	
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۸۱۴۳)	جلد ۸	صفحہ ۲۱۳
قال احمد محمد شاکر	اسنادہ صحیح	بالفاظ مختلفۃ	
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۹۹۸۹)	جلد ۱۶	صفحہ ۵۴
قال شعیب الارناؤوط	اسنادہ صحیح علی شرط مسلم	بالفاظ مختلفۃ	
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۹۹۹۰)	جلد ۱۶	صفحہ ۵۵
قال شعیب الارناؤوط	ھذا الحدیث اسنادان: الاول اسنادہ صحیح علی شرط مسلم والثانی:- وھو حماد عن حمید..........الخ- رجالہ ثقات رجال الصحیح		بالفاظ مختلفۃ

حضرت ایوب-علیہ السلام-غسل فرمار ہے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے ان پر سونے کی مکڑیاں پھینک دیں تو حضرت ایوب انہیں کپڑے میں سمیٹنے لگے اللہ تعالیٰ نے ندادی اے ایوب! کیا میں نے تجھے اس چیز سے بے نیاز نہیں کر دیا انہوں نے عرض کی کیوں نہیں لیکن میں تیری رحمت سے بے نیاز نہیں ہوسکتا

عَنْ أَبِیْ هُرَیْرَةَ – رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ – قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ – صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ –:

بَیْنَمَا اَیُّوْبُ یَغْتَسِلُ عُرْیَانًا ، خَرَّ عَلَیْهِ رِجْلُ جَرَادٍ مِنْ ذَهَبٍ ، فَجَعَلَ اَیُّوْبُ یَحْثِیْ فِیْ ثَوْبِهٖ ، قَالَ : فَنَادَاهُ رَبُّهٗ : یَا اَیُّوْبُ ! اَلَمْ اَكُنْ اَغْنَیْتُکَ عَمَّا تَرٰی ؟ قَالَ : بَلٰی یَارَبِّ ! وَلٰكِنْ لَا غِنٰی لِیْ عَنْ بَرَكَتِکَ .

غایۃ الاحکام	رقم الحدیث (۷۸۱۲)	جلد۴	صفحہ۲۸۹
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۲۷۹)	جلد۱	صفحہ۱۰۸
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۳۳۹۱)	جلد۲	صفحہ۱۰۲۸
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۷۴۹۳)	جلد۴	صفحہ۲۳۳۸

ترجمة الحديث:

سیدنا ابو ہریرہ- رضی اللہ عنہ- سے روایت ہے کہ حضور سیدنا رسول اللہ- صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے ارشاد فرمایا:

سیدنا ایوب- علیہ السلام- لباس کے بغیر غسل فرما رہے تھے۔ اچانک ان پر سونے کی ٹڈیوں کا دَل گرنے لگا۔ سیدنا ایوب- علیہ السلام- اسے اپنے کپڑوں میں سمیٹنے لگے۔ حضور- صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے ارشاد فرمایا:

ان کے رب نے انہیں ندا دی اے ایوب! کیا میں نے تمہیں اس سے بے نیاز نہیں کر دیا تھا جو تم دیکھ رہے ہو۔ انہوں نے عرض کی: ہاں اے میرے رب! لیکن میں تیری برکت سے بے نیاز نہیں ہو سکتا۔

-☆-

کنز العمال	رقم الحدیث (۳۲۳۱۷)	جلد۱	صفحہ۱۱۷۳
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۶۲۲۹)	جلد۱۴	صفحہ۱۲۰
قال شعیب الارنؤوط	اسنادہ صحیح علی شرط مسلم		
صحیح الجامع الصغیر	رقم الحدیث (۲۸۶۳)	جلد۱	صفحہ۵۵۰
قال الالبانی:	صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۸۱۴۴)	جلد۸	صفحہ۲۱۴
قال احمد محمد شاکر	اسنادہ صحیح		
مشکاۃ المصابیح	رقم الحدیث (۵۶۳۹)	جلد۵	صفحہ۲۴۱
قال الالبانی:	ھذا حدیث صحیح		

ایک چیونٹی نے ایک نبی-علیہ السلام-کو کاٹا تو انہوں نے چیونٹیوں کی بستی جلانے کا حکم دے دیا

عَنْ أَبِیْ هُرَيْرَةَ – رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ – قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ – صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ –:

قَرَصَتْ نَمْلَةٌ نَبِيًّا مِنَ الْاَنْبِيَاءِ ، فَاَمَرَ بِقَرْيَةِ النَّمْلِ فَاُحْرِقَتْ ، فَاَوْحَى اللّٰهُ اِلَيْهِ: اَنْ قَرَصَتْکَ نَمْلَةٌ اَحْرَقْتَ اُمَّةً مِنَ الْاُمَمِ تُسَبِّحُ اللّٰهَ .

صحیح البخاری	رقم الحدیث (۳۰۱۹)	جلد۲	صفحہ۹۲۸
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۲۲۴۱)	جلد۴	صفحہ۱۷۵۹
صحیح الترغیب والترہیب	رقم الحدیث (۲۹۸۹)	جلد۳	صفحہ۱۴۸
قال الالبانی	ھذا حدیث صحیح		
الترغیب والترہیب	رقم الحدیث (۴۳۹۹)	جلد۳	صفحہ۵۸۹
قال المحقق	ھذا حدیث صحیح		
صحیح سنن ابوداؤد	رقم الحدیث (۵۲۶۶)	جلد۳	صفحہ۲۹۳
قال الالبانی	صحیح		
صحیح الجامع الصغیر	رقم الحدیث (۴۳۸۸)	جلد۲	صفحہ۸۰۹
قال الالبانی:	صحیح		

ترجمۃ الحدیث:

سیدنا ابو ہریرہ-رضی اللہ عنہ-سے روایت ہے کہ حضور سیدنا رسول اللہ-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم-نے ارشاد فرمایا:

انبیاء میں سے ایک نبی-علیہ السلام-کو ایک چیونٹی نے کاٹا تو انہوں نے چیونٹیوں کی پوری بستی کے بارے میں حکم دیا تو اسے جلادیا گیا تو اللہ تعالیٰ نے اس نبی کی طرف وحی نازل فرمائی کہ تمہیں ایک چیونٹی نے کاٹا تھا مگر تم نے امتوں میں سے ایک امت کو جلا ڈالا جو اللہ تعالیٰ کی تسبیح بیان کرتی تھی۔

-☆-

صحیح مسلم	رقم الحدیث(۵۸۴۹)	جلد۳	صفحہ۴۸۱
سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث(۳۲۲۵)	جلد۳	صفحہ۵۸۳
قال محمود محمد محمود:	الحدیث متفق علیہ		
صحیح سنن النسائی	رقم الحدیث(۴۳۷۰)	جلد۳	صفحہ۱۷۴
قال الالبانی:	صحیح		
السنن الکبریٰ	رقم الحدیث(۴۸۵۲)	جلد۴	صفحہ۴۹۳
السنن الکبریٰ	رقم الحدیث(۸۵۶۱)	جلد۸	صفحہ۲۳
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث(۵۶۱۴)	جلد۱۲	صفحہ۴۳۰
قال شعیب الارنووط	اسنادہ صحیح علی شرط مسلم		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث(۸۱۱۵)	جلد۸	صفحہ۲۰۰
قال احمد محمد شاکر	اسنادہ صحیح		

پیکر صبر و رضا نبی-علیہ الصلاۃ والسلام-

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ - رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ - قَالَ :

كَأَنِّی اَنْظُرُ اِلَی رَسُوْلِ اللّٰهِ - صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ - یَحْكِی نَبِیًّا مِنَ الْأَنْبِیَاءِ ، ضَرَبَهُ قَوْمُهُ فَأَدْمُوْهُ ، وَهُوَ یَمْسَحُ الدَّمَ عَنْ وَجْهِهِ یَقُوْلُ :

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِقَوْمِی فَاِنَّهُمْ لَا یَعْلَمُوْنَ .

صحیح البخاری	رقم الحدیث (۳۴۷۷)	جلد۲	صفحہ۱۰۸۱
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۶۹۲۹)	جلد۴	صفحہ۲۱۶۳
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۱۷۹۲/۱۰۵)	جلد۳	صفحہ۲۱۵
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۱۷۹۲/۱۰۵)	جلد۳	صفحہ۳۲۷
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۳۶۱۱)	جلد۶	صفحہ۱۰۳
قال شعیب الارنووط	اسنادہ صحیح علی شرط الشیخین		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۴۱۰۷)	جلد۴	صفحہ۱۴۵
قال احمد محمد شاکر:	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۴۱۰۷)	جلد۷	صفحہ۱۸۱
قال شعیب الارنووط	اسنادہ صحیح علی شرط الشیخین		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۴۲۰۳)	جلد۴	صفحہ۱۷۷
قال احمد محمد شاکر	اسنادہ صحیح		

ترجمة الحدیث:

سیدنا عبداللہ بن مسعود-رضی اللہ عنہ-نے ارشاد فرمایا:

گویا کہ میں دیکھ رہا ہوں کہ حضور سیدنا رسول اللہ-صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلم-انبیاء کرام-صلوات اللہ وسلام علیہم-میں سے کسی نبی کی حکایت بیان فرما رہے ہیں جن کو ان کی قوم نے مار کر لہولہان کر دیا وہ-نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام-اپنے چہرہ انور سے خون صاف کرتے جا رہے تھے اور عرض کرتے جا رہے تھے:

اے اللہ! میری قوم کی مغفرت فرما کیونکہ یہ نہیں جانتے-کہ میں کون ہوں-۔

-☆-

مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۴۲۰۳)	جلد ۷	صفحہ ۲۵۶	
قال شعیب الارنووط	اسنادہ صحیح علی شرط الشیخین			
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۴۳۶۶)	جلد ۷	صفحہ ۳۷۶	
قال شعیب الارنووط	صحیح لغیرہ، وھذا اسناد حسن من اجل عاصم، وھو ابن ابی النجود، وبقیۃ رجالہ ثقات رجال الشیخین			طویلا
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۶۵۷۶)	جلد ۱۴	صفحہ ۵۳۸	
قال شعیب الارنووط	اسنادہ صحیح			
سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۴۰۲۵)	جلد ۶	صفحہ ۴۱۲	
قال محمود محمد محمود	ھذا حدیث صحیح			
صحیح سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۳۲۶۷)	جلد ۳	صفحہ ۳۱۸	
قال الالبانی:	صحیح			
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۴۳۶۶)	جلد ۴	صفحہ ۱۳۰	
قال احمد محمد شاکر:	اسنادہ صحیح			
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۴۰۵۷)	جلد ۴	صفحہ ۱۳۰	
قال احمد محمد شاکر:	اسنادہ صحیح			

خوفِ خدا کی وجہ سے زندگی بھر کے گناہ معاف ہو گئے

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ – رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ – عَنِ النَّبِیِّ – صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ – :

اَنَّـہٗ ذَکَرَ رَجُلاً فِیْـمَـنْ کَـانَ سَـلَفَ ، اَوْقَبْلَکُمْ ، آتَاہُ اللّٰہُ مَالاً وَوَلَـدًا ، یَعْنِیْ اَعْـطَـاہُ . قَـالَ : فَـلَمَّا حُضِرَ ، قَالَ لِبَنِیْہِ : اَیَّ اَبٍ کُنْتُ لَکُمْ ؟ قَالُوْا : خَیْرَ اَبٍ ، قَالَ : فَاِنَّـہٗ لَـمْ یَبْتَئِـرْ عِـنْـدَ الـلّٰـہِ خَیْراً ، وَاِنْ یَقْدَمْ عَلَی اللّٰہِ عَلَیْہِ یُعَذِّبْہُ، فَانْظُرُوْا فَاِذَا مُتُّ فَاَحْرِقُوْنِیْ ، حَتّٰی اِذَا صِرْتُ فَحْمًا فَاسْحَقُوْنِیْ اَوْقَالَ : فَاسْهَکُوْنِیْ ، فَاِذَا کَانَ یَوْمُ رِیْحٍ عَاصِفٍ فَاَذْرُوْنِیْ فِیْهَا فَـاَخَـذَ مَوَاثِیْقَهُمْ عَلٰی ذَالِکَ – وَرَبِّیْ – فَفَعَلُوْا، فَقَالَ اللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ :

کُنْ ، فَـاِذَا رَجُـلٌ قَـائِـمٌ ، ثُـمَّ قَالَ : اَیْ عَبْدِیْ مَا حَمَلَکَ عَلٰی مَا فَعَلْتَ ؟ قَالَ: مَخَافَتُکَ ، اَوْ فَرَقٌ مِنْکَ ، فَمَا تَلَافَاہُ اَنْ رَحِمَہُ اللّٰہِ .

صحیح البخاری	رقم الحدیث (۳۴۷۸)	جلد۲	صفحہ۱۰۸۱
صحیح البخاری واللفظلہ	رقم الحدیث (۶۴۸۱)	جلد۴	صفحہ۲۰۳۳

ترجمة الحديث:

سیدنا ابو سعید خدری-رضی اللہ عنہ- سے روایت ہے کہ حضور سید نا رسول اللہ-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم-نے ارشاد فرمایا:

آپ نے سابقہ لوگوں میں سے ایک آدمی کا تذکرہ فرمایا اس آدمی کو اللہ تعالیٰ نے مال واولاد

صحیح البخاری	رقم الحدیث (۷۵۰۸)	جلد۴	صفحہ۲۳۴۱
صحیح الجامع الصغیر والزیادة	رقم الحدیث (۲۰۷۷)	جلد۱	صفحہ۴۱۷
قال الالبانی	ھذا حدیث صحیح		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۶۴۹)	جلد۲	صفحہ۴۱۷
قال شعیب الارؤوط	اسنادہ صحیح علی شرط الشیخین		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۶۵۰)	جلد۲	صفحہ۴۱۹
قال شعیب الارؤوط	اسنادہ صحیح علی شرط مسلم		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۶۴۸)	جلد۲	صفحہ۱۰۱
قال الالبانی	صحیح		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۶۴۹)	جلد۲	صفحہ۱۰۲
قال الالبانی	صحیح		
الترغیب والترہیب	رقم الحدیث (۴۹۳۸)	جلد۴	صفحہ۱۵۵
قال المحقق	صحیح		
صحیح الترغیب والترہیب	رقم الحدیث (۳۳۷۴۳)	جلد۳	صفحہ۳۱۸
قال الالبانی	صحیح		
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۲۷۵۷)	جلد۴	صفحہ۲۱۱۱
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۱۶۶۴)	جلد۱۸	صفحہ۲۰۳
قال شعیب الارؤوط	اسنادہ صحیح علی شرط الشیخین		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۱۷۳۶)	جلد۱۸	صفحہ۲۶۳
قال شعیب الارؤوط	اسنادہ صحیح علی شرط الشیخین		
سلسلة الاحادیث الصحیحة	رقم الحدیث (۳۰۴۸)	جلد۷	صفحہ۱۰۵
قال الالبانی	ھذا اسنادہ صحیح		
جامع الاصول	رقم الحدیث (۵۸۸۱)	جلد۸	صفحہ۴۱
قال المحقق	صحیح		

عطا کی جب اس آدمی کی موت کا وقت ہوا تو اس نے اپنے بیٹوں سے کہا:

میں تمہارا کیسا باپ ہوں؟ اولاد نے کہا: آپ ہمارے بہترین باپ ہیں۔اس نے کہا:

اس نے اللہ تعالیٰ کے بارے میں بھلائی کا گمان نہ رکھا۔یعنی میں نے اس کی اطاعت وفرمانبرداری نہیں کی۔اور اگر وہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہوا تو اللہ اسے عذاب دے گا۔ دیکھو ۔میری وصیت یاد رکھو۔اگر میں مر جاؤں تو مجھے آگ لگا کر جلا دینا حتی کہ میں کوئلہ بن جاؤں تو مجھے پیس کر راکھ بنا دینا یا کسی برتن میں میری راکھ رکھ لینا۔پس جب آندھی والا دن ہو تو میری راکھ اس آندھی میں بکھیر دینا۔تو اس مرنے والے نے اپنی اولاد سے وصیت پر عمل کرنے کے سلسلہ میں عہدو پیمان لے لئے تو انہوں نے ایسا ہی کیا جیسے اس نے وصیت کی تھی۔تو اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

اے ذرو اکھٹے ہو جاؤ تو وہ ایک آدمی کی صورت میں اس کے سامنے تھا پھر اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

اے میرے بندے! ایسا کرنے پر تجھے کس چیز نے برانگیختہ کیا؟ اس نے عرض کی:

تیرے خوف نے یا کہا: تجھ سے ڈرنے نے تو پھر اس آدمی کو فوراً اللہ تعالیٰ کی رحمت نے ڈھانپ لیا۔

-☆-

خوفِ خدا کے سبب جلانے کی وصیت کرنے والے کی مغفرت

عَنْ أَبِی هُرَیْرَةَ – رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ – عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ – صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ – قَالَ :

أَسْرَفَ رَجُلٌ عَلٰی نَفْسِهٖ، فَلَمَّا حَضَرَهُ الْمَوْتُ أَوْصٰی بَنِیْهِ فَقَالَ : إِذَا أَنَا مُتُّ فَأَحْرِقُوْنِی ، ثُمَّ اسْحَقُوْنِی ، ثُمَّ اذْرُوْنِی فِی الرِّیْحِ فِی الْبَحْرِ ، فَوَاللّٰهِ ! لَئِنْ قَدَرَ عَلَیَّ رَبِّی لَیُعَذِّبُنِی عَذَابًا مَا عَذَّبَهٗ أَحَدًا ،قَالَ : فَفَعَلُوْا بِهٖ ذَالِکَ ، فَقَالَ لِلْأَرْضِ :أَدِّی مَا أَخَذْتِ ، فَإِذَا هُوَ قَائِمٌ فَقَالَ لَهٗ : مَا حَمَلَکَ عَلٰی مَا صَنَعْتَ ؟ فَقَالَ : خَشْیَتُکَ – أَوْ مَخَافَتُکَ – یَارَبِّ ! فَغَفَرَ لَهٗ بِذَالِکَ .

صحیح البخاری	رقم الحدیث (۳۴۸۱)	جلد۲	صفحہ۱۰۸۲
صحیح سنن النسائی	رقم الحدیث (۲۰۷۸)	جلد۲	صفحہ۸۱
قال الالبانی	صحیح		
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۲۷۵۶/۲۵)	جلد۴	صفحہ۵۱۴
سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۴۲۵۵)	جلد۴	صفحہ۵۳۷
قال محمود محمد محمود	الحدیث متفق علیہ		

ترجمة الحديث:

سیدنا ابو ہریرہ- رضی اللہ عنہ- سے روایت ہے کہ حضور سیدنا رسول اللہ- صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے ارشاد فرمایا:

ایک آدمی نے اپنی جان پر زیادتی کی- بہت گناہ کیے- جب اس پر موت کا وقت آیا تو اس نے اپنے بیٹوں سے وصیت کی تو کہا:

جب میں مر جاؤں تو مجھے آگ سے جلا دینا پھر مجھے پیس دینا- میری راکھ بنا دینا- پھر مجھے -میری راکھ کو- ہوا میں اڑا دینا، سمندر میں بہا دینا۔ اللہ کی قسم! اگر میرے رب نے مجھے پکڑ لیا تو مجھے ایسا عذاب دے گا جو اس نے کسی کو عذاب نہ دیا ہوگا۔ حضور- صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے ارشاد فرمایا:

اس کے بیٹوں نے اس کے ساتھ ایسا ہی کیا تو اللہ تعالیٰ نے زمین کو حکم دیا جو تو نے لیا ہے ادا کر دے- حاضر کر دے اللہ کے اس ارشاد پر- وہ فورا کھڑا تھا۔

اللہ تعالیٰ نے اس سے فرمایا:

جو تو نے کیا اس پر تجھے کس چیز نے برانگیختہ کیا؟ اس نے عرض کی:

اے میرے رب! تیری خشیت سے- تیرے خوف سے- تو اللہ تعالیٰ نے اس وجہ سے اس کی مغفرت فرما دی۔

-☆-

مفلس کو مہلت دینے والے اور تنگ دست سے درگزر کرنے والے کی مغفرت و بخشش

عَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ و آلِهٖ وَسَلَّمَ : تَلَقَّتِ الْمَلَائِكَةُ رُوْحَ رَجُلٍ مِمَّنْ كَانَ قَبْلَكُمْ ، فَقَالُوْا : أَعَمِلْتَ مِنَ الْخَيْرِ شَيْئًا ؟ قَالَ : لَا ، قَالُوْا : تَذَكَّرْ . قَالَ : كُنْتُ أُدَايِنُ النَّاسَ ، فَآمُرُ فِتْيَانِي أَنْ يُنْظِرُوا الْمُعْسِرَ ، وَيَتَجَوَّزُوْا عَنِ الْمُوْسِرِ . قَالَ : قَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ : تَجَوَّزُوْا عَنْهُ .

صحیح البخاری	رقم الحدیث (۲۰۷۷)	جلد۲	صفحہ۶۱۸
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۱۵۶۰)	جلد۳	صفحہ۱۱۹۴
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۳۹۹۳)	جلد۳	صفحہ۴۲
صحیح الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۹۰۴)	جلد۱	صفحہ۵۴۰
قال الالبانی	صحیح		
صحیح الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۱۷۵۱)	جلد۲	صفحہ۳۲۷
قال الالبانی	صحیح		
ترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۱۳۲۶)	جلد۱	صفحہ۶۸۹
قال المحقق	صحیح		

اِنَّ رَجُلاً مِمَّنُ کَانَ فِیمَنُ کَانَ قَبُلَکُم ، اَتَاہُ الُمَلَکُ لِیَقُبِضَ رُوحَہُ ، فَقِیلَ لَہُ: هَلُ عَمِلُتَ مِنُ خَیرٍ ؟ قَالَ : مَا اَعُلَمُ ، قِیلَ لَہُ : انُظُرُ ، قَالَ : مَا اَعُلَمُ شَیئًا غَیرَ اَنِّی کُنتُ اُبَایِعُ النَّاسَ فِی الدُّنیَا وَاُجَازِیهِمُ ، فَاُنُظِرُ الُمُعُسِرَ ، وَاَتَجَاوَزُ عَنِ الُمُوسِرِ ، فَاَدُخَلَہُ اللّٰہُ الُجَنَّۃَ .

ترجمة الحديث:

سیدنا حذیفہ-رضی اللہ عنہ-نے فرمایا:

حضور سیدنا رسول اللہ-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم-نے ارشاد فرمایا:

تم سے پہلے-پہلی قوموں میں-ایک آدمی تھا اس کے پاس ملک الموت-علیہ السلام-آئے تا کہ اس کی روح کو قبض کریں تو اس-آدمی-سے پوچھا گیا: کیا تو نے کوئی نیکی کی؟ اس نے کہا: میں نہیں جانتا-کہ میں نے کوئی نیکی کی ہو-اس سے کہا گیا: دیکھو، اس نے کہا: میں کسی نیکی کو نہیں جانتا سوائے اس کے کہ میں لوگوں سے خرید و فروخت کیا کرتا تھا اور ان سے تجارت کیا کرتا تھا تو جو تنگ دست ہوتا اسے میں مہلت دے دیتا اور جو مال والا ہوتا اس سے درگزر کر جاتا تو اللہ تعالیٰ نے اسے جنت داخل فرمادیا۔

-☆-

صحیح الجامع الصغیر	رقم الحدیث(۲۰۷۹)	جلد۱	صفحہ۴۱۸
قال الالبانی	صحیح		
صحیح البخاری واللفظ لہ	رقم الحدیث(۳۴۵۱)	جلد۲	صفحہ۱۰۷۴
صحیح البخاری واللفظ لہ	رقم الحدیث(۳۴۵۱)	جلد۸	صفحہ۶۱۲
صحیح الترغیب والترهیب	رقم الحدیث(۹۰۴)	جلد۱	صفحہ۵۴۰
قال الالبانی	صحیح		
الترغیب والترهیب	رقم الحدیث(۱۳۲۵)	جلد۱	صفحہ۶۸۹
قال المحقق	صحیح		
کنز العمال	رقم الحدیث(۱۵۴۰۱)	جلد۱	صفحہ۵۹۸

ایک سرمایہ دار آدمی اپنے کارندوں کو حکم دیتا تھا کہ کاروبار میں اگر کوئی تنگ دست آجائے تو اس سے درگزر کرنا جب وہ مرگیا تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ھم اس سے درگزر کرنے کے زیادہ حقدار ہیں فرشتو! اس سے درگزر کرو

عَنْ اَبِیْ مَسْعُوْدٍ – رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ – قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ – صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ – :

حُوْسِبَ رَجُلٌ مِمَّنْ کَانَ قَبْلَکُمْ ، فَلَمْ یُوْجَدْ لَہٗ عَنِ الْخَیْرِ شَیْءٌ اِلَّا اَنَّہٗ کَانَ یُخَالِطُ النَّاسَ ، وَکَانَ مُوْسِراً ، فَکَانَ یَاْمُرُ غِلْمَانَہٗ اَنْ یَتَجَاوَزُوْا عَنِ الْمُعْسِرِ ، قَالَ : قَالَ اللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ : نَحْنُ اَحَقُّ بِذَالِکَ عَنْہُ تَجَاوَزُوْا عَنْہُ .

صحیح مسلم	رقم الحدیث (۱۵۶۱)	جلد ۷	صفحہ ۴۲۵۹
سنن الترمذی	رقم الحدیث (۱۳۰۷)	جلد ۲	صفحہ ۳۱۷
قال الترمذی:	ھذا حدیث حسن صحیح		
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۱۳۰۷)	جلد ۲	صفحہ ۵۶
قال الالبانی:	صحیح		
سنن الکبریٰ للبیھقی	رقم الحدیث (۱۰۹۷۲)	جلد ۵	صفحہ ۵۸۳
قال البیھقی:	رواہ مسلم فی الصحیح		

ترجمة الحديث:

سیدنا ابومسعود- رضی اللہ عنہ- سے مروی ہے کہ حضور سیدنا رسول اللہ- صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے ارشادفرمایا:

تم میں سے پہلی امتوں میں ایک آدمی کا حساب لیا گیا تو اس کے اعمال نامہ میں کوئی خیر وبھلائی نہ پائی گئی مگر یہ کہ وہ لوگوں سے کاروبار کرتا تھا۔وہ خود مالدار تھا تو وہ اپنے غلمان-کارندوں-کو حکم دیا کرتا تھا کہ تنگ دست سے درگزر کیا کرو تو اللہ تعالیٰ نے ارشادفرمایا:

ہم اس بات کے زیادہ حقدار ہیں-اے فرشتو!-اس سے بھی درگزر کرو۔

الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۱۳۲۸)	جلد۱	صفحہ۶۸۹
قال المحقق:	صحیح		
المستدرک علی الصحیحین	رقم الحدیث (۲۲۲۶)	جلد۲	صفحہ۳۴
قال المحقق:	ھذا اسنادہ صحیح علی شرط الشیخین ولم یخرجاہ		
وقال الذھبی:	علی شرط البخاری ومسلم		
صحیح الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۹۰۶)	جلد۱	صفحہ۵۴۱
قال الالبانی:	صحیح		
المعجم الکبیر للطبرانی	رقم الحدیث (۵۳۷)	جلد۱۷	صفحہ۲۰۱
جامع الاصول	رقم الحدیث (۲۵۴۲)	جلد۴	صفحہ۴۱۴
قال المحقق	صحیح		
صحیح الجامع الصغیروزیادتہ	رقم الحدیث (۳۱۵۹)	جلد۱	صفحہ۶۰۳
قال الالبانی	ھذا حدیث صحیح		
المستدرک للحاکم	رقم الحدیث (۲۲۲۶)	جلد۳	صفحہ۸۴۴
قال الحاکم	ھذا حدیث صحیح علی شرط الشیخین		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۷۰۲۰)	جلد۱۳	صفحہ۲۶۰
قال حمزۃ احمد الزین	اسنادہ صحیح		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۵۰۴۷)	جلد۱۱	صفحہ۴۲۷
قال شعیب الارنووط:	اسنادہ صحیح علی شرط الشیخین		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۷۰۸۳)	جلد۲۸	صفحہ۳۱۳
قال شعیب الارنووط:	اسنادہ صحیح علی شرط الشیخین		

مستجاب الدعوات

عَنِ ابْنِ عُمَرَ - رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا - عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ - صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ - قَالَ :

بَیْنَمَا ثَلَاثَةُ نَفَرٍ یَتَمَاشَوْنَ اَخَذَهُمُ الْمَطَرُ ، فَمَالُوْا اِلٰی غَارٍ فِی الْجَبَلِ ، فَانْحَطَّتْ عَلٰی فَمِ غَارِهِمْ صَخْرَةٌ مِنَ الْجَبَلِ فَاَطْبَقَتْ عَلَیْهِمْ ، فَقَالَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ : اُنْظُرُوْا اَعْمَالاً عَمِلْتُمُوْهَا لِلّٰهِ صَالِحَةً ، فَادْعُوا اللّٰهَ بِهَا لَعَلَّهٗ یُفَرِّجُهَا .

فَقَالَ اَحَدُهُمْ : اَللّٰهُمَّ اِنَّهٗ کَانَ لِیْ وَالِدَانِ شَیْخَانِ کَبِیْرَانِ وَلِیْ صِبْیَةٌ صِغَارٌ ، کُنْتُ اَرْعٰی عَلَیْهِمْ ، فَاِذَا رُحْتُ عَلَیْهِمْ فَحَلَبْتُ بَدَاْتُ بِوَالِدَیَّ اَسْقِیْهِمَا قَبْلَ وَلَدِیْ ، وَاِنَّهٗ نَاٰی بِیَ الشَّجَرُ فَمَا اَتَیْتُ حَتّٰی اَمْسَیْتُ فَوَجَدْتُهُمَا قَدْ نَامَا ، فَحَلَبْتُ کَمَا کُنْتُ اَحْلُبُ ، فَجِئْتُ بِالْحِلَابِ فَقُمْتُ عِنْدَ رُؤُوْسِهِمَا ، اَکْرَهُ اَنْ اُوْقِظَهُمَا مِنْ نَوْمِهِمَا ، وَاَکْرَهُ اَنْ اَبْدَاَ بِالصِّبْیَةِ قَبْلَهُمَا ، وَالصِّبْیَةُ یَتَضَاغَوْنَ عِنْدَ قَدَمَیَّ ، فَلَمْ یَزَلْ ذَالِکَ دَاْبِیْ وَدَاْبَهُمْ حَتّٰی طَلَعَ الْفَجْرُ ، فَاِنْ کُنْتَ تَعْلَمُ اَنِّیْ فَعَلْتُ ذَالِکَ ابْتِغَاءَ وَجْهِکَ

فَافْرُجْ لَنَا فُرْجَةً نَرَى مِنْهَا السَّمَاءَ ، فَفَرَجَ اللّٰهُ لَهُمْ فُرْجَةً حَتّٰى يَرَوْنَ مِنْهَا السَّمَاءَ .

وَقَالَ الثَّانِىْ : اَللّٰهُمَّ اِنَّهٗ كَانَتْ لِىْ ابْنَةُ عَمٍّ اُحِبُّهَا كَاَشَدِّ مَا يُحِبُّ الرِّجَالُ النِّسَاءَ ، فَطَلَبْتُ اِلَيْهَا نَفْسَهَا ، فَاَبَتْ حَتّٰى اٰتِيَهَا بِمِائَةِ دِيْنَارٍ ، فَسَعَيْتُ حَتّٰى جَمَعْتُ مِائَةَ دِيْنَارٍ فَلَقِيْتُهَا بِهَا ، فَلَمَّا قَعَدْتُ بَيْنَ رِجْلَيْهَا قَالَتْ : يَا عَبْدَ اللّٰهِ اتَّقِ اللّٰهَ وَلَا تَفْتَحِ الْخَاتَمَ اِلَّا بِحَقِّهٖ ، فَقُمْتُ عَنْهَا ، اَللّٰهُمَّ فَاِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنِّىْ قَدْ فَعَلْتُ ذَالِكَ ابْتِغَاءَ وَجْهِكَ فَافْرُجْ لَنَا مِنْهَا ، فَفَرَجَ لَهُمْ فُرْجَةً .

وَقَالَ الْاٰخَرُ : اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ كُنْتُ اسْتَاْجَرْتُ اَجِيْرًا بِفَرَقِ اَرُزٍّ ، فَلَمَّا قَضٰى عَمَلَهٗ قَالَ : اَعْطِنِىْ حَقِّىْ ، فَعَرَضْتُ عَلَيْهِ حَقَّهٗ فَتَرَكَهٗ وَرَغِبَ عَنْهُ ، فَلَمْ اَزَلْ اَزْرَعُهٗ حَتّٰى جَمَعْتُ مِنْهُ بَقَرًا وَرَاعِيَهَا ، فَجَاءَنِىْ فَقَالَ : اتَّقِ اللّٰهَ وَلَا تَظْلِمْنِىْ وَاَعْطِنِىْ حَقِّىْ ، فَقُلْتُ : اذْهَبْ اِلٰى تِلْكَ الْبَقَرِ وَرَاعِيْهَا فَقَالَ : اتَّقِ اللّٰهَ وَلَا تَهْزَاْ بِىْ فَقُلْتُ : اِنِّىْ لَا اَهْزَاُ بِكَ ، فَخُذْ تِلْكَ الْبَقَرَ وَرَاعِيَهَا ، فَاَخَذَهٗ فَانْطَلَقَ ، فَاِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنِّىْ فَعَلْتُ ذَالِكَ ابْتِغَاءَ وَجْهِكَ ، فَافْرُجْ مَا بَقِىَ فَفَرَجَ اللّٰهُ عَنْهُمْ .

صحیح البخاری واللفظ لہ — رقم الحدیث (۵۹۷۴) — جلد۴ — صفحہ۱۸۹۲
صحیح البخاری — رقم الحدیث (۲۲۱۵) — جلد۲ — صفحہ۶۵۱
صحیح البخاری — رقم الحدیث (۲۳۳۳) — جلد۲ — صفحہ۶۹۵
صحیح البخاری — رقم الحدیث (۳۴۶۵) — جلد۲ — صفحہ۱۰۷۸
صحیح مسلم — رقم الحدیث (۲۷۴۳) — جلد۵ — صفحہ۲۷۵
السنن الکبریٰ (للبیہقی) — رقم الحدیث (۱۱۶۹۴) — جلد۶ — صفحہ۱۹۴
قال المحقق: — رواہ مسلم فی الصحیح
مسند الامام احمد — رقم الحدیث (۵۹۷۳) — جلد۵ — صفحہ۳۱۹
قال احمد محمد شاکر: — اسنادہ صحیح — بالفاظ مختلفۃ
مسند الامام احمد — رقم الحدیث (۵۹۷۳) — جلد۱۰ — صفحہ۱۸۰
قال شعیب الارنووط — صحیح لغیرہ دون قولہ: من استطاع منکم ان یکون مثل صاحب فرق الارز فلیکن مثلہ، وھذا اسناد ضعیف، لضعف عمر بن حمزۃ العمری، وبقیۃ رجال الاسناد ثقات رجال الشیخین — بالفاظ مختلفۃ

ترجمة الحديث:

سیدنا عبداللہ بن عمر-رضی اللہ عنہما-روایت کرتے ہیں کہ حضور سیدنا رسول اللہ-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم-نے ارشاد فرمایا:

تین آدمی دوران سفر چل رہے تھے کہ انہیں بارش نے آلیا تو وہ پہاڑ کی غار میں چلے گئے۔ پہاڑ سے ایک چٹان گر کر پہاڑ کے منہ-دہانے- پر آگئی تو وہ چٹان غار کے دہانے پر پیوست ہوگئی اور انکے نکلنے کی راہ مسدود ہوگئی تو انہوں نے ایک دوسرے سے کہا:

مسند الامام احمد　رقم الحدیث (۵۹۷۴)　جلد۵　صفحہ۳۲۱
قال احمد محمد شاکر:　اسنادہ صحیح　بالفاظ مختلفۃ
مسند الامام احمد　رقم الحدیث (۵۹۷۴)　جلد۱۰　صفحہ۱۸۴
قال شعیب الارنووط　اسنادہ صحیح علی شرط الشیخین　بالفاظ مختلفۃ
صحیح ابن حبان　رقم الحدیث (۹۷۱)　جلد۳　صفحہ۲۵۱
قال شعیب الارنووط:　اسنادہ حسن عمران القطان: صدوق یھم، وباقی رجالہ ثقات رجال الشیخین
غیر عمرو بن مرزوق، فمن رجال البخاری　بالفاظ مختلفۃ
صحیح ابن حبان　رقم الحدیث (۹۶۷)　جلد۲　صفحہ۲۹۵
قال الالبانی　صحیح　بالفاظ مختلفۃ
صحیح ابن حبان　رقم الحدیث (۸۹۷)　جلد۳　صفحہ۱۷۸
قال شعیب الارنووط　اسنادہ صحیح علی شرط الشیخین　بالفاظ مختلفۃ
صحیح ابن حبان　رقم الحدیث (۸۹۴)　جلد۲　صفحہ۲۵۰
قال الالبانی　صحیح　بالفاظ مختلفۃ
الترغیب والترھیب　رقم الحدیث (۳۶۶۸)　جلد۳　صفحہ۲۸۹
صحیح الترغیب والترھیب　رقم الحدیث (۲۴۹۷)　جلد۲　صفحہ۶۵۴
قال الالبانی:　صحیح
الترغیب والترھیب　رقم الحدیث (۳۶۶۹)　جلد۳　صفحہ۲۹۱
قال المحقق:　حسن
صحیح الترغیب والترھیب　رقم الحدیث (۲۴۹۸)　جلد۲　صفحہ۶۵۵
قال الالبانی:　حسن صحیح
مجمع الزوائد　رقم الحدیث (۱۳۴۱۱)　جلد۸　صفحہ۲۵۹
المعجم الکبیر (للطبرانی)　رقم الحدیث (۱۳۱۸۸)　جلد۱۲　صفحہ۲۳۵

اپنے اپنے اعمال کا جائزہ لو جو عمل تم نے صرف لوَجہِ اللہ کیا ہو اس کا واسطہ دے کر اللہ سے دعا مانگو تا کہ وہ تمہیں اس قید سے رہائی عطا فرمائے تو ان میں سے ایک نے کہا:

اے اللہ! میرے ماں باپ بوڑھے عمر رسیدہ تھے اور میرے چھوٹے چھوٹے بچے بھی تھے۔ میں دن بھر بکریاں چرایا کرتا تھا۔ جب میں ان کے پاس آتا تو بکریوں کا دودھ دوھتا تو اپنے ماں باپ کو اپنے بچوں سے پہلے پلاتا تو ایک مرتبہ سبز درختوں کی طلب مجھے دور لے گئی تو میں اس وقت واپس گھر آیا جب رات چھا چکی تھی تو میں نے اپنے ماں باپ کو پایا کہ وہ دونوں سو چکے تھے تو میں نے ایسے ہی دودھ دوہا جیسے میں پہلے دودھ دوہتا تھا تو میں دوھا ہوا دودھ لے کر آیا اور اپنے ماں باپ کے سرہانے کھڑا ہو گیا اور یہ بات مجھے ناپسند تھی کہ میں ان دونوں کو بے آرام کروں اور مجھے یہ بات بھی ناپسند تھی کہ اپنے ماں باپ سے پہلے بچوں کو دودھ پلاؤں اور میرے بچے میرے قدموں کے پاس فریاد و واویلا کرتے تھے۔ میری اور انکی یہی حالت و کیفیت رہی یہاں تک کہ فجر طلوع ہو گئی۔

اے اللہ! اگر تو جانتا ہے کہ میں نے یہ کام تیری رضا کیلئے کیا تھا تو ہمیں اتنی کشادگی عطا کر دے کہ ہم اس میں سے آسمان کو دیکھ سکیں تو اللہ تعالیٰ نے۔ چٹان کو ذرا سر کا کر۔ اتنی کشادگی کر دی کہ جس سے وہ آسمان کو دیکھ سکے۔

دوسرے نے۔ دعا شروع کی اور۔ کہا:

اے اللہ! میرے چچا کی ایک بیٹی تھی تو میں اس سے محبت کرتا تھا جتنی آدمی عورتوں سے محبت کرتے ہیں اس سے بھی شدید تر تو میں نے اس سے اسکا وجود حوالے کر دینے کا کہا تو اس نے انکار کر دیا یہاں تک کہ میں ایک سو دینار اسے پیش کروں۔ میں نے تگ و دو شروع کر دی یہاں تک کہ ایک سو دینار جمع کر لیے۔ میں یہ سو دینار لے کر اس سے ملا تو جب میں اسکے قریب بیٹھ گیا تو اس نے کہا:

اے اللہ کے بندے! اللہ سے ڈرو اور مہر کو اس کے حق کے بغیر نہ توڑو تو میں اس سے اٹھ کھڑا ہوا۔ اے اللہ تو جانتا ہے کہ اگر میں نے اس کے پاس سے اٹھ آنا تیری رضا کیلئے کیا ہے تو ہم کو اس قید

سے نکال لے تو اللہ نے اس چٹان کو کچھ سرکا کر کچھ اور کشادگی کر دی۔

تیسرے نے-دعاشروع کی اور-کہا:

اے اللہ! میں نے ایک مزدور تین صاع چاول پر لیا جب اس نے اپنا کام ختم کر لیا تو کہا مجھے میرا حق دے دے۔ میں نے اس پر اسکا حق پیش کیا تو اس نے اس سے منہ پھیرا اور اسے چھوڑ کر چل دیا۔ میں ان چاولوں کو کاشت کرتا رہا یہاں تک کہ میں نے اس کی رقم سے کئی گائیں اور انکا چرواہا خرید لیا تو وہ ایک دن آیا اور کہا: اللہ سے ڈرو اور مجھ پر ظلم نہ کرو اور مجھے میرا حق دے دو تو میں نے کہا: ان گائیوں اور ان کے چرواہے کو لے جاؤ۔ اس نے کہا اللہ سے ڈرو اور مجھ سے مذاق نہ کرو تو میں نے کہا: میں تجھ سے مذاق نہیں کر رہا۔ ان گائیوں اور ان کے چرواہے کو لے جاؤ یہ تیرا حق ہے تو اس نے وہ سارا مال لیا اور چلا گیا۔

اے اللہ! تو جانتا ہے کہ اگر میں تیری رضا کیلئے ایسا کیا ہے تو تو ہمیں اس قید سے رہائی عطا فرما تو اللہ تعالیٰ نے اس چٹان کو سرکا کر ان کو رہائی عطا فرما دی۔

-☆-

سچے دل سے توبہ کر کے نیکوں کی بستی کی طرف جانے والے کی مغفرت و بخشش

عَنْ اَبِی سَعِیْدِ الْخُدْرِیّ – رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ – قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ – صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّمَ – :

کَانَ فِیْمَنْ کَانَ قَبْلَکُمْ رَجُلٌ قَتَلَ تِسْعَۃً وَتِسْعِیْنَ نَفْساً ، فَسَأَلَ عَنْ اَعْلَمِ اَھْلِ الْاَرْضِ ، فَدُلَّ عَلٰی رَاھِبٍ ، فَاَتَاہُ فَقَالَ : اِنَّہٗ قَتَلَ تِسْعَۃً وَتِسْعِیْنَ نَفْساً ، فَھَلْ لَہٗ مِنْ تَوْبَۃٍ ؟ فَقَالَ : لَا ، فَقَتَلَہٗ فَکَمَّلَ بِہٖ مِائَۃً ، ثُمَّ سَأَلَ عَنْ اَعْلَمِ اَھْلِ الْاَرْضِ ، فَدُلَّ عَلٰی رَجُلٍ عَالِمٍ ، فَقَالَ : اِنَّہٗ قَتَلَ مِائَۃَ نَفْسٍ فَھَلْ لَہٗ مِنْ تَوْبَۃٍ ؟ قَالَ : نَعَمْ، مَنْ یَحُوْلُ بَیْنَہٗ وَبَیْنَ التَّوْبَۃِ ؟ اِنْطَلِقْ اِلٰی اَرْضِ کَذَا وَکَذَا ، فَاِنَّ بِھَا اُنَاساً یَعْبُدُوْنَ اللّٰہَ ، فَاعْبُدِ اللّٰہَ مَعَھُمْ ، وَلَا تَرْجِعْ اِلٰی اَرْضِکَ ، فَاِنَّھَا اَرْضُ سُوْءٍ . فَانْطَلَقَ حَتّٰی اِذَا نَصَفَ الطَّرِیْقَ فَاَتَاہُ الْمَوْتُ ، فَاخْتَصَمَتْ فِیْہِ مَلَائِکَۃُ الرَّحْمَۃِ وَ مَلَائِکَۃُ الْعَذَابِ ، فَقَالَتْ مَلَائِکَۃُ الرَّحْمَۃِ : جَاءَ تَائِباً مُقْبِلاً بِقَلْبِہٖ اِلَی اللّٰہِ تَعَالٰی ، وَقَالَتْ مَلَائِکَۃُ الْعَذَابِ : اِنَّہٗ لَمْ یَعْمَلْ

خَيۡرًا قَطُّ ، فَأَتَاهُمۡ مَلَكٌ فِي صُوۡرَةِ آدَمِيٍّ ، فَجَعَلُوۡهُ بَيۡنَهُمۡ ، فَقَالَ : قِيۡسُوا مَا بَيۡنَ الۡاَرۡضَيۡنِ فَاِلٰى اَيَّتِهِمَا كَانَ اَدۡنٰى فَهُوَ لَهُ ، فَقَاسُوۡا ، فَوَجَدُوۡهُ اَدۡنٰى اِلَى الۡاَرۡضِ الَّتِيۡ اَرَادَ ، فَقَبَضَتۡهُ مَلَائِكَةُ الرَّحۡمَةِ .

صحیح مسلم واللفظ لہ	رقم الحدیث (۲۷۶۶)	جلد ۴	صفحہ ۲۱۱۸
صحیح الترغیب والترہیب	رقم الحدیث (۳۱۵۱)	جلد ۳	صفحہ ۲۲۱
قال الالبانی	صحیح		
الترغیب والترہیب	رقم الحدیث (۴۶۱۳)	جلد ۴	صفحہ ۱۴
قال المحقق	صحیح		
سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۲۶۲۲)	جلد ۳	صفحہ ۲۷۱
قال محمود محمد محمود	الحدیث صحیح		
سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۲۶۲۲)	جلد ۳	صفحہ ۶۴۲
قال شعیب الارنووط	اسنادہ صحیح		
صحیح الجامع الصغیر	رقم الحدیث (۴۴۵۹)	جلد ۲	صفحہ ۸۲۲
قال الالبانی	صحیح		
صحیح الجامع الصغیر	رقم الحدیث (۲۰۷۶)	جلد ۱	صفحہ ۴۱۶
قال الالبانی	صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۱۶۲۷)	جلد ۱۰	صفحہ ۲۲۶
قال حمزۃ احمد الزین	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۱۰۹۷)	جلد ۱۰	صفحہ ۶۷
قال حمزۃ احمد الزین	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۱۱۵۴)	جلد ۱۷	صفحہ ۲۴۴
قال شعیب الارنووط	اسنادہ صحیح علی شرط الشیخین		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۱۶۸۷)	جلد ۱۸	صفحہ ۲۱۹
قال شعیب الارنووط	اسنادہ صحیح علی شرط الشیخین		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۶۱۱)	جلد ۲	صفحہ ۳۷۶
قال شعیب الارنووط	اسنادہ صحیح علی شرط الشیخین		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۶۱۰)	جلد ۲	صفحہ ۷۸
قال الالبانی	صحیح		
غایۃ الاحکام	رقم الحدیث (۴۹۸)	جلد ۱	صفحہ ۲۶۹
مشکاۃ المصابیح	رقم الحدیث (۲۲۶۷)	جلد ۲	صفحہ ۴۴۴

ترجمة الحديث:

سیدنا ابوسعید خدری -رضی اللہ عنہ- سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے ارشاد فرمایا:

ایک آدمی نے ننانوے -ایک کم سو- آدمیوں کو قتل کردیا۔ پھر اسے توبہ کا خیال آیا تو اس نے علاقہ کے سب سے بڑے عالم کے بارے میں پوچھا تو اسے ایک راہب کا پتہ بتایا گیا وہ اس کے پاس آیا اور کہا کہ اس نے ننانوے قتل کئے ہیں کیا اس کی توبہ قبول ہوگی؟ تو اس -راہب- نے جواب دیا:

نہیں، اس آدمی نے اسے -راہب کو- قتل کردیا اس -راہب کے قتل- سے اس نے سو کا عدد پورا کردیا۔ پھر اس نے اعلم اهل الارض -علاقہ کے سب سے بڑے عالم- کے بارے میں پوچھا تو اسے ایک عالم آدمی کا پتہ بتایا گیا۔ اس نے کہا کہ اس نے سو آدمی قتل کئے ہیں کیا اس کی توبہ قبول ہوگی؟ اس -عالم آدمی- نے جواب دیا۔ ہاں اور کون ہے جو اس کے درمیان اور اس کی توبہ کے درمیان حائل ہو سکے؟ فلاں فلاں علاقہ میں چلے جاؤ وہاں کچھ لوگ اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتے رہتے ہیں تم بھی ان کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو اور اپنے اس علاقہ کی طرف واپس نہ آنا یہ برا علاقہ ہے۔

پس وہ آدمی -نیک لوگوں کے علاقہ کی طرف- چلا حتی کہ جب اس نے آدھا راستہ عبور کرلیا تو اسے موت آ گئی پھر -اس کے متعلق- رحمت والے فرشتے اور عذاب والے فرشتے جھگڑنے لگے۔ رحمت والے فرشتوں نے کہا: یہ تائب ہو کر آیا ہے اپنے دل سے اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ ہو کر آیا ہے۔ عذاب والے فرشتوں نے کہا: اس نے کوئی نیکی نہیں کی۔ تو ان کے پاس ایک فرشتہ انسانی صورت میں آیا تو انہوں نے اسے اپنے درمیان حکم -فیصلہ کرنے والا- مقرر کردیا تو اس نے کہا:

دونوں زمینوں کی پیمائش کرو پس جس زمین کے قریب ہو یہ اسی کا تو انہوں نے پیمائش کی تو انہوں نے اسے جس زمین کا اس نے ارادہ کیا تھا اس کے قریب پایا تو اسے ملائکہ رحمت -رحمت والے فرشتوں- نے اپنے قبضہ میں لے لیا۔

سچے دل سے توبہ کی نیت سے نیکوں کی بستی کی طرف جانے والے کی راستے میں موت آ گئی جب تک سانس باقی رہی وہ سینہ نیکوں کی بستی کی طرف گھسیٹتا رہا اللہ تعالیٰ نے اس کی مغفرت و بخشش فرما دی

عَنْ اَبِی سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ – رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ – قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ – صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّمَ – :

كَانَ فِي بَنِي إِسْرَائِيلَ رَجُلٌ قَتَلَ تِسْعَةً وَتِسْعِينَ إِنْسَانًا ، ثُمَّ خَرَجَ يَسْأَلُ ، فَأَتَى رَاهِبًا فَسَأَلَهُ ، فَقَالَ لَهُ : هَلْ مِنْ تَوْبَةٍ ؟ قَالَ : لَا . فَقَتَلَهُ ، فَجَعَلَ يَسْأَلُ ، فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ : ائْتِ قَرْيَةَ كَذَا وَ كَذَا ، فَأَدْرَكَهُ الْمَوْتُ ، فَنَاءَ بِصَدْرِهِ نَحْوَهَا ، فَاخْتَصَمَتْ فِيهِ مَلَائِكَةُ الرَّحْمَةِ وَمَلَائِكَةُ الْعَذَابِ ، فَأَوْحَى اللّٰهُ إِلَى هَذِهِ : أَنْ تَقَرَّبِي ، وَأَوْحَى اللّٰهُ إِلَى هَذِهِ : أَنْ تَبَاعَدِي ، وَقَالَ : قِيسُوا مَا بَيْنَهُمَا ، فَوُجِدَ إِلَى هَذِهِ أَقْرَبَ بِشِبْرٍ ، فَغُفِرَ لَهُ .

صحیح البخاری واللفظ لہ	رقم الحدیث (۳۴۷۰)	جلد ۲	صفحہ ۱۰۷۹
صحیح الجامع الصغیر	رقم الحدیث (۴۴۵۹)	جلد ۲	صفحہ ۸۲۲
قال الالبانی	صحیح		

ترجمة الحدیث:

سیدنا ابو سعید خدری -رضی اللہ عنہ- سے روایت ہے کہ حضور سیدنا رسول اللہ -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے ارشاد فرمایا:

بنی اسرائیل میں ایک آدمی تھا جس نے ننانوے انسانوں کو قتل کیا تھا پھر وہ -توبہ سے متعلق- پوچھنے کیلئے نکلا تو ایک راہب کے پاس آیا اس سے پوچھا تو اس نے کہا:

کیا میری توبہ ہے؟ اس نے کہا: نہیں، تو اس نے اسے بھی قتل کر دیا پھر وہ -توبہ سے متعلق -پوچھنے لگا تو اسے ایک آدمی نے کہا:

فلاں فلاں بستی میں چلے جاؤ -جب وہ جا رہا تھا تو راستہ میں- اسے موت نے آلیا تو وہ اپنے سینے کے بل اس بستی کی طرف گرا تو اس کے معاملہ میں رحمت کے فرشتوں اور عذاب کے فرشتوں نے جھگڑا کیا تو اللہ تعالیٰ نے اس زمین کی طرف حکم فرمایا کہ تو قریب ہو جا اور اس زمین کی طرف حکم فرمایا کہ تو بعید -دور- ہو جا اور ارشاد فرمایا:

ان دونوں زمینوں کے درمیان پیمائش کرو تو انہوں نے اسے -نیکوں کی -بستی کے ایک بالشت قریب پایا تو اس کی مغفرت فرما دی گئی۔

-☆-

صحیح الجامع الصغیر	رقم الحدیث (۲۰۷۶)	جلد۱	صفحہ۴۱۶
قال الالبانی	صحیح		
مشکاۃ المصابیح	رقم الحدیث (۲۲۶۷)	جلد۲	صفحہ۴۴۴
کنز العمال	رقم الحدیث (۱۰۱۵۸)	جلد۱	صفحہ۳۹۲
کنز العمال	رقم الحدیث (۱۰۱۵۷)	جلد۱	صفحہ۳۹۲
غایۃ الاحکام	رقم الحدیث (۴۹۸)	جلد۱	صفحہ۲۶۹
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۶۱۵)	جلد۲	صفحہ۳۸۰
قال شعیب الارنؤوط	اسنادہ صحیح علی شرط الشیخین		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۶۱۴)	جلد۲	صفحہ۸۰
قال الالبانی	صحیح		

پہلی امتوں کا صاحبِ کرامات بچہ

عَنْ صُهَيْبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ : كَانَ مَلِكٌ فِيْمَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ ، وَكَانَ لَهُ سَاحِرٌ ، فَلَمَّا كَبِرَ قَالَ لِلْمَلِكِ : اِنِّيْ قَدْ كَبِرْتُ ، فَابْعَثْ اِلَيَّ غُلَامًا اُعَلِّمْهُ السِّحْرَ ؛ فَبَعَثَ اِلَيْهِ غُلَامًا يُعَلِّمُهُ ، فَكَانَ فِيْ طَرِيْقِهٖ اِذَا سَلَكَ رَاهِبٌ ، فَقَعَدَ اِلَيْهِ ، وَسَمِعَ كَلَامَهُ ، فَاَعْجَبَهُ .فَكَانَ اِذَا اَتَى السَّاحِرَ مَرَّ بِالرَّاهِبِ وَقَعَدَ اِلَيْهِ ، فَاِذَا اَتَى السَّاحِرَ مَرَّ بِالرَّاهِبِ وَقَعَدَ اِلَيْهِ ، فَاِذَا اَتَى السَّاحِرَ ضَرَبَهُ ، فَشَكَا ذٰلِكَ اِلَى الرَّاهِبِ فَقَالَ : اِذَا خَشِيْتَ السَّاحِرَ فَقُلْ : حَبَسَنِيْ اَهْلِيْ ، وَاِذَا خَشِيْتَ اَهْلَكَ فَقُلْ : حَبَسَنِي السَّاحِرُ. فَبَيْنَمَا هُوَ كَذٰلِكَ اِذْ اَتَى عَلٰى دَابَّةٍ عَظِيْمَةٍ قَدْ حَبَسَتِ النَّاسَ ، فَقَالَ : اَلْيَوْمَ اَعْلَمُ السَّاحِرُ اَفْضَلُ ، اَمِ الرَّاهِبُ اَفْضَلُ ؟ فَاَخَذَ حَجَرًا فَقَالَ : اَللّٰهُمَّ اِنْ كَانَ اَمْرُ الرَّاهِبِ اَحَبَّ اِلَيْكَ مِنْ اَمْرِ السَّاحِرِ فَاقْتُلْ هٰذِهِ الدَّابَّةَ حَتّٰى يَمْضِيَ النَّاسُ ، فَرَمَاهَا فَقَتَلَهَا ، وَمَضَى النَّاسُ ، فَاَتَى الرَّاهِبَ فَاَخْبَرَهُ فَقَالَ لَهُ الرَّاهِبُ : اَيْ بُنَيَّ ! اَنْتَ الْيَوْمَ اَفْضَلُ مِنِّيْ ، قَدْ بَلَغَ مِنْ اَمْرِكَ مَا اَرَى ،

وَاِنَّکَ سَتُبْتَلَی ، فَاِنِ ابْتُلِیتَ فَلَا تَدُلَّ عَلَیَّ . وَکَانَ الْغُلَامُ یُبْرِیءُ الْأَکْمَهَ وَالْأَبْرَصَ ، وَیُدَاوِی النَّاسَ مِنْ سَائِرِ الْأَدْوَاءِ فَسَمِعَ جَلِیسٌ لِلْمَلِکِ کَانَ قَدْ عَمِیَ ، فَأَتَاهُ بِهَدَایَا کَثِیرَةٍ ، فَقَالَ : مَا هٰهُنَا لَکَ اَجْمَعُ اِنْ اَنْتَ شَفَیْتَنِی ، فَقَالَ : اِنِّی لَا اَشْفِی اَحَدًا ، اِنَّمَا یَشْفِی اللّٰهُ . فَاِنْ أَنْتَ آمَنْتَ بِاللّٰهِ دَعَوْتُ اللّٰهَ فَشَفَاکَ ، فَآمَنَ بِاللّٰهِ ، فَشَفَاهُ اللّٰهُ . فَأَتَی الْمَلِکَ فَجَلَسَ اِلَیْهِ کَمَا کَانَ یَجْلِسُ ، فَقَالَ لَهُ الْمَلِکُ : مَنْ رَدَّ عَلَیْکَ بَصَرَکَ ؟ قَالَ : رَبِّی . قَالَ : وَلَکَ رَبٌّ غَیْرِی ؟ قَالَ : رَبِّی وَرَبُّکَ اللّٰهُ ، فَاَخَذَهُ ، فَلَمْ یَزَلْ یُعَذِّبُهُ حَتّٰی دَلَّ عَلَی الْغُلَامِ ، فَجِیءَ بِالْغُلَامِ ، فَقَالَ لَهُ الْمَلِکُ : اَیْ بُنَیَّ ! قَدْ بَلَغَ مِنْ سِحْرِکَ مَا تُبْرِیءُ الْأَکْمَهَ وَالْأَبْرَصَ ، وَتَفْعَلُ وَتَفْعَلُ ، فَقَالَ : اِنِّی لَا اَشْفِی اَحَدًا ، اِنَّمَا یَشْفِی اللّٰهُ ، فَاَخَذَهُ ، فَلَمْ یَزَلْ یُعَذِّبُهُ حَتّٰی دَلَّ عَلَی الرَّاهِبِ ؛ فَجِیءَ بِالرَّاهِبِ ، فَقِیلَ لَهُ : ارْجِعْ عَنْ دِینِکَ ، فَاَبَی ، فَدَعَا بِالْمِنْشَارِ ، فَوَضَعَ الْمِنْشَارَ فِی مَفْرِقِ رَاْسِهِ ، فَشَقَّهُ حَتّٰی وَقَعَ شِقَّاهُ ، ثُمَّ جِیءَ بِجَلِیسِ الْمَلِکِ ، فَقِیلَ لَهُ : ارْجِعْ عَنْ دِینِکَ فَاَبَی ، فَوَضَعَ الْمِنْشَارَ فِی مَفْرِقِ رَاْسِهِ ، فَشَقَّهُ بِهٖ حَتّٰی وَقَعَ شِقَّاهُ ، ثُمَّ جِیءَ بِالْغُلَامِ فَقِیلَ لَهُ : ارْجِعْ عَنْ دِینِکَ فَاَبَی ، فَدَفَعَهُ اِلَی نَفَرٍ مِنْ اَصْحَابِهٖ ، فَقَالَ : اذْهَبُوا بِهٖ اِلَی جَبَلِ کَذَا وَکَذَا ، فَاصْعَدُوا بِهِ الْجَبَلَ ، فَاِذَا بَلَغْتُمْ ذِرْوَتَهُ فَاِنْ رَجَعَ عَنْ دِینِهٖ ، وَاِلَّا فَاطْرَحُوهُ ، فَذَهَبُوا بِهٖ ، فَصَعِدُوا بِهِ الْجَبَلَ ، فَقَالَ : اَللّٰهُمَّ اکْفِنِیهِمْ بِمَ شِئْتَ ، فَرَجَفَ بِهِمُ الْجَبَلُ فَسَقَطُوا ، وَجَاءَ یَمْشِی اِلَی الْمَلِکِ ، فَقَالَ لَهُ الْمَلِکُ : مَا فَعَلَ اَصْحَابُکَ ؟ فَقَالَ : کَفَانِیهِمُ اللّٰهُ ، فَدَفَعَهُ اِلَی نَفَرٍ مِنْ اَصْحَابِهٖ ، فَقَالَ : اذْهَبُوا بِهٖ فَاحْمِلُوهُ فِی قُرْقُورٍ ، فَتَوَسَّطُوا بِهِ الْبَحْرَ ، فَاِنْ رَجَعَ عَنْ دِینِهٖ ، وَاِلَّا فَاقْذِفُوهُ ، فَذَهَبُوا بِهٖ فَقَالَ : اَللّٰهُمَّ اکْفِنِیهِمْ بِمَا شِئْتَ ، فَانْکَفَاَتْ بِهِمُ السَّفِینَةُ فَغَرِقُوا ، وَجَاءَ یَمْشِی اِلَی الْمَلِکِ ، فَقَالَ لَهُ الْمَلِکُ : مَا فَعَلَ اَصْحَابُکَ ؟ فَقَالَ : کَفَانِیهِمُ اللّٰهُ ، فَقَالَ

لِلْـمَـلِکِ: اِنَّکَ لَسْتَ بِقَاتِلِی حَتّٰی تَفْعَلَ مَا آمُرُکَ بِهِ . قَالَ : مَا هُوَ ؟ قَالَ : تَجْمَعُ النَّـاسَ فِی صَعِیْدٍ وَاحِدٍ ، وَتَصْلُبُنِیْ عَلٰی جِذْعٍ ، ثُمَّ خُذْ سَهْمًا مِنْ كِنَانَتِیْ ، ثُمَّ ضَعِ السَّهْـمَ فِی كَبِدِ الْقَوْسِ ثُمَّ قُلْ : بِاسْمِ اللّٰهِ رَبِّ الْغُلَامِ ، ثُـمَّ ارْمِنِی ، فَاِنَّکَ اِذَا فَعَلْتَ ذٰلِکَ قَتَلْتَنِـی . فَجَمَعَ النَّاسَ فِیْ صَعِیْدٍ وَاحِدٍ ، وَصَلَبَهُ عَلٰی جِذْعٍ ، ثُمَّ اَخَذَ سَهْمًا مِنْ كِنَانَتِهِ ، ثُمَّ وَضَعَ السَّهْمَ فِی كَبِدِ الْقَوْسِ، ثُمَّ قَالَ : بِاسْمِ اللّٰهِ رَبِّ الْغُلَامِ ، ثُمَّ رَمَاهُ فَوَقَعَ السَّهْـمُ فِیْ صُدْغِهِ ، فَوَضَعَ یَدَهُ فِیْ صُدْغِهِ فِیْ مَوْضِعِ السَّهْمِ فَمَاتَ . فَقَالَ النَّاسُ : آمَنَّا بِرَبِّ الْغُلَامِ ، فَاُتِیَ الْمَلِکُ ، فَقِیْلَ لَهُ : اَرَاَیْتَ مَا كُنْتَ تَحْذَرُ ؟ قَدْ وَاللّٰهِ نَزَلَ بِکَ حَذَرُکَ قَدْ آمَنَ النَّاسُ . فَاَمَرَ بِالْأُخْدُوْدِ فِیْ اَفْوَاهِ السِّكَکِ ، فَخُدَّتْ ، وَاَضْرَمَ النِّیْرَانَ ، وَقَالَ : مَنْ لَمْ یَرْجِعْ عَنْ دِیْنِهِ فَاَحْمُوْهُ فِیْهَا ، اَوْ قِیْلَ لَهُ : اقْتَحِمْ ، فَفَعَلُوْا حَتّٰی جَاءَتِ امْرَاَةٌ وَمَعَهَا صَبِیٌّ لَهَا ، فَتَقَاعَسَتْ اَنْ تَقَعَ فِیْهَا ، فَقَالَ لَهَا الْغُلَامُ: یَا اُمَّهِ ! اصْبِرِیْ فَاِنَّکِ عَلَی الْحَقِّ .

صحیح مسلم	رقم الحدیث (۷۳/۳۰۰۵)	جلد۶	صفحہ۴۱۰
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۷۳/۳۰۰۵)	جلد۴	صفحہ۷۴۴
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۳۳۴۰)	جلد۳	صفحہ۳۶۷
قال الالبانی	صحیح	بالفاظ مختلفۃ	
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۲۳۸۱۵)	جلد۱۷	صفحہ۱۷۳
قال حمزہ احمد الزین:	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۲۳۹۳۱)	جلد۳۹	صفحہ۳۵۱
قال شعیب الارنووط	اسنادہ صحیح علی شرط مسلم، رجالہ ثقات رجال الشیخین غیر حماد بن سلمۃ فمن رجال مسلم		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۸۷۳)	جلد۳	صفحہ۱۵۴
قال شعیب الارنووط	اسنادہ صحیح علی شرط مسلم، رجالہ ثقات رجال الشیخین غیر حماد بن سلمۃ فمن رجال مسلم		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۸۷۰)	جلد۲	صفحہ۲۳۵
قال الالبانی	صحیح		

ترجمة الحديث:

سیدنا صہیب -رضی اللہ عنہ- سے روایت ہے کہ حضور سیدنا رسول اللہ -صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے ارشاد فرمایا:

تم سے پہلی امتوں میں ایک بادشاہ تھا اس کا ایک جادوگر تھا -جو اس کو مشورے دیتا تھا- جب وہ جادوگر بوڑھا ہو گیا تو اس نے بادشاہ سے کہا: بیشک میں بوڑھا ہو چکا ہوں پس اب میری طرف ایک بچہ بھیجو تا کہ میں اسے -جادو- سکھاؤں۔

بادشاہ نے اس جادوگر کے پاس ایک بچہ بھیجا جس کو اس نے جادو سکھانا شروع کر دیا۔ اس بچہ کے راستہ میں جس راستہ پر وہ چل کر جادوگر کے پاس جاتا تھا ایک راہب تھا تو وہ لڑکا اس راہب کے پاس بیٹھتا اور اس کے کلام کو سنتا تو اس لڑکے کو اس راہب کی باتیں بھلی معلوم ہوتیں جب وہ جادوگر کے پاس جاتا تو -دیر ہونے کی وجہ سے- اسے جادوگر مارتا۔

اس نے اس بات کی شکایت راہب سے کر دی تو راہب نے اسے کہا: جب تو جادوگر سے ڈرے -کہ وہ دیر ہونے کی وجہ سے تجھے مارے گا- تو اسے کہہ دینا مجھے میرے گھر والوں نے روک لیا تھا اور جب تو گھر والوں سے ڈرے -کہ وہ دیر ہونے کی وجہ سے ماریں گے- تو انہیں کہہ دینا کہ مجھے جادوگر نے روک لیا تھا۔

چنانچہ اس کی اس عادت پر دن گزرتے گئے کہ ایک دن لڑکے نے اپنے راستہ میں ایک بہت بڑا جانور دیکھا جس نے لوگوں کو -گزرنے سے- روک رکھا تھا تو بچے نے کہا: آج میں جان لوں گا کہ جادوگر افضل ہے یا راہب تو اس بچے نے ایک پتھر پکڑا اور اللہ سے عرض کی: اے اللہ! اگر راہب کا معاملہ تجھے زیاہ محبوب ہے جادوگر کے معاملہ سے تو اس جانور کو -اس پتھر سے- ہلاک کر دے تا کہ -راستہ کھل جائے اور- لوگ گزر جائیں تو اس بچے نے وہ پتھر مارا جس نے اس جانور کو ہلاک کر دیا پس وہ راہب کے پاس آیا اور اسے ساری بات بتا دی۔ راہب نے اس سے کہا:

اے میرے پیارے بیٹے ! آج تم مجھ سے افضل و برتر ہو، تیرا معاملہ بہت دور پہنچ چکا ہے میں دیکھ رہا ہوں کہ عنقریب تم آزمائش میں ڈالے جاؤ گے۔ جب تم پر آزمائش آئے تو میرے متعلق لوگوں کہ نہ بتانا۔

وہ بچہ مادرزاد اندھے اور کوڑھ والے کوتندرست کر دیتا تھا-باذن اللہ-اور دیگر تمام بیماریوں میں بھی لوگوں کا علاج کرتا تھا۔

بادشاہ کے ایک جلیس ودرباری نے-اس بچے کے بارے میں-سنا جو اندھا ہو چکا تھا وہ بہت سے تحائف لے کر بچے کے پاس آیا اس نے کہا:

اگر تم مجھے شفاء دے دو تو یہ سارے کے سارے تحفے تمہارے لئے اس بچے نے کہا: میں کسی کو شفاء نہیں دیتا شفاء اللہ تعالیٰ دیتا ہے۔ اگر تم اللہ تعالیٰ پر ایمان لے آؤ تو اللہ سے تمہارے لئے دعا کروں گا وہ اللہ تمہیں شفاء عطا فرمائے گا۔ پس وہ-بادشاہ کا درباری-اللہ تعالیٰ پر ایمان لے آیا اللہ تعالیٰ نے اسے شفاء عطا فرمادی۔

وہ-درباری-بادشاہ کے پاس آیا تو اس کے دربار میں ایسے بیٹھا جیسے وہ-پہلے-بیٹھا کرتا تھا۔ بادشاہ نے اس سے کہا:

تیری آنکھیں کس نے ٹھیک کی ہیں؟ تو اس نے کہا: میرے ربّ نے۔ بادشاہ نے کہا: کیا میرے علاوہ بھی تیرا کوئی ربّ ہے؟ اس نے کہا: میرا ربّ اور تیرا ربّ اللہ ہے۔

بادشاہ نے اسے گرفتار کر لیا اور اسے مسلسل سزا دیتا رہا حتی کہ اس نے بچے کا پتہ بتا دیا۔ بچے کو بادشاہ کے پاس حاضر کیا گیا تو بادشاہ نے اس سے کہا: اے میرے پیارے بیٹے ! تیرے جادو کا کمال اس درجہ تک پہنچ گیا ہے کہ تو مادرزاد اندھوں اور کوڑھ والوں کو تندرست کرتا ہے اور تو ایسا ایسا کرتا ہے۔ بچے نے کہا: میں کسی کو شفاء نہیں دیتا شفاء تو اللہ تعالیٰ عطا فرماتا ہے۔

بادشاہ نے اسے بھی گرفتار کر لیا اسے بھی مسلسل سزا دینی شروع کر دی حتی کہ اس نے راہب

کا پتہ بتا دیا راھب کو بادشاہ کے دربار میں حاضر کیا گیا۔اسے حکم دیا گیا اپنے دین سے پھر جاؤ،اس نے اپنا دین ترک کرنے سے انکار کر دیا،بادشاہ نے آرا منگوایا اور اس آرا کو اس کے سر کے درمیان مانگ والے مقام پر رکھ دیا گیا تو اس آرہ کے ذریعے اس راھب کو چیر دیا گیا یہانتک کہ اس کے دو حصّے ہو گئے۔

پھر بادشاہ کے جلیس و درباری کو لایا گیا اسے حکم دیا گیا کہ اپنے دین سے پھر جاؤ اس نے انکار کر دیا تو اس کے سر کے عین وسط میں مانگ والی جگہ آرہ رکھ کر اسے چیز دیا گیا حتی کہ اس کے بھی دو حصّے ہو گئے۔پھر بچے کو حاضر کیا گیا اسے حکم دیا گیا کہ اپنے دین سے پھر جاؤ اس نے انکار کر دیا۔بادشاہ نے اسے اپنے چند خاص اصحاب کے سپرد کر دیا اور کہا: اس بچے کو فلاں فلاں پہاڑ پر لے جاؤ اور اس پہاڑ پر اسے چڑھاؤ۔پس جب تم اس کی چوٹی پر پہنچ جاؤ۔تو اسے کے دین کے بارے میں سوال کرو۔اگر یہ اپنے دین سے پھر جائے تو ٹھیک ہے ورنہ اسے وہاں سے نیچے پھینک دو۔

وہ۔بادشاہ کے آدمی۔اس بچے کو لے کر پہاڑ پر چڑھ گئے تو بچے نے دعا کی:

اَللّٰھُمَّ اکْفِنِیْھِمْ بِمَا شِئْتَ. اے اللہ! تو ان کے مقابلہ میں جیسے چاہے مجھے کافی ہو جا۔

تو پہاڑ ان کے ساتھ تھرتھرایا تو وہ سب نیچے گر گئے۔اور مر گئے۔لڑکا۔پھر۔چل کر بادشاہ کے پاس آ گیا۔بادشاہ نے اس سے پوچھا تجھے لیکر جانیوالے آدمیوں کے ساتھ کیا ہوا؟ بچے نے جواب دیا اللہ تعالیٰ ان کے مقابلہ میں مجھے کافی ہو گیا۔ان کے مقابلہ میں میری مدد و اعانت کی اور اللہ نے انہیں مار دیا۔پھر اس۔بادشاہ۔نے اپنے چند۔اور۔اصحاب کے سپرد کیا اور کہا: اس بچے کو لے جاؤ اور کشتی میں سوار کر دو اور اسے سمندر کے درمیان لے جاؤ۔پھر اس کے اس دین کے بارے میں استفسار کرو۔اگر یہ اپنے دین سے پھر جائے تو بہت بہتر ورنہ اسے سمندر کے وسط میں پھینک دو۔تاکہ یہ ڈوب کر مر جائے۔پس وہ اسے لیکر۔سمندر کے وسط میں۔چلے گئے تو اس بچے نے دعا کی:

اَللّٰھُمَّ اکْفِنِیْھِمْ بِمَا شِئْتَ.

اے اللہ! ان کے مقابلہ میں تو جیسے چاہے مجھے کافی ہوجا۔

تو کشتی ان-بادشاہ کے-آدمیوں سمیت الٹ گئی تو وہ سب غرق ہو گئے۔وہ بچہ پھر چلتا ہوا بادشاہ کے پاس آ گیا۔بادشاہ نے استفسار کیا تجھے لیکر جانے والے آدمیوں کے ساتھ کیا ہوا؟ تو بچے نے جواب دیا ان کے مقابلہ میں مجھے اللہ تعالیٰ کافی ہوگیا-یعنی میری مدد فرمائی اور انہیں غرق کردیا-

پھر اس بچے نے بادشاہ سے کہا:

تو مجھے اس وقت تک قتل نہیں کرسکتا جب تک تو وہ نہ کرے جو میں تجھے بتاؤں۔بادشاہ نے کہا: وہ طریقہ کیا ہے؟ اس بچے نے کہا:

تو لوگوں کو ایک کھلے میدان میں جمع کرلے اور سولی دینے کیلئے مجھے ایک تنے پر چڑھا پھر میری ترکش سے ایک تیر لے لے پھر اس تیر کو کمان کے وسط میں رکھ پھر کہہ:

بِسۡمِ اللّٰهِ رَبِّ الۡغُلَامِ

اللہ کے نام سے تیر چلاتا ہوں جو اس بچے کا ربّ ہے۔

پھر مجھ پر تیر چلا اگر تو ایسا کرے گا تو تو مجھے قتل کرسکے گا-ورنہ نہیں-بادشاہ نے لوگوں کو ایک کھلے میدان میں جمع کیا اور اسے سولی دینے کیلئے تنے پر چڑھایا پھر اس بچے کے ترکش سے ایک تیر لیا پھر تیر کو کمان کے وسط میں رکھا پھر کہا:

بِسۡمِ اللّٰهِ رَبِّ الۡغُلَامِ

اللہ کے نام سے تیر چلاتا ہوں جو بچے کا ربّ ہے۔

پھر اس نے تیر بچے کی طرف پھینکا تو تیر اس کی کنپٹی پر لگا تو اس نے اپنا ہاتھ کنپٹی پر رکھا اور شہید ہوگیا۔

-لوگوں نے یہ منظر دیکھا-تو کہا: ہم بچے کے ربّ پر ایمان لاتے ہیں۔بادشاہ کے خاص آدمیوں کو بادشاہ کے دربار حاضر کیا گیا تو اس سے کہا گیا:

اے بادشاہ! آپ جس چیز سے ڈرتے تھے وہی ہوا اللہ کی قسم! آپ کا اندیشہ درست ثابت ہوا لوگ اللہ پر ایمان لے آئے ہیں۔ پس بادشاہ نے حکم دیا گلیوں کے کناروں میں خندقیں کھودی جائیں، خندقیں کھود دی گئیں اوران میں آگ مشتعل کردی گئی اوراس نے حکم دیا جواپنے پہلے دین کی طرف نہ لوٹے اسے اس آگ میں جھونک دو یا اس سے کہا جائے اس آگ میں داخل ہو جاؤ تو انہوں نے ایسا ہی کیا حتی کہ ایک عورت آئی اوراس کے ساتھ اس کا بچہ تھا تو وہ عورت آگ میں داخل ہونے کیلئے ہچکچائی تو اس کے بچے نے اس سے کہا: اے ماں!۔ راہ حق میں آنے والی مصیبت پر۔صبر کرو۔ آگ میں داخل ہو جاؤ۔ بیشک تو حق پر ہے۔

-☆-

پہلی امتوں میں دین کے پیروکاروں کو زمین میں گاڑ کر ان پر آرا چلا کر ان کے سر کے دو ٹکڑے کر دیئے جاتے اور لوہے کی کنگیوں سے بعض کا گوشت ان کی ہڈیوں سے جدا کر دیا جاتا پھر بھی یہ ظلم انہیں راہِ حق سے منحرف نہ کر سکا

عَنْ خبَّابِ بْنِ الْأَرَتِّ – رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ – قَالَ :

شَكَوْنَا اِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ – صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ – وَهُوَ مُتَوَسِّدٌ بُرْدَةً لَهُ فِیْ ظِلِّ الْكَعْبَةِ ، قُلْنَا : اَلَا تَسْتَنْصِرُ لَنَا ، اَلَا تَدْعُو اللّٰهَ لَنَا ؟ قَالَ :

كَانَ الرَّجُلُ فِيْمَنْ قَبْلَكُمْ يُحْفَرُ لَهُ فِی الْأَرْضِ ، فَيُجْعَلُ فِيْهَا ، فَيُجَاءُ بِالْمِنْشَارِ فَيُوْضَعُ عَلَى رَأْسِهٖ ، فَيُشَقُّ بِاثْنَتَيْنِ ، وَمَا يَصُدُّهُ ذٰلِکَ عَنْ دِيْنِهٖ ، وَيُمْشَطُ بِاَمْشَاطِ الْحَدِيْدِ مَا دُوْنَ لَحْمِهٖ مِنْ عَظْمٍ اَوْ عَصَبٍ ، وَمَا يَصُدُّهُ ذٰلِکَ عَنْ دِيْنِهٖ ، وَاللّٰهِ ! لَيُتِمَّنَّ هٰذَا الْأَمْرَ ، حَتّٰى يَسِيْرَ الرَّاكِبُ مِنْ صَنْعَاءَ اِلَى حَضْرَمَوْتَ ، لَا يَخَافُ اِلَّا اللّٰهَ ، اَوِ الذِّئْبَ عَلَى غَنَمِهٖ ، وَلٰكِنَّكُمْ تَسْتَعْجِلُوْنَ .

ترجمة الحديث:

سیدنا خباب بن الارت-رضی اللہ عنہ-نے فرمایا:

ہم نے حضور سیدنا رسول اللہ-صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلم- سے عرض کی جبکہ حضور-صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلم-کعبہ شریف کے سایہ میں ایک چادر کا تکیہ بنائے استراحت فرماتھے۔ہم نے عرض کی:

کیا آپ ہمارے لئے اللہ تعالیٰ سے مدد نہیں مانگیں گے؟ کیا آپ ہمارے لئے اللہ تعالیٰ سے دعا نہیں کریں گے؟ حضور-صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلم-نے ارشاد فرمایا:

تم سے پہلے جو قومیں گزری ہیں ان میں سے آدمی کیلئے زمین میں گھڑا کھود کر اس میں اسے کھڑا کر دیا جاتا پھر آرہ لایا جاتا اور اسے اس کے سر پر چلا کر اس کے دو ٹکڑے کر دیئے جاتے اور یہ چیز اسے اس کے دین سے منحرف نہ کرسکی اور-ایک اور آدمی پر-پر لوہے کی کنگھیاں پھیری جاتیں جو اس کے گوشت کو ہڈیوں سے یا پٹھوں سے جدا کر دیتیں یہ چیز بھی اسے اس کے دین سے منحرف نہ کرسکی۔

اللہ ذوالجلال کی قسم! اللہ تعالیٰ اس امر-دین-کو ضرور پورا فرمائیگا۔یہانتک کہ سوار صنعا سے حضر موت تک سفر کریگا۔اسے اللہ کے علاوہ کسی کا خوف نہ ہوگا اور اس طرح اپنے ریوڑ پر سوائے بھیڑیئے کے کسی-چور یا ڈاکو-کا خوف نہ ہوگا لیکن تم جلدی چاہتے ہو۔

-☆-

صحیح البخاری واللفظ لہ	رقم الحدیث (٣٦١٢)	جلد٣	صفحہ١١١٤
صحیح سنن ابی داود	رقم الحدیث (٢٦٤٩)	جلد٢	صفحہ١٣٥
قال الالبانی:	صحیح		
صحیح سنن النسائی	رقم الحدیث (٥٣٣٥)	جلد٣	صفحہ٤١٤
قال الالبانی:	صحیح		
تحفۃ الاشراف	رقم الحدیث (٣٥١٩)	جلد٣	صفحہ١١٧

صاحب اخلاص کے چھپ کر کیے گئے صدقہ کی وجہ سے
چور کو چوری سے اور بدکار کو بدکاری سے توبہ کی توفیق مل گئی
اور مالدار کو فی سبیل اللہ مال خرچ کرنے کی توفیق مل گئی

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ – رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ – اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ – صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ – قَالَ:

قَالَ رَجُلٌ : لَاَتَصَدَّقَنَّ بِصَدَقَۃٍ ، فَخَرَجَ بِصَدَقَتِہٖ ، فَوَضَعَھَا فِیْ یَدِ سَارِقٍ ، فَاَصْبَحُوا یَتَحَدَّثُوْنَ : تُصُدِّقَ اللَّیْلَۃَ عَلٰی سَارِقٍ ، فَقَالَ : اَللّٰھُمَّ لَکَ الْحَمْدُ عَلٰی سَارِقٍ ؟ لَاَتَصَدَّقَنَّ بِصَدَقَۃٍ ، فَخَرَجَ بِصَدَقَتِہٖ ، فَوَضَعَھَا فِیْ یَدِ زَانِیَۃٍ ، فَاَصْبَحُوا یَتَحَدَّثُوْنَ : تُصُدِّقَ اللَّیْلَۃَ عَلٰی زَانِیَۃٍ ،فَقَالَ : اَللّٰھُمَّ لَکَ الْحَمْدُ عَلٰی زَانِیَۃٍ ؟لَاَتَصَدَّقَنَّ بِصَدَقَۃٍ ، فَخَرَجَ بِصَدَقَتِہٖ ، فَوَضَعَھَا فِیْ یَدِ غَنِیٍّ ، فَاَصْبَحُوْا یَتَحَدَّثُوْنَ : تُصُدِّقَ عَلٰی غَنِیٍّ ، فَقَالَ : اَللّٰھُمَّ لَکَ الْحَمْدُ عَلٰی سَارِقٍ ، وَزَانِیَۃٍ ، وَغَنِیٍّ ؟ فَاُتِیَ فَقِیْلَ لَہٗ : اَمَّا صَدَقَتُکَ عَلٰی سَارِقٍ ، فَلَعَلَّہٗ اَنْ یَسْتَعِفَّ عَنْ سَرِقَتِہٖ ، وَاَمَّا الزَّانِیَۃُ فَلَعَلَّھَا تَسْتَعِفُّ

عَنْ زِنَاهَا ، وَاَمَّا الْغَنِيُّ فَلَعَلَّهُ اَنْ يَعْتَبِرَ ، فَيُنْفِقَ مِمَّا اَعْطَاهُ اللّٰهُ تَعَالٰى .

ترجمة الحديث:

سیدنا ابوھریرہ-رضی اللہ عنہ- سے روایت ہے کہ حضور سیدنا رسول اللہ-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے ارشاد فرمایا:

پہلی امتوں میں ایک آدمی نے کہا: میں اللہ کی راہ میں مال صدقہ کرونگا وہ اپنے صدقے کا مال لیکر نکلا اور اس نے ایک چور کے ہاتھ پر صدقہ کا مال رکھ دیا۔صبح لوگ آپس میں باتیں کرنے لگے کہ آج رات چور پر صدقہ کیا گیا۔اس صدقہ کرنے والے نے کہا:

اے اللہ! تمام خوبیاں تجھے ہی زیبا ہیں! میں نے چور پر صدقہ کر دیا؟ میں پھر صدقہ کرونگا۔ وہ اپنے صدقہ کا مال لیکر نکلا اور ایک زانیہ کے ہاتھ پر رکھ دیا۔صبح لوگ باتیں کرنے لگے آج رات

صحیح البخاری	رقم الحدیث(۱۴۲۱)	جلد۱	صفحہ۴۲۳
صحیح مسلم	رقم الحدیث(۱۰۲۲)	جلد۲	صفحہ۴۰۴
الترغیب والترھیب	رقم الحدیث(۲۴)	جلد۱	صفحہ۶۹
قال المحقق:	صحیح		
صحیح الترغیب والترھیب	رقم الحدیث(۲۰)	جلد۱	صفحہ۱۱۲
قال الالبانی:	صحیح		
صحیح سنن النسائی	رقم الحدیث(۲۵۲۲)	جلد۲	صفحہ۲۰۱
قال الالبانی:	صحیح		
تحفۃ الاشراف	رقم الحدیث(۱۳۷۳۵)	جلد۱۰	صفحہ۱۷۵
مسند الامام احمد	رقم الحدیث(۸۲۶۵)	جلد۸	صفحہ۲۶۴
قال حمزۃ احمد الزین	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث(۸۲۸۲)	جلد۱۴	صفحہ۳۶
قال شعیب الارنووط	اسنادہ صحیح علی شرط الشیخین		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث(۸۶۰۲)	جلد۱۴	صفحہ۲۵۶
قال شعیب الارنووط	حدیث صحیح دون قولہ: من بنی اسرائیل، ابن لھیعۃ-وان کان سیء الحفظ-قد توبع		
الجامع الاحکام القرآن		جلد۸	صفحہ۱۷۶
جامع الاصول	رقم الحدیث(۴۶۶۴)	جلد۵	صفحہ۵۷۷

زانیہ پرصدقہ کیا گیا تو اس صدقہ کرنے والے نے کہا:

اے اللہ! تمام تعریفیں تیرے لیے ہیں میں نے زانیہ پرصدقہ کردیا؟ میں پھر صدقہ کرونگا۔ وہ صدقہ لے کر نکلا اور ایک غنی-مالدار- کے ہاتھ پر رکھ دیا۔ صبح لوگ باتیں کرنے لگے آج رات غنی پر صدقہ کیا گیا۔ اس صدقہ کرنے والے نے کہا: اے اللہ! تمام تعریفیں تیرے لیے ہیں کیا میں نے چور، زانیہ اور غنی پر صدقہ کردیا؟ تو اس کے پاس ایک آنے والا آیا اور کہا:

تیرا صدقہ قبول ہو گیا ہے تو نے جو چور پر صدقہ کیا شاید وہ چوری سے رک جائے۔ تو نے جو زانیہ پر صدقہ کیا ہوسکتا ہے وہ زنا سے باز آجائے اور تو نے جو غنی کو صدقہ کیا ہے ہوسکتا ہے وہ تیرے اس عمل سے عبرت پکڑے اور اللہ تعالیٰ نے اسے جو مال دیا ہے اس سے صدقہ کرنے لگے۔

-☆-

اللہ نگران ومحافظ

عَنْ أَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ :

بَیْنَا رَجُلٌ بِفَلَاةٍ مِنَ الْأَرْضِ ، فَسَمِعَ صَوْتًا فِی سَحَابَةٍ : اسْقِ حَدِیْقَةَ فُلَانٍ ، فَتَنَحَّی ذٰلِکَ السَّحَابُ ، فَأَفْرَغَ مَاءَهٗ فِی حَرَّةٍ ، فَإِذَا شَرْجَةٌ مِنْ تِلْکَ الشِّرَاجِ قَدِ اسْتَوْعَبَتْ ذٰلِکَ الْمَاءَ کُلَّهٗ ، فَتَتَبَّعَ الْمَاءَ ، فَإِذَا رَجُلٌ قَائِمٌ فِی حَدِیْقَتِهٖ یُحَوِّلُ الْمَاءَ بِمِسْحَاتِهٖ ، فَقَالَ لَهٗ : یَاعَبْدَ اللّٰهِ ! مَا إِسْمُکَ ؟ قَالَ : فُلَانٌ ، لِلْإِسْمِ الَّذِیْ سَمِعَ فِی السَّحَابَةِ ، فَقَالَ لَهٗ : یَا عَبْدَ اللّٰهِ ! لِمَ تَسْأَلُنِیْ عَنِ اسْمِیْ ؟ فَقَالَ : إِنِّیْ سَمِعْتُ صَوْتًا فِی السَّحَابِ الَّذِیْ هٰذَا مَاؤُهٗ یَقُوْلُ : اسْقِ حَدِیْقَةَ فُلَانٍ ، لِإِسْمِکَ ، فَمَا تَصْنَعُ فِیْهَا ؟ قَالَ : أَمَّا إِذْ قُلْتَ هٰذَا ، فَإِنِّیْ أَنْظُرُ إِلٰی مَا یَخْرُجُ مِنْهَا فَأَتَصَدَّقُ بِثُلُثِهٖ ، وَآکُلُ أَنَا وَعِیَالِیْ ثُلُثًا ، وَأَرُدُّ فِیْهَا ثُلُثَهٗ .

صحیح مسلم رقم الحدیث (۲۹۸۴/۴۵) جلد۴ صفحہ۲۲۸۸
صحیح مسلم رقم الحدیث (۲۹۸۴/۴۵) جلد۴ صفحہ۷۲۸
صحیح مسلم رقم الحدیث (۷۴۷۳) جلد۴ صفحہ۴۰۲

ترجمة الحديث:

سیدنا ابوھریرہ -رضی اللہ عنہ- سے روایت ہے کہ حضور سیدنا نبی کریم -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے ارشاد فرمایا:

ایک دفعہ ایک آدمی صحرا میں تھا تو اس نے بادل سے ایک آواز سنی: فلاں کے باغ کو سیراب کرو۔ پس بادل کا یہ ٹکڑا الگ ہوا اور اس نے اپنا پانی ایک سیاہ سنگلاخ زمین پر برسا دیا تو ان نالوں میں سے ایک نالے نے اپنے اندر سارا پانی جمع کر لیا تو یہ آدمی اس پانی کے پیچھے چلنے لگا تو دیکھا ایک آدمی اپنے باغ میں کھڑا اپنی گینتی سے اپنے باغ کو پانی لگا رہا ہے تو اس آدمی نے اس باغ والے آدمی سے کہا: یا عبداللہ! -اے اللہ کے بندے- تیرا کیا نام ہے؟ اس نے کہا:

فلاں، وہی نام جو اس نے بادل سے سنا تھا تو اب اس باغ والے آدمی نے کہا:

یا عبداللہ! -اے اللہ کے بندے- تم میرا نام کیوں پوچھتے ہو؟ تو اس نے کہا:

رياض الصالحين	رقم الحديث(۵۶۲)	جلد۱	صفحہ۴۹۰
سلسلة الاحاديث الصحيحة	رقم الحديث(۱۱۹۷)	جلد۳	صفحہ۱۹۴
صحيح الجامع الصغير	رقم الحديث(۲۸۶۴)	جلد۱	صفحہ۵۵۰
قال الالباني	صحيح		
الترغيب والترهيب	رقم الحديث(۱۲۶۳)	جلد۱	صفحہ۶۶۰
قال المحقق	صحيح		
صحيح الترغيب والترهيب	رقم الحديث(۸۶۲)	جلد۱	صفحہ۵۱۷
قال الالباني	صحيح		
صحيح ابن حبان	رقم الحديث(۳۳۵۵)	جلد۸	صفحہ۱۴۲
قال شعيب الارنؤوط	اسناده صحيح على شرط الشيخين		
السنن الكبير	رقم الحديث(۶۶۱۲)	جلد۳	صفحہ۱۳۹۰
صحيح ابن حبان	رقم الحديث(۳۳۴۴)	جلد۵	صفحہ۲۴۷
قال الالباني	صحيح		
مشكاة المصابيح	رقم الحديث(۱۸۱۸)	جلد۲	صفحہ۲۸۲
السنن الكبرى للبيهقي	رقم الحديث(۷۵۱۲)	جلد۴	صفحہ۲۲۴

میں نے سنااس بادل سے جس کا یہ پانی ہے آواز دینے والا کہتا تھا: فلاں کے باغ کو سیراب کرو۔ یہ وہی نام ہے جو تم نے اپنا نام بتلایا ہے۔-اب بتاؤ-تم اس باغ میں کونسا عمل کرتے ہو؟ اس نے کہا:

جب تم یہ سب کچھ بتارہے ہو تو میں بتاتا ہوں میں اس باغ کی پیداوار کا حساب لگاتا ہوں میں اسکا ثلث-تیسرا حصہ-اللہ کی راہ میں صدقہ کردیتا ہوں اور اس کا دوسرا ثلث-تیسرا حصہ-میں اور میرے اھل وعیال کھاتے ہیں اور اس کا تیسرا ثلث-تیسرا حصہ-اس باغ میں دوبارہ لگادیتا ہوں۔

-☆-

ایک متکبر کی عبرتناک سزا

عَن جابرٍ – رَضِیَ اللّٰهُ عَنهُ – أَحسِبُهُ رَفَعَهُ ،

أَنَّ رَجُلاً کانَ فِی حُلَّةٍ حَمرَاءَ ، فَتَبَختَرَ وَاختَالَ فِیها ،فَخَسَفَ اللّٰهُ بِهِ الأَرضَ فَهُوَ یَتَجَلجَلُ فِیها إِلَی یَومِ القِیامَةِ .

ترجمة الحدیث:

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ نے حضور سیدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد گرامی بیان کیا:

ایک آدمی سرخ جوڑا پہنے اترا رہا تھا اور وہ جوڑا پہنے ہوئے تکبر سے چلا تو اللہ نے اسے زمین میں دھنسا دیا تو وہ قیامت کے دن تک زمین میں دھنستا جائے گا۔

الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۴۲۹۸)	جلد۳	صفحہ۵۴۲
قال المحقق	حسن		
صحیح الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۲۹۱۵)	جلد۳	صفحہ۱۰۹
قال الالبانی	صحیح لغیرہ		
مجمع الزوائد	رقم الحدیث (۸۵۳۷)	جلد۵	صفحہ۲۲۰
قال الھیثمی:	رواہ البزار ورجالہ رجال الصحیح		
مجمع الزوائد	رقم الحدیث (۸۵۳۷)	جلد۵	صفحہ۲۲۰

ایک آدمی کپڑوں کا ایک جوڑا پہنے ہوئے غرور وتکبر کا پیکر بن کر چل رہا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے اسے زمین میں دھنسا دیا اور وہ قیامت تک اس دھنسنے کے عذاب میں مبتلا رہے گا

عَن أَبِی هُرَیرَةَ - رَضِیَ اللّٰهُ عَنهُ - أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ - صَلَّی اللّٰهُ عَلَیه وَآلِهٖ وَسَلَّمَ - قَالَ :

بَینَمَا رَجُلٌ یَمشِی فِی حُلَّةٍ تُعجِبُهُ نَفسُهُ مُرَجِّلٌ رَأسَهُ ، یَختَالُ فِی مِشیَتِهِ ، إِذ خَسَفَ اللّٰهُ بِهِ فَهُوَ یَتَجَلجَلُ فی الأَرضِ إِلَی یَومِ القِیَامَةِ .

صحیح البخاری	رقم الحدیث (۵۷۸۹)	جلد۴	صفحہ۱۸۴۸
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۲۰۸۸)	جلد۴	صفحہ۳۱۱۶
الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۴۲۹۹)	جلد۳	صفحہ۵۴۲
قال المحقق	صحیح		
صحیح الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۲۹۱۶)	جلد۳	صفحہ۱۰۹
قال الالبانی	صحیح		
جامع الاصول	رقم الحدیث (۸۲۲۰)	جلد۱۰	صفحہ۶۲۰
تحفۃ الاشراف	رقم الحدیث (۱۴۳۷۸)	جلد۱۰	صفحہ۳۲۳

ترجمة الحديث:

سیدنا ابوھریرہ-رضی اللہ عنہ- سے مروی ہے کہ حضور سیدنا رسول اللہ-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم-نے ارشاد فرمایا:

پہلی امتوں میں ایک آدمی حُلّہ پہنے ہوئے سر کا کنگھا کیے ہوئے اپنے آپ کو بڑا جانتے ہوئے چل رہا تھا وہ اپنی چال میں اترا رہا تھا۔اچانک اللہ تعالیٰ نے اسے زمین میں دھنسا دیا تو وہ اب قیامت تک زمین میں دھنستا چلا جائے گا۔

-☆-

غرور وتکبر سے اپنی چادر گھسیٹنے والے کواللہ تعالیٰ نے زمین میں دھنسا دیا

عَنِ ابْنِ عُمَرَ - رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا - أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ - صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ - قَالَ :

بَيْنَمَا رَجُلٌ مِمَّنْ كَانَ قَبْلَكُمْ يَجُرُّ إِزَارَهُ مِنَ الْخُيَلَاءِ خُسِفَ بِهٖ ، فَهُوَ يَتَجَلْجَلُ فِیْ الْأَرْضِ إِلَی يَوْمِ الْقِيَامَةِ .

ترجمة الحديث:

سیدنا عبداللہ بن عمر-رضی اللہ عنہما-سے روایت ہے کہ حضور سیدنا رسول اللہ-صلی اللہ علیہ

صحیح البخاری	رقم الحدیث(۳۴۸۵)	جلد۲	صفحہ۱۰۸۳
الترغیب والترھیب	رقم الحدیث(۴۲۹۶)	جلد۳	صفحہ۵۴۲
قال المحقق	صحیح		
صحیح الترغیب والترھیب	رقم الحدیث(۲۹۱۳)	جلد۳	صفحہ۱۰۸
قال الالبانی	صحیح		
سنن النسائی	رقم الحدیث(۵۳۳۶)	جلد۸	صفحہ۲۱۷
صحیح سنن نسائی	رقم الحدیث(۵۳۴۱)	جلد۳	صفحہ۴۱۶
قال الالبانی:	صحیح		
تحفۃ الاشراف	رقم الحدیث(۶۸۵۸)	جلد۵	صفحہ۳۷۷

وآلہ وسلم - نے ارشاد فرمایا:

تم میں سے پہلی امتوں میں ایک آدمی اپنی ازار کو تکبر سے گھسیٹ رہا تھا تو اسے زمین میں دھنسا دیا گیا تو وہ زمین میں قیامت تک دھنستا رہے گا۔

-☆-

حضور سیدنا نبی کریم - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - نے پہلی امتوں میں سے ایک متکبر کا تذکرہ کیا کہ اس کے تکبر کی پاداش میں اللہ تعالیٰ نے اسے کیا سزا دی۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

اَلْكِبْرِيَاءُ رِدَائِي

کبریاء میری چادر ہے اور جو کبریاء کے سلسلہ میں مجھ سے الجھنا چاہے میں اسے عذاب میں مبتلا کروں گا۔

یہ آدمی عمدہ لباس پہن کر تکبر میں آجاتا ہے اور اتراتا ہوا چلتا ہے، اپنی چادر کو ازراہ تکبر زمین پر گھسیٹ کر چلتا ہے ایسا کر کے اس نے اللہ تعالیٰ کے غضب کو دعوت دی تو اسے زمین میں دھنسا دیا گیا اور زمیں میں دھنسانے کا عذاب اسے قیامت تک ہوتا رہے گا۔

خوش پوشاکی، عمدہ لباس اللہ تعالیٰ کو پسند ہے یہ اس صورت میں کہ جب ایک انسان اسے پہن کر اللہ کا شکرادا کرے، اسکی زبان قال وحال اللہ کی تعریف میں مگن رہے اور وہ عاجزی وانکساری کا پیکر بن جائے بصورت دیگر یہی چیز اس کیلئے وبال جاں بن جاتی ہے۔ غرور تکبر میں مبتلا انسان اپنے غرور وتکبر میں اندھا ہو جاتا ہے جس سے بسا اوقات وہ اپنی نعمت ایمان ضائع کر دیتا ہے - العیاذ باللہ من ذالک - اللہ تعالیٰ اپنے کرم کے طفیل ہر اہل ایمان کو غرور وتکبر سے محفوظ ومامون فرمائے۔

یہ حدیث پاک ان الفاظ سے بھی مروی ہے:

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ - رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ - قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ - صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

وَآلِهٖ وَسَلَّمَ — :

بَیْنَا رَجُلٌ مِمَّن کَانَ قَبْلَکُمْ خَرَجَ فی بُرْدَیْنِ أَخْضَرَیْنِ یَخْتَالُ فِیهِمَا ، أَمَرَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ الْأَرْضَ فَأَخَذَتْهُ ، فَهُوَ یَتَجَلْجَلُ فِیهَا إِلَی یَوْمِ الْقِیَامَةِ .

الترغیب والترہیب	رقم الحدیث(۴۲۹۷)	جلد۳	صفحہ۵۴۲
قال المحقق	حسن		
صحیح الترغیب والترہیب	رقم الحدیث(۲۹۱۴)	جلد۳	صفحہ۱۰۸
قال الالبانی	صحیح لغیرہ		
مجمع الزوائد		جلد۵	صفحہ۱۲۹
قال الہیثمی:	رواہ احمد والبزار باسانید واحد اسانید البزار رجالہ رجال الصحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث(۱۱۲۹۵)	جلد۱۰	صفحہ۱۲۷
قال حمزہ احمد الزین:	اسنادہ حسن		
مجمع الزوائد	رقم الحدیث(۸۵۳۵)	جلد۵	صفحہ۲۲۰
مجمع الزوائد	رقم الحدیث(۸۵۳۶)	جلد۵	صفحہ۲۲۰
مسند ابی یعلی الموصلی	رقم الحدیث(۱۵۴۷)	جلد۷	صفحہ۲۷۹
مسند الامام احمد	رقم الحدیث(۷۶۱۸)	جلد۷	صفحہ۳۶۶
قال احمد محمد شاکر:	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث(۹۰۴۲)	جلد۹	صفحہ۹۳
قال حمزہ احمد الزین:	اسنادہ حسن		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث(۹۳۱۷)	جلد۹	صفحہ۱۸۲
قال حمزہ احمد الزین:	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث(۹۸۴۸)	جلد۹	صفحہ۳۴۰
قال حمزہ احمد الزین:	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث(۸۱۶۲)	جلد۸	صفحہ۲۲۲
قال احمد محمد شاکر:	وھذا ایضاً صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث(۱۰۳۳۲)	جلد۹	صفحہ۴۶۱
قال حمزہ احمد الزین:	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث(۱۰۴۰۳)	جلد۹	صفحہ۴۷۹
قال حمزہ احمد الزین:	اسنادہ حسن		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث(۱۰۸۱۳)	جلد۹	صفحہ۵۸۸
قال حمزہ احمد الزین:	اسنادہ صحیح		

ترجمة الحديث:

سیدنا ابو سعید خدری -رضی اللہ عنہ- نے بیان فرمایا:

حضور سیدنا رسول اللہ -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے ارشاد فرمایا:

تم سے پہلی امتوں میں سے ایک آدمی دو سبز چادریں پہنے -گھر سے- نکلا اور ان دو چادروں میں اترا رہا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے زمین کو حکم دیا تو زمین نے اسے پکڑ لیا تو اب قیامت کے دن تک زمین میں دھنستا چلا جائے گا۔

-☆-

حضور سیدنا نبی کریم -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے پہلی امتوں میں سے ایک متکبر کا تذکرہ اس لئے کیا کہ آپ کی امت اس کو پڑھ کر، سن کر عبرت حاصل کرے اور کبھی بھی تکبر کرنے کا نہ سوچے بلکہ ہمیشہ تواضع وانکساری کو اپنا شیوہ بنائے۔

تواضع اللہ تعالیٰ کو محبوب ہے اور یاد رہے محبوب کو جو چیز پسندیدہ ہو، محبّ کو بھی وہی چیز پسند ہوا کرتی ہے۔ تکبر و غرور اللہ تعالیٰ کو پسند نہیں تو ہمیں بھی غرور و تکبر پسند نہیں۔

-☆-

پہلی امتوں میں تین بچوں نے جبکہ وہ ابھی چھوٹے ہی تھے کلام کیا

حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، أَخْبَرَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِيرِينَ ، عَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ – رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ – عَنِ النَّبِيِّ – صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ – قَالَ :

لَمْ يَتَكَلَّمْ فِی الْمَهْدِ اِلَّا ثَلَاثَةٌ : عِيسَى بْنُ مَرْيَمَ ، وَصَاحِبُ جُرَيْجٍ ، وَكَانَ جُرَيْجٌ رَجُلًا عَابِداً ، فَاتَّخَذَ صَوْمَعَةً ، فَكَانَ فِيهَا ، فَأَتَتْهُ اُمُّهُ وَهُوَ يُصَلِّی فَقَالَتْ : يَاجُرَيْجُ ! فَقَالَ : يَارَبِّ ! أُمِّی وَ صَلَاتِی ، فَاَقْبَلَ عَلٰی صَلَاتِهِ ، فَانْصَرَفَتْ ، فَلَمَّا كَانَ مِنَ الْغَدِ اَتَتْهُ وَهُوَ يُصَلِّی ، فَقَالَتْ : يَاجُرَيْجُ ! فَقَالَ : يَارَبِّ ! اُمِّی وَ صَلَاتِی ، فَاَقْبَلَ عَلٰی صَلَاتِهِ ، فَانْصَرَفَتْ فَلَمَّا كَانَ مِنَ الْغَدِ اَتَتْهُ وَهُوَ يُصَلِّی ، فَقَالَتْ : يَاجُرَيْجُ ! قَالَ : اَیْ رَبِّ ! اُمِّی وَصَلَاتِی ، فَاَقْبَلَ عَلٰی صَلَاتِهِ ، فَقَالَتْ : اَللّٰهُمَّ لَا تُمِتْهُ حَتّٰی يَنْظُرَ اِلٰی وُجُوهِ الْمُومِسَاتِ . فَتَذَاكَرَ بَنُو اِسْرَائِيلَ جُرَيْجاً وَعِبَادَتَهُ ، وَكَانَتْ اِمْرَأَةٌ بَغِیٌّ يُتَمَثَّلُ بِحُسْنِهَا ، فَقَالَتْ : اِنْ شِئْتُمْ لَاَفْتِنَنَّهُ لَكُمْ ، قَالَ : فَتَعَرَّضَتْ لَهُ فَلَمْ يَلْتَفِتْ اِلَيْهَا ، فَأَتَتْ رَاعِياً كَانَ يَأْوِی اِلٰی صَوْمَعَتِهِ ، فَأَمْكَنَتْهُ مِنْ نَفْسِهَا ، فَوَقَعَ عَلَيْهَا فَحَمَلَتْ ، فَلَمَّا

وَلَدَتْ قَالَتْ : هُوَ مِنْ جُرَيْجٍ ، فَأَتَوْهُ فَاسْتَنْزَلُوْهُ وَهَدَمُوا صَوْمَعَته ، وَجَعَلُوْا يَضْرِبُوْنَه ، فَقَالَ : مَا شَأْنُكُمْ ؟ قَالُوْا : زَنَيْتَ بِهٰذِهِ الْبَغِيِّ ، فَوَلَدَتْ مِنْک . فَقَالَ : اَيْنَ الصَّبِيُّ ؟ فَجَاؤُوْا بِهٖ ، فَقَالَ : دَعُوْنِيْ حَتّٰى اُصَلِّيَ ، فَصَلّٰى ، فَلَمَّا انْصَرَفَ اَتَى الصَّبِيَّ فَطَعَنَ فِيْ بَطْنِهٖ ، وَقَالَ : يَا غُلَامُ ! مَنْ اَبُوْکَ ؟ قَالَ : فُلَانٌ الرَّاعِيْ . قَالَ : فَاَقْبَلُوْا عَلٰى جُرَيْجٍ يُقَبِّلُوْنَهٗ ، وَيَتَمَسَّحُوْنَ بِهٖ ، وَقَالُوْا : نَبْنِيْ لَکَ صَوْمَعَتَکَ مِنْ ذَهَبٍ ، قَالَ : لَا اَعِيْدُوْهَا مِنْ طِيْنٍ كَمَا كَانَتْ ، فَفَعَلُوْا ، وَبَيْنَا صَبِيٌّ يَرْضَعُ مِنْ اُمِّهٖ فَمَرَّ رَجُلٌ رَاكِبٌ عَلٰى دَابَّةٍ فَارِهَةٍ وَشَارَةٍ حَسَنَةٍ فَقَالَتْ اُمُّه : اَللّٰهُمَّ اجْعَلِ ابْنِيْ مِثْلَ هٰذَا . فَتَرَکَ الثَّدْيَ وَاَقْبَلَ اِلَيْهِ ، فَقَالَ : اَللّٰهُمَّ لَا تَجْعَلْنِيْ مِثْلَه ، ثُمَّ اَقْبَلَ عَلٰى ثَدْيِهٖ ، فَجَعَلَ يَرْتَضِعُ ، قَالَ : فَكَاَنِّيْ اَنْظُرُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ – صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ – وَهُوَ يَحْكِيْ ارْتِضَاعَه بِاِصْبَعِهِ السَّبَّابَةِ فِيْ فَمِهٖ ، فَجَعَلَ يَمُصُّهَا ، قَالَ :

وَمَرُّوْا بِجَارِيَةٍ وَهُمْ يَضْرِبُوْنَهَا وَيَقُوْلُوْن : زَنَيْتِ سَرَقْتِ وَهِيَ تَقُوْلُ : حَسْبِيَ اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ ، فَقَالَتْ اُمُّه : اَللّٰهُمَّ لَا تَجْعَلِ ابْنِيْ مِثْلَهَا ، فَتَرَکَ الرَّضَاعَ وَنَظَرَ اِلَيْهَا فَقَالَ : اَللّٰهُمَّ ! اجْعَلْنِيْ مِثْلَهَا فَهُنَاکَ تَرَاجَعَا الْحَدِيْثَ ، فَقَالَتْ : حَلْقٰى مَرَّ رَجُلٌ حَسَنُ الْهَيْئَةِ ، فَقُلْتُ : اَللّٰهُمَّ ! اجْعَلِ ابْنِيْ مِثْلَهٗ ، فَقُلْتَ : اَللّٰهُمَّ لَا يَجْعَلْنِيْ مِثْلَهٗ ، وَمَرُّوْا بِهٰذِهِ الْاَمَةِ وَهُمْ يَضْرِبُوْنَهَا وَيَقُوْلُوْنَ : زَنَيْتِ وَسَرَقْتِ فَقُلْتُ : اَللّٰهُمَّ لَا تَجْعَلِ ابْنِيْ مِثْلَهَا ، فَقُلْتَ : اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِيْ مِثْلَهَا . قَالَ : اِنَّ ذَاکَ الرَّجُلَ كَانَ جَبَّاراً فَقُلْتُ : اَللّٰهُمَّ ! لَا يَجْعَلْنِيْ مِثْلَهٗ ، وَاِنَّ هٰذِهٖ يَقُوْلُوْنَ لَهَا زَنَيْتِ ، وَلَمْ تَزْنِ ، وَسَرَقْتِ ، وَلَمْ تَسْرِقْ ، فَقُلْتُ : اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِيْ مِثْلَهَا .

صحیح مسلم واللفظ لہ	رقم الحدیث (۸/۲۵۵۰)	جلد ۲	صفحہ ۳۲۵	
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۳۴۳۶)	جلد ۲	صفحہ ۱۰۷۰	
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۲۴۸۲)	جلد ۲	صفحہ ۷۴۵	مختصراً

ترجمة الحديث:

سیدنا ابوھریرہ- رضی اللہ عنہ -سے روایت ہے کہ حضور سیدنا نبی کریم -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے ارشاد فرمایا:

جھولے میں- دودھ پیتے بچوں میں- تین آدمیوں نے کلام کیا: حضرت عیسٰی ابن مریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اور صاحب جُریج نے۔

جُریج ایک عبادت گزار آدمی تھا اس نے ایک عبادت خانہ بنالیا تھا- جس میں وہ اللہ کی بندگی کیا کرتا تھا- وہ اس عبادت گاہ میں تھا کہ اس کی والدہ اس سے ملنے کیلئے آئی اور وہ صلاۃ- نماز- ادا کررہا تھا- اس کی ماں نے کہا: اے جُریج! تو اس- جُریج- نے کہا: اے میرے رب! میری ماں میرے صلاۃ- نماز- ادا کرتے وقت آئی ہے- اب کیا کروں؟- تو اس نے اپنی صلاۃ جاری رکھی تو اس کی ماں

صحیح البخاری	رقم الحدیث(۱۲۰۶)	جلد۱	صفحہ۳۶۰	مختصراً
جامع الاصول	رقم الحدیث(۷۸۲۱)	جلد۸	صفحہ۳۴۶	
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث(۶۴۸۹)	جلد۱۴	صفحہ۴۱۱	
قال شعیب الارنؤوط:	اسنادہ صحیح علی شرط الشیخین	بالفاظ مختلفۃ		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث(۹۵۶۹)	جلد۹	صفحہ۲۵۷	
قال حمزہ احمد الزین:	اسنادہ صحیح	بالفاظ مختلفۃ		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث(۸۰۷۱)	جلد۱۳	صفحہ۴۳۴	
قال شعیب الارنووط	اسنادہ صحیح علی شرط الشیخین	بالفاظ مختلفۃ		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث(۸۰۷۲)	جلد۱۳	صفحہ۴۳۷	
قال شعیب الارنووط	اسنادہ صحیح علی شرط الشیخین	بالفاظ مختلفۃ		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث(۸۹۹۴)	جلد۱۴	صفحہ۵۴۲	
قال شعیب الارنووط	اسنادہ صحیح علی شرط مسلم، رجالہ ثقات رجال الشیخین غیر حماد- وھو ابن سلمۃ- فمن رجال مسلم	بالفاظ مختلفۃ		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث(۹۶۰۲)	جلد۱۵	صفحہ۳۶۹	
قال شعیب الارنووط	اسنادہ صحیح علی شرط الشیخین	بالفاظ مختلفۃ		
صحیح الادب المفرد	رقم الحدیث(۳۳)		صفحہ۴۳	
قال الالبانی	صحیح	بالفاظ مختلفۃ		

واپس چلی گئی۔

دوسرے دن اس کی ماں پھر آئی اس حال میں کہ وہ -جُریج- صلاۃ ادا کررہا تھا تو ماں نے آواز دی اے جُریج! تو اس نے کہا: اے میرے رب! میری ماں میرے صلاۃ ادا کرتے وقت آئی ہے -کیا کروں؟- تو اس نے اپنی صلاۃ جاری رکھی تو اس کی ماں پھر واپس چلی گئی۔ اگلے دن اس کی ماں پھر آئی کہ اس کا بیٹا جُریج صلاۃ ادا کررہا تھا تو ماں نے آواز دی اے جُریج! اس نے کہا: اے میرے رب! میری ماں اس حال میں آئی ہے کہ میں صلاۃ ادا کررہا ہوں -اب کیا کروں؟- اس نے اپنی صلاۃ -نماز- کو جاری رکھا۔ ماں کی زبان سے جاتے ہوئے نکلا:

اے اللہ اسے اس وقت تک موت نہ دینا جب تک یہ بدکار عورتوں کو نہ دیکھے۔

بنی اسرائیل جُریج اور اس کی -کثرت- عبادت کا ذکر کرتے رہتے تھے۔ بنی اسرائیل کی ایک بدکار عورت تھی جس کے حسن کی مثال دی جاتی تھی۔

اس نے کہا اگر تم چاہو تو میں اس جُریج کو فتنہ میں مبتلا کردوں۔

اس بدکار عورت نے جُریج پر اپنا آپ پیش کیا لیکن اس نے اس کی طرف کوئی توجہ نہ کی تو وہ عورت ایک چرواہے کے پاس گئی جو اس کی عبادت گاہ میں پناہ لیا کرتا تھا تو اس عورت نے اپنے آپ کو اس چرواھے کے قابو میں دے دیا جس سے وہ حاملہ ہوگئی۔

جب اس عورت نے بچہ جنا تو اس نے کہا: یہ جُریج کا ہے۔ لوگ مشتعل ہوکر آئے، اسے اس کے عبادت خانہ سے نیچے اتارا اور اس کا عبادت خانہ منہدم کردیا اور لوگوں نے اسے پیٹنا شروع کردیا۔ اس عبادت گزار -جُریج- نے کہا: تمہیں کیا ہوگیا ہے؟ -مجھے کیوں مار رہے ہو؟- لوگوں نے جواباً کہا: تو نے اس بدکار عورت سے بدکاری کی ہے تو اب اس نے تیرا بچہ جنا ہے۔

اس جُریج نے کہا: بچہ کہاں ہے؟ لوگ اس بچہ کو لے کر آئے تو جُریج نے کہا: مجھے صلاۃ ادا کرنے دو تو اس نے صلاۃ ادا کی جب صلاۃ سے فارغ ہوا تو بچے کے پاس آیا تو اس کے پیٹ پر اپنا

ہاتھ لگایا اور کہا:

اے بیٹے! تیرا باپ کون ہے؟ تو اس بچے نے جواب دیا فلاں چرواہا-اتنا سننے کی دیر تھی کہ-لوگ-شرمسار ہو کر-جُریج کی طرف آئے اسے بوسے دینے لگے اور-عقیدت سے-اس پر ہاتھ پھیرنے لگے۔لوگوں نے کہا: ہم آپ کا عبادت خانہ سونے کا بنادیتے ہیں تو اس نے کہا: نہیں بلکہ جیسے مٹی کا بنا ہوا تھا ایسے ہی بنادو تو انہوں نے اس کا عبادت خانہ دوبارہ تعمیر کر دیا۔

وہی بچہ اپنی ماں کا دودھ پی رہا تھا کہ سبک رفتار طاقتور سواری پر ایک خوش شکل شہسوار گزرا تو اس کی ماں نے کہا:

اے اللہ! میرا بیٹا اس جیسا کر دے تو اس بچے نے دودھ پینا چھوڑ دیا تو اس کی طرف متوجہ ہوا اور دیکھا تو کہا: اے اللہ! مجھے اس جیسا نہ کرنا پھر اس نے دودھ پینا شروع کر دیا۔

پھر لوگ ایک خادمہ کو لے کر گزرے وہ اسے زدوکوب کر رہے تھے اور یہ کہہ رہے تھے: تو نے بدکاری کی ہے تو نے چوری کی ہے اور وہ کہتی جارہی تھی:

حَسۡبِیَ اللّٰہُ وَنِعۡمَ الۡوَکِیۡلُ

مجھے میرا اللہ کافی ہے اور وہ بہتر کارساز ہے۔

تو اس بچے کی ماں نے کہا: اے اللہ! میرے بچے کو اس جیسا نہ کرنا تو بچے نے دودھ پینا چھوڑ دیا اور اس کی طرف دیکھا تو کہا: اے اللہ! مجھے اس جیسا کر دے۔ یہاں سے ماں بیٹا کے درمیان گفتگو شروع ہوئی، ماں نے کہا: تیرے گلے کو بیماری لگے-کیسی باتیں گلے سے نکال رہا ہے-ایک خوش شکل آدمی گزرا تو میں نے کہا:

اے اللہ! میرے بیٹے کو اس جیسا کر دے تو تو نے کہا: اے اللہ! مجھے اس جیسا نہ کرنا اور لوگ اس باندی کو لیے جارہے تھے اور وہ اسے مارتے جاتے تھے اور کہتے جاتے تھے تو نے بدکاری کی تو نے چوری کی تو میں نے کہا: اے اللہ! میرے بیٹے کو اس جیسا نہ کرنا تو تو نے کہا: اے اللہ! مجھے اس جیسا

کر دے۔تو اس دودھ پیتے بچے نے جواب دیا:

یہ آدمی بڑا جابر و ظالم ہے اس لیئے میں نے کہا: اے اللہ! مجھے اس جیسا نہ کرنا اور یہ باندی لوگ اسے کہتے ہیں تو نے بدکاری کی حالانکہ اس کا دامن پاک ہے اس نے کوئی بدکاری نہیں کی اور لوگ کہتے ہیں تو نے چوری کی حالانکہ اس نے کوئی چوری نہیں کی تو اس وجہ سے میں نے کہا: اے اللہ! مجھے اس جیسا کر دے۔

-☆-

پیاسے کتے کو پانی پلانے والی فاحشہ کی بخشش

عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ – رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ – قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ – صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ – :

غُفِرَ لِامْرَأَةٍ مُوْمِسَةٍ ، مَرَّتْ بِكَلْبٍ عَلٰى رَأْسِ رَكِیٍّ یَلْهَثُ – قَالَ : كَادَ یَقْتُلُهُ الْعَطَشُ – فَنَزَعَتْ خُفَّهَا فَاَوْثَقَتْهُ بِخِمَارِهَا ، فَنَزَعَتْ لَهُ مِنَ الْمَاءِ ، فَغُفِرَ لَهَا بِذَالِكَ.

صحیح البخاری — رقم الحدیث (۳۳۲۱) — جلد۲ — صفحہ۱۰۱۸
صحیح مسلم — رقم الحدیث (۲۲۴۵) — جلد۴ — صفحہ۱۷۶۱
صحیح الجامع الصغیر والزیادۃ — رقم الحدیث (۴۱۶۳) — جلد۲ — صفحہ۷۶۴
قال الالبانی — ھذا حدیث صحیح
سلسلۃ الاحادیث الصحیحۃ — رقم الحدیث (۳۰) — جلد۱ — صفحہ۳۵
مسند الامام احمد — رقم الحدیث (۱۰۵۶۹) — جلد۹ — صفحہ۵۱۹
قال حمزۃ احمد الزین — اسنادہ صحیح
مسند الامام احمد — رقم الحدیث (۱۰۵۳۷) — جلد۹ — صفحہ۵۰۹
قال حمزۃ احمد الزین — اسنادہ صحیح
مشکاۃ المصابیح — رقم الحدیث (۱۸۴۳) — جلد۲ — صفحہ۲۹۱
غایۃ الاحکام — رقم الحدیث (۷۷۹۳) — جلد۴ — صفحہ۲۸۳

ترجمۃ الحدیث:

سیدنا ابوہریرہ- رضی اللہ عنہ- سے روایت ہے کہ حضور سیدنا رسول اللہ- صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے ارشاد فرمایا:

ایک دفعہ ایک بدکارہ عورت ایک کتے کے پاس سے گزری جو پیاس کی وجہ سے زبان باہر نکالے ہوئے تھا۔قریب تھا کہ وہ پیاس کی وجہ سے مرجاتا اس نے اپنے جوتے کو دوپٹے سے باندھ کر اس کنویں میں گرایا اور اسے اپنی اوڑھنی کے ساتھ پانی پلایا اس پر اسی وجہ سے مغفرت ہوگئی۔

-☆-

پیاسے جانور کو پانی پلانے والے کی مغفرت و بخشش

عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ – رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ – قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ – صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ – :

بَیْنَمَا رَجُلٌ یَمْشِی بِطَرِیْقٍ ، اشْتَدَّ عَلَیْهِ الْعَطَشُ ، فَوَجَدَ بِئْرًا فَنَزَلَ فِیْهَا ، فَشَرِبَ ثُمَّ خَرَجَ ، فَاِذَا كَلْبٌ یَلْهَثُ ، یَأْكُلُ الثَّرٰی مِنَ الْعَطَشِ ، فَقَالَ الرَّجُلُ : لَقَدْ بَلَغَ هٰذَا الْكَلْبَ مِنَ الْعَطَشِ مِثْلُ الَّذِیْ كَانَ بَلَغَ بِیْ ، فَنَزَلَ الْبِئْرَ ، فَمَلَأَ خُفَّهُ ، ثُمَّ اَمْسَكَهُ بِفِیْهِ ، فَسَقَی الْكَلْبَ ، فَشَكَرَ اللّٰهُ لَهُ ، فَغَفَرَ لَهُ ، فَاَدْخَلَهُ الْجَنَّةَ .

صحیح البخاری	رقم الحدیث (۶۰۰۹)	جلد۴	صفحہ۱۹۰۱
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۲۳۶۳)	جلد۲	صفحہ۷۰۴
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۲۴۶۶)	جلد۲	صفحہ۷۳۹
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۲۲۴۴)	جلد۴	صفحہ۱۷۶۱
صحیح الجامع الصغیر والزیادۃ	رقم الحدیث (۲۸۷۳)	جلد۱	صفحہ۵۵۵
قال الالبانی	ھذا حدیث صحیح		
سلسلۃ الاحادیث الصحیحۃ	رقم الحدیث (۲۹)	جلد۱	صفحہ۳۴
صحیح سنن ابوداؤد	رقم الحدیث (۲۵۵۰)	جلد۲	صفحہ۱۱۱
قال الالبانی	ھذا حدیث صحیح		

ترجمة الحدیث:

سیدنا ابو ہریرہ- رضی اللہ عنہ- سے روایت ہے کہ حضور سیدنا رسول اللہ- صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے ارشاد فرمایا:

ایک آدمی ایک رستے پر چل رہا تھا اس کو پیاس شدید لگی اس نے ایک کنواں دیکھا وہ اس میں اترا اور پانی پیا، پھر وہ باہر نکلا- اس نے دیکھا ایک کتا ہے جو پیاس کی وجہ سے اپنی زبان ریت پر رگڑ رہا تھا آدمی نے کہا:

جس طرح مجھے پیاس لگی تھی اسی طرح اس کتے کو پیاس لگی ہے- پس وہ کنویں میں اترا اس نے اپنے موزے کو بھر لیا پھر اسے اپنے منہ سے پکڑا یہاں تک کہ باہر نکل آیا کتے کو پانی پلایا تو اللہ تعالیٰ نے اس کے اس فعل کی قدر کی تو اللہ نے اسے بخش دیا تو وہ جنت میں داخل ہو گیا-

-☆-

صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۵۴۴)	جلد۲	صفحہ۳۰۲
قال شعیب الارؤوط	اسنادہ صحیح علی شرط الشیخین		
السنن الکبیر	رقم الحدیث (۶۸۴۹)	جلد۳	صفحہ۱۵۴۷
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۸۸۶۰)	جلد۹	صفحہ۳۲
قال حمزۃ احمد الزین	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۰۶۴۷)	جلد۹	صفحہ۵۴۲
قال حمزۃ احمد الزین	اسنادہ صحیح		
صحیح الترغیب والترہیب	رقم الحدیث (۹۵۸)	جلد۱	صفحہ۵۶۵
قال الالبانی	صحیح		
الترغیب والترہیب	رقم الحدیث (۱۴۰۷)	جلد۱	صفحہ۷۲۴
قال المحقق	صحیح		

ذکرِ الٰہی کرنے والا حفاظتِ الٰہی میں آجاتا ہے اور شیطان سے محفوظ و مامون ہوجاتا ہے

عَنِ الْحَارِثِ الْاَشْعَرِيِّ – رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ – قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ – صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ – :

اِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ اَمَرَ يَحْيَ بْنَ زَكَرِيَّا – عَلَيْهِمَا السَّلَام – بِخَمْسِ كَلِمَاتٍ ، اَنْ يَعْمَلَ بِهَا ، وَيَاْمُرَ بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ اَنْ يَعْمَلُوْا بِهَا، وَاِنَّهٗ كَادَ اَنْ يُبْطِيءَ بِهَا فَقَالَ عِيْسٰى: اِنَّ اللّٰهَ اَمَرَكَ بِخَمْسِ كَلِمَاتٍ لِتَعْمَلَ بِهَا ، وَتَاْمُرَ بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ اَنْ يَعْمَلُوْا بِهَا ، فَاِمَّا اَنْ تَاْمُرَهُمْ ، وَاِمَّا اَنَا آمُرُهُمْ ، فَقَالَ يَحْيٰ : اَخْشٰى اَنْ سَبَقْتَنِيْ بِهَا اَنْ يُخْسَفَ بِيْ اَوْ اُعَذَّبَ ، فَجَمَعَ النَّاسَ فِيْ بَيْتِ الْمَقْدِسِ فَامْتَلَأَ الْمَسْجِدُ وَتَعَدَّوْا عَلَى الشُّرَفِ فَقَالَ:

ترجمۃ الحدیث:

سیدنا حارث اشعری۔رضی اللہ عنہ۔نے فرمایا:

حضور سیدنا رسول اللہ۔صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔نے ارشاد فرمایا:

بے شک اللہ عز وجل نے حضرت یحيی بن زکریا-علیہما السلام-کو پانچ کلمات-پانچ باتوں-کا حکم دیا کہ وہ ان پر عمل کریں اور بنی اسرائیل کو بھی حکم دیں کہ وہ ان پر عمل کریں۔قریب تھا کہ آپ ان کلمات کا حکم دینے میں دیر کر دیتے تو سیدنا عیسیٰ علیہ السلام نے کہا:

بے شک اللہ تعالیٰ نے آپ کو حکم دیا ہے پانچ کلمات-باتوں-کا تا کہ آپ ان پر عمل کریں اور بنی اسرائیل کو بھی حکم دیں کہ وہ ان پر عمل کریں یا تو آپ انہیں حکم دے دیں یا میں انہیں حکم دے دیتا ہوں۔حضرت یحی-علیہ السلام-نے فرمایا:

آپ نے مجھ سے پہلے ان باتوں کا حکم دے دیا تو مجھے ڈر ہے کہ مجھے زمین میں دھنسا دیا جائے گا یا مجھے عذاب میں مبتلا کر دیا جائے گا۔پس آپ نے لوگوں کو بیت المقدس میں جمع فرمایا تو مسجد بھر گئی اور لوگ اس کی بالکونیوں پر بھی چڑھ گئے تو آپ نے ارشاد فرمایا:

إِنَّ اللّٰهَ أَمَرَنِي بِخَمْسِ كَلِمَاتٍ أَنْ أَعْمَلَ بِهِنَّ ، وَآمُرَكُمْ أَنْ تَعْمَلُوا بِهِنَّ : أَوَّلُهُنَّ ، أَنْ تَعْبُدُوا اللّٰهَ ، وَلَا تُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا وَإِنَّ مَثَلَ مَنْ أَشْرَكَ بِاللّٰهِ كَمَثَلِ رَجُلٍ اشْتَرَى عَبْدًا مِنْ خَالِصِ مَالِهِ بِذَهَبٍ أَوْ وَرِقٍ ، فَقَالَ :

هٰذِهِ دَارِي ، وَهٰذَا عَمَلِي ، فَاعْمَلْ وَأَدِّ إِلَيَّ ، فَكَانَ يَعْمَلُ ، وَيُؤَدِّي إِلَى غَيْرِ سَيِّدِهِ ، فَأَيُّكُمْ يَرْضَى أَنْ يَكُونَ عَبْدُهُ كَذَالِكَ ؟ وَإِنَّ اللّٰهَ آمَرَكُمْ بِالصَّلَاةِ ، فَإِذَا صَلَّيْتُمْ ؛ فَلَا تَلْتَفِتُوا ؛ فَإِنَّ اللّٰهَ يَنْصِبُ وَجْهَهُ لِوَجْهِ عَبْدِهِ فِي صَلَاتِهِ ، مَا لَمْ يَلْتَفِتْ ،

اللہ تعالیٰ نے مجھے پانچ کلمات-باتوں-کا حکم دیا ہے کہ میں ان پر عمل کروں اور تمہیں بھی حکم دوں کہ تم ان پر عمل کرو۔ان سے پہلی بات یہ ہے کہ تم اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ ٹھہراؤ اور جو اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہراتا ہے اس کی مثال اس آدمی کی طرح ہے جس نے اپنے خالص مال سونے یا چاندی کے ذریعے ایک غلام خریدا اور اسے کہا:

یہ میرا گھر ہے اور یہ میرا کام ہے پس کام کرو اور-اس کا نفع -مجھے ادا کرو۔ وہ کام کرنے لگا اور اس کا نفع اپنے آقا کے غیر کو دینے لگا پس تم میں سے کون ہے جو اس بات سے راضی ہو کہ اس کا غلام اس کی طرح ہو؟ اور اللہ تعالیٰ نے تمہیں نماز کا حکم دیا ہے پس جب تم نماز پڑھو تو ادھر ادھر متوجہ نہ ہوا کرو کیونکہ اللہ تعالیٰ اپنا چہرہ -مہربانی -نماز میں اپنے بندے کے چہرے کے سامنے رکھتا ہے جب تک کہ وہ ادھر ادھر متوجہ نہ ہو جائے۔

وَآمُرُكُمْ بِالصِّيَامِ ؛ فَإِنَّ مَثَلَ ذَالِکَ كَمَثَلِ رَجُلٍ فِي عِصَابَةٍ ، مَعَهُ صُرَّةٌ فِيهَا مِسْکٌ ، فَكُلُّهُمْ يَعْجَبُ – أَوْ يُعْجِبُهُ – رِيحُهَا ،وَ إِنَّ رِيحَ الصَّائِمِ أَطْيَبُ عِنْدَاللّٰهِ مِنْ رِيحِ الْمِسْکِ ،

اور میں تمہیں روزہ کا حکم دیتا ہوں کیونکہ اس کی مثال جماعت میں ایک آدمی کی مثال کی طرح ہے ج سکے پاس ایک تھیلی ہے جس میں کستوری ہے پس ہر ایک متعجب ہوتا ہے یا اس کی خوشبو اسے متعجب کرتی ہے اور بے شک روزہ دار کے منہ کی بو اللہ تعالیٰ کے ہاں کستوری کی خوشبو سے زیادہ پاکیزہ ہے۔

وَآمُرُكُمْ بِالصَّدَقَةِ ؛ فَإِنَّ مَثَلَ ذَالِکَ ؛ كَمَثَلِ رَجُلٍ أَسَرَهُ الْعَدُوُّ ، فَأَوْثَقُوا يَدَهُ إِلَى عُنُقِهِ ، وَقَدَّمُوهُ لِيَضْرِبُوا عُنُقَهُ ، فَقَالَ :

أَنَا أَفْدِيهِ مِنْكُمْ بِالْقَلِيلِ وَالْكَثِيرِ ، فَفَدَى نَفْسَهُ مِنْهُمْ ،

اور میں تمہیں صدقہ کا حکم دیتا ہوں کیونکہ اس کی مثال ایک آدمی کی مثال ہے جسے دشمن نے قید کر لیا پھر انہوں نے اس کا ہاتھ اس کی گردن سے باندھ دیا اور وہ آگے آئے تا کہ اس کی گردن اڑا دیں تو اس آدمی نے کہا:

میں قلیل وکثیر سے تمہیں فدیہ دیتا ہوں پس اس نے اپنی جان کو انہیں فدیہ دے کر چھڑا لیا۔

وَآمُرُكُمْ اَنْ تَذْكُرُوا اللّٰهَ ؛ فَاِنَّ مَثَلَ ذَالِكَ كَمَثَلِ رَجُلٍ خَرَجَ الْعَدُوُّ فِي اَثَرِهِ سِرَاعًا ، حَتّٰى اِذَا اَتٰى عَلٰى حِصْنٍ حَصِيْنٍ ، فَاَحْرَزَ نَفْسَهُ مِنْهُمْ ؛ كَذَالِكَ الْعَبْدُ لَا يُحْرِزُ نَفْسَهُ مِنَ الشَّيْطَانِ ؛ اِلَّا بِذِكْرِ اللّٰهِ ،

اور میں تمہیں حکم دیتا ہوں کہ تم اللہ تعالیٰ کا ذکر کرو کیونکہ اس کی مثال ایک آدمی کی مثال ہے کہ دشمن جس کے پیچھے تیزی سے نکلا حتی کہ وہ آدمی ایک مضبوط قلعہ میں آ گیا۔ پس اس نے ان لوگوں سے اپنی جان کو محفوظ کرلیا ایسے ہی بندہ اپنے نفس کو شیطان سے نہیں بچاسکتا سوائے اللہ تعالیٰ کے ذکر کے۔

قَالَ النَّبِيُّ – صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ – :

وَاَنَا آمُرُكُمْ بِخَمْسٍ ؛ اَللّٰهُ اَمَرَنِيْ بِهِنَّ : اَلسَّمْعُ ، وَالطَّاعَةُ ، وَالْجِهَادُ ، وَالْهِجْرَةُ ، وَالْجَمَاعَةُ ، فَاِنَّهُ مَنْ فَارَقَ الْجَمَاعَةَ قِيْدَ شِبْرٍ ؛ فَقَدْ خَلَعَ رِبْقَةَ الْاِسْلَامِ مِنْ عُنُقِهِ ، اِلَّا اَنْ يَرْجِعَ ، وَمَنِ ادَّعٰى دَعْوَى الْجَاهِلِيَّةِ ؛ فَاِنَّهُ مِنْ جُثَا جَهَنَّمَ ، فَقَالَ رَجُلٌ : يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ! وَاِنْ صَلّٰى وَصَامَ ؟ قَالَ :

وَاِنْ صَلّٰى وَصَامَ ؛ فَادْعُوْا بِدَعْوَى اللّٰهِ الَّذِيْ سَمَّاكُمُ الْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُؤْمِنِيْنَ عِبَادَ اللّٰهِ .

حضور سیدنا نبی کریم-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم-نے ارشاد فرمایا:

اور میں تمہیں پانچ چیزوں کا حکم دیتا ہوں اللہ تعالیٰ نے مجھے ان کا حکم دیا ہے۔ حاکم اسلام کی بات سننا، اس کی طاعت کرنا، جہاد کرنا، ہجرت کرنا اور جماعت کو لازم پکڑنا کیونکہ جس نے جماعت سے ایک بالشت جدائی اختیار کی تو اس نے اپنی گردن سے اسلام کا پٹا اتار دیا مگر اس بات کے کہ وہ واپس جماعت میں لوٹ آئے اور جس نے جاہلیت کے دعوی جیسا دعوی کیا پس وہ جہنم کا ایندھن ہے

تو ایک آدمی نے عرض کی:

یارسول اللہ! اگرچہ وہ نماز پڑھے اور روزہ رکھے؟ آپ نے ارشاد فرمایا:

اگرچہ وہ نماز پڑھے اور روزہ رکھے پس اللہ کے بلانے کے ساتھ بلاؤ جس نے تمہارا نام مسلمین اور مؤمنین رکھا ہے اے اللہ کے بندو!۔

-☆-

انسان کے دشمن بے شمار ہیں اور وہ ہر وقت اس کوشش میں ہیں کہ کوئی ایسا موقع آئے انسان کو نقصان پہنچایا جائے۔ دشمن کا کام دشمنی کرنا ہے اس سے خیر کی توقع عبث ہے۔ دشمن ہر وہ عمل کرے گا جو پریشانی اور مصیبت کا سبب بنے۔ دانا وبینا انسان وہ ہے جو ہر وقت اپنے دشمن سے ہوشیار رہے، اسے ایسا کوئی موقع فراہم نہ کرے جس سے وہ فائدہ اٹھا کر اس کا اطمینان چھین لے اور اسے کرب ناک کیفیت میں مبتلا کردے۔

صحیح الترغیب والترہیب	رقم الحدیث (۵۵۲)	جلد۱	صفحہ۳۵۸
قال الالبانی	صحیح		
صحیح الترغیب والترہیب	رقم الحدیث (۸۷۷)	جلد۱	صفحہ۵۲۶
قال الالبانی	صحیح		
صحیح الترغیب والترہیب	رقم الحدیث (۱۴۹۸)	جلد۲	صفحہ۲۰۵
قال الالبانی	صحیح		
الترغیب والترہیب	رقم الحدیث (۷۷۲)	جلد۱	صفحہ۴۲۰
قال المنذری	حسن		
الترغیب والترہیب	رقم الحدیث (۱۲۸۹)	جلد۱	صفحہ۶۷۲
قال المنذری	حسن		
الترغیب والترہیب	رقم الحدیث (۲۲۰۹)	جلد۲	صفحہ۳۷۰
قال المنذری	حسن		
صحیح الجامع الصغیر	رقم الحدیث (۱۷۲۴)	جلد۱	صفحہ۳۵۴
قال الالبانی	صحیح		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۶۲۳۳)	جلد۱۴	صفحہ۱۲۴
قال شعیب الارنووط:	اسنادہ صحیح رجالہ ثقات		

شیطان انسان کا ازلی وابدی دشمن ہے اس کی یہ خواہش اور کوشش ہے کہ اس سے اس کی اصلی دولت ایمان چھین لی جائے۔ وہ فرزند آدم کو نعمت ایمان سے محروم کرنے کیلئے ہر حربہ استعمال کرتا ہے۔ کبھی دشمنی کے لباس میں آتا ہے تو کبھی دوستی کے روپ میں ظاہر ہوتا ہے، کبھی مونس وہمدرد بن جاتا ہے اور یار ومددگار کا لبادہ اوڑھ کر آتا ہے۔ وہ ہر طریقہ آزما کر انسان کو صراطِ مستقیم سے پھسلانا چاہتا ہے۔ اگر انسان اس کے فریب میں آجائے اور اس سے دھوکہ کھا جائے تو اسے اپنا انجام نگاہوں کے سامنے رکھنا چاہیے سوائے ہلاکت وبربادی اور دین وایمان میں فساد کے کچھ بھی ہاتھ نہیں آئے گا۔

اس ازلی دشمن سے بچاؤ کا طریقہ سوچنا ہر سلیم الفطرت پر لازم ہے۔ اللہ اور اس کے رسول اور مقربین بارگاہِ الٰہی نے اس سے حفاظت کا ایک سہل اور آسان طریقہ بتایا ہے اور وہ ہے ذکر الٰہی۔ دشمن اگر مسلح ہو کر انسان پر حملہ آور ہو اور وہ ایک مضبوط ومستحکم قلعہ میں آکر پناہ گزیں ہو جائے تو دشمن کے تابڑ توڑ حملے بھی اسے گزند نہیں پہنچا سکتے تاوقتیکہ قلعہ کی دیواروں میں شگاف پڑ

صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۶۲۰۰)	جلد۹	صفحہ۶۶
قال الالبانی	صحیح		
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۲۸۶۳)	جلد۳	صفحہ۱۴۳
قال الالبانی	صحیح		
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۲۸۶۴)	جلد۳	صفحہ۱۴۵
قال الالبانی	صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۷۱۷۰)	جلد۲۸	صفحہ۴۰۴
قال شعیب الارنؤوط	حدیث صحیح، رجالہ ثقات رجال الصحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۷۸۰۰)	جلد۲۹	۳۳۵
قال شعیب الارنؤوط	حدیث صحیح، وھذا اسناد حسن رجال الاسناد ثقات رجال الصحیح		
الجامع الکبیر للترمذی	رقم الحدیث (۳۰۷۹)	جلد۵	صفحہ۱۳۶
قال شعیب الارنؤوط	حدیث صحیح		
الجامع الکبیر للترمذی	رقم الحدیث (۳۰۸۰)	جلد۵	صفحہ۱۳۹
قال شعیب الارنؤوط	حدیث صحیح		
الجامع الکبیر للترمذی	رقم الحدیث (۲۸۶۳)	جلد۴	صفحہ۵۴۴
قال المحقق	ھذا حدیث حسن غریب		

جائے۔اسی طرح انسان پر جب اس کا سب سے بڑا دشمن شیطان حملہ آور ہو اور وہ انسان ذکر الٰہی کے قلعہ میں پناہ گزیں ہو جائے تو ابلیس کے حملے اس کا بال بھی بیکا نہیں کر سکتے اور ذکر الٰہی وہ مضبوط قلعہ ہے ایک نہیں ہزاروں شیطان بھی اس میں شگاف نہیں ڈال سکتے۔ ہاں اگر انسان خود ہی ذکر الٰہی کے قلعہ سے باہر نکل آئے تو اس کی بدنصیبی ورنہ ذکر الٰہی کی موجودگی میں اس ابلیس کی ہزار ہا شرارتیں اسے ذرا نقصان نہیں پہنچا سکتیں۔

-☆-

الجامع الکبیر للترمذی	رقم الحدیث (۲۸۶۴)		جلد۴	صفحہ۵۴۶
قال المحقق	ھذا حدیث حسن غریب			
المستدرک للحاکم	رقم الحدیث (۴۰۴)		جلد۱	صفحہ۱۷۲
قال الحاکم	سکت عنہ الذھبی	مختصراً		
المستدرک للحاکم	رقم الحدیث (۴۰۶)		جلد۱	صفحہ۱۷۳
قال الحاکم	ھذا حدیث صحیح ولم یخرجاہ		مختصراً	

دریا سے ایک پرندے نے اپنی چونچ میں پانی لیا تو سیدنا خضر-علیہ السلام-
نے سیدنا موسیٰ کلیم اللہ-علیہ الصلاۃ والسلام- سے عرض کی: میرا اور آپ
کا علم علمِ الٰہی کے مقابلہ میں ایسے بھی نہیں جیسے اس پرندے کی چونچ میں
آئے پانی کا مقابلہ سمندر کے پانی سے ہے

حضرت موسیٰ کلیم اللہ-علیہ الصلاۃ والسلام-حضرت خضر علیہ السلام کے پاس پہنچے اور فرمایا:

جِئۡتُ لِتُعَلِّمَنِیۡ مِمَّا عُلِّمۡتَ رَشَداً قَالَ : اَمَا یَکۡفِیۡکَ اَنَّ التَّوۡرَاۃَ بِیَدَیۡکَ وَاَنَّ الۡوَحۡیَ یَاۡتِیۡکَ یَامُوۡسٰی ، اِنَّ لِیۡ عِلۡماً لَا یَنۡبَغِیۡ لَکَ اَنۡ تَعۡلَمَہٗ وَاِن لَکَ عِلۡماً لَا یَنۡبَغِیۡ لِیۡ اَنۡ اَعۡلَمَہٗ فَاَخَذَ طَائِرٌ بِمِنۡقَارِہٖ مِنَ الۡبَحۡرِ فَقَالَ :

وَاللّٰہِ ! مَا عِلۡمِیۡ وَمَا عِلۡمُکَ فِیۡ جَنۡبِ عِلۡمِ اللّٰہِ اِلَّا کَمَا اَخَذَ ھٰذَا الطَّائِرُ بِمِنۡقَارِہٖ مِنَ الۡبَحۡرِ .

صحیح البخاری	رقم الحدیث (۱۲۲)	جلد ا	صفحہ	بالفاظ مختلفۃ
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۳۴۰۱)	جلد ۲	صفحہ ۱۰۵۳	بالفاظ مختلفۃ

ترجمة الحديث:

میں آپ کے پاس اس لئے آیا ہوں جو رشد وہدایت کا علم آپ کو مرحمت فرمایا گیا ہے اس میں سے مجھے بھی تعلیم دیجئے۔

حضرت خضر-علیہ السلام- نے فرمایا:

-اے موسیٰ- کیا آپ کیلئے کافی نہیں کہ توراۃ شریف آپ کے ہاتھوں میں ہے- آپ کے پاس موجود ہے- اور اللہ کی طرف سے وحی آپ کے پاس آتی ہے۔

اے موسیٰ! میرے پاس ایسا علم بھی ہے جو آپ کیلئے مناسب نہیں اور آپ کے پاس بھی علم ہے جو میرے لئے مناسب نہیں۔ پس اس دوران ایک پرندہ نے اپنی چونچ سے سمندر کا کچھ پانی لیا۔

حضرت خضر-علیہ السلام- نے فرمایا:

-اے موسیٰ!- میرے علم اور تمہارے علم کی اللہ کے علم سے ایسی نسبت بھی نہیں ہے جیسے اس پرندے نے اپنی چونچ سے جو پانی لیا اس کی نسبت سمندر سے ہے۔

-☆-

صحیح البخاری	رقم الحدیث (۴۷۲۵)	جلد۳	صفحہ۱۴۶۵	بالفاظ مختلفۃ
صحیح البخاری واللفظ لہ	رقم الحدیث (۴۷۲۶)	جلد۳	صفحہ۱۴۶۶	طویلا
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۲۳۸۰)	جلد۴	صفحہ۱۸۴	بالفاظ مختلفۃ
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۲۱۱۱۴)	جلد۳۵	صفحہ۴۳-۴۶	بالفاظ مختلفۃ
قال شعیب الارناؤوط	اسنادہ صحیح علی شرط الشیخین			
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۳۱۴۹)	جلد۳	صفحہ۲۷۳	بالفاظ مختلفۃ
قال الالبانی	صحیح			

فرشتوں نے سیدنا آدم علیہ السلام کو غسل دیا اور ان کی قبر کو تیار کیا

عَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ – رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ – عَنِ النَّبِيِّ – صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ – قَالَ :

لَمَّا تُوُفِّيَ آدَمُ غَسَّلَتْهُ الْمَلَائِكَةُ بِالْمَاءِ وِتْرًا ، وَأَلْحَدُوْا لَهُ ، وَقَالُوْا : هٰذِهِ سُنَّةُ آدَمَ فِيْ وَلَدِهِ .

ترجمة الحديث:

سیدنا اُبی بن کعب – رضی اللہ عنہ – سے روایت ہے کہ حضور سیدنا نبی کریم – صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم – نے ارشاد فرمایا:

جب حضرت آدم – علیہ السلام – کا انتقال ہوا تو انہیں فرشتوں نے پانی سے طاق مرتبہ غسل دیا اور ان کیلئے لحد تیار کی اور کہا: یہ آدم – علیہ السلام – کی سنت ہے ان کی اولاد میں۔

صحیح الجامع الصغیر رقم الحدیث (۵۲۰۷) جلد۲ صفحہ۹۲۴

قال الالبانی صحیح

بنی اسرائیل کے تین آدمیوں کی آزمائش

عَنْ أَبِی هُرَیْرَةَ – رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ – اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ – صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ – یَقُوْلُ :

إِنَّ ثَلَاثَةً فِی بَنِی إِسْرَائِیْلَ : أَبْرَص ، وَأَقْرَع ، وَأَعْمٰی ، فَأَرَادَ اللّٰه أَنْ یَبْتَلِیَهُمْ ، فَبَعَثَ إِلَیْهِمْ مَلَكًا ، فَأَتَی الْأَبْرَصَ فَقَالَ : أَیُّ شَیْءٍ أَحَبُّ إِلَیْکَ ؟ قَالَ : لَوْنٌ حَسَنٌ ، وَجِلْدٌ حَسَنٌ ، وَیَذْهَبُ عَنِّی الَّذِی قَدْ قَذِرَنِی النَّاسُ ، قَالَ : فَمَسَحَهُ ، فَذَهَبَ عَنْهُ قَذَرُهُ ، وَأُعْطِیَ لَوْنًا حَسَنًا ، وَجِلْدًا حَسَنًا ، قَالَ : فَأَیُّ الْمَالِ اَحَبُّ إِلَیْکَ ؟ قَالَ : الْإِبِلُ – أَوْ قَالَ : الْبَقَرُ – شَکَّ إِسْحٰقُ – فَأُعْطِیَ نَاقَةً عُشَرَاءَ ، فَقَالَ : بَارَکَ اللّٰهُ لَکَ فِیْهَا . قَالَ : فَأَتَی الْأَقْرَعَ ، فَقَالَ : أَیُّ شَیْءٍ أَحَبُّ إِلَیْکَ ؟ قَالَ : شَعَرٌ حَسَنٌ ، وَیَذْهَبُ عَنِّی هٰذَا الَّذِیْ قَدْ قَذِرَنِی النَّاسُ ، فَمَسَحَهُ فَذَهَبَ عَنْهُ ، وَأُعْطِیَ شَعَرًا حَسَنًا قَالَ : فَأَیُّ الْمَالِ اَحَبُّ إِلَیْکَ ؟ قَالَ : الْبَقَرُ ، فَأُعْطِیَ بَقَرَةً حَامِلًا ، فَقَالَ : بَارَکَ اللّٰهُ لَکَ فِیْهَا . قَالَ : فَأَتَی الْأَعْمٰی ، فَقَالَ : أَیُّ شَیْءٍ أَحَبُّ إِلَیْکَ ؟ قَالَ : أَنْ یَرُدَّ اللّٰهُ إِلَیَّ بَصَرِیْ فَأُبْصِرَ بِهِ النَّاسَ ، فَمَسَحَهُ ، فَرَدَّ اللّٰهُ إِلَیْهِ بَصَرَهُ ، قَالَ : فَأَیُّ الْمَالِ أَحَبُّ

إِلَيْکَ ؟ قَـالَ : الْـغنَم ، فَأُعْطِيَ شَاةً وَالِدًا ، فَأُنتِجَ هَذَانِ ، وَوَلَّدَ هٰذَا ، فَكَانَ لِهَذَا وَادٍ مِـنَ الْـإِبِلِ ، وَلِهَذَا وَادٍ مِنَ الْبَقَرِ ، وَلِهَذَا وَادٍ مِنَ الْغَنَمِ . قَالَ : ثُمَّ إِنَّهُ أَتَى الأَبْرَصَ فِي صُـوْرَتِهِ وَهَيْئَتِهِ ، فَقَالَ : رَجُلٌ مِسْكِينٌ ، قَدِ انْقَطَعَتْ بِيَ الْجِبَالُ فِي سَفَرِي ، فَلا بَلاغَ لِيَ الْيَوْمَ إِلَّا بِاللّٰهِ ، ثُمَّ بِکَ ، أَسْأَلُکَ بِالَّذِي أَعْطَاکَ اللَّوْنَ الْحَسَنَ ، وَالْجِلْدَ الْـحَسَنَ ، وَالْـمَالَ ، بَعِيرًا أَتَبَلَّغُ عَلَيْهِ فِي سَفَرِي ، فَقَالَ : الْحُقُوقُ كَثِيرَةٌ . فَقَالَ لَهُ : كَأَنِّي أَعْرِفُکَ ، أَلَمْ تَكُنْ أَبْرَصَ يَقْذَرُکَ النَّاسُ ، فَقِيرًا فَأَعْطَاکَ اللّٰهُ ؟ فَقَالَ : إِنَّمَا وَرِثْتُ هَذَا الْمَالَ كَابِرًا عَنْ كَابِرٍ فَقَالَ : إِنْ كُنْتَ كَاذِبًا فَصَيَّرَکَ اللّٰهُ إِلَى مَا كُنْتَ . قَالَ : وَأَتَى الْأَقْرَعَ فِي صُوْرَتِهِ ، فَقَالَ لَهُ مِثْلَ مَا قَالَ لِهٰذَا ، وَرَدَّ عَلَيْهِ مِثْلَ مَا رَدَّ عَلَى هَـذَا ، فَقَالَ : إِنْ كُنْتَ كَاذِبًا فَصَيَّرَکَ اللّٰهُ إِلَى مَا كُنْتَ . قَالَ : وَأَتَى الْأَعْمَى فِي صُـوْرَتِهِ وَهَيْئَتِهِ ، فَقَالَ : رَجُلٌ مِسْكِينٌ ، وَابْنُ سَبِيلٍ انْقَطَعَتْ بِيَ الْجِبَالُ فِي سَفَرِي ، فَلا بَلاغَ لِيَ الْيَوْمَ إِلَّا بِاللّٰهِ ، ثُمَّ بِکَ ، أَسْأَلُکَ بِالَّذِي رَدَّ عَلَيْکَ بَصَرَکَ شَاةً أَتَبَلَّغُ بِهَا فِي سَفَرِي ؟ فَقَالَ : قَدْ كُنْتُ أَعْمَى فَرَدَّ اللّٰهُ إِلَيَّ بَصَرِي ، فَخُذْ مَا شِئْتَ ، وَدَعْ مَا شِئْتَ ، فَوَاللّٰهِ لَا أَجْهَدُکَ الْيَوْمَ شَيْئًا أَخَذْتَهُ لِلّٰهِ ، فَقَالَ : أَمْسِکْ مَالَکَ ، فَإِنَّمَا ابْتُلِيتُمْ ، فَقَدْ رُضِيَ عَنْکَ ، وَسُخِطَ عَلَى صَاحِبَيْکَ .

صحیح البخاری رقم الحدیث (۳۴۶۴) جلد۲ صفحہ۱۰۷۶
صحیح البخاری رقم الحدیث (۶۶۵۳) جلد۴ صفحہ۲۰۷۸
صحیح مسلم رقم الحدیث (۲۹۶۴) جلد۴ صفحہ۲۲۷۵
صحیح الجامع الصغیر رقم الحدیث (۲۰۵۲) جلد۱ صفحہ۴۱۱
قال الالبانی صحیح
صحیح ابن حبان رقم الحدیث (۳۱۴) جلد۲ صفحہ۱۳
قال شعیب الارنووط: اسنادہ صحیح علیٰ شرط مسلم
صحیح ابن حبان رقم الحدیث (۳۱۴) جلد۱ صفحہ۳۵۴
قال الالبانی صحیح

ترجمة الحديث:

سیدنا ابو ہریرہ-رضی اللہ عنہ- سے روایت ہے کہ انہوں نے سنا حضور سیدنا رسول اللہ-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم-ارشاد فرمارہے تھے:

بنی اسرائیل میں تین آدمی تھے: ایک برص-سفید داغوں-کے مرض میں مبتلاء دوسرا گنجا اور تیسرا اندھا-اللہ تعالیٰ نے ان کو آزمانے کا ارادہ فرمایا: پس ان کی طرف ایک فرشتہ بھیجا-فرشتہ پہلے برص والے کے پاس آیا اور اس سے پوچھا:

تجھے کون سی چیز سب سے زیادہ محبوب ہے؟ اس نے جواب دیا اچھا رنگ اور خوبصورت جسم نیز یہ کہ مجھ سے-برص کی یہ بیماری-دور ہو جائے جس کی وجہ سے لوگ مجھ سے گھن کھاتے ہیں-فرشتے نے اس کے جسم پر ہاتھ پھیرا تو-اللہ کے حکم سے-اس کی گھن کھانے والی بیماری دور ہوگئی اور اسے خوبصورت رنگ اور خوبصورت جلد دے دی گئی-

فرشتے نے اس سے پھر پوچھا تجھے کون سا مال زیادہ پسند ہے؟ اس نے کہا اونٹ یا کہا گائے-ایسا اسحاق راوی نے شک کیا ہے-چنانچہ اسے-آٹھ دس مہینے کی-گابھن اونٹنی دے دی گئی اور فرشتے نے اسے دعا دی کہ اللہ تعالیٰ تیرے لئے اس مال میں برکت عطا فرمائے-

پھر وہ فرشتہ گنجے کے پاس آیا اس نے اس سے پوچھا تجھے کون سی چیز سب سے زیادہ پسند ہے؟ اس نے کہا اچھے بال، نیز یہ کہ میرا یہ-گنجاپن-ختم ہو جائے جس کی وجہ سے لوگ مجھ سے نفرت کرتے ہیں-فرشتے نے اس کے جسم پر ہاتھ پھیرا تو اس سے اس کا گنجاپن دور ہو گیا اور اسے-اللہ تعالیٰ کی طرف سے-خوبصورت بال عطا کر دیئے گئے-

مشکاۃ المصابیح رقم الحدیث (۱۸۱۹) جلد۲ صفحہ۲۸۲

قال الالبانی متفق علیہ

سلسلۃ الاحادیث الصحیحۃ رقم الحدیث (۳۵۲۳) جلد۷ صفحہ۱۴۷۵

فرشتے نے اس سے پوچھا تجھے کون سا مال زیادہ پسند ہے؟ اس نے کہا گائے۔ چنانچہ اسے ایک حاملہ گائے دے دی گئی اور –فرشتے نے اسے– دعا دی کہ اللہ تعالیٰ تیرے لئے اس میں برکت عطا فرمائے۔

اس کے بعد فرشتہ اندھے کے پاس آیا اس سے پوچھا تجھے کون سی چیز سب سے زیادہ پسند ہے؟ اس نے کہا یہ کہ اللہ تعالیٰ مجھے میری بینائی لوٹا دے پس میں لوگوں کو دیکھوں۔ فرشتے نے اس پر ہاتھ پھیرا تو اللہ تعالیٰ نے اس کی بینائی بحال کر دی۔ فرشتے نے اس سے پوچھا: تجھے کون سا مال زیادہ پسند ہے؟ اس نے کہا: بکریاں۔ پس اسے ایک بچہ جننے والی بکری دے دی گئی۔

پس سابقہ دونوں –ابرص اور گنجے– کے ہاں بھی دونوں جانوروں –اونٹنی اور گائے– کی نسل خوب بڑھی اور اس نابینا کے ہاں بھی بکری نے بچے دیئے۔ پس –ابرص والے کے ہاں– ایک وادی اونٹوں کی، گنجے کے ہاں ایک وادی گایوں کی اور اس اندھے کے ہاں ایک وادی بکریوں کی ہوگئی۔

پھر وہی فرشتہ برص والے کے پاس اس کی صورت وہیئت میں آیا اور کہا: میں مسکین آدمی ہوں، سفر میں میرے وسائل ختم ہو گئے ہیں۔ آج میرے وطن پہنچنے کا وسیلہ اللہ کے اور پھر تیرے علاوہ کوئی نہیں، اس لئے میں تجھ سے اس ذات کے نام سے جس نے تجھے اچھا رنگ، خوبصورت جسم اور مال عطا کیا ہے، ایک اونٹ کا سوال کرتا ہوں جس کے ذریعے سے میں اپنے سفر میں منزلِ مقصود تک پہنچ جاؤں۔ اس نے جواب دیا:

–میرے ذمے پہلے ہی– بہت سے حقوق ہیں۔ یہ سن کر فرشتے نے اس سے کہا: گویا کہ میں تجھے پہچانتا ہوں کیا تو وہی نہیں ہے جس کے جسم پر سفید داغ تھے، لوگ تجھ سے نفرت کھاتے تھے۔ تو فقیر تھا، اللہ نے تجھے مال سے نواز دیا۔ اس نے کہا: یہ مال تو مجھے باپ دادا سے ورثے میں ملا ہے۔ فرشتے نے کہا: اگر تو جھوٹا ہے تو اللہ تجھے ویسا ہی کر دے جیسا کہ تو تھا۔

اب فرشتہ گنجے کے پاس اس کی پہلی شکل وصورت میں آیا اور اس سے بھی وہی کچھ کہا جو

-ابرص-کو کہا تھا اور اس گنجے نے بھی وہی جواب دیا جو اس نے دیا تھا۔جس پر فرشتے نے اسے بھی بد دعا دی کہ اگر تو جھوٹا ہے تو اللہ تجھے ویسا ہی کر دے جیسا کہ تو پہلے تھا۔

فرشتہ-پھر-اندھے کے پاس آیا کہ میں مسکین اور مسافر آدمی ہوں، میرے وسائل سفر میں ختم ہو گئے ہیں، اب آج میرے لئے وطن پہنچنا اللہ کی مدد پھر تیری اعانت کے بغیر ممکن نہیں، اس لئے میں تجھ سے اس ذات کے نام سے، جس نے تیری بینائی تجھ پر لوٹا دی، ایک بکری کا سوال کرتا ہوں تا کہ اس کے ذریعے سے میں اپنے سفر میں منزل مقصود تک پہنچ جاؤں۔اندھے نے کہا:

بلاشبہ میں اندھا تھا اللہ تعالیٰ نے میری بینائی بحال کر دی-تیرے سامنے بکریوں کا ریوڑ ہے ان میں سے-جو چاہے لے لے اور جو چاہے چھوڑ دے۔اللہ کی قسم! آج میں جو تو اللہ کیلئے لے گا اس میں تجھ سے جھگڑا نہیں کروں گا۔یہ سن کر فرشتے نے کہا:

اپنا مال اپنے پاس ہی رکھ بیشک تمہیں آزمایا گیا تھا-جس میں تو کامیاب رہا-پس اللہ تعالیٰ تجھ سے راضی ہو گیا-اور تیرے دونوں ساتھی ناکام رہے-ان پر تیرا رب ناراض ہو گیا۔

-☆-

جب جنت کو تکالیف اور مصائب سے ڈھانپ دیا گیا اور جہنم کو شہوات اور حب دنیا سے ڈھانپ دیا گیا تو جبریل امین کو خوف ہوا کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ جنت میں کوئی بھی داخل نہ ہو اور جہنم سے کوئی بھی بچ نہ سکے

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ – رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ – عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ – صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ – قَالَ :

لَمَّا خَلَقَ اللّٰهُ الْجَنَّةَ وَالنَّارَ اَرْسَلَ جِبْرِیْلَ اِلَی الْجَنَّةِ ، فَقَالَ : اُنْظُرْ اِلَیْهَا ، وَاِلٰی مَا اَعْدَدْتُ لِاَهْلِهَا فِیْهَا ، قَالَ : فَجَاءَ هَا وَنَظَرَ اِلَیْهَا ، وَاِلٰی مَا اَعَدَّ اللّٰهُ لِاَهْلِهَا فِیْهَا قَالَ : فَرَجَعَ اِلَیْهِ ، قَالَ: فَوَعِزَّتِکَ لَا یَسْمَعُ بِهَا اَحَدٌ اِلَّا دَخَلَهَا ، فَاَمَرَ بِهَا فَحُفَّتْ بِالْمَکَارِهِ ، فَقَالَ : ارْجِعْ اِلَیْهَا ، فَانْظُرْ اِلٰی مَا اَعْدَدْتُ لِاَهْلِهَا فِیْهَا ، قَالَ : فَرَجَعَ اِلَیْهَا فَاِذَا هِیَ قَدْ حُفَّتْ بِالْمَکَارِهِ فَرَجَعَ اِلَیْهِ ، فَقَالَ : وَعِزَّتِکَ لَقَدْ خِفْتُ اَنْ لَّا یَدْخُلَهَا اَحَدٌ قَالَ : اذْهَبْ اِلَی النَّارِ ، فَانْظُرْ اِلَیْهَا وَاِلٰی مَا اَعْدَدْتُ لِاَهْلِهَا فِیْهَا ، فَاِذَا هِیَ یَرْکَبُ بَعْضُهَا بَعْضًا ، فَرَجَعَ اِلَیْهِ ، فَقَالَ :

وَعِزَّتِکَ لَا یَسْمَعُ بِهَا اَحَدٌ ، فَیَدْخُلُهَا ، فَاَمَرَ بِهَا ، فَحُفَّتْ بِالشَّهَوَاتِ ، فَقَالَ : ارْجِعِ اِلَیْهَا ، فَرَجَعَ اِلَیْهَا ، فَقَالَ : وَعِزَّتِکَ لَقَدْ خَشِیْتُ اَنْ لَّا یَنْجُوَ مِنْهَا اَحَدٌ اِلَّا دَخَلَهَا .

ترجمة الحديث:

سیدنا ابو ہریرہ - رضی اللہ عنہ - سے روایت ہے کہ حضور سیدنا رسول اللہ - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - نے ارشاد فرمایا:

جب اللہ تعالیٰ نے جنت اور جہنم کو پیدا فرمایا تو سیدنا جبریل امین - علیہ السلام - کو جنت کی طرف بھیجا اور فرمایا:

جنت کو دیکھئے اور جو کچھ میں نے اہل جنت کیلئے پیدا فرمایا ہے اس کا بھی مشاہدہ کیجئے - فرمایا: سیدنا جبریل امین - علیہ السلام - آئے ، جنت کو اور اہل جنت کیلئے اللہ تعالیٰ کی تیار فرمائی ہوئی نعمتوں کو دیکھا - پھر وہ واپس حاضر ہوئے اور عرض کی: تیری عزت کی قسم ! جو بھی اس کا ذکر سنے گا وہ اس میں داخل ہوگا - چنانچہ بحکم الٰہی جنت کو مکارہِ - وہ چیزیں جو انسانی طبیعت پر ناگوار گزرتی ہیں - سے گھیر دیا گیا - پھر اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

دوبارہ جایئے اور جنت اور اہل جنت کیلئے میرا تیار کردہ ساز و سامان دیکھئے - حضور - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - نے ارشاد فرمایا:

صحیح الجامع الصغیر	رقم الحدیث (۵۲۱۰)	جلد۲	صفحہ۹۲۵
قال الالبانی	صحیح		
صحیح الترغیب والترهیب	رقم الحدیث (۳۶۶۹)	جلد۳	صفحہ۴۷۲
قال الالبانی	هذا حدیث حسن		
الترغیب والترهیب	رقم الحدیث (۵۳۶۹)	جلد۴	صفحہ۳۶۰
قال المحقق	هذا حدیث حسن		
صحیح سنن ابی داؤد	رقم الحدیث (۴۷۴۴)	جلد۳	صفحہ۱۶۱
قال الالبانی	هذا حدیث حسن صحیح		

جبرائیل علیہ السلام گئے تو دیکھا کہ اسے مکارہِ-مصائب- سے ڈھانپ دیا گیا ہے۔واپس آ کرعرض کی: تیری عزت کی قسم! مجھے خوف ہے کہ کوئی بھی اس میں داخل نہیں ہو سکے گا۔-سوائے تیری رحمت کے-اوراللہ تعالیٰ نے فرمایا:

-اب-جہنم کی طرف جایئے اور جہنم اور اہل جہنم کیلئے جو کچھ-عذاب- میں نے تیار کر رکھا ہے اسے دیکھئے۔فرمایا:

سیدنا جبریل امین-علیہ السلام- نے جہنم کی طرف نظر کی اور دیکھا کہ اس کے بعض حصے ایک دوسرے کے اوپر چڑھ رہے ہیں۔ یہ دیکھ کر سیدنا جبرائیل امین-علیہ السلام- بارگاہِ خداوندی میں لوٹے اور عرض کی: تیری عزت کی قسم! جو بھی اس کے بارے میں سن لے گا اس میں داخل ہونے سے بچے گا۔پھر حکم ہوا تو جہنم کو شہوات سے ڈھانپ دیا گیا۔اب پھر فرمایا:

دوبارہ جایئے۔وہ گئے اور واپس آ کر عرض کی: تیری عزت کی قسم! میں ڈرتا ہوں کہ کوئی بھی اس سے بچ نہ سکے گا بلکہ سب اس میں داخل ہونے کی کوشش کریں گے۔

صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث(۲۵۶۰)	جلد۳	صفحہ۲۰
قال الالبانی	ھذا حدیث حسن صحیح		
صحیح سنن النسائی	رقم الحدیث(۳۷۷۲)	جلد۳	صفحہ۵
قال الالبانی	صحیح		
المستدرک للحاکم	رقم الحدیث(۷۲)	جلد۱	صفحہ۳۵
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث(۷۳۹۴)	جلد۱۶	صفحہ۴۰۶
قال شعیب الارنؤوط	اسنادہ حسن		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث(۸۳۷۹)	جلد۸	صفحہ۳۰۱
قال حمزۃ احمد الزین	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث(۸۸۴۷)	جلد۹	صفحہ۲۶
قال حمزۃ احمد الزین	اسنادہ حسن		
مشکاۃ المصابیح	رقم الحدیث(۵۶۲۵)	جلد۵	صفحہ۲۳۵
السنن الکبری	رقم الحدیث(۴۶۸۴)	جلد۴	صفحہ۴۳۱

سیدنا جبریل امین-علیہ السلام-نے اپنی ایڑی مار کر زمزم جاری کیا

عَنْ اُبَیِّ بْنِ کَعْبٍ – رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ – :

اَنَّ جِبْرِیْلَ لَمَّا رَکَضَ زَمْزَمَ بِعَقِبِهِ ، جَعَلَتْ اُمُّ اِسْمَاعِیْلَ تَجْمَعُ الْبَطْحَاءَ ،

فَقَالَ النَّبِیُّ – صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ – :

رَحِمَ اللّٰهُ هَاجَرَ اُمَّ اِسْمَاعِیْلَ لَوْ تَرَکَتْهَا لَکَانَتْ مَاءً مَعِیْنًا.

ترجمة الحديث:

سیدنا ابی بن کعب-رضی اللہ عنہ-نے فرمایا:

مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۲۱۱۲۵)	جلد ۳۵	صفحہ ۶۴
قال شعیب الارؤوط	اسنادہ صحیح علی شرط الشیخین		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۳۷۱۳)	جلد ۹	صفحہ ۲۶
قال شعیب الارؤوط	اسنادہ صحیح علی شرط مسلم		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۳۷۰۵)	جلد ۵	صفحہ ۴۶۰
قال الالبانی	صحیح		
صحیح الجامع الصغیر	رقم الحدیث (۲۰۵۵)	جلد ۱	صفحہ ۴۱۲
قال الالبانی	صحیح		
سلسلۃ الاحادیث الصحیحۃ	رقم الحدیث (۱۶۶۹)	جلد ۴	صفحہ ۲۳۲

سیدنا جبریل امین -علیہ السلام- نے اپنی ایڑی مار کر زم زم جاری کیا تو سیدہ ام اسماعیل چھوٹے چھوٹے پتھر جمع کرنے لگیں تو حضور سیدنا نبی کریم -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے ارشاد فرمایا:

اللہ تعالیٰ حضرت اسماعیل -علیہ السلام- کی والدہ ماجدہ سیدہ ھاجرہ -رضی اللہ عنہا- پر رحم فرمائے اگر وہ- چشمہ کو ایسے ہی- رہنے دیتیں تو وہ ایک بہتا ہوا چشمہ ہوتا۔

-☆-

فہرست

نمبر شمار	عنوانات	صفحہ نمبر
	علم النبی۔صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم۔	9
1	اللہ تعالیٰ نے حضور سیدنا نبی کریم۔صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم۔کو شاھد بنا کر بھیجا۔	15
2	وسعتِ نگاہ نبوت۔	23
3	حضور سیدنا نبی کریم۔صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم۔نے خواب میں اللہ تعالیٰ کو احسن صورت میں دیکھا اس نے اپنا ہاتھ آپ کے کندھوں کے درمیان رکھا تو آپ نے اس کی ٹھنڈک اپنے سینے میں پائی جس سے آپ کو آسمان وزمین کے درمیان ہر چیز کا علم ہوگیا اللہ تعالیٰ نے پوچھا مَلَاِ اعلیٰ کس چیز میں بحث ومباحثہ کر رھے ہیں تو آپ نے عرض کی : کفارات ودرجات میں، باجماعت نماز کیلئے چل کر جانا، نماز ادا کرنے کے بعد مسجد میں بیٹھ جانا، نفس پر شاق گزرنے والے لمحات میں خوش دلی سے وضو کرنا کفارات ہیں جو ایسا کرے گا خیر سے زندہ رھے گا اور ایمان لیکر دنیا سے جائے گا اور اپنی پیدائش کے دن کی طرح گناہوں سے پاک ہوگا، کھانا کھلانا، السلام علیکم کہنا، رات نمازِ تہجد ادا کرنا درجات ہیں۔	30
4	حضور سیدنا نبی کریم۔صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم۔نے ایک مرتبہ نماز فجر سے لے کر غروب آفتاب تک خطبہ ارشاد فرمایا، اس خطبہ میں ما کان جو ہو چکا اور وما ھو کائن اور جو ہونے والا ہے کی خبر دے دی۔	35
5	حضور سیدنا نبی کریم۔صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم۔نے خطبہ ارشاد فرمایا تو اس وقت سے لے کر قیامت تک جو کچھ ہونے والا تھا سب کچھ بتا دیا۔	37
6	حضور سیدنا نبی کریم۔صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم۔نے ایک مرتبہ ابتداء مخلوق سے لے کر جنتیوں	

	کے جنت جانے اور جہنمیوں کے جہنم جانے تک سب کچھ بتا دیا۔	39
7	سیدنا حذیفہ بن الیمان -رضی اللہ عنہ- حضور سیدنا نبی کریم -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کے تعلیم دینے سے قیامت تک ہونے والے ہر فتنہ کو جانتے ہیں۔	41
8	حضور سیدنا نبی کریم -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کے سوتے وقت آپ کی آنکھیں تو سو جاتی ہیں لیکن دلِ انور جاگ رہا ہوتا ہے۔	43
9	ایک مقام پر کھڑے ہو کر حضور سیدنا نبی کریم -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے ہر چیز کا مشاہدہ فرمایا حتیٰ کہ جنت اور جہنم کو بھی دیکھا۔	46
10	اللہ تعالیٰ نے حضور سیدنا نبی کریم -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کیلئے زمین کو سکیڑ دیا تو آپ نے زمین کے مشارق ومغارب کو دیکھا حضور سیدنا نبی کریم -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کو دونوں خزانے سرخ وسفید -سونا چاندی- عطا کئے گئے یہ امت قحط سالی کے سبب ہلاک نہیں ہوگی یہ امت بیرونی دشمنوں کے سبب مکمل ہلاک نہیں ہوگی۔	49
11	**اپنی حیات ظاہری میں**	**55**
12	ورقہ بن نوفل کی جنت کا مشاہدہ۔	57
13	موسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام کو قبر میں صلاۃ -نماز- پڑھتے ہوئے دیکھنا۔	61
14	حضور سیدنا نبی کریم -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے میدان بدر میں ہاتھ کا اشارہ کرتے ہوئے فرمایا: یہ فلاں کے مرنے کی جگہ ہے، یہ فلاں کے مرنے کی جگہ ہے اللہ کی قسم! ان مرنے والوں میں سے ایک بھی آپ کے اشارہ کی جگہ سے ادھر ادھر نہ ہوا۔	64
15	جنت میں مسلمان ہی داخل ہوگا کافر ومنافق جنت نہیں جاسکیں گے۔	66
16	حضور سیدنا نبی کریم -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے خواب میں مختلف قسم کے عذاب مشاہدہ کیے اور جنت میں اپنے مقام کا بھی مشاہدہ فرمایا۔	69
17	فلاں کافر کہاں گر کر مرے گا۔	77
18	غزوہ بدر کی رات حضور -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے میدان بدر میں جا کر چند جگہوں کی	

	نشان دہی کی کہ کل فلاں کافر یہاں گر کر مرے گا۔	79
19	اللہ تعالیٰ ماں کے پیٹ میں ہی لکھ دیتا ہے بچے کا عمل، موت، رزق اور نیک بخت یا بد بخت ہونا۔	81
20	قرآن کریم کی طرح حدیث پاک بھی مُنَزَّل مِنَ اللہ ہے۔	84
21	بندہ کہتا ہے: لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰـهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ اللہ تعالیٰ اس کی تصدیق کرتے ہوئے فرماتا ہے: لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنَا وَاَنَا اَكْبَرُ بندہ کہتا ہے: لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنَا وَحْدِىْ لَا شَرِيْكَ لِىْ بندہ کہتا ہے: لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنَا لِىَ الْمُلْكُ وَلِىَ الْحَمْدُ بندہ کہتا ہے: لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ اللہ فرماتا ہے: لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنَا وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِىْ جس بیمار آدمی نے ان کلمات کو دورانِ بیماری ادا کیا پھر اس کا انتقال ہو گیا تو اسے جہنم کی آگ نہیں کھائے گی۔	86
22	حضور سیدنا نبی کریم -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کی شفاعت اس کیلئے ہے جو اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہراتا۔	90
23	حضور سیدنا نبی کریم -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کی خدمتِ اقدس میں سیدنا جبریل -علیہ السلام- حاضرِ خدمت ہوئے اور عرض کی: آپ کے جس بھی امتی کو موت آئے جبکہ وہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراتا ہو جنت داخل ہوگا۔	92
24	نزولِ بارش کے بعد جو یہ کہتا ہے کہ اللہ کے فضل وکرم اور رحمت سے بارش ہوئی ہے وہ مومن ہے اور جو یہ کہتا ہے کہ ستاروں کی وجہ سے بارش ہوئی ہے وہ کافر ہے۔	96
25	حاملین عرش میں سے ایک فرشتہ، کانوں کی لو سے کندھے تک فاصلہ سات سو سال مسافت ہے	99
26	آسمان میں چار انگل جگہ بھی خالی نہیں کیونکہ فرشتے اپنی پیشانی رکھے اللہ کو سجدہ کر رہے ہیں۔	101
27	سب سے افضل فرشتے غزوہ بدر میں شریک ہونے والے فرشتے ہیں۔	103
28	حضور سیدنا نبی کریم -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے جبریل امین -علیہ السلام- کو انکی اصلی صورت میں دیکھا جبریل امین -علیہ السلام- کے چھ سو -۶۰۰- پر ہیں۔	105

29	حضور سیدنا نبی کریم-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم-پر پہلی وحی جبریل امین-علیہ السلام-کے ذریعے۔	106
	حضور سیدنا نبی کریم-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم-نے جبریلِ امین-علیہ السلام-کو آسمان وزمین کے درمیان کرسی پر دیکھا۔	111
30	حضرت جبریل امین-علیہ السلام-خوف خدا کی وجہ سے حلس بالی-بوسیدہ کملی-کی طرح تھے۔	114
31	ایک رات سیدنا جبریل اور سیدنا میکائیل-علیہما السلام-بارگاہِ مصطفیٰ-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم-میں حاضر ہوئے اور کہا: آگ-جہنم-کے منتظم فرشتے کا نام سیدنا مالک علیہ السلام ہے۔	115
32	وحی کی کیفیت۔	116
33	جبریل امین-علیہ السلام-نے حضور سیدنا نبی کریم-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم-کو اللہ کا حکم پہنچایا کہ تلبیہ کہتے ہوئے آواز کو بلند کیجئے۔	119
34	حضرت جبریل امین-علیہ السلام-نے حضور سیدنا نبی کریم-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم-کو اللہ تعالیٰ کا حکم پہنچایا کہ اپنے صحابہ کو حکم دیں تلبیہ کہتے ہوئے آوازیں اونچی کریں۔	121
35	جبریلِ امین-علیہ السلام-حضور سیدنا نبی کریم-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم-کی بارگاہِ اقدس میں جمعۃ المبارک لے کر آئے۔	123
36	حضور سیدنا نبی کریم-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم-منبر پر جلوہ افروز ہوئے تو جبریلِ امین-علیہ السلام-نے تین دعائے قہر مانگیں جس پر حضور سیدنا نبی کریم-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم-نے آمین کہا۔	125
37	اللہ تعالیٰ جب کسی بندہ سے محبت فرماتا ہے تو جبریل کو بلا کر فرماتا ہے: میں اس سے محبت کرتا ہوں تو بھی محبت کر اور آسمان میں ندا دے دے فلاں آدمی سے اللہ محبت فرماتا ہے اے اھل آسمان! تم بھی محبت کرو پھر زمین میں اس کی مقبولیت رکھ دی جاتی ہے۔	127
38	فرشتہ نازل ہوا اور فاتحۃ الکتاب اور خواتیم سورۃ البقرہ کی بشارت دی۔	130
39	غزوہ احد کے موقع پر حضرت جبریل وحضرت میکائیل-علیہما السلام-سفید کپڑوں میں ملبوس حضور سیدنا نبی کریم-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم-کی طرف سے جہاد کر رہے تھے۔	132
40	جو بندہ اللہ تعالیٰ کو راضی کرتا رہتا ہے بالآخر اللہ تعالیٰ کی رحمت اس پر لازم ہو جاتی ہے۔	

	جبریلِ امین-علیہ السلام-اس پر رحمتِ الٰہی کا اعلان کرتے ہیں حملۃ العرش اوران کے ارد گردفرشتے حتی کہ ساتوں آسمانوں والے فرشتے بھی یہی کہتے ہیں پھراس کیلئے اللہ تعالیٰ کی رحمت زمین کی طرف اتر آتی ہے۔	133
41	جبریلِ امین-علیہ السلام-کا امامت کروانا۔	135
42	سیدنا جبریلِ امین-علیہ الصلاۃ السلام-حضرت دِحیَہ-رضی اللہ عنہ-کے زیادہ مشابہ تھے۔	137
43	سیدنا جبریلِ امین-علیہ الصلاۃ والسلام-نے بشارت دی کہ سیدہ خدیجہ-رضی اللہ عنہا-کیلئے جنت میں موتی کا بنا ہوا محل ہے۔	139
44	سیدنا جبریلِ امین-علیہ السلام-نے ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ-رضی اللہ عنہا-کو سلام کیا۔	144
45	سیدنا جبریل امین علیہ السلام نے حضور سیدنا نبی کریم-صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم-سے عرض کی: ام المؤمنین حضرت حفصہ-رضی اللہ عنہا-دن کو روزہ رکھنے والی اور رات بھر قیام کرنے والی اور جنت میں آپکی بیوی ہیں۔	147
46	سیدنا ابوبکر صدیق اور سیدنا علی المرتضیٰ-رضی اللہ عنہما-میں سے ایک کے ساتھ جہاد میں جبریل امین-علیہ السلام-تھے اور دوسرے کے ساتھ حضرت میکائیل-علیہ السلام-تھے۔	149
47	سیدنا عمرِ فاروق-رضی اللہ عنہ-کا محل۔	151
48	حضور سیدنا نبی کریم-صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم-نے جنت میں ایک نھر دیکھی تو جبریل امین علیہ السلام نے عرض کی: یہ نہر کوثر ہے۔	153
49	حضور سیدنا نبی کریم-صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم-جنت کی سیر کر رہے تھے کہ ایک نھر دیکھی جس کے کنارے خولدار موتیوں کے تھے تو جبریل امین-علیہ السلام-نے عرض کی: یہ نہر کوثر ہے جو اللہ تعالیٰ نے آپ کو عطا فرمائی ہے اور اس کی مٹی خالص کستوری ہے۔	155
50	حدیثِ معراج سیدنا جبریل امین-علیہ الصلاۃ السلام-براق لیکر آئے اور حضور سیدنا نبی کریم-صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم-کو پہلے بیت المقدس پھر آسمانوں پر لے گئے۔	158
51	حضور سیدنا نبی کریم-صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم-نے سیدنا حسان بن ثابت-رضی اللہ عنہ-سے فرمایا: ان مشرکین کی مذمت کیجئے جبریل امین-علیہ السلام-آپ کے مددگار ہیں۔	166

52	ذکرِ الٰہی کرنے والوں، اسکی حمد کرنے والوں اور اس نے جو اسلام کی ہدایت دی اس احسان کا ذکر کرنے والوں کا اللہ تعالیٰ فرشتوں سے بطور فخر ومباہات ذکر کرتا ہے۔	168
53	سیدنا جبریل امین-علیہ السلام-کے عرض کرنے پر حضور سیدنا نبی کریم-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم-نے درخت کو بلایا وہ حاضر ہوگیا۔	170
54	حضور سیدنا نبی کریم-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم-کا ارشاد گرامی: میں کیسے خوش وخرم رہ سکتا ہوں جبکہ صور پھونکنے والا فرشتہ منہ میں صور لئے اللہ کے حکم کا منتظر ہے۔	172
55	بیت المعمور میں روزانہ ستر ہزار فرشتے نماز پڑھتے ہیں۔	174
56	فرشتے نے آکر حضور-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم-کو بتایا جو آپ کا امتی آپ پر ایک مرتبہ درود پاک پڑھے گا تو اللہ تعالیٰ اسکے لئے دس نیکیاں لکھے گا، دس گناہ مٹائے گا، دس درجات بلند فرمائے گا اور اسکی مثل اسے لوٹائے گا۔	176
57	ایک مرتبہ حضور سیدنا نبی کریم-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم-کے چہرہ انور سے بہت زیادہ خوشی نظر آرہی تھی آپ نے ارشاد فرمایا: ابھی فرشتہ آیا تھا اس نے اللہ کا پیغام پہنچایا کیا آپ اس بات سے راضی نہیں کہ آپ کا جو امتی آپ پر ایک مرتبہ درود شریف بھیجے تو اللہ تعالیٰ اس پر دس مرتبہ صلاۃ بھیجے گا اور جو آپ پر ایک مرتبہ سلام بھیجے گا اللہ تعالیٰ اس پر دس مرتبہ سلام بھیجے گا۔	178
58	ایک فرشتہ جسے تمام بندوں کے سننے کی طاقت ہے جب بھی کوئی درود شریف پڑھتا ہے وہ بارگاہ خیر الوری-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم-میں پہنچا دیتا ہے۔	180
59	اللہ تعالیٰ نے روضہ رسول-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم-پر ایک فرشتہ مقرر فرمایا ہے جو آدمی درود شریف پڑھتا ہے وہ فرشتہ عرض کرتا ہے: یارسول اللہ! فلاں، فلاں کے بیٹے نے آپ پر درود شریف پڑھا ہے۔	182
60	حضور-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم-کو آپ کی امت کا سلام سیاح فرشتے پہنچاتے ہیں۔	184
61	حضور سیدنا نبی کریم-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم-کے روضہ اقدس پر فرشتہ مقرر ہے جو درود شریف بھیجنے والوں کا نام لے کر درود شریف پہنچاتا ہے۔	187

62	جو بندہ حضور سیدنا نبی کریم -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- پر ایک مرتبہ درود پاک پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر دس مرتبہ صلاۃ نازل فرماتا ہے۔	190
63	ہر انسان پر ایک فرشتہ مقرر ہے اور ایک شیطان۔	191
64	سورج کے طلوع وغروب کے وقت دو فرشتے ندا دیتے ہیں۔	193
65	ہر روز صبح کو دو فرشتے اترتے ہیں اور دعا کرتے ہیں اے اللہ! جو تیری راہ میں خرچ کرے اسے اس کا نِعمُ البدل عطا فرما اور جو خرچ نہ کرے اس کے مال کو ضائع کردے۔	195
66	جو باوضو سوتا ہے ساری رات فرشتہ اس کے پاس رہتا ہے رات جب بھی بیدار ہوتا ہے فرشتہ دعا مانگتا ہے اے اللہ! اس کی مغفرت فرما یہ باوضو سویا ہے۔	197
67	حضرات صحابہ کرام -رضی اللہ عنہم- نے نمازِ مغرب ادا فرمائی، کچھ حضرات نمازِ عشاء کے انتظار میں بیٹھ گئے تو اللہ تعالیٰ نے آسمان کا ایک دروازہ کھول کر فرمایا: -اے فرشتو! - میرے بندوں کو دیکھو ایک نماز ادا کرچکے ہیں اور دوسری نماز کے انتظار میں بیٹھے ہیں۔	199
68	اَللّٰھُمَّ رَبَّنَا وَلَکَ الْحَمْدُ حَمْدًا کَثِیْرًا طَیِّبًا مُبَارَکًا فِیْهِ کہنے والے کا ثواب لکھنے کیلئے تیس سے زائد فرشتے نازل ہوئے۔	203
69	ایک آدمی نماز کی صف میں داخل ہوتے ہوئے اس نے کہا: اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ حَمْدًا کَثِیْرًا طَیِّبًا مُبَارَکًا فِیْهِ، تو حضور سیدنا نبی کریم -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے بعد میں ارشاد فرمایا: میں نے بارہ فرشتوں کو دیکھا جو ان کلمات کو اللہ کی بارگاہ میں لے جانے کیلئے ایک دوسرے سے آگے بڑھ رہے ہیں۔	205
70	سیدنا سعد بن معاذ -رضی اللہ عنہ- کے وصال پر عرش الٰہی حرکت میں آگیا ان کیلئے آسمان کے دروازے کھول دیئے گئے اور ان کے جنازہ میں ستر ہزار فرشتے حاضر ہوئے۔	208
71	سیدنا جابر -رضی اللہ عنہ- کے شہید والدِ گرامی کو فرشتوں نے اپنے پروں سے سایہ کیا۔	210
72	حضور سیدنا نبی کریم -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے دیکھا جنت میں حضرت جعفر -رضی اللہ عنہ- فرشتوں کے ساتھ اڑ رہے ہیں اور حضرت حمزہ -رضی اللہ عنہ- تخت پر تکیہ لگائے بیٹھے ہیں۔	212
73	سیدنا عثمان غنی -رضی اللہ عنہ- سے فرشتے حیا کرتے ہیں۔	214

216	اپنے بھائی کی غیر موجودگی میں اس کیلئے دعا کرنے والے کیلئے فرشتہ آمین کہتا ہے اور دعا کرتا ہے اللہ تجھے بھی ایسا عطا فرمائے۔	
218	وضو کر کے سونے والے کے پاس فرشتہ رات بسر کرتا ہے رات جب وہ کروٹ لیتا ہے تو فرشتہ اس کیلئے دعائے مغفرت کرتا ہے۔	74
220	فرشتوں کا بحث کرنا کفارات اور درجات میں۔	75
223	حضور سیدنا نبی کریم -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے اللہ تعالیٰ کا احسن صورت میں دیدار کیا اللہ تعالیٰ نے اپنا دست اقدس حضور -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کے شانوں کے درمیان رکھا حضور -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کیلئے ہر چیز منکشف ہوگئی اور آپ نے اسے پہچان بھی لیا مساجد کی طرف چل کر جانا، نماز ادا کرنے کے بعد وہیں بیٹھنا جب دل نہ چاہے وضو کرنا کفارات ہیں کھانا کھلانا، نرم گفتگو کرنا اور نماز تہجد ادا کرنا درجات ہیں۔	76
227	ایک رات دو فرشتے آئے اور حضور سیدنا نبی کریم -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کو ایک پہاڑ پر لے گئے جہاں آپ نے اہل جہنم کی چیخ و پکار سنی۔	77
229	لوگوں کو نیکی کا حکم دینے اور خود نیکی نہ کرنے والوں کے ہونٹ جہنم کی قینچیوں سے کاٹے جائیں گے۔	78
231	حضور سیدنا نبی کریم -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے معراج کی رات اس امت کے بے عمل خطباء کو دیکھا جن کے ہونٹ قینچیوں سے کاٹے جا رہے تھے۔	79
233	قبر میں دو فرشتے سوال کرتے ہیں۔	80
236	حضور سیدنا نبی کریم -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کا اپنی امت کو قبر کے کچھ احوال بتانا۔	81
239	اس امت سے قبر میں سوالات ہوتے ہیں جو مومن سوالات کا جواب دے دیتا ہے اسے قبر میں ہی اس کی جنت دکھائی جاتی ہے اور منافق و کافر جب جواب نہیں دے سکتا تو اسے قبر میں ہی اس کی جہنم دکھائی جاتی ہے۔	82
	میت کو جب قبر میں رکھا جاتا ہے تو دو فرشتے منکر اور نکیر حضور سیدنا محمد رسول اللہ -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کے متعلق پوچھتے ہیں اگر وہ کہہ دے: هُوَ عَبْدُ اللّٰهِ وَرَسُوْلُهُ ، وَاَشْهَدُ	83

	اَنْ لَّا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ تو اس کی قبر ستر ہاتھ لمبائی میں اور ستر ہاتھ چوڑائی میں کشادہ کردی جاتی ہے اور قبر کو نور سے بھر دیا جاتا ہے۔	242
84	مومن کو اس کی قبر میں اعمال صالحہ گھیر لیتے ہیں امتحان لینے والا فرشتہ قریب جانا چاہتا ہے تو اعمال صالحہ قریب جانے نہیں دیتے۔	245
85	حضور سیدنا نبی کریم -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے بندے کی روح کے قبض ہونے سے لیکر اس کے قبر میں پہنچنے تک چند مراحل کا ذکر فرمایا۔	248
86	ایک فرشتہ اتنا بڑا ہے کہ اس کے پاؤں زمین میں ہیں اور اس کی گردن عرش کے نیچے مڑی ہوئی ہے اور وہ کہتا ہے: سُبْحَانَكَ مَا اَعْظَمَكَ رَبَّنَا۔	257
87	عرش اٹھانے والے فرشتوں میں سے ایک فرشتہ کے پاؤں زمین میں ہیں اور اس کے سر پر عرش ہے اور اس کے کان کی لو سے لے کر اس کے کندھے تک کا فاصلہ پرندے کی سات سو سال پرواز جتنا ہے۔	259
88	یومِ بدر کو حضور سیدنا نبی کریم -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے اللہ تعالیٰ سے دعا مانگی تو رب تعالیٰ نے فرشتے نازل فرمادیئے۔	261
89	شیاطین فرشتوں کی ایک بات چرا کر اس میں سو جھوٹ ملا کر کاہنوں کے کانوں میں ڈال دیتے ہیں۔	264
90	کچھ فرشتے بادلوں پر نازل ہوتے ہیں تو آسمانوں میں جس بات کا فیصلہ ہو چکا ہوتا ہے اس کا تذکرہ کرتے ہیں۔	266
91	ابوجہل اگر بری نیت سے قریب آتا تو فرشتے اس کا جوڑ جوڑ الگ کردیتے۔	268
92	اگر ابوجہل برے ارادے سے حضور سیدنا نبی کریم -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کی طرف بڑھتا جبکہ آپ نماز پڑھ رہے تھے تو فرشتے سب کے سامنے اسے پکڑ لیتے۔	270
93	اگر ابوجہل حضور سیدنا نبی کریم -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کو اذیت دینے کیلئے آپ کے نزدیک آتا تو جہنم کے منتظم فرشتے اسے پکڑ لیتے۔	272
94	آسمان چرچراتا -روتا- ہے کیونکہ آسمان میں ایک بالشت بھی جگہ خالی نہیں جہاں فرشتہ	

	سجدہ میں یا حالت قیام میں موجود نہ ہو۔	274
95	سیدنا حسن، سیدنا حسین-رضی اللہ عنہما-جنتی جوانوں کے سردار اور سیدہ فاطمہ-رضی اللہ عنہا-جنتی عورتوں کی سردار ہیں۔	276
96	سیدنا عبداللہ بن عمر-رضی اللہ عنہما-نے خواب میں دو فرشتے دیکھے۔	278
97	حضور سیدنا نبی کریم-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم-کو سیدہ عائشہ صدیقہ-رضی اللہ عنہا-خواب میں دکھائی گئیں۔	281
98	جب اللہ تعالیٰ کوئی فیصلہ فرماتا ہے تو فرشتے اپنے پروں کو عاجزی کرتے ہوئے ہلاتے ہیں۔	283
99	سیدنا جبریل امین-علیہ السلام-جہاد میں خود شریک ہوئے۔	286
100	سیدنا جبریل امین علیہ السلام نے بنو قریظہ کے خلاف جہاد کرنے کا کہا۔	287
101	سیدنا فاروق اعظم-رضی اللہ عنہ-جس راستہ سے گزر جاتے شیطان وہ راستہ چھوڑ جاتا۔	289
102	حضور سیدنا نبی کریم-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم-نے غزوہ خیبر کے موقع پر فرمایا: کل میں اسے امیر لشکر بناؤں گا جو اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہے اور اللہ اور اس کا رسول-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم-اس سے محبت فرماتے ہیں پھر سیدنا علی المرتضیٰ-رضی اللہ عنہ-کو امیر لشکر بنایا اور ساتھ ہی یہ بھی فرمایا: اے اللہ! اس سے سردی اور گرمی دور کر دے پس آپ سردیوں میں گرمیوں کے کپڑے اور گرمیوں میں سردیوں کے کپڑے پہنتے تو آپ کو کوئی ضرر و تکلیف نہ تھی۔	292
103	حضور سیدنا نبی کریم-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم-نے فرمایا: جس کا میں دوست و مددگار ہوں اس کا علی دوست و مددگار ہے اور علی کی مجھ سے وہ نسبت و تعلق ہے جو سیدنا موسیٰ-علیہ السلام-سے سیدنا ہارون-علیہ السلام-کی ہے اور کل میں اسے جھنڈا دوں گا جو اللہ اور اس کے رسول-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم-سے محبت کرتا ہے۔	295
104	حضور سیدنا نبی کریم-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم-نے ایک مرتبہ سیدنا علی المرتضیٰ-رضی اللہ عنہ-سے فرمایا: کیا تم اس بات سے خوش نہیں کہ تمہیں میرے ساتھ وہ نسبت ہے جو سیدنا ہارون-علیہ السلام-کو سیدنا موسیٰ-علیہ السلام-سے تھی۔	297
105	حضور سیدنا نبی کریم-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم-نے فرمایا: جس کا میں دوست ہوں علی المرتضیٰ	

	بھی اس کا دوست ہے اے اللہ! جو اس علی -رضی اللہ عنہ- سے دوست رکھے تو بھی اسے اپنا دوست بنا لے اور جو اس سے دشمنی رکھے تو بھی اس سے دشمنی فرما۔	293
106	سیدنا صدیق اکبر جنتی، سیدنا فاروق اعظم جنتی، سیدنا عثمان غنی جنتی، سیدنا علی مرتضیٰ جنتی، سیدنا طلحہ جنتی، سیدنا زبیر جنتی، سیدنا عبدالرحمٰن بن عوف جنتی، سیدنا سعد بن ابی وقاص جنتی، سیدنا سعید بن زید جنتی اور سیدنا ابوعبیدہ بن جراح جنتی -رضی اللہ عنہم اجمعین-۔	302
107	سیدنا علی المرتضیٰ، سیدنا عمار بن یاسر اور سیدنا سلمان الخیر -رضی اللہ عنہم- کیلئے جنت مشتاق ہے	305
108	سیدنا طلحہ -رضی اللہ عنہ- زمین پر چلتے پھرتے شہید تھے۔	306
109	سیدنا طلحہ -رضی اللہ عنہ- کیلئے جنت واجب۔	307
110	سیدنا ابوعبیدہ بن الجراح -رضی اللہ عنہ- امین، سچے امین ہیں۔	309
111	**ما کان**	**311**
112	حضور سیدنا نبی کریم -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے ایک مرتبہ نماز فجر سے لے کر غروب آفتاب تک خطبہ ارشاد فرمایا، اس خطبہ میں ما کان جو ہو چکا اور وما ھو کائن اور جو ہونے والا ہے کی خبر دے دی۔	313
113	سب سے پہلے اللہ تعالیٰ نے قلم کو پیدا فرمایا، پھر اللہ تعالیٰ نے قلم کو حکم دیا کہ تقدیر لکھو جو ہو چکا اور جو ابد تک ہونے والا ہے وہ لکھو۔	315
114	اللہ تعالیٰ نے آسمانوں اور زمین کی تخلیق سے پچاس ہزار سال پہلے تمام مخلوق کی تقدیر لکھ دی تھیں۔	316
115	اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے قلم کو پیدا فرمایا اور حکم دیا قیامت کے قائم ہونے تک ہر چیز کی تقدیر لکھو۔ جس کا یہ عقیدہ نہیں وہ امتِ مسلمہ سے نہیں ہے۔	318
116	حضور سیدنا نبی کریم -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کا جلال سے چہرہ انور سرخ ہو گیا جب آپ نے چند آدمیوں کو مسئلہ تقدیر پر بحث کرتے دیکھا اور فرمایا: میں تمہیں قسم دے کر کہتا ہوں کہ مسئلہ تقدیر پر بحث ومباحثہ نہ کرنا کیونکہ تم سے پہلے وہ لوگ جو مسئلہ تقدیر پر جھگڑا کرتے تھے ہلاک ہو گئے۔	320

117	اللہ تعالیٰ نے آدم-علیہ السلام-کو تمام روئے زمین سے لی گئی ایک خاک کی مٹھی سے پیدا فرمایا اس لئے سرخ، سفید، کالے اور ملے جلے رنگ کے ہوئے کچھ نرم، کچھ سخت، کچھ پلید اور کچھ پاک ہوئے۔	322
118	اللہ تعالیٰ نے سیدنا آدم علیہ السلام کی پشت سے آپ کی تمام اولاد کو نکالا ارشاد فرمایا کیا میں تمہارا رب نہیں؟ سب نے جواب دیا کیوں نہیں یہ اقرار اس لئے لیا گیا کہ قیامت کو یہ نہ کہیں کہ ھم اس سے غافل تھے۔	324
119	اللہ تعالیٰ جس بندے کو جنت کیلئے پیدا فرماتا ہے اسے جنتی اعمال کی توفیق بھی دیتا ہے اور اللہ تعالیٰ جس بندے کو جہنم کیلئے پیدا فرماتا ہے پھر اس سے جہنم والے اعمال سرزد ہوتے ہیں۔	326
120	حضور سیدنا نبی کریم-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم-کے ہاتھوں میں دو کتابیں دائیں ہاتھ والی کتاب میں اھل جنت کے نام اور بائیں ہاتھ والی کتاب میں اھل جہنم کے نام۔	329
121	اللہ تعالیٰ نے جب حضرت آدم-علیہ السلام-کو پیدا فرمایا تو ان کے دائیں کندھے سے سفید اولاد نکالی اور بائیں کندھے سے سیاہ اولاد نکالی اور دائیں طرف والوں سے فرمایا یہ جنت کیلئے مجھے کسی کی کوئی پرواہ نہیں اور بائیں طرف والوں سے فرمایا یہ جہنم کیلئے مجھے کسی کی کوئی پرواہ نہیں۔	332
122	اللہ تعالیٰ نے جب حضرت آدم-علیہ السلام-کو پیدا فرمایا تو آپ کی پشت سے قیامت تک پیدا ہونے والی آپ کی اولاد کی روحیں نکال دیں حضرت آدم علیہ السلام نے حضرت داؤد علیہ والسلام کو اپنی عمر سے چالیس سال دے دیئے جب حضرت آدم-علیہ الصلاۃ والسلام-کے پاس ملک الموت جان نکالنے کیلئے آئے تو انہوں نے فرمایا: میری ابھی چالیس سال عمر باقی ہے وہ حضرت داؤد-علیہ السلام-کو عمر دینا بھول گئے۔	334
123	اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم-علیہ الصلاۃ والسلام-کو ان ہی کی صورت پر پیدا فرمایا تو فرمایا فرشتوں کو جا کر سلام کہو وہ تمہارا اور تمہاری اولاد کا سلام ہوگا حضرت آدم-علیہ الصلاۃ والسلام-نے فرشتوں سے کہا: اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ فرشتوں نے جواب دیا: اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ وَرَحْمَةُ اللهِ	338

نمبر	عنوان	صفحہ
124	سیدنا آدم-علیہ السلام- نے اللہ کے حکم سے فرشتوں کو اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ کہا تو فرشتوں نے جواباً وَعَلَیْکَ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللّٰہِ کہا۔	340
125	حضرت موسیٰ-علیہ السلام- نے حضرت ملک الموت کی آنکھ نکال دی اللہ تعالیٰ کا فرمان اے موسیٰ! اگر مزید زندگی چاہتے ہو تو کسی بیل کی پشت پر ہاتھ رکھ دو جتنے بال ہاتھ کے نیچے آئیں گے اتنے سال زندہ رہو گے موسیٰ-علیہ السلام- نے عرض کی اے اللہ! بس مجھے ارض مقدسہ کے تھوڑا سا قریب کر دے۔	344
126	حضرت آدم-علیہ السلام- نے حضرت موسیٰ-علیہ السلام- سے فرمایا کیا آپ مجھے اس پر ملامت کرتے ہیں جو اللہ تعالیٰ نے میری تقدیر میں میرے پیدا ہونے سے پہلے لکھ دیا تھا۔	347
127	حضرت ایوب-علیہ السلام- غسل فرما رہے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے ان پر سونے کی مکڑیاں پھینک دیں تو حضرت ایوب انہیں کپڑے میں سمیٹنے لگے اللہ تعالیٰ نے ندا دی اے ایوب ! کیا میں نے تجھے اس چیز سے بے نیاز نہیں کر دیا انہوں نے عرض کی کیوں نہیں لیکن میں تیری رحمت سے بے نیاز نہیں ہو سکتا۔	351
128	ایک چیونٹی نے ایک نبی-علیہ السلام- کو کاٹا تو انہوں نے چیونٹیوں کی بستی جلانے کا حکم دے دیا۔	353
129	پیکر صبر و رضا نبی-علیہ الصلاۃ والسلام-۔	355
130	خوف خدا کی وجہ سے زندگی بھر کے گناہ معاف ہو گئے۔	357
131	خوف خدا کے سبب جلانے کی وصیت کرنے والے کی مغفرت۔	360
132	مفلس کو مہلت دینے والے اور تنگ دست سے درگزر کرنے والے کی مغفرت و بخشش۔	362
133	ایک سرمایہ دار آدمی اپنے کارندوں کو حکم دیتا تھا کہ کاروبار میں اگر کوئی تنگ دست آجائے تو اس سے درگزر کرنا جب وہ مر گیا تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ہم اس سے درگزر کرنے کے زیادہ حقدار ہیں فرشتو! اس سے درگزر کرو۔	365
134	مستجاب الدعوات۔	367
135	سچے دل سے توبہ کر کے نیکوں کی بستی کی طرف جانے والے کی مغفرت و بخشش۔	372

136	سچے دل سے توبہ کی نیت سے نیکوں کی بستی کی طرف جانے والے کی راستے میں موت آ گئی جب تک سانس باقی رہی وہ سینہ نیکوں کی بستی کی طرف گھسیٹتا رہا اللہ تعالیٰ نے اس کی مغفرت و بخشش فرمادی۔	375
137	پہلی امتوں کا صاحب کرامات بچہ۔	377
138	پہلی امتوں میں دین کے پیروکاروں کو زمین میں گاڑ کران پر آرا چلا کران کے سر کے دو ٹکڑے کر دیئے جاتے اور لوہے کی کنگیوں سے بعض کا گوشت ان کی ہڈیوں سے جدا کر دیا جاتا پھر بھی یہ ظلم انہیں راہِ حق سے منحرف نہ کرسکا۔	385
139	صاحب اخلاص کے چھپ کر کیے گئے صدقہ کی وجہ سے چور کو چوری سے اور بدکار کو بدکاری سے توبہ کی توفیق مل گئی اور مالدار کو فی سبیل اللہ مال خرچ کرنے کی توفیق مل گئی۔	387
140	اللہ نگران ومحافظ۔	390
141	ایک متکبر کی عبرتناک سزا۔	393
142	ایک آدمی کپڑوں کا ایک جوڑا پہنے ہوئے غرور وتکبر کا پیکر بن کر چل رہا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے اسے زمین میں دھنسا دیا اور وہ قیامت تک اس دھنسنے کے عذاب میں مبتلا رہے گا۔	394
143	غرور وتکبر سے اپنی چادر گھسیٹنے والے کو اللہ تعالیٰ نے زمین میں دھنسا دیا۔	396
144	پہلی امتوں میں تین بچوں نے جبکہ وہ ابھی چھوٹے ہی تھے کلام کیا۔	400
15	پیاسے کتے کو پانی پلانے والی فاحشہ کی بخشش۔	406
146	پیاسے جانور کو پانی پلانے والے کی مغفرت و بخشش۔	408
147	ذکرِ الٰہی کرنے والا حفاظتِ الٰہی میں آ جاتا ہے اور شیطان سے محفوظ و مامون ہو جاتا ہے۔	410
148	دریا سے ایک پرندے نے اپنی چونچ میں پانی لیا تو سیدنا خضر-علیہ السلام-نے سیدنا موسیٰ کلیم اللہ-علیہ الصلاۃ والسلام-سے عرض کی: میرا اور آپ کا علم علمِ الٰہی کے مقابلہ میں ایسے بھی نہیں جیسے اس پرندے کی چونچ میں آئے پانی کا مقابلہ سمندر کے پانی سے ہے۔	417
149	فرشتوں نے سیدنا آدم علیہ السلام کو غسل دیا اور ان کی قبر کو تیار کیا۔	419
150	بنی اسرائیل کے تین آدمیوں کی آزمائش۔	420

151	جب جنت کو تکالیف اور مصائب سے ڈھانپ دیا گیا اور جہنم کو شہوات اور حب دنیا سے ڈھانپ دیا گیا تو جبریل امین کو خوف ہوا کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ جنت میں کوئی بھی داخل نہ ہو اور جہنم سے کوئی بھی بچ نہ سکے۔	425
152	سیدنا جبریل امین-علیہ السلام-نے اپنی ایڑی مار کر زم زم جاری کیا۔	428
153	فہرست	431